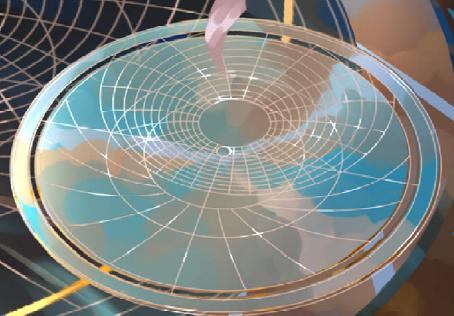


ہیری پور اور بیگنٹ بج

مصنف: جے کے روڈنگ

ترجمہ: معظم چاوید خاری



شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنا مے (آٹھویں کتاب کا ترجمہ)
”ہیری پوٹر اینڈ دی کر سٹ چانلڈ“

ہیری پوٹر

اور

بد بخت بچہ

..... مصنفہ

جے کے رو لنگ

..... مترجم

معظم جاوید بخاری

..... انٹرنیٹ ایڈیشن

فہرست ابواب

پہلا حصہ پہلا ایکٹ - ہیری پٹر اور بدخت بچہ

8	منظر 1	کنگ کراس اسٹیشن
10	منظر 2	پلیٹ فارم نمبر پونے دس
16	منظر 3	ہو گورٹس ایکسپریس
22	منظر 4	روایت شکنی
35	منظر 5	محکمہ جادو میں ہیری کا دفتر
40	منظر 6	پوٹر ہاؤس کے مہمان
46	منظر 7	آخری نشانی
52	منظر 8	جزیرے کا جھونپڑا ایک خواب
57	منظر 9	پوٹر ہاؤس کی خوابگاہ
61	منظر 10	ہو گورٹس ایکسپریس کا سفر
68	منظر 11	ہو گورٹس ایکسپریس کی چھت
72	منظر 12	بڑا مجلسی کمرہ محکمہ جادو
76	منظر 13	سینٹ او سوالڈ ہوم
78	منظر 14	آموں کا کمرہ
83	منظر 15	پوٹر ہاؤس کا باور پچی خانہ
87	منظر 16	وائٹ ہال کا گودام
90	منظر 17	محکمہ جادو کا مجلسی کمرہ
94	منظر 18	محکمہ وزارت جادو کی راہداری
100	منظر 19	وزیر جادو کا دفتر

دوسری ایکٹ - ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

110	سیر ہیوں کے نیچے والا نہا گودام	منظر 1
113	پوٹر ہاؤس کا زینہ	منظر 2
115	ہیڈ مسٹر س کا دفتر۔ ہو گورٹس سکول	منظر 3
118	تاریک جگل کی گھرائی	منظر 4
124	قططوں کی پیش گوئی	منظر 5
128	تاریک جگل کی گھرائی	منظر 6
131	سہ فریقی ٹورنامنٹ، پہلا ہدف، 1994ء	منظر 7
138	ہو گورٹس کا ہسپتال	منظر 8
146	دوستی ٹوٹ گئی؟	منظر 9
151	ہیڈ مسٹر س کا دفتر	منظر 10
155	تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس	منظر 11
159	ادھوری ملاقات	منظر 12
160	پوٹر ہاؤس کا باور پچی خانہ	منظر 13
165	غیر متوقع دوست	منظر 14
169	پوٹر ہاؤس کا باور پچی خانہ	منظر 15
172	ہو گورٹس کی لائبریری	منظر 16
184	ہو گورٹس کی سیرھیاں	منظر 17
187	ہیڈ مسٹر لیس کا دفتر	منظر 18
190	لڑکیوں کا با تھروم	منظر 19
197	سہ فریقی ٹورنامنٹ، کالی جھیل، 1995ء	منظر 20

دوسری حصہ..... تیسرا ایکٹ - ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

205	ہیڈ مسٹر س کا دفتر ہو گورٹس	منظر 1
208	ہو گورٹس کا میدان	منظر 2
211	شعبہ جادوئی نفاذ قانون کا دفتر	منظر 3
215	ہو گورٹس کی لائبریری	منظر 4
218	جادوئی مرکبات کی کلاس	منظر 5

ہیری پٹر اور بدخت بچہ

5

223	ویران کمرے کی آفت	منظر 6
226	تحریک کا ہید کوارٹر	منظر 7
232	تاریک جنگل کے کنارے پر، 1994ء	منظر 8
234	غیر محفوظ تاریک جنگل	منظر 9
246	ہید مسٹر کا دفتر	منظر 10
250	سلے درن کا ہال	منظر 11
253	گودرک ہالوکا قبرستان	منظر 12
256	پوٹر ہاؤس کا باور پی خانہ	منظر 13
258	کایا پلٹ مل گیا!	منظر 14
262	سلے درن کی خوابگاہ	منظر 15
265	ہو گورٹس کا الوگھر	منظر 16
271	ہر ماٹی کا دفتر	منظر 17
275	سینٹ اسوالڈ ہوم کا کمرہ	منظر 18
277	کیوڈچ کامیدان	منظر 19
282	سہ فریقی ٹورنامنٹ، بھول بھلیاں، 1995ء	منظر 20
290	سینٹ اسوالڈ ہوم، ڈلفی کا کمرہ	منظر 21

چوتھا ایکٹ - ہیری پٹر اور بدخت بچہ

295	بڑا جلاسی ہال، مکملہ وزارتِ جادو	منظر 1
299	آؤ یور یلوے اسٹیشن، اسکاٹ لینڈ، 1981ء	منظر 2
302	گودرک ہالوگاؤں، 1981ء	منظر 3
305	شعبہ نفاذِ جادوئی قانون کا دفتر	منظر 4
313	گورڈک ہالوگاؤں، پوٹر ہاؤس کے باہر، 1981ء	منظر 5
319	پوٹر ہاؤس، لبس کا کمرہ	منظر 6
324	گودرک ہالوگاؤں، 2020ء	منظر 7
327	گودرک ہالوگاؤں، 1981ء	منظر 8
329	سینٹ جیروم کا گرجا گھر، 1981ء	منظر 9
333	فیصلہ کن چال	منظر 10

ہیری پوٹر اور بدخت بچہ

6

339	بلی جاں میں پھنس گئی؟	منظر 11
352	ان دیکھا حادثہ، 1981ء	منظر 12
355	پوٹر ہاؤس، 1981ء	منظر 13
357	ہو گورٹس کا کلاس روم	منظر 14
361	ایک دلکش پہاڑ	منظر 15

پہلا ایکٹ

ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

منظر 1

کنگ کراس اسٹیشن

وہاں ایک نہایت مصروف اور پرہجوم ریلوے ٹیشن کا منظر دکھائی دے رہا تھا، جہاں پر موجود بے چین و بے قرار سب لوگوں کو کہیں جانا تھا۔ اُس پُر جوش چیخ و چلا ہٹ اور شور و شغل میں دو بڑی لدی پھری ٹرالیاں کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں آگے بڑھ رہی تھیں جن پر دو بڑے پنجربے کا نپتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان ٹرالیوں کو دوڑ کے دھکلیتے ہوئے آگے بڑھا رہے تھے۔ ان میں ایک کا نام جیمس پوٹر اور دوسرے کا نام البس پوٹر تھا۔ ان کے عقب میں ان کی ماں جینی بھی تیزی سے قدم بڑھاتی چلی آرہی تھی۔ ایک سینتیس سالہ شخص اپنے کندھوں پر ایک نہیں لڑکی بٹھائے جینی کے پہلو میں چل رہا تھا، یہ لڑکی اس کی بیٹی لی تھی اور اس آدمی کا نام ہیری پوٹر تھا۔

”ڈیڈ.....!“ البس نے اپنے باپ کی طرف غصیلی نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔ ”وہ پھر مجھے ستارہا تھا.....“

”جیمس! اسے نگ مت کرو.....“ ہیری نے تھوڑا ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ ڈیڈ.....“ جیمس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں تو محض اسے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سلے درن میں منتخب ہو جائے گا، اس لئے وہ.....“ ہیری کی قہر ڈھاتی نگاہوں سے سہم کروہ جلدی سے چپ ہو گیا اور سر جھکلتے ہوئے بولا۔ ”چلو! ٹھیک ہے!“

”آپ مجھے خط تو لکھوگی..... ہے نا!“ البس نے جیمس کو پڑنے والی ڈانٹ کو نظر انداز کیا اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

”ہر روز..... اگر تم چاہو تو؟“ جینی نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ نہیں نہیں..... روزا نہیں!“ البس نے گھبرا کر فوراً کہا۔ ”جیمس نے مجھے بتایا ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ مہینے میں

ایک ہی بار خط بھیجتے ہیں، میں ایسا نہیں چاہتا ہوں.....”

”اوہ لبس! ہم تمہارے بھائی کو گذشتہ سال ہفتے میں تین تین خط بھیجا کرتے تھے۔“ ہیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”کیا کہا..... ہفتے میں تین بار؟“ لبس کے چہرے پر اچنپھے اور غصے کے ملے جلے تاثرات ابھرنے لگے۔ ”مگر جیمس.....؟“ اس نے گردن گھما کر جیمس کی طرف مستفسرانہ انداز میں دیکھا۔

”دیکھو لبس!“ جینی نے سنبھیڈگی سے کہا۔ ”ہو گورٹس سکول کے بارے میں بتائی ہوئی ہر وہ بات جو تم سے تمہارے بھائی نے کہی ہے، اس پر یقین کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تمہارا بھائی ضرورت سے زیادہ ہی مذاق کرتا ہے۔“

”کیا اب ہم چلیں؟..... مہربانی کر کے!“ جیمس نے ناگواری سے نک کر بولا۔

لبس نے سوالیہ نظرؤں سے اپنے باپ اور اپنی ماں کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ کیا ہمیں جیمس کی بات مان لینا چاہئے؟

”ٹھیک ہے، لبس! تم دونوں کو پلیٹ فارم نواور دس کے درمیان میں بالکل سیدھے چلانا ہے۔“ جینی نے لبس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”میں بے قراری سے اس پل کا انتظار کر رہی ہوں!“ لیلی نے محلتے ہوئے کہا۔

”رکنے یا ڈرنا کی کوئی ضرورت نہیں، کہ تم اس سے ٹکرا جاؤ گے!“ ہیری نے پتھر کے ستون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”خود کو پسکون رکھنا بے حد ضروری ہے، اگر تمہیں کسی قسم کا خوف محسوس ہو رہا ہو تو بہتر یہ رہے گا کہ تم دوڑتے ہوئے جاؤ!“

”میں تیار ہوں.....“ لبس نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔

ہیری نے آگے بڑھ کر لبس کی ٹرالی پر اپنا ہاتھ رکھ دیا جبکہ جینی، جیمس کی ٹرالی کے ساتھ ہو گئی اور پھر وہ سب ایک ساتھ پتھر کی ٹھوس ستون کی طرف بھاگنے لگے۔

منظر 2

پلیٹ فارم نمبر پونے دس

پلیٹ فارم، ہو گورٹس ایکسپریس کے سرخ انجن کے اگلتے ہوئے سفید دھوئیں سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہاں بھی بہت ہجوم وہنگامہ برپا تھا، فرق محس اتنا تھا کہ یہاں موجود لوگوں نے مالگوؤں جیسا لباس نہیں پہنا تھا بلکہ وہ سب جادوئی دُنیا کے مخصوص لمبے چوغوں میں ملبوس تھے اور وہ اپنے بچوں کو الوداع کرنے کیلئے وہاں آئے ہوئے تھے۔

”تو یہ ہے پلیٹ فارم نمبر پونے دس؟“، لبس نے گھری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز سے ایسا لگتا تھا جیسے اسے کوئی زیادہ خوشی و حیرت نہیں ہوئی تھی۔

”واہ..... کیا زبردست منظر ہے؟“، لی جوش و خروش سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کی گردان تیزی سے گھوم رہی تھی۔

”کیا وہ لوگ آگئے؟..... کیا وہ یہیں کہیں موجود ہیں؟..... شاید وہ ابھی پہنچے ہی نہ ہوں؟“

”ایسی بات نہیں.....“، ہیری نے دھیمے سے کہا اور اس نے ایک طرف اشارہ کیا جہاں کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے، ان میں رون ویز لی اور اس کی بیوی ہر ماں بھی شامل تھے، ان کے ساتھ ہی ان کی بیٹی روز بھی تھی۔ لی نے جو نہیں دیکھا تو پوری رفتار سے ان کی طرف دوڑ لگا دی۔

”رون انکل..... رون انکل.....“

رون چونک کر مر کر دیکھا جہاں سے اسے آواز سنائی دی تھی، پھر اگلے ہی لمحے اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر لی کو اپنی بانہوں میں بھر لیا اور ہستا ہوا سیدھا ہوا۔ ”اوہ! ننھی گڑیا! تم میری سب سے پسندیدہ پوٹر ہو..... اور تم یہ بات جانتی ہو، ہے نا؟“

”رون انکل!“، لی خوشی سے چہکتی ہوئی بولی۔ ”آپ مجھے میرا کرتب دکھاؤنا.....“

”کیا تم جانتی ہو کہ ویزلي میجک شاپ کا سب سے کمال کا جادو بس ایک ہی ہے جس سے ناک کی سانسیں چرا لی جاتی ہیں۔“ رون نے مکاری سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ممی دیکھونا..... ڈیڈی پھر سے شروع ہو گئے ہیں..... وہی گھٹھیا مذاق!“ روز نے منہ بسور کر ہر ماٹنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہر ماٹنی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

”تم جسے گھٹھیا مذاق کہتی ہو، وہ اسے شاندار قرار دیتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے، یہ کچھ بیچ والا معاملہ ہی ہے۔“

رون ان دونوں کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے لیلی کی طرف متوجہ ہوا اور ڈرامائی انداز میں بولا۔ ”لہڑہو! مجھے ذرا ہوا کو چبا لینے دو..... یہ نہایت آسان سی بات ہے..... اوہ معاف کرنا لیلی! اگر تمہیں میری سانس میں سے لہسن کی بو آئے.....“ پھر اس نے گھری سانس لے کر لیلی کے چہرے پر پھونک ماری۔ لیلی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ رون نے شعبدہ باز کی طرح اپنے ہاتھ کو ہوا میں لہرا کیا۔

”کیا آپ نے دلیہ کھایا ہے؟“ لیلی نے ہنس کر پوچھا۔

”بنگ بنگ بونگ..... ننھی لڑکی! کیا تم ہر طرح کی مہک سو نکھنے کیلئے تیار ہو؟“ رون نے مسخرے پن سے کہا اور اپنے لہراتے ہوئے ہاتھ کے ساتھ لیلی کی ناک کو دونوں انگلیوں سے دبوچ لیا۔

”اوہ! میری ناک کہاں گئی؟“ لیلی گھٹی ہوئی آواز میں بولی۔

رون نے اپنا خالی ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا کیا اور بولا۔ ”غائب ہو گئی، ہے نا!“ سب لوگ رون کے اس بھونڈے مذاق پر ہنسنے لگے۔

”رون انکل! آپ بہت مذاق کرتے ہیں۔“ لیلی نے منہ بسور کر کہا۔

”اوہ نہیں! لوگ ہمیں عجیب انداز میں گھور رہے ہیں۔“ البس نے دھیمے لبھ میں کہا۔

”فکر نہ کرو، یہ سب میری وجہ سے ہے کیونکہ میں بہت مشہور جادوگر ہوں۔“ رون نے فخر یہ انداز میں سینہ ٹھونکتے ہوئے کہا۔ ”میرا ناک غائب کرنے والا جادو تو تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔“

”ہاں! وہ کچھ کچھ تو ہے.....“ ہر ماٹنی نے دوسری طرف چہرہ گھماتے ہوئے کہا۔

”رون! تمہارا امتحان کیسار ہا؟“ ہیری نے بات بدلتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔

”ایک دم شاندار!“ رون نے خوشی سے سینہ پھیلاتے ہوئے کہا۔ ”ہر ماٹنی کا خیال تھا کہ میں مالگوؤں کی ڈرائیونگ کے امتحان میں بالکل کامیاب نہیں ہو پاؤں گا اور مجھے اپنے مہتمم پر یقیناً درہم جادو کا استعمال کرنا پڑے گا.....“

”نہیں خیراً یہی بات نہیں!“ ہر ماٹنی نے جلدی سے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ”میں ایسا کچھ نہیں سوچا تھا،

مجھے تم پر پورا بھروسہ تھا، رون!“

”اور مجھے تو پورا پورا یقین ہے کہ ڈیڈی نے اس پر درہم جادوئی کلمے کا استعمال کیا تھا۔“ روز نے گہری سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

”اوے.....“ رون غصے اور ہنسی کے ملے جلے انداز میں چیخا۔

اسی لمحے ہیری کو اپنے چونگے پر نیچے کی طرف کھینچا و محسوس ہوا۔ ہیری نے چونک کرنے کیجا جہاں البس متفلکر نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”ڈیڈی!“ وہ دبی ہوئی آواز میں بولا۔ ”آپ کا کیا خیال ہے؟..... اگر مجھے..... اگر مجھے واقعی سلے درن فریق میں ہی منتخب کر لیا گیا تو.....؟“

”تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے؟“ ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

”اوہ ڈیڈی! سلے درن فریق، مکار سانپوں کا گھر ہے جہاں تاریک جادو کا قبضہ ہے..... یہ بہادر جادوگروں کا فریق بالکل نہیں ہے.....“ البس نے کسمساتے ہوئے کہا۔

”یتم سے کس نے کہا؟“ ہیری نے ٹھنڈے لبجے میں سمجھاتے ہوئے کہا۔ ”لبس سیورس، تمہارا نام ہو گورٹس کے دو سابقہ ہیڈ ماسٹروں کے نام کا مجموعہ ہے، ان میں سے ایک سلے درن فریق سے ہی وابستہ تھا..... اور جہاں تک میں جانتا ہوں، آج تک ملنے والے تمام تر بہادر لوگوں میں سے وہ سب سے زیادہ بہادر اور عظیم تھا.....“

”مگر پھر بھی.....“ البس نے گھبرائے ہوئے لبجے میں کچھ کہنا چاہا۔ اس کے چہرے سے صاف پتہ لگ رہا تھا کہ وہ اپنے باپ کی بات سے مطمئن نہیں ہو پایا تھا۔

”یہ تمہارا ذاتی فیصلہ ہے، صرف تمہارا.....“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”تم کہاں جانا چاہتے ہو، یہ طے کرنا تمہارا کام ہے، یاد رکھو کہ بولتی ٹوپی تمہارے جذبات اور محسوسات کا احترام کرتے ہوئے وہی فیصلہ سناتی ہے جو تم خود اپنے لئے منتخب کرو گے.....“

”کیا واقعی.....؟“، لبس کے چہرے پر طمانتیت سی پھیل گئی۔

”اس نے میرے لئے ایسا ہی کیا تھا۔“ ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ یہ بات اس نے پہلے کبھی کسی سے نہیں کہی تھی، یہ خیال اچا کی اسی وقت ہی اس کے ذہن میں عود کر آیا تھا۔ ہیری نے لباس کو سمجھایا کہ ہو گورٹس اسے شاندار شخصیت کا حامل بنائے گا، ساتھ ہی یہ تسلی بھی دی کہ اسے وہاں رہتے ہوئے خوفزدہ ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔

”ماسوائے گھر پنجروں سے.....“ جیمس نے نیچے میں ٹانگ اڑاتے ہوئے کہا۔ ”وہاں پران سے ذرا نیچ کر رہنا، سمجھ گئے.....“

”جہاں تک مجھے معلوم ہے، وہ تو نادیدہ ہوتے ہیں.....“، لباس نے چونک کر کہا۔

”جیمس کی باتوں پر دھیان دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔“ ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”صرف اپنے اساتذہ کی باتوں پر دھیان رکھنا اور دلچسپ ماحول سے خوب لطف اندوز ہونا..... اور اگر اب تم یہیں چاہتے ہو کہ تمہاری ریل گاڑی نکل جائے تو جلدی سے اس پر سوار ہو جاؤ۔“

”میں ذراریل گاڑی کا جائزہ لینے جا رہی ہوں۔“ لیلی نے ریل کے ڈبے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”لیلی! شرافت سے واپس آ جاؤ۔“ جینی نے غراتے ہوئے کہا۔

”روز! یاد سے نیوں کو کہنا کہ ہم نے اسے پیار بھیجا ہے۔“ ہر ماں نے تیز آواز میں کہا۔

”اوہ مام! بھلا میں پروفیسر کو آپ کا پیار کیسے دے سکتی ہوں؟“ روز نے منہ بنا کر کہا اور جدا ہو کر ریل گاڑی کی طرف چلی گئی۔ لباس مرکر جینی اور ہیری کے گلے لگ گیا۔ دونوں نے اسے پیار کیا اور پھر وہ ان کے نظروں کے سامنے ریل گاڑی کی طرف چل دیا۔ ہیری اور جینی کی نگاہیں آخر دم تک اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

”ٹھیک ہے..... میں چلتا ہوں!“ لباس نے دروازے پر رُک کر کہا اور جست لگا کر سوار ہو گیا۔ ہیری، جینی، لیلی،

رون اور ہر ماں کی ریل گاڑی کو دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سیٹی بجاتی ہوئی پلیٹ فارم سے باہر آہستہ آہستہ رینگنے لگی۔

”وہ لوگ وہاں ٹھیک تور ہیں گے، ہے نا؟“ جینی کے چہرے پر پریشانی جھلکنے لگی۔

”فکرنا کرو..... ہو گوڑس بہت بڑی اور دلچسپ جگہ ہے۔“ ہر ماں نے نسلی دیتے ہوئے کہا

”واقعی بہت بڑی..... لا جواب اور رنگ برلنگے مزیدار کھانوں سے بھری ہوئی۔ میں وہاں واپس جانے کیلئے اپنا پچھبھی قربان کر سکتا ہوں۔“ رون نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”پریشانی والی بات صرف یہی ہے کہ البس کو یہ اندیشہ ڈرارہا ہے کہ کہیں اسے سلے درن فریق میں نہ منتخب کر لیا جائے۔“ ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہیری! یہ تو کچھ بھی نہیں ہے، روز کو دیکھو جسے یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ وہ کیوڈچ کے سابقہ ریکارڈز کو اپنے پہلے سال میں توڑے گی یا پھر دوسرا سال میں۔ اور تو اور اسے یہ بھی پریشانی ہے کہ وہ اپنے اوڈبلیو ایل امتحانات کو کتنی جلدی دے کر زیادہ درجات حاصل کر سکے گی.....؟“ ہر ماں نے کہا۔

”میں نہیں جانتا کہ اس میں یہ بے چینی اور امنگ کہاں سے آگئی ہے؟“ رون نے بغلیں جھانکتے ہوئے کہا۔ ہر ماں نے اپنا چہرہ دوسری طرف گھما لیا، وہ مسکراری تھی۔

”اور تمہیں کیسا محسوس ہو گا ہیری؟..... وہ واقعی ہی..... سلے درن.....“ جینی نے جھمکتے ہوئے پوچھا۔

”کیا تمہیں پتہ ہے جینی؟“ رون جلدی سے نقچ میں بول پڑا۔ ”جب تمہارا انتخاب ہو رہا تھا تو ہم سب کو یہ خوف تھا کہ کہیں تم سلے درن میں نہ چلی جاؤ.....“

”کیا کہا.....؟“ جینی نے غصیلے لہجے میں چخ کر کہا۔

”ایمانداری کی بات ہے۔“ رون نے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”فریڈ اور جارج تو اس کیفیت پر پوری کتاب لکھ سکتے تھے، ہے نا ہیری؟“

”کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ ہم اب چل دیں کیونکہ تمام لوگ ہمیں گھور رہے رہے ہیں؟“ ہر ماں چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

”لوگ ہمیشہ ہی ایسے ہی دیکھتے ہیں، جب تم تینوں ایک ساتھ اکٹھے دکھائی دیتے ہو۔“ جینی نے رشک و حسد

بھرے انداز میں کہا۔ ”اور ویسے بھی لوگ تم تینوں کو دیکھتے ہی رہتے ہیں.....“
وہ چاروں لگل کے ساتھ پلیٹ فارم پونے دس سے باہر نکل گئے اور جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہو رہے تھے تو
جینی نے ایک بار پھر ہیری کا بازو کھینچ کر اپنی پریشانی کا احساس دلایا۔

”ہیری! وہ کیا بالکل ٹھیک رہے گا..... ہے نا؟“

”بالکل..... تم بلا وجہ فکر مت کرو۔ وہ وہاں خوش رہے گا۔“ ہیری نے تسلی دیتے ہوئے کہا مگر جینی کے چہرے پر بے
یقینی اور اندریشوں کے بادل گھرے ہوتے رہے۔



منظر 3

ہو گورٹس ایکسپریس

ہو گورٹس ایکسپریس ہجکو لے کھاتی ہوئی اپنی منزل کی طرف نکل پڑی تھی۔ البس اور روز اپنے سامان کے ساتھ ریل گاڑی کی راہداریوں میں ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ اسی وقت انہیں بڑھیا جادو گرنی دکھائی دی جو کھانے پینے کی اشیاء سے لدی ہوئی ٹرالی دھکیلیتی ہوئی انہی کی طرف آرہی تھی۔

”پیارے بچو! کیا آپ کو ٹرالی میں سے کچھ لینا ہے؟“ بڑھی جادو گرنی کا نیتی ہوئی آواز میں بولی۔ ”کدو کی پیسٹری، چاکلیٹی مینڈک یا کڑا، ہی کیک؟“

البس کی نظریں چاکلیٹی مینڈک پر جمگئی تھی اور وہ لچائے ہوئے انداز سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسی وقت روز نے اسے کہنی مار کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

”ایل! ہمیں کسی اور بات کی طرف دھیان دینے کی ضرورت ہے۔“ اس نے کہا۔

”ہمیں کس بات پر دھیان دینا ہے؟“ البس نے ٹرالی کی رنگ برنگی مٹھائیوں کو پیار بھری نظروں سے گھورتے ہوئے دریافت کیا۔ اس کی نگاہیں ہٹ نہ پار رہی تھیں۔

”یہی کہ ہمیں یہ انتخاب کرنا ہے کہ ہم کسے اپنا دوست بنائیں؟ میری ماں اور تمہاری ڈیڈ پہلی بار ہو گورٹس ایکسپریس میں ہی ملے تھے..... میرا خیال ہے کہ تم یہ بات جانتے ہی ہو گے۔“ روز نے تمتماتے ہوئے سنجدیگی سے کہا۔

”لیعنی کہ ہمیں یہ چنے کی ضرورت ہے کہ ہم کس انسان کو اپنا دوست بنائیں جو عمر بھر ساتھ نبھائے؟ یہ سوچنا کافی دہشت انگیز سالگلتا ہے، ہے نا؟“ البس نے جھر جھری لیتے ہوئے کہا۔

”مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔“ روز نے تھوڑا گھمنڈ بھرے انداز سے کہا۔ ”یہ خیال تو بڑا دلکش اور مزیدار لگتا ہے، میں ایک

گریجو ویزی لڑکی ہوں اور تم پوٹر لڑکے ہو..... ہم سے تو ہر کوئی دوستی کرنا چاہے گا۔ ہمیں بس یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم کس سے دوستی کریں؟“

”مگر ہم یہ فیصلہ کیسے کریں گے کہ.....“، بس الجھے ہوئے لبھے میں بولا اور پھر کچھ سوچ کر دوبارہ بولا۔ ”پہلے تو ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ ہمیں کس کمپارٹمنٹ میں جانا ہے، ہے نا؟“

”تم فکر مت کرو۔ ہم پہلے سب کو جانچیں گے اور پھر کوئی حصی فیصلہ کریں گے۔“ روز نے متناہت بھرے لبھے میں کہا۔

بس نے آگے بڑھ کر ایک کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا۔ کمپارٹمنٹ خالی نہیں تھا، وہاں ایک سنہرے بالوں والا زرد رنگت والا لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تھا ہی تھا، تمام نشستیں خالی تھیں۔ بس کے چہرے پر ڈھینی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ سنہرے بالوں والا لڑکے نے بھی اس کی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے ہی دیا۔

”کیسے ہو؟..... کیا یہ کمپارٹمنٹ؟“، بس نے پوچھنا چاہا۔

”اوہ! یہ خالی ہے..... بس میں ہی یہاں ہوں۔“، سنہرے بالوں والا لڑکے نے بتایا۔

”زبردست..... یعنی ہم بھی..... اندر آ سکتے ہیں..... تمہیں کوئی..... اعتراض تو.....“

”اوہ نہیں..... سب ٹھیک ہے..... آ جاؤ.....“، سنہرے بالوں والا لڑکے نے کہا۔

بس یہ سن کر خوشی سے کمپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا اور ایک نشست سنبھال لی۔ روز بھی اس کے پیچھے پیچھے اندر چلی آئی تھی۔

”بس، ایل..... میں ہوں..... اوہ معاف کرنا! میرا نام بس ہے۔“

”میں سکارپیئس ہوں، میرا مطلب ہے کہ میرا نام سکارپیئس ہے۔ تم بس ہو اور میں سکارپیئس ہوں اور تم یقیناً.....؟“، سنہرے بالوں والا لڑکا روز کے چہرے پر سوالیہ نظریں ڈالتے ہوئے خاموش ہو گیا۔

روز اس کے انداز سے چڑسی گئی اور اس کا چہرہ یکدم سرد پڑ گیا۔

”میں روز ہوں.....“، وہ آہستگی سے غرائی۔

”تم کیسی ہو روز؟..... کیا تم مجھ سے مختلف ذاتوں کی ٹافیاں لینا پسند کرو گی؟“، سکارپیئس نے خوش ہو کر دوستی کا

ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

”نہیں!“ روز نے ناک سکوڑ کر کہا۔ ”میں نے ابھی ابھی ناشتہ کیا ہے۔“

”میرے پاس کچھ جھٹکے وار چاکلیٹ، مرچوں والی اُڑنیاں اور جیلی گھونگھے بھی ہیں۔ یہ میری می کا خیال ہے، وہ کہتی ہیں کہ.....“ اسکا رپینس کچھ زیادہ ہی بے تکلف ہو گیا تھا اور اس نے باقاعدہ گنگنا کر اگلا جملہ ادا کیا۔ ”مٹھائیاں ہمیشہ مددگار ثابت ہوتی ہیں، میٹھے میٹھے دوست بنانے کیلئے..... (اسی لمحے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا کہ اسے گنگنا کر بات نہیں کرنا چاہئے تھا) ویسے دیکھا جائے تو یہ خیال کافی مضبوطہ خیز لگتا ہے، ہے نا؟“

”چاہے کچھ بھی ہو..... میں تو ان میں سے کچھ ضرور لینا چاہوں گا۔“ البس نے خوشی سے مچلتے ہوئے کہا۔ ”میری می تو مجھے مٹھائیوں کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیتیں..... تو پھر سب سے پہلے کس چیز کے ذائقے کا آغاز اچھا رہے گا.....؟“

اسی لمحے روز نے گہری سانس بھرتے ہوئے اسکا رپینس سے نظر بچا کر البس کے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں مارا۔

”ذرادھیاں سے۔“ سکا رپینس نے خبردار کرتے ہوئے کہا کیونکہ البس کے ہاتھ میں مرچوں والی اُڑنیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ”میں ہمیشہ یہ سوچتا تھا کہ مرچوں والی اُڑنیاں سب مٹھائیوں کی سرتاج ہوتی ہیں مگر ان کا ذائقہ تو پودینے جیسا ہوتا ہے اور انہیں کھانے کے بعد کانوں سے دھواں نکلنے لگتا ہے.....“

”واہ زبردست!“ البس خوشی سے جھومتا ہوا چیخا۔ ”تو مجھے اسی سے آغاز کرنا چاہئے، ہے نا؟“ اسی لمحے روز نے دوبارہ اس کے پاؤں پر ضرب لگائی، جس پر البس چڑھا گیا۔ ”روز! براہ کرم مجھے لاتیں مارنا بند کرو.....“ روز اس کی بات سن کر جھینپ سی گئی۔

”میں تمہیں لاتیں نہیں مار رہی ہوں۔“

”تم مجھے ضرب لگا رہی ہو اور مجھے اس سے چوٹ پہنچ رہی ہے۔“ البس اکٹھ کر بولا۔

اچانک اسکا رپینس کا چہرہ بجھ سا گیا۔

”وہ تمہیں میری وجہ سے مار رہی ہے.....“

”کیا مطلب؟“ البس نے حیرت سے پوچھا۔

”سنو! میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو؟“ اسکارپیئس نے گھری سانس لے کر کہا۔ ”اور یہ زیادہ بہتر رہے گا کہ تم بھی یہ بات جان لو کہ میں کون ہوں؟“

”اس کا کیا مطلب ہے کہ میں کون ہوں؟“، لبس نے چونک کر پوچھا۔

”تم لبس پوٹر ہو اور وہ روز گرینجر ویزلي ہے..... اور میں اسکارپیئس ملفوائے ہوں۔ میرے ماں باپ اسٹور یا اور ڈریکو ملفوائے ہیں..... ہمارے والدین کے درمیان بھی بن نہیں پائی تھی.....“ اسکارپیئس نے نہایت سنجیدگی سے بجھے ہوئے لبھے میں کہا۔

”صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ تمہارے ماں باپ مرگ خور ہیں۔“ روز گرینجر نے دانت پیستے ہوئے تلخی سے کہا۔ اس کا لبھہ کافی سخت اور ناپسندیدہ تھا۔

اسکارپیئس کے چہرے پر خجالت سی پھیل گئی۔

”ڈیڈی تھے..... میری ممی تو نہیں تھیں.....“

روز اس کی بات سن کر دوسرا طرف دیکھنے لگی۔ اسکارپیئس کو معلوم تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہی تھی۔ لبس گومکوئی کا شکار بیٹھا تھا مگر اسے روز کا رو یہ کچھ بھلا نہیں لگا۔

”میں جانتا ہوں کہ میرے بارے میں کیا کیا افواہیں گردش کر رہی ہیں مگر یقین مانو..... وہ سب جھوٹ کا پلندرا ہیں.....“ اسکارپیئس صفائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ لبس نے بے چینی سے روز کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر گھری ناگواری پھیلی ہوئی تھی پھر اس نے اسکارپیئس کا ندامت بھرا چہرہ دیکھا جس پر ناخوشی اور مایوسی کی گرد پڑ چکی تھی۔ وہ اپنی جگہ پر اضطراب سے پہلو بد لئے لگا۔

”میں کچھ سمجھا نہیں..... تم کن افواہوں کی بات کر رہے ہو؟“ لبس نے پوچھا۔

”افواہیں یہ ہیں کہ.....“ اسکارپیئس نے سر جھکا کر غمگین لبھے میں کہا۔ ”میرے باپ میں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں تھی، جبکہ میرے دادا جی کی خواہش تھی کہ انہیں ایک طاقتو اور قابل وارث چاہئے تاکہ ملفوائے خاندان کا چراغ شان و شوکت سے جلتا رہے..... اسی لئے انہوں نے کایا پلٹ کا استعمال کیا اور میری ماں کو ماضی میں بھیج دیا.....“

”ماضی میں بھیج دیا مگر کہاں.....؟“ لبس ابھے ہوئے لبھے میں بولا۔

”بات گھمانے کا کوئی فائدہ نہیں..... افواہ یہ ہے کہ تمہارے سامنے بیٹھا ہوا لڑکا کوئی اور نہیں، لا رڈ والڈی مورٹ کا بیٹا ہے.....“ روز نے تند خوبیجے میں غراتے ہوئے کہا۔

ایک دہشت انگیز اور مضطرب خاموشی چھا گئی۔

”یہ سب بکواس ہے، میرا مطلب ہے کہ..... دیکھو! اس کی ناک بالکل صحیح ہے.....“
لبس کے سادگی بھرے جملے نے اضطراب کی فضا میں خوشگوار تبدیلی برپا کر دی تھی، اسکارپیس دھیمے انداز میں نہس پڑا اور ماحول میں چھائی ہوئی گھٹشن اور وحشت میں کمی ہو گئی۔

”اوہ ہاں! یہ بالکل میرے باپ جیسی ہی ہے۔ میں نے ان کے جیسی ناک پائی اور بال بھی..... میرے نام میں ان کا نام بھی جڑا ہے۔ ویسے یہ کوئی خوشگوار بات نہیں ہے..... میرا مطلب ہے کہ باپ بیٹی کی نوک جھونک ہمارے درمیان بھی چلتی رہتی ہے اور یہ ملا جلا کر بہتر بھی ہے کہ میں ایک ملغوائے ہی ہوں، بجائے اس بات کے کہ میں خود کو کسی شیطانی جادوگر سے منسوب کرتا پھروں.....“ اسکارپیس نے افواہوں کا گلا گھوٹنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اسکارپیس اور لبس نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا اور گہری خاموشی پھیل گئی۔ روز اس عالم میں گڑ بڑا سی گئی اور اس نے فوراً سکوت کو توڑتے ہوئے کہا۔ ”چلو ٹھیک ہے! میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے بیٹھنے کیلئے کوئی دوسری جگہ تلاش کر لینا چاہئے، چلو لبس!“

لبس کا ذہن گہری سوچ میں ڈوبتا تھا اور جانے کیوں اسے روز کا تفحیک آمیز رو یہ پسند نہیں آیا۔ روز نے اس کی طرف غصیلے انداز میں گھور کر دیکھا۔

”نہیں!“ لبس نے ٹھنڈے لبجے میں کہا۔ ”میں یہاں ٹھیک ہوں، تم چاہو تو جا سکتی ہو۔“

”دیکھو لبس! میں زیادہ دیراً منتظر نہیں کر سکتی۔“ روز نے اپنی نشست چھوڑتے ہوئے کہا۔

”اور مجھے بھی تمہارے یہاں رُکنے کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ بہر حال! میں تو یہیں قیام کروں گا.....“ لبس نے دو ٹوک انداز میں جواب دیا۔

روز نے لمبے بھر کیلئے اس کی طرف دیکھا اور پھر کمپارٹمنٹ کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”اچھی بات ہے.....“ اس نے تیخی سے کہا اور اگلے پل وہ راہداری پر پیر پٹختے ہوئے دور چلی گئی۔ اسکارپیس اور

البس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں عجیب سی بے یقینی پھیلی ہوئی تھی۔

”شکریہ.....“ اسکارپیئس نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا۔

”شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“ البس نے سنجیدہ لبجے میں کہا۔ ”میں یہاں تمہارے لئے نہیں رُکا ہوں بلکہ میرے رُکنے وجہ تمہاری یہ مٹھائیاں ہیں.....“

”وہ کافی بھیا نک لگتی ہے.....“ اسکارپیئس نے دروازے کے خلا کو گھورتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں! معاف کرنا..... وہ ایسی ہی ہے۔“ البس نے مسکرا کر جواب دیا۔

”معافی کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی وہ مجھے پسند آئی ہے.....“ اسکارپیئس نے دروازے کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”خیر چھوڑو! تم خود کیلئے کیا زیادہ پسند کرتے ہو، البس یا ایں؟“ اس نے البس کی طرف کھیسانے انداز میں دیکھا اور دو ٹافیاں اپنے منہ میں ٹھونس لیں۔

”البس!“ البس نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے اسکارپیئس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔ البس نہایت اشتیاق بھرے انداز سے اسے دیکھ رہا تھا۔

”تمہارا بہت بہت شکریہ! میرے ساتھ بیٹھنے اور مٹھائیوں کیلئے یہاں رُکنے پر البس!“

البس اس کے کانوں سے نکلتے ہوئے دھواں پر محظوظ ہوتا ہوا ہنسنے لگا۔ اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا.....

”واہ زبردست!“



منظر 4

روايت شکنی

ہو گoruں کا بڑا ہال ہمیشہ کی طرح جگہا رہا تھا۔ فریقی میزوں کے گرد طلباء و طالبات بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ ہر چہرے پر جوش و سرگرمی پھیلا ہوا تھا۔ نئے سال کے طلباء ہال کے وسطیٰ حصے میں قطار بنانے کا کھڑے تھے۔ ان میں کچھ اچھل کو درہ تھے، سکول میں پہلی آمد سے لطف اندوں ہو رہے تھے اور کچھ سمجھے ہوئے اور پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ لبس بھی ان میں شامل تھا۔ ہر کوئی اس کے ساتھ دوستی کرنے کا خواہشمند دکھائی دے رہا تھا۔ لبس کے قریب کھڑی ایک لڑکی پولی چاپکن چھکتی ہوئی چلائی۔

”ہمارے ساتھ لبس پوٹر ہے!“

”واہ کیا بات ہے، ایک پوٹر..... وہ بھی ہمارے سال میں!“ کارل جنکنس بے قراری کے عالم میں بولا۔

”اوہ ذرا اس کے بال تو دیکھو!“ ڈزان فریڈرک بے تابی سے کہا۔ ”بالکل اپنے باپ جیسے ہیں۔ لگتا ہے اس نے

وراثت میں بال پائے ہیں۔“

”بالکل اور وہ میرا پھوپھی زاد ہے۔“ روز نے نخوت بھرے لبجے میں کہا اور پھر ان کی طرف مڑی۔ ”میں روزگر بخیر

ویزی ہوں.....“

”تم سے مل کر خوشی ہوئی۔“ ان تینوں نے ایک ساتھ چھکتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کر پاتے کہ بولتی ٹوپی ان کے بیچ سے ہوتی ہوئی اونچے چبوترے پر جا پہنچی، ہر کوئی تعجب و اشتیاق بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ بولتی ٹوپی نے انہیں مختلف فریقوں میں تقسیم کرنا تھا۔ روز بے چین اور مضطرب دکھائی دینے لگی۔ اسے ہونے والے انتخاب کے بارے میں سوچ سوچ کر گھبراہٹ سی ہو رہی تھی۔

چبوترے پر بولتی ٹوپی اپناروا یتی خطاب شروع کر چکی تھی جس سب لوگ دھیان سے سن رہے تھے۔
”میں یہ کام صدیوں سے کرتی آئی ہوں۔“

میں ہر ہونہار کے سر پر بیٹھتی ہوں اور میں نے سب کے خیالات کو پڑھا ہے۔
چاہے وہ اچھے رہے ہوں یا برے، کیونکہ میں تو مشہور بولتی ٹوپی ہوں۔
میں نے اچھے اور برے لوگوں کا بھی انتخاب کیا ہے۔
میں اچھے اور برے وقت میں بھی کام آئی ہوں۔

تو چلواب تم مجھے اپنے اپنے سر پر رکھ لواور یہ حقیقت جان لو کہ.....
تم کس کس فریق میں منتخب ہونے والے ہو؟“

سب سے پہلے روز کی باری آئی۔ وہ سرگوشیوں میں خود کو ڈھارس بندھاتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔ وہ آہستگی سے اپنا سر جھٹک رہی تھی۔ وہ سٹول پر بیٹھ گئی اور بولتی ٹوپی اس کے سر پر رکھ دی گئی۔ اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ بولتی ٹوپی نے فوراً فیصلہ سنادیا۔

”گری فنڈرز!“

گری فنڈر کی میز پر تالیاں اور سیٹیاں گونج اٹھیں اور روز فخر یہ انداز میں چلتے ہوئے ان کے بیچ میں جا کر بیٹھ گئی۔
”اوہ شکر یہ ڈبل ڈور!“ وہ آہستگی سے بولی۔

اگلے لمحے اسکا روپیں کا نام پکارا گیا۔ وہ بھاگتا ہوا روز کے قریب سے گزر کر چبوترے پر پہنچا۔ بولتی ٹوپی نے ابھی اس کے سر کو چھووا ہی تھا کہ وہ چیخ کر بولی۔ ”سلے درن.....“

سکارپیں کو بولتی ٹوپی کے فیصلے کا پہلے سے ہی اندازہ تھا۔ اسی لئے اس نے خفیف انداز میں سر ہلا کیا اور دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ چھکتے ہوئے سلے درن کی میز کی طرف دیکھا۔ جہاں تالیوں اور کلکاریوں کی گونج سب سے زیادہ سنائی دے رہی تھی۔

”یہ تو خیر سب کو ہی معلوم تھا.....“ پولی چاپکن منہ بسور کر بولی۔

پھر البس کا نام پکارا گیا تو وہ چبوترے کی طرف بڑھا۔ بولتی ٹوپی اس کے سر پر رکھ دی گئی۔ اس مرتبہ بولتی ٹوپی نے

فیصلہ لینے میں خاصاً وقت لیا۔ بالآخر وہ گومگوئی کے عالم میں چیخ کر بولی۔

”سلے درن!“

بڑے ہال کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔ ہر طرف لمجھ بھر کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔ سنائے کا عالم ایسا مگبھر تھا جیسے کسی کو اپنی سماعت پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ بلوتی ٹوپی نے واقعی سلے درن کہا تھا؟ پھر آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور سرگوشیوں کا شور بلند ہونے لگا۔

”سلے درن.....؟“ پولی چاپمن کی تعجب بھری آواز گونجی۔

”ایک پوٹر..... اور وہ بھی سلے درن میں؟“ کریگ باڈ کر جو نیر نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ بے یقینی اور تعجب کے اس ماحول میں البس کافی گھبرا یا ہوا تھا۔ اسے خود بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ بلوتی ٹوپی نے اس کیلئے سلے درن کا فیصلہ سنایا تھا۔ وہ گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں دیکھنے لگا، اس کی نگاہیں سکارپینس کے چہرے پر پہنچ کر ٹھہر سی گئیں جو دھیمے انداز میں مسکرا رہا تھا اور اسے اپنے ساتھ والی نشست پر آنے کیلئے اشارہ کر رہا تھا۔

”تم چاہو تو میرے پاس آ کر بیٹھ سکتے ہو!“ اسکارپینس کی آواز سنائی دی۔

”ہاں! یہ ٹھیک رہے گا۔“ البس نے گہری سانس لے کر فیصلہ کرتے ہوئے کہا اور پھر چبوترے سے اتر کر سلے درن کی میز کے پاس پہنچ گیا۔

اسی لمجھ سے ڈان فریڈرک کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا تھا۔ ”جہاں تک مجھے لگتا ہے، اس کے بال اس کے باپ سے کچھ زیادہ نہیں ملتے ہیں.....“

”البس؟“ روز مضراب انداز میں پہلو بدلتی ہوئے بولی۔ ”لیکن یہ غلط ہے، ایسا ہر گز نہیں ہے مگر میں نہیں جانتی کہ یہ کیسے ہو گیا؟“

.....

اگلے دن ہوائی اڑان کی کلاس کا پہلا سبق تھا جو ہمیشہ کی طرح میدم ہو وچ پڑھاتی تھیں۔

”بچو! ہوائی اڑان کی پہلی کلاس میں آپ کو خوش آمدید..... ٹھیک ہے! اب تم لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہو؟ چلو سب لوگ اپنے اپنے بہاری ڈنڈے کے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ..... چلو جلدی کرو..... فوراً.....“

سب لوگ بھاگتے ہوئے قطار میں زمین پر پڑے ہوئے بہاری ڈنڈوں کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور اسی وقت میڈم ہووچ کی آواز گونجی۔ ”اپنے بہاری ڈنڈوں کے بالکل اوپر اپنے ہاتھ پھیلا دو..... شاباش بالکل کندھے کی سیدھی میں..... اب دل و دماغ کو یکسو کر کے اپنے بہاری ڈنڈے کو حکم دو..... اوپر!“

”اوپر.....“ کلاس کے بچوں کی آواز گونجی۔

ژان اور روز کے بہاری ڈنڈے اچھل کر ان کے ہاتھوں میں پہنچ گئے تھے مگر باقی لوگ ناکام رہے۔

”واو.....“ ژان اور روز کے منہ سے ایک ساتھ خوشی کی کلاکاری نکل گئی۔

میڈم ہووچ نے ان دونوں کی طرف توصیفی نظروں سے دیکھا اور پھر باقی طلباء کی طرف دیکھ کر سخت لمحے میں غرائی۔ ”چلو جلدی! دوبارہ کوشش کرو۔ اپنے دل و دماغ کو ایک ساتھ جوڑ کر پوری یکسوئی کے ساتھ کہو..... اوپر!“

ژان اور روز کے علاوہ سب لوگوں نے میڈم ہووچ کی ہدایت پر دوبارہ کوشش کی۔ اس بار کئی بہاری ڈنڈے اوپر اٹھ گئے تھے جن میں سکارپیس کا بہاری ڈنڈا بھی شامل تھا۔ کچھ لوگوں کے بہاری ڈنڈے ہوا میں کچھ اوپر اٹھ کر گر گئے تھے۔ لبس کا بہاری ڈنڈا بستورز میں پر پڑا تھا، اس میں ہلاک سا ارتعاش بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اگلی مرتبہ کی کوشش میں سب کے بہاری ڈنڈے ان کے ہاتھوں میں پہنچ گئے تھے۔ لبس کا بہاری ڈنڈا بھی تک اپنی پہلی حالت میں ہی زمین پر پڑا تھا۔ لبس پوری کوشش کے ساتھ اسے حکم دے رہا تھا۔ ”اوپر..... اوپر!“ مگر وہ اس کا حکم ماننے پر آمادہ نہیں تھا اور ایک ملی میٹراپی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہا تھا۔ میڈم ہووچ کے ماتھے پر عجیب سی سلوٹ بھیل گئی۔ لبس اپنے بہاری ڈنڈے کو بے یقینی بھری متوجہ نظروں سے گھورنے لگا۔ روز کے علاوہ تمام کلاس کے بچے اس کی ناکامی پر نہیں رہے تھے۔ وہ اپنی اس ناکامی کے باعث خجالت اور غصے کے ساتھ جھنجلا سا گیا۔ وہ خود پر قابو رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”اوہ مارلن کی ڈاڑھی کی قسم!“ پولی چاپن نے تفحیک آمیز لمحے میں آواز لگائی۔ ”ذرائع سے تو دیکھو! کتاب شرمناک منظر ہے؟ وہ تو اس کا باپ ہو ہی نہیں سکتا، ہے نا؟“

”لبس پوٹر!..... سلے درن کا ناکارہ معذور جادوگر!“ کارل جنکنس بھی جملہ کرنے میں پچھے نہیں رہا تھا۔ لبس مخصوص دانت بھینچ کر رہ گیا۔ اسی لمحے میڈم ہووچ کی آواز گونجی۔

”ٹھیک ہے بچو! ہوا میں اڑنے کا وقت ہو گیا ہے.....“

.....

ایک سال بعد..... پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر لوگوں کی بھیڑ میں پوٹر خاندان بھی موجود تھا۔ ہمیشہ کی طرح ہیری اور جینی اپنے بچوں کو ہو گورٹس سکول روانہ کرنے کیلئے آئے تھے۔ اب سیورس پوٹر اب ایک سال بڑا ہو چکا تھا اور اس کے چہرے پر جھجک و خوف کا کوئی تاثر نہیں تھا البتہ اس کے مزاج میں کسی قدر تغییر عیاں تھی۔ ہیری پوٹر کی صحت و عمر میں کوئی خاص فرق نہیں دکھائی دیتا تھا۔ جینی اپنی ماں کی طرح فکر مند نظر آرہی تھی۔

”میں آپ سے صرف اتنا پوچھ رہا ہوں ڈیڈ.....“ اب س نے چڑھتے انداز میں کہا۔ ”کیا آپ مجھ سے کچھ فاصلے پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔“

”کیا مطلب؟“ ہیری نے جیرائی کے عالم میں بولا۔ ”کیا دوسرے سال میں پہنچنے کے بعد بچے اپنے باپ کے ساتھ کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے؟“
اسی اثناء میں کچھ لوگ ان کے گرد دائری صورت میں جمع ہو گئے۔ ان کے چہروں پر ہیری کیلئے پسندیدگی کے جذبات جھلک رہے تھے جس پر اب س چڑھا گیا۔

”نہیں وہ بات نہیں دراصل آپ، آپ ہیں اور میں، میں ہوں“
ہیری اس کی بات سن کر تھوڑا پریشان ہو گیا۔

”یہ تو کچھ لوگ ہیں جو بس دیکھنا چاہتے ہیں صرف مجھے دیکھنا چاہتے ہیں، وہ تمہیں تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔“
ہیری نے الجھے ہوئے لبجے میں کہا۔

اسی وقت ایک جادوگر آگے بڑھا اور اس نے آٹو گراف کی کاپی اس کی طرف بڑھائی۔ اس کے چہرے پر پر جوش مسکان پھیلی ہوئی تھی اور آنکھوں میں پسندیدگی کے آثار جھلک رہے تھے۔ ہیری نے اسے مایوس کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اس کے ہاتھ سے کاپی لے کر اس پر دستخط کر کے اس کے حوالے کر دی۔

”ہونہہ!“ اب س نے ہنکار بھری اور بد تہذیبی سے کہا۔ ”وہ تو صرف یہ دیکھ رہے ہیں، مشہور زمانہ ہیری پوٹر اور اس کا پڑ مردہ بیٹا.....“

”اس سے تمہارا کیا مطلب ہے اب...؟“ ہیری نے غصیلے لمحے میں کہا۔ اس کا پارہ اب چڑھنے لگا تھا۔

”وہ تو بس یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہیری پوٹر اور اس کا سلے درن فریق والا بیٹا...؟“ بس نے تلخی سے دوہرایا۔ اس کا مزاج پہلے کی طرح بگڑا ہوا تھا۔ اسی وقت جیمس اپنے بستے کو سنبھالتا ہوا اور قریباً دوڑتا ہوا ان کے قریب چلا آیا۔

”سلے درن..... سلے درن، بند کرو یہ کپکپانا..... یہ وقت تو ہے ریل گاڑی میں جانا۔“ جیمس گنگنا تھے ہوئے بس کو چھپیر رہا تھا۔

”جیمس!“ ہیری نے اسے چھڑ کتے ہوئے کہا۔ ”غیر ضروری باتیں مت کرو۔“

مگر جیمس تو وہاں ٹھہرا ہی نہیں تھا، وہ بھاگتا ہوا آگے نکل چکا تھا اور اس نے دوڑتے ہوئے آواز لگائی۔ ”کرسمس پر ملاقات ہو گی ڈیڈی.....“

ہیری نے متکرانداز میں بس کی طرف دیکھا۔ ”دیکھو ایں.....“

”میرا نام بس ہے، نا کے ایں.....“ بس نے فوراً ٹوکتے ہوئے کہا۔

”کیا دوسرا بچے تمہارے ساتھ ناروا سلوک رکھتے ہیں؟“ ہیری مشفقاتہ لمحے میں کہا۔ اس کے انداز سے یوں لگتا تھا جیسے اس نے بس کی قطع کلامی کو محسوس ہی نہ کیا ہو۔ ”دیکھو! تم کچھ نئے دوست بنانے کی کوشش کرو، ممکن ہے کہ..... دیکھو! اگر میری زندگی میں رون اور ہر مائنی موجود نہ ہوتے تو یقیناً میں آج زندہ ہی نہ ہوتا۔ بالکل بھی نہیں..... ان دونوں کی دوستی کے باعث ہی میں بڑی سے بڑی مشکل کا سامنا کر پایا ہوں.....“

”مگر ڈیڈی! مجھے سکول میں رون یا ہر مائنی کی ضرورت بالکل نہیں ہے۔“ بس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

”میرے پاس ایک اچھا دوست ہے..... اس کا پیس! میں جانتا ہوں کہ آپ اسے بالکل پسند نہیں کرتے مگر اس میں وہ سب ہے جس کی مجھے ضرورت ہے..... اور صرف وہی ایک ایسا فرد ہے جو مجھے اچھی طرح سمجھتا ہے۔“

”دیکھو!“ ہیری نے ما یوسی کے عالم میں کہا۔ ”اگر تم واقعی اس کے ساتھ خوش ہو تو مجھے کسی بھی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا..... مجھے تو تمہاری خوشی سے غرض ہے جو میرے لئے بے حد اہم اور معنی خیز ہے۔“

”آپ کو میرے ساتھ سٹیشن پر آنے کی ضرورت نہیں ہے ڈیڈی!“ بس نے تند لمحے میں کہا اور اپنے سامان کی ٹرالی کو دھکیلتا ہوا آگے کی طرف بڑھ گیا۔

”مگر میں تمہیں رخصت کرنا چاہتا.....“ ہیری نے جلدی سے کہنا چاہا مگر ابس دور جا چکا تھا۔ اسی اثناء میں ہیری کو اپنے قریب کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے دیکھا تو ایک شناسا زرد چہرہ اس کے آنکھوں کے سامنے آگیا۔ وہ ڈریکو ملفوائے تھا جس نے اپنے سنہری بالوں کو پونی ٹیل کی صورت میں باندھ رکھا تھا۔

”کیا تم مجھ پر ایک احسان کرو گے؟“ ڈریکو ملفوائے نے ہیری کو اپنی طرف متوجہ پا کر کہا۔

”اوہ ڈریکو.....“ ہیری نے چونکے کا مظاہرہ کیا۔ جیسے اسے کچھ معلوم ہی نہ ہو۔

”دیکھو پوٹر!“ ڈریکو گھمبیر لبھ میں بولا۔ ”تم تو جانتے ہی ہو کہ یہ سب افواہیں ہیں..... میرے ہونہار بیٹی کی شخصیت اور اس کے ماں باپ کے کردار کے بارے میں عجیب من گھڑت بتیں مشہور ہیں..... ان میں کوئی بھی حق نہیں ہے، مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ سلسلہ کبھی ختم ہو پائے گا..... دیکھو! ہو گوڑس کے دوسرا بچے اسکا رپینس کا مذاق اڑاتے ہیں..... دیکھو! اگر محکمہ جادوسر کاری طور پر ایک ایسی خبر جاری کر دے کہ اس رات شعبہ اسراریات میں ہونے والی جنگ میں تمام کایا پلٹ ٹوٹ کر ضائع ہو گئے تھے تو..... مجھے..... مجھے.....“

”ڈریکو! ان افواہوں پر توجہ مت دو..... مجھے یقین ہے کہ ایک مدت بعد لوگ سب کچھ بھول جائیں گے.....“ ہیری نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”تم سمجھتے کیوں نہیں!“ ڈریکو ملفوائے نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ”میرا بیٹا تکلیف میں ہے، وہ نفسیاتی مریض بن رہا ہے..... اسٹور یا بھی برداشت نہیں کر پا رہی اور بیمار پڑ چکی ہے..... اُسے سہارے اور اطمینان کی ضرورت ہے۔ تم ذرا سی کوشش کر کے ہمیں اس مصیبت سے نکال سکتے ہو.....“

”غلطی تمہاری اپنی ہے!“ ہیری نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم افواہوں کو دبانے کیلئے لوگوں کے سوالوں کا جواب دینا ترک نہیں کرو گے تو تم یقیناً انہیں مزید بتیں بنانے کا موقع دیتے رہو گے جو تمہارے اور تمہارے خاندان کیلئے عذاب بنی رہیں گی۔ دیکھو! ان افواہوں کا کچھ نہیں کیا جا سکتا کہ والدی مورث کی اولاد پیدا ہوئی تھی، تم جانتے ہی ہو کہ یہ بات سالہا سال سے لوگوں کے دل و دماغ میں گھسی ہوئی ہے، اور اسکا رپینس کوئی پہلا فرد نہیں ہے جس پر والدی مورث کا بیٹا ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ محکمہ جادو، اگر ان سب معاملات سے دور ہی رہے تو اسی میں ہم سب کی بھلانی پوشیدہ ہے..... مجھے لگتا ہے کہ تم بات سمجھ گئے ہو گے.....“

ڈریکو ملفوائے نے ہیری کو غصیلے انداز میں گھورتے ہوئے ہونٹ کا ٹی اور پھر پاؤں پٹختا ہوا اس سے دور چلا گیا۔ ہیری کو اس کی حالت پرتا سف ہوا مگر وہ واقعی اس کی کچھ مدد نہیں کر سکتا تھا۔ وہ وہیں کھڑے کھڑے ریل گاڑی کو رینگتے ہوئے اور پلیٹ فارم چھوڑتے ہوئے دیکھا رہا۔ لوگ اب ثقاب اڑان بھر کرو اپس لوٹ رہے تھے۔

.....

روزگر بخبر اور ابیس پوٹر ہو گورٹس ایکسپریس کی راہداری میں چل رہے تھے اور انہیں کسی خالی کمپارٹمنٹ کی تلاش تھی۔ روز نے مڑ کر اسے کچھ کہنا چاہا مگر ابیس نے فوراً تنک کر کہا۔ ”دیکھو! جب تک ریل گاڑی چل نہیں پڑتی، تمہیں مجھ سے کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“

”میں جانتی ہوں!“ روز نے تنک کر فوراً کہا۔ ”مجھے تو محض بناوٹ کا مظاہرہ کرنا ہے تاکہ سب بڑے لوگ حقیقت نہ جان پائیں، ہے نا؟“

اسی دوران عقب میں سے اسکار پیئس بھاگتا ہوا چلا آیا۔ اس کے چہرے پر بڑی امید پھیلی ہوئی تھی اور پہلو میں اتنا ہی بڑا صندوق بھی موجود تھا۔

”کیسی ہو، روز؟“ سکار پیئس اس کی طرف امید افزان نظروں سے دیکھ کر بولا۔

”میں اب چلتی ہوں ابیس!“ روز نے سکار پیئس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

”مجھے لگتا ہے کہ اس کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو رہا ہے۔“ اسکار پیئس نے امید بھرے لمحے میں ابیس سے کہا۔

.....

بڑے ہال میں تمام فریقی میزیں پُر تھیں۔ ہو گورٹس کی ہیڈ مسٹریس میک گوناگل اونچے چبوترے پر کھڑی دل آویز مسکراہٹ سجائے طلبہ و طالبات کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ان کے انداز سے عیاں تھا کہ وہ کوئی اعلان کرنے والی ہیں۔

”مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کوئی متلاشی مل گئی ہے۔ یہ کمال کی متلاشی کوئی اور نہیں مس روزگر بخبر ویزی ہیں جو ویزی خاندان کی سابقہ شہرت کو یقیناً چارچاند لگائیں گی۔“ پروفیسر میک گوناگل کی آنکھوں میں چمک دکھائی دے رہی تھی۔

اس اعلان پر سب لوگ تالیاں اور شور مچانے لگے، گری فنڈر کی میز کا شور سب سے زیادہ تھا۔ سلے درن کی میز پر

روایتی حریف کی طرح خاص خوشی کا اظہار نہیں ہوا تھا مگر وہاں کوئی ایسا تھا جو گری فنڈر کی خوشیوں میں برابر شریک دکھائی دیتا تھا۔ وہ اسکارپیس تھا جو جوش و خروش سے تالیاں بجارتھا اور روزگر بنجر کو پسندیدہ نگاہوں سے دلکھر رہا تھا۔

”تم اس کیلئے تالیاں کیوں بجارتے ہو؟“، لبس نے غصیلے لمحے میں اسے کہنی مارتے ہوئے کہا۔ ”تم جانتے ہی ہو کہ ہمیں کیوڑچ سے نفرت ہے اور ویسے بھی وہ ہماری طرف سے نہیں بلکہ مخالف ٹیم کی طرف سے کھیلے گی.....“

”ارے! وہ تمہاری پھوپھی زاد ہے، لبس!“، اسکارپیس مسکرا کر بولا۔

”اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ کیا وہ میرے لئے تالی بجائی.....؟“، لبس نے چڑھتا ہوئے کہا۔

”تم نہیں سمجھو گے، وہ کمال کی جادو گرنی ہے، لبس!“، اسکارپیس آنکھ دبا کر بولا۔

.....

جونہی لبس جادوئی مرکبات کی کلاس میں پہنچا تو سب طلباء و طالبات نے اسے گھیر لیا۔ گری فنڈر کی پولی چاپکن نے اس کی طرف استہزا ائمہ انداز میں دیکھا اور منہ بسور کر فقرہ کسما۔

”اوہ! ذرا اس سے تو ملو، یہ ہے لبس پوٹر! ایک بے جوڑ جادو گر..... جب یہ سیڑھیاں چڑھتا ہے تو دیواروں پر لگی تصویریں بھی اس سے منہ پھیر لیتی ہیں.....“

لبس نے اس کی طرف توجہ دینا ضروری نہیں سمجھا بلکہ خاموشی سے اپنا جادوئی مرکب بنانے والا سامان پھیلا کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ اپنی کڑا ہی میں ایک جادوئی مرکب تیار کر رہا تھا۔

”اوہ! اب ہمیں اس میں اور کیا شامل کرنا ہے؟..... کیا یہ بارہ سنگھے کی سینگ ہیں؟“، لبس نے خود کلامی میں کہا۔ پولی چاپکن نے ایک بار پھیتی کسنے کی کوشش کی تو کارل جنکنس منہ بسور کر بول اٹھا۔ ”ارے جانے بھی دو! میں تو کہتا ہوں کہ اسے اور والدی مورٹ کے بیٹے کو منہ بھی نہیں لگانا چاہئے۔“

لبس نے سنبھال کر سینگ کا سفوف کڑا ہی میں ڈال دیا۔

”اوہ! بشاہید اس میں سلے منڈر چھپکلی کا خون ڈال دینا چاہئے.....“

جونہی اس نے کڑا ہی میں خون کی بوتل اُنڈلی، ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کڑا ہی سے ثقیف دھواں اٹھنے لگا۔ ہر کوئی ان کی طرف دیکھنے لگا مگر لبس کا انداز کچھ ایسا تھا کہ جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔ اسکارپیس بھی دھماکے سے پریشان ہونے

کے بجائے دچپسی کا اظہار کر رہا تھا۔

”ٹھیک ہے! ہمیں اس کا مقابل عضر ڈھونڈنا چاہئے تاکہ ہم اس کی کیفیت کو درست کر سکیں، ہمیں بھلا کیا بد لئے کی ضرورت ہے؟“ اسکا پیس نے گھبرائے ہوئے لبجے میں کہا اور جادوئی مرکبات کی کتاب کے اوراق پلٹ کر اس نے کاڑھے کے اجزاء کی فہرست کی طرف دیکھا۔

”سب کچھ..... مگر کوئی فرق نہیں پڑتا.....“، لبس نے لاپرواں سے کہا۔

.....

وقت کا پہیہ تیزی سے گھوم چکا تھا۔ لبس کی آنکھیں گہری ہو چکی تھیں اور چہرے کی رنگت پر زردی غالب آنے لگی تھی۔ نقاہت کے باوجود اس کی پرشش شخصیت میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی مگر وہ اس بات کو قبول کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر کھڑا تھا۔ ہیری پوٹر یہ ماننے کیلئے تیار نہیں تھا کہ اس کے اور اس کے بیٹے کے درمیان تعلقات پہلے جیسے نہیں رہے تھے، وہ خود کو یہ یقین دہانی کرانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کی سوچ محض و سوسوں پر مبنی ہے، سب کچھ ٹھیک ہے۔

”تیسرا سال..... ایک نئی جہت والا سال!“ ہیری مسکرا کر بولا اور ایک چمٹی کاغذ اس کی طرف بڑھایا۔ ”یہ رہا تمہارا ہاگس میڈ جانے کا اجازت نامہ.....“

”مجھے ہاگس میڈ سے نفرت ہے!“ لبس نے ناگواری سے جواب دیا۔

”نفرت.....؟“ ہیری چونک کر بولا، وہ لمحہ بھر کیلئے ہکابکارہ تھا۔ ”تم بھلا اس جگہ سے نفرت کیسے کر سکتے ہو جہاں تم آج تک گئے ہی نہیں ہو؟“

”کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ ہو گوٹس کے طلباء سے بھرا ہو ہو گا۔“ لبس نے چڑچڑے لبجے میں جواب دیا اور ہیری کے دیئے ہوئے چمٹی کاغذ کو ٹھیک میں چرم رکر دیا۔

”تم ایک باروہاں جا کر تو دیکھو!“ ہیری نے اسے سمجھانے کی ایک اور کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لمحہ اب بھی مشغفانہ تھا۔ ”صرف ایک بار! خود کو موقع دو کہ ہنی ڈیوکس کی دکان سے اپنی ممی کے بغیر خریداری کر کے تو دیکھو!..... اوہ نہیں! ایسا کرنے کی کوشش بھی مت کرنا.....“

مگر ہیری کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ابس نے اپنی چھڑی نکال لی تھی اور اس نے چمر چرمی کا غذ کو نشانہ بنا کر تلخی سے کہا۔ ”آتشتم.....“

کاغذ کا آگ لگ گئی اور وہ پلک جھپکتے ہی جل کر خاک ہو گیا۔

”یہ کیا دیوانگی ہے؟“ ہیری غصیلے لہجے میں چلا کر بولا۔

”یہ تو کمال ہی ہو گیا..... مجھے ذرا بھی امید نہیں تھی کہ یہ کام کرے گا..... ویسے بھی میرا کوئی بھی جادوئی کلمہ صحیح وقت پر کام نہیں کرتا ہے.....“ ابس نے خلامیں گھورتے ہوئے کہا۔

ہیری کو احساس ہو چکا تھا کہ اس کا پارہ چڑھ رہا تھا مگر اس نے جلدی سے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی اور اپنے لہجے کو نرم بناتے ہوئے بولا۔ ”دیکھو ایں..... ابس! پروفیسر میک گوناگل نے مجھے پچھلے دونوں الوں کے ذریعے اطلاع بھیجی ہے..... ان کا کہنا ہے کہ تم نے سکول میں خود کو تھا کر لیا ہے..... تم اپنے نصابی اس باق کی طرف بھی توجہ نہیں دے رہے ہو..... تم وقت ضائع کر رہے ہو..... تم ضرور.....“

”آپ کیا چاہتے ہیں؟“ ابس غصے سے آگ بگولا ہو کر چینا۔ ”مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ جادو کے زور پر میں خود کو مشہور کر لوں؟ خود کو دوسرے فریق میں منتخب کروالوں؟ خود کو ایک ہونہار طالبعلم میں تبدیل کرلوں؟ آخر آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ مجھ پر ایسے جادوئی کلمے کاوار کر دیں جو میری تمام شخصیت کو بدل کر رکھ دے اور بالکل ویسا بنا دے جیسا آپ مجھے بنانا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہی اچھا رہے گا..... ہم دونوں کیلئے، ہے نا؟ میں جا رہا ہوں، مجھے ریل گاڑی پر سوار ہونا ہے اور اپنے دوست کو بھی تلاش کرنا ہے.....“

یہ کہہ کر ابس تیز قدم اٹھاتا ہوا اسکار پیئس کی طرف بڑھ گیا جو پلیٹ فارم کے ایک کونے میں یوں بیٹھا ہوا تھا جیسے اس ہجوم بھرے ماحول سے کچھ سروکار نہ ہو۔ جو نہیں ابس اس کے پاس پہنچا تو وہ ٹھٹک سا گیا۔ اس کا اتر اہوا چہرہ اسے پریشان کرنے لگا۔ اسکار پیئس نے اس کی طرف دیکھا اپنے چہرے پر پھیکی سی مسکان بکھیر لی۔

”تم ٹھیک تو ہو؟“ ابس نے متکفر لہجے میں پوچھا۔

اسکار پیئس نے کوئی جواب نہیں دیا اور گم صم سا بیٹھا رہا۔

”تمہاری ممی..... وہ ٹھیک تو ہیں؟..... کیا ان کی حالت پھر بگڑ گئی؟“

”ان کی حالت اتنی بگڑی، جتنی بگرستئی تھی.....“ اسکارپیئس نے بچھے ہوئے لبھ میں کہا۔

لبس اس کے برابر بیٹھ گیا۔

”میرا خیال تھا کہ تم مجھے الوبھجو گے؟“

”مجھے سمجھ میں نہیں آپیا کہ میں تمہیں کیا لکھوں؟“ اسکارپیئس نے رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

”اب مجھے بھی معلوم نہیں ہے کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں؟“ لبس نے اطمینان بھرے لبھ میں کہا۔

”کوئی جواب دینے کی ضرورت نہیں!“ اسکارپیئس نے آہستگی سے کہا۔

”کیا میں تمہارے لئے کچھ کر سکتا ہوں؟“ لبس نے پوچھا۔

”آخری رسومات میں آ جانا.....“ اسکارپیئس نے دھیمی آواز میں کہا۔

”ضرور آؤں گا.....“ لبس نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اور ہاں! میرے اچھے دوست بن کر رہنا.....“ اسکارپیئس نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔

.....

بڑا ہاں بچوں سے بھرا ہوا تھا اور اونچے چبوترے پر سٹول پر رکھی ہوئی بولتی ٹوپی اپنے روایتی خطاب میں سب سے مخاطب تھی۔

”کیا آپ خوفزدہ ہیں کہ آج آپ کیا سنیں گے؟

کیا آپ کو اندریشہ ہے کہ میں آپ کے خوف کا نام پکاروں گی؟

نہ گری فنڈر، نہ سلے درن، نہ ہفل پف اور نہ ہی ریون کلا.....

پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں پیارے بچو!

میں جانتی ہوں کہ میری ذمہ داری کیا ہے؟

تم ہنسنا تب ہی سیکھ پاؤ گے جب تم پہلے روؤ گے!“

اس کے بعد بچوں کے سروں پر بولتی ٹوپی رکھی جانے لگی اور ایک ایک کر کے بچے چاروں فریقوں میں منقسم ہونے لگے۔ ایک نہیں لڑکی بھی اس ٹوپی کے نیچے آن بیٹھی جس کا چہرہ دمک رہا تھا اور وہ ملے جملے جذبات میں مسکرا رہی تھی۔

”لی پوٹر.....گری فنڈر!“

”بالکل صحیح!“ لی نے کلکاری بھرتے ہوئے نعرہ لگایا۔

”شاندار.....“، لبس نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

”تم شاید یہ امید کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آجائے گی؟“ اسکارپیس نے بات گھما کر کہہ دی تھی۔ ”تم تو جانتے ہی ہو کہ پوٹر، سلے درن میں نہیں آتے ہیں.....“

”ایک تو تمہارے پہلو میں ہی بیٹھا ہے.....“، لبس نے ہنس کر کہا۔

جانے کیوں اس کا دل چاہ تھا کہ زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں ڈنس جائے کیونکہ اب پورے ہال کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں، وہ ہنس رہے تھے، فقرے اچھال رہے تھے، اسے نشانہ بنارہے تھے۔ اس نے اپنی جھکی ہوئی نظروں کو اٹھایا۔

”تم سب لوگ جانتے ہو کہ یہ میرا انتخاب نہیں تھا۔ میری بالکل خواہش نہیں تھی کہ میں اس کا بیٹا بنوں“ وہ غصیلے لمحے میں چلا کر بولا۔



منظر 5

محکمہ جادو میں ہیری کا دفتر

ہر ماں نے گرفتار کا غذاء کے ایک بڑھے ڈھیر کے سامنے پیٹھی تھی جو ہیری کے دفتر میں جمع تھے اور وہ آہستگی کے ساتھ انہیں از سرنو ترتیب لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اچانک دروازہ کھلا اور ہیری باہر سے دفتر میں داخل ہوا۔ ہر ماں نے چونک کراس کی طرف دیکھا۔ ہیری کے رخسار پر خون کی لکیر بہتی ہوئی دکھائی دی۔

”کیسار ہا؟“ ہر ماں نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”ہاں! وہ بات تجھ ہی تھی!“ ہیری نے اطمینان سے جواب دیا۔

”تھیوڈرناٹ؟“ ہر ماں نے تعجب بھرے انداز میں پوچھا۔

”فلکر کی بات نہیں! اُسے حرast میں لے لیا گیا ہے۔“ ہیری نے جواب دیا۔

”اور کایا پلٹ کا کیا رہا؟“ ہر ماں نے متوجہ ہو کر پوچھا۔

ہیری نے اپنے چونگے میں سے ایک چمکتی ہوئی گھڑی جیسی گول چیز باہر نکالی اور اس کی طرف بڑھائی۔ ہر ماں اسے دیکھتے ہی پہچان گئی تھی کہ وہ ایک کایا پلٹ تھا۔

”کیا یہ واقعی اصلی ہے؟..... کیا یہ پورا کام کرتا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں، یہ ہمیں محض چند گھنٹے ہی پیچھے لے جاسکتا ہو..... کیا اس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ پیچھے جایا جاسکتا ہے؟ کیا تم نے اس کا معاہدہ کر لیا؟“ ہر ماں بے ساختگی میں بولتی چلی گئی۔

”فی الحال ہم اس کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتے!“ ہیری نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”میں وہاں اس کا معاہدہ کرنے کا سوچ رہا تھا کہ پھر میں نے اپنے دماغ سے کام لیتے ہوئے یہ کام موخر کر دیا۔“

”چلو ٹھیک ہوا!“ ہر ماں پر سکون لبھے میں بولی۔ ”کم از کم اب یہ ہمارے قبضے میں تو ہے۔“

”کیا تم واقعی اسے محفوظ کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہو؟“ ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر نہایت سنجیدہ لبھے میں پوچھا۔

”ہمارے پاس کوئی دوسرا انتخاب نہیں ہے ہیری!“ ہر ماں نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ”یہ انتہائی اہم جادوئی اوزار ہے، جسے ضائع کر دینا صحیح نہ ہوگا۔ یہ کافی مختلف دکھائی دینے والا کا یا پلٹ ہے، ویسا ہی جیسا کبھی میرے پاس تھا.....“

”میرا خیال ہے کہ جادوئی دنیا میں کافی ترقی ظہور پذیر ہو چکی ہے..... تم اس وقت میں سوچ رہی ہو، جب ہم بچے تھے۔“ ہیری نے خشک لبھے میں کہا۔

”تمہارے چہرے سے خون بہہ رہا ہے!“ ہر ماں نے جلدی سے موضوع کا رُخ بدلتے ہوئے کہا۔ ہیری دیوار پر گلے ہوئے آئینے کی طرف بڑھ گیا اور اس نے اپنے چوغے کے پہلو سے خون پوچھ دیا۔

”کوئی بات نہیں! یہ میرے ماتھے کے نشان سے میل کھائے گا، ہے نا؟“

ہیری کی مسکراہٹ اچانک غائب ہو گئی اور اس نے ہر ماں کی طرف گھور کر دیکھا۔

”ہر ماں! تم میرے دفتر میں کیا کر رہی ہو؟“ ہیری نے سختی سے پوچھا۔

”میں نے جب سے تھیوڈور ناٹ کے بارے میں سناتو مجھے کافی بے چینی ہوئی۔“ ہر ماں نے کاغذات کو جماتے ہوئے جواب دیا۔ ”میں نے سوچا کہ خود جانچ کر لوں کہ تم اپنا وعدہ پورا کرو گے یا نہیں! اور تمہاری کاغذی کارروائی بھی ابھی باقی ہے.....“

”اوہ تم نے دیکھ ہی لیا.....“ ہیری خجالت سے بولا۔ ”میں نے نہیں کیا.....“

”نہیں! تمہیں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔“ ہر ماں نے منہ بنا کر کہا۔ ”بھلا لیسی افراتفری میں کوئی اپنا کام کیسے کر سکتا ہے؟“

ہیری نے اپنی چھپڑی لہرائی، کاغذات اور کتابیں ہوا میں بلند ہو گئیں اور پھر ایک کونے میں ترتیب کے ساتھ جمع ہو کر سمٹ گئیں۔

”لواب یہاں کچھ افراتفری نہیں رہی.....“

”ہیری!“ ہر ماں نے سکتے کے عالم میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ”تم نے ایک بار پھر لاپرواٹی کا مظاہرہ کیا ہے، کیا تم جانتے ہو کہ ان میں کچھ دلچسپ اور کار آمد مواد موجود ہے..... کچھ پہاڑی دیو، بھوک سے نڈھال ہو کر گرافور نز پر سوار ہو رہے ہیں، ان کی کمر پر نقش کھدے پنکھا لہرار ہے ہیں۔ انہیں یونان کے ساحلوں پر ٹھلتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور کچھ بھیڑیائی انسان اچانک جادوئی دنیا سے روپوش ہو گئے ہیں.....“

”شاندار!“ ہیری جلدی سے بول اٹھا۔ ”میں سب سمجھ چکا ہوں، چلو ہم جل کر ان امور کو نمٹاتے ہیں۔“

”ہیری! میں سمجھ سکتی ہوں کہ یہ کاغذی کارروائی، بوریت بھرا کام ہے.....“ ہر ماں نے کہا۔

”میں جانتا ہوں کہ تمہارے لئے تو بالکل نہیں!“ ہیری نے مسکرا کر کہا۔

”میں کافی مصروف ہوں، ابھی کئی ادھورے کام پڑے ہیں!“ ہر ماں نے جلدی سے کہا۔ ”بہر حال، تم یہ جان لو کہ یہ لوگ اور عفریت اس گروہ میں شامل ہیں جنہوں نے آخری معمر کے میں والڈی مورٹ کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔ ان کی ہمدردیاں آج بھی تاریک جادو کے ساتھ ہی ہیں۔ کایاپٹ، تھیوڈورنٹ اور جادوئی مخلوق کے غیر قانونی افعال، یہ سب بظاہر پر ایک دوسرے کی باہمی کڑیاں دکھائی دیتے ہیں، شعبہ نفاذ قانون کے منتظم ہونے کی حیثیت سے تمہیں ان سب چیزوں پر نظر رکھنا چاہئے۔ اگر تم ان فائلز کو پڑھو گے نہیں تو.....“

”لیکن مجھے انہیں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے!“ ہیری نے تنفس سے کہا۔ ”میں ارڈگرڈ کی خبروں سے پوری طرح باخبر رہتا ہوں..... تھیوڈورنٹ کی مثال لے لو! وہ میں ہی تھا جس نے اس کے متعلق افواہوں کو سنا کہ اس کے پاس کایاپٹ موجود ہے تو میں میں نے ہی اس کی تفتیش کر کے کارروائی کی اور اس غیر قانونی چیز کو ضبط کر لیا۔..... تم مجھے یہ بتانے کی کوشش مت کرو کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں؟“

ہر ماں نے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر چالاکی سے پینتر ابلدا۔

”کیا تم ٹافی لینا پسند کرو گے..... رون کو اس کے بارے میں کچھ مت بتانا۔“

”تم موضوع کو بدلنے کی کوشش مت کرو۔“ ہیری تھوڑا پر سکون ہو کر بولا۔

”بالکل! میں ایسا کر رہی ہوں..... ٹافی؟“ ہر ماں نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

”بالکل نہیں!“ ہیری نے دٹوک لبھے میں کہا۔ ”میرا اس وقت میٹھا کھانے کو دل نہیں چاہ رہا..... کیا تم جانتی ہو کہ

تمہیں اس کی عادت پڑ جائے گی؟“

”میں بھلا کیا کہہ سکتی ہوں؟“ ہر ماں نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا۔ ”تم تو جانتے ہی ہو کہ میرے میں پاپا دنداں ساز تھے، انہوں نے میرے دانتوں کی حفاظت کی غرض سے مجھ پر کچھ پابندیاں عائد کر رکھی تھیں، بہر حال چالیس سال کی عمر ایسی پابندیوں کو توڑنے کیلئے کچھ زیادہ ہے..... مگر تم نے واقعی ایک شاندار کارنامہ انجام دیا ہے، شاید تمہیں کسی نے یہ بتایا نہیں۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں..... میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم اپنی کاغذی کارروائی پر بھی توجہ دیا کرو۔ بس اتنا ہی..... تمہیں گرد و پیش کے بارے میں سب کچھ معلوم ہونا چاہئے..... چاہو تو اسے وزیرِ جادو کی طرف سے مہذب اور دوستانہ تنہیہ سمجھ سکتے ہو.....“

ہیری کو اس کی بات کا مطلب آگیا تھا اسی لئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”جیسی کیسی ہے؟..... اور لبس کی پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟“ ہر ماں نے ایک بار پھر موضوع بدل دیا تھا تاکہ ہیری کو مزید نہ محسوس نہ ہو۔

”میرا خیال ہے کہ بطور والد میں اتنا ہی اچھا ہوں جتنا کہ اس کاغذی کارروائی میں..... تم سناؤ! روز کیسی ہے اور ہیو گو کیسا ہے؟“ ہیری نے اپنی پریشانی کو چھپاتے ہوئے پوچھا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ رون یہ سوچتا ہے کہ میں ایک جادوی افسر زیادہ دکھائی دیتی ہوں۔“ ہر ماں نے تنک کر کہا۔ ”موروثی حق کارونا دھونا (اس نے ناپسندیدگی سے اشارہ کیا) کیا تمہیں معلوم ہے کہ زندگی میں ایک موڑ ایسا بھی آتا ہے جب ہمیں مخصوص حالات میں انتخاب سے گزرنا پڑتا ہے..... ایک عمدہ والدین یا پھر ایک ذمہ دار فعال وزیر جادو..... اپنے بچوں کے پاس جانا..... ہیری! بالکل ہو گورٹس ایکسپریس کی طرح جو ایک اور سال میں جانے کیلئے تیار رہتی ہے۔ بہر حال جو وقت باقی رہ گیا ہے، اس سے لطف اندوڑ ہونا چاہئے اور پھر یہاں تازہ اور مستعد دل و دماغ کے ساتھ واپس آؤ، اپنے ادھورے کاموں کی تکمیل میں جت جاؤ.....“

”کیا تم واقعی یہ سوچتی ہو کہ ان سب باتوں کا کچھ مطلب ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

”ہاں! شاید کچھ ایسا ہی ہے!“ ہر ماں نے مسکرا کر جواب دیا۔ ”اگر یہ ایسا ہی ہے تو ہم اس کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں ہیری! ہم ہمیشہ ہی ایسا کرتے آئے ہیں.....“

ہیری نے اس کی طرف دوبارہ دیکھا۔ ہر ماں نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی اور ایک ٹافی نکال کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ وہ مڑی اور ہیری کے دفتر سے باہر نکل گئی۔ ہیری دفتر میں تنہا ساکت کھڑا رہ گیا تھا۔ اس نے کندھے اچکائے اور پھر اپنے سامان کو سمیٹنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ بھی دفتر سے باہر نکل آیا تھا اور نیچے جانے والی راہداری میں چل رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے پوری دُنیا کا بوجھ اس کے کندھوں پر سمت آیا تھا۔ وہ نڈھال قدموں سے چلتا ہوا ایک ٹیلی فون بوتھ میں گھس گیا۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور اس 62442 کے اعداد دبادیئے۔

”الوداع ہیری پوٹر.....“، ریسیور میں سے ایک کھنکھناتی ہوئی آواز گوئی۔

اگلے ہی لمحے فون بوتھ متحرک ہو گیا اور کچھ لمحوں بعد ہیری مکملہ جادو سے نکل کر کھلی سڑک پر پہنچ گیا تھا۔



منظر 6

پوٹر ہاؤس کے مہماں

البس کونینڈ نہیں آ رہی تھی، اس لئے وہ بستر سے نکل کر سیڑھیوں پر آ بیٹھا۔ اسے نیچڈ رانگ رومن میں سے ہیری کی آواز سنائی دی جو کسی بوڑھے شخص سے گفتگو کر رہا تھا۔ البس نے اس بوڑھے آدمی کی آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی، شاید وہ ان کے گھر پہلی بار آیا تھا۔

”آموس!“ ہیری تھکے ہوئے لبجے میں بولا۔ ”میں سمجھ سکتا ہوں..... اس میں کوئی مبالغہ والی بات نہیں..... مگر میں ابھی ابھی گھر پہنچا ہوں.....“

”میں نے ملکہ جادو میں تم سے ملاقات کیلئے وقت لینے کی کوشش کی تھی۔“ آموس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”انہوں نے کہا کہ مسٹر ڈیگوری! ہم نے آپ کی ملاقات کیلئے وقت طے کر دیا ہے، ذرا رُ کئے ہمیں دیکھنے دیجئے، اوہ ہاں! آپ دو ماہ بعد مسٹر پوٹر سے ملاقات کر سکتے ہیں..... میں نے صبر کیا اور انتظار کرتا رہا.....“

”اور..... اب نصف شب بیت جانے پر تم میرے گھر آن دھمکے..... جب میرے پچے اپنے نئے سال کی پڑھائی کیلئے سکول جانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں..... یہ کوئی خوشنگوار بات نہیں ہے۔“ ہیری نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”جب دو ماہ کے کڑے انتظار کا عرصہ بیتا تو ایک الٰہ میرے پاس پہنچا جس نے مجھے اطلاع پہنچائی کہ مسٹر ڈیگوری! ہمیں سخت افسوس کے ساتھ آپ کو مطلع کرنا پڑ رہا ہے کہ آپ سے طے شدہ ملاقات کے اوقات میں مسٹر پوٹر انہائی سنجیدہ نوعیت کی مصروفیت کے باعث باہر جا چکے ہیں، اس لئے ہمیں آپ کی ملاقات کو کسی دوسرے وقت پر تبدیل کرنا پڑے گا۔ ہم نے مسٹر پوٹر کی مصروفیت کو دیکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگلے دو ماہ تک ان سے ملاقات ممکن نہیں، کیا آپ دو ماہ

بعد ملاقات طے کرنا پسند کریں گے، ہمیں جلد مطلع فرمائیں۔ میں نے صبر کیا، انتظار کیا..... مگر یہ سلسلہ بار بار دھرا یا جاتا رہا۔ مجھے تو یہی لگتا ہے کہ تم جان بوجھ کر مجھ سے ملنا نہیں چاہتے تھے..... آموس ڈیگوری کی آواز میں شکایت بھری ہوئی تھی۔

”تم نے صحیح اندازہ لگایا!“ ہیری نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ ”میں واقعی نہیں ملنا چاہتا تھا۔ جادوئی نفاذ قانون کے ذمہ دار نتظم ہونے کی وجہ سے مجھے اندازہ ہے کہ میں کہیں خود ہی قانون شکنی کا مرتكب نہ ہو جاؤں.....“
”بھولومت! تم بہت ساری چیزوں کے ذمہ دار ہو جو تمہاری قانون شکنی سے ہوئی ہیں!“ آموس نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

”معاف کرنا..... تمہارا اشارہ کس طرف ہے آموس؟“ ہیری نے تعجب سے پوچھا۔
”میرا بیٹا سیدر ک ڈیگوری کیا تمہیں سیدر ک ڈیگوری یاد ہے، ہے نا؟“ آموس نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔
ہیری کے چہرے پر ایک رنگ لرز گیا۔ سیدر ک کی درد بھری یاد ہمیشہ اس کے دل و دماغ کو جھنجانا دیا کرتی تھی۔ وہ مضطرب سا ہو جاتا اور اکثر کھانا پینا بھی بھول جاتا تھا۔

”ہاں! مجھے یاد ہے، تمہارا بیٹا وہ اپنی زندگی کی بازی ہار گیا تھا.....“ ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔
”والدی مورٹ کو صرف تمہاری ضرورت تھی!“ آموس دھاڑتا ہوا بولا۔ ”میرے بیٹے کی بالکل نہیں۔ تم نے خود ہی بتایا تھا کہ والدی مورٹ نے کہا تھا کہ فالتو لر کے کو مار دو۔ فالتو..... میرا بیٹا میرا وجہہ اور بہادر بیٹا کیا وہ فالتو تھا؟“

”مسٹر ڈیگوری!“ ہیری نے اس کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔ ”آپ تو جانتے ہی ہیں کہ سیدر ک سے جڑی آپ کی تکلیف دہ یادوں کے حوالے سے مجھے گھری ہمدردی ہے مگر.....“
”یادیں.....!“ آموس نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے تلنخی سے کہا۔ ”مجھے یادوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے پوٹر!
اب تو بالکل بھی نہیں! میں ایک بوڑھا شخص ہوں ایک ایسا بوڑھا جو موت کے منہ میں پکھنچنے ہی والا ہے اور میں یہاں صرف یہی سوال کرنے کیلئے آیا ہوں کہ کیا تم مجھے بھکاری کو کچھ دینا پسند کرو گے میری مدد کرو گے اسے واپس لانے کیلئے!“

ہیری اس کی بات سن کر بھوپنچارہ گیا تھا۔

”واپس لانے کیلئے!“ اس نے پھٹی ہوئی آواز میں کہا۔ ”آموس یہ ناممکن ہے.....“

”مجھے معلوم ہے کہ ملکمہ جادو کے پاس کا یاپٹ موجود ہیں۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔“

”سب جانتے ہیں کہ کا یاپٹ تباہ ہو چکے ہیں.....!“ ہیری نے فوراً کہا۔

”میں نے ایک تازہ افواہ سنی ہے جس کی وجہ سے میں عجلت میں آڈھی رات کو گرتا پڑتا یہاں چلا آیا ہوں۔“ آموس نے عجلت سے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ ”ایک مضبوط افواہ..... ملکمہ جادو نے تھیوڈورنٹ نامی جادوگر سے ابھی ابھی ایک غیر قانونی کا یاپٹ برآمد کر کے ضبط کیا ہے۔ وہ اس کا معائنہ کرنے والا ہے۔ تم میری مدد کرو، کچھ لمحوں کیلئے وہ مجھے استعمال کرنے دو تاکہ میں اپنا بیٹا واپس لاسکوں.....“

ہیری سچ مجھ سپٹا سا گیا تھا، اس کی آنکھیں حیرت و خوف سے پھٹی رہ گئیں۔ ایک طویل خاموشی چھاگئی اور ہیری کیلئے یہ لمحات گزارنا دشوار ہو چکا تھا۔ ابس کو اس معاملے میں عجیب سی دلچسپی محسوس ہونے لگی اور وہ کئی زینے نیچے کھسک آیا تاکہ وہ ان دونوں کی گفتگو کو زیادہ اچھی طرح سن سکے۔ ہیری کافی سوچ و بچار کے بعد الفاظ کو جتن کر بولا۔

”دیکھو آموس! وقت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا صحیح نہیں..... یہ بات تم مجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہو..... ہم ایسا کچھ نہیں کر سکتے.....“

”افسوس کتنے ہی لوگ صرف اس لڑکے کو بچانے کیلئے قربان ہو گئے جوز ندہ نیچ گیا تھا!“ آموس نے افسردگی کے عالم میں کہا۔ ”میں تو بس ان میں سے ایک کو بچانے کا کہہ رہا ہوں۔“

آموس کی بات نے ہیری کے نظروں کے سامنے کئی چہرے لاکھڑے کئے تھے جن سے وہ بے حد انس رکھتا تھا، جنہیں وہ واقعی بچانا چاہتا تھا۔ اس کا کلیجھ کٹنے لگا اور یوں محسوس ہوا کہ درد بھری چینیں اس کے سینے کو پھاڑ ڈالیں گی۔ اس کا چہرہ کرخت ہو گیا۔ وہ خود کو سنبھال لینا چاہتا تھا۔ جذبات کی رو میں بہہ کرو کوئی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔

”میں نہیں جانتا کہ تم نے تھیوڈورنٹ کے بارے میں پھیلی ہوئی افواہوں کو سچ کیسے مان لیا حالانکہ یہ ایک محض من گھڑت افسانہ ہے جس کی کوئی حقیقت ملکمہ جادو کو نہیں مل پائی۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتا.....“ ہیری نے فیصلہ کن لمحے میں آموس کو انکار کر دیا تھا۔

”کیسے ہو؟“، ایک تینجھی اجنبی آواز البس کے بالکل قریب سنائی دی تو وہ اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ وہ ایک تقریباً بیس سالہ لڑکی تھی، جو اس کے قریب ہی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کب اور کیسے وہاں پہنچ گئی تھی، البس کو اس کا کچھ اندازہ نہیں ہو پایا۔

”اوہ معاف کرنا!“، وہ لڑکی دھیمی آواز میں بولی۔ ”میرا مقصد تمہیں ڈرانا ہرگز نہیں تھا۔ میں بھی سیڑھیوں پر بیٹھ کر کان لگانے کی عادی رہی ہوں۔ اس مقصد کیلئے گھنٹوں تک سیڑھیوں پر جمی رہتی تھی کہ کوئی آئے اور پھر کوئی ایسی دلچسپ و مزیدار بات سننے کو ملے جس سے میرا مقصد پورا ہو جائے۔“

”مگر تم ہو کون؟“، البس الجھے ہوئے لبھے میں بولا۔ وہ ابھی حیرت کے صدمے کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔ ”کیونکہ جہاں میں جانتا ہوں، ایک لحاظ سے یہ میرا گھر ہے!“

”میں ایک چور ہوں!“، لڑکی نے ڈرامائی لبھے میں کہا۔ ”میں تمہارا سب کچھ چرا لینا چاہتی ہوں جو تمہاری ملکیت میں ہے، اپنا سونا میرے حوالے کر دو، جادوئی چھڑی بھی اور چھپا کر رکھے ہوئے چاکلیٹی مینڈک بھی.....“، اس نے اپنی آنکھیں گھما کیں اور پھر دھیما سامسکرائی۔ ”خیر میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے۔ میرا نام ڈلفینی ڈیگوری ہے۔“ وہ کچھ سیڑھیاں نیچے اتر آئی اور اپنا ہاتھ البس کی طرف بڑھا کر بے تکلفی سے بولی۔ ”تم مجھے ڈلفی بھی کہہ سکتے ہو! میں ان کی دلکشی بھال کرتی ہوں یعنی آموس کی.....“، اس نے ڈرانگ روم کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ ”اوہ تم کون ہو.....؟“، البس نے اسے گھور کر دیکھا اور بولا۔ ”میں البس ہوں!“

”اوہ بلاشبہ! مجھے معلوم ہونا چاہئے تھا۔“، ڈلفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”البس پوٹر..... ہیری پوٹر تمہارے ڈیڈی ہیں..... واہ یہ تو کمال کی بات ہے، ہے نا؟“

”ضروری نہیں..... کمال کی بات ہو!“، البس نے ناپسندیدگی سے خلا میں گھورتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ لگتا ہے کہ میں دھکتی ہوئی رگ پر پاؤں رکھ دیا ہے۔“، ڈلفی نے اس کے متغیر چہرے کو بھانپتے ہوئے جلدی سے کہا۔ ”شاید اسی لئے سکول میں سب لوگ مجھے یہ کہہ کر چھیڑتے تھے کہ ڈلفی ڈیگوری دنیا میں کوئی ایسا گڑھانہ ہوگا جس میں تم نے خود کو گرایا نہ ہوگا.....“

البس کی آنکھوں کے سامنے سکول کے تمسخر اڑاتے ہوئے طلباء کے چہرے لہرائے اور وہ غمگین سا ہو گیا اور بے

ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا۔ ”بالکل! وہ میرے ساتھ بھی کچھ اچھا سلوک نہیں کرتے ہیں.....“

ایک ہلاکا ساتو قف ہوا۔ ڈلفی نے اس کے چہرے کے اتار چڑھا کو غور سے دیکھا۔

”ڈلفی.....، اسی وقت نیچے سے تیز آواز گو نجی۔ ڈلفی نے چونک کر نیچے دیکھا اور جلدی سے باقی سیڑھیاں اتر گئی۔

آخری زینے پر پہنچ کر اس نے پلٹ کر البس کی طرف مڑ کر دیکھا اور ہلاکا سامسکرائی۔

”یہ سچ ہے کہ ہمیں کبھی یہ حق نہیں دیا جاتا کہ ہم خود منتخب کر سکیں کہ ہمارا خاندان کون سا ہونا چاہئے؟ آموس میرے مریض ہی نہیں بلکہ میرے انکل بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے ان کی نگہداشت کیلئے مرضی کے خلاف بڑھ فارم میں خانہ بدوشی والی ملازمت چنان پڑی ہے مگر یہ نہایت دشوار کام ہے، خصوصاً ایک ایسے بوڑھے شخص کی خادمہ بن کر رہنا جواپنی بیماری کے ساتھ ساتھ اپنے مااضی میں جینے کا عادی ہو..... ہے نا؟“

”ڈلفی.....، آموس کی غصیلی آواز دوبارہ گو نجی۔

”یہ بڑھ فارم کیا چیز ہے؟“ البس نے حیرانگی سے پوچھا۔

”سینٹ اوسوالڈ کا گھر، جہاں بے سہارا بوڑھے جادوگر اور جادوگر نیاں کو پناہ ملتی ہے۔ کبھی وہاں آنا، اگر تم وہاں آنا چاہو تو.....!“ ڈلفی نے جلدی سے بتایا۔

”ڈلفی.....، آموس کی لرزتی ہوئی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

ڈلفی ایک بار پھر مسکرائی مگر اس کی مسکراہٹ میں عجیب سا دلکھ چھپا ہوا محسوس ہوا۔ وہ سیڑھیوں سے دور ہو کر دروازے کی طرف بڑھ گئی جس کے دوسری جانب ڈرائیکٹ روم میں ہیری اور آموس موجود تھے۔ ہیری نے اس نوجوان لڑکی طرف سرسری نگاہ ڈالی۔ وہ تیزی سے چلتی ہوئی آموس کے پاس پہنچ گئی اور بے تکلف انہے لبھ میں بولی۔ ”انکل! میں آگئی ہوں.....“

”اوہ ہاں!“ آموس ڈیکوری نے تلخ لبھے میں استہزا سی انداز میں کہا۔ ”تم بھی ان سے مل سکتی ہو، یہ ہمارے عظیم مسیحا ہیری پوٹر ہیں..... جو آج کل محض سنگ دل انسان کے سوا اگر کچھ اور ہیں تو وہ محض ایک سرکاری افسر..... پوٹر! میں تمہیں پر سکون چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ شاید پر سکون زیادہ اچھا اور صحیح لفظ ہی ہو..... ڈلفی میری کرسی دھکیلیو.....“

”اوہ بالکل، انکل.....، ڈلفی نے اپنی چھپڑی لہراتے ہوئے کہا۔

ڈلفی تیزی سے کرسی کے عقب میں پہنچ گئی اور آموس کی کرسی جادو کے زور پر آگے کی طرف بڑھنے لگی۔ دروازہ کھلا اور وہ دونوں باہر نکل گئے اور رات کے اندر ہیرے میں گم ہو گئے۔ ہیری نے دروازہ بند کر دیا اور اُداس چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اندازہ نہیں ہوا پایا تھا کہ سیڑھیوں کے وسط میں اس کا بیٹھا بھی موجود تھا جس نے ساری گفتگوں لی تھی اور کسی گھری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا.....



منظر 7

آخری نشانی

البس اپنے بستر پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے دل و دماغ پر آندھیاں چل رہی تھیں، یوں لگتا تھا کہ یہ سب اس کے وجود کا حصہ نہ ہو بلکہ پوری دنیا ہی اس کی لپیٹ میں آچکی ہو۔ اس کے کمرے کے دروازے کی دوسری طرف بھی کچھ ایسا ہی ماحول تھا۔ دور کہیں جیس اور جینی کی چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”جیس، براہ مہربانی، اپنے بالوں کا پیچھا چھوڑ دو اور اپنے کمرے کی صفائی کی طرف دھیان دو..... اف خدا! کتنا گند اکر رکھا ہے!“ جینی بلند آواز میں اسے ڈانٹ رہی تھی۔

”میں انہیں اس حال میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں، یہ گلابی ہو رہے ہیں۔“ جیس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف بڑھا۔ ”مجھے اپنا غبی چونگے کا استعمال کرنا ہوگا۔“

جیس چڑھے انداز میں اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔ البس نے کھلے دروازے میں اس کی جھلک دیکھ لی تھی، اس کے بال واقعی گلابی ہو رہے تھے۔

”تمہارے ڈیڈی نے تمہیں غبی چونگا اس لئے نہیں دیا ہے کہ تم ہر وقت اسے اوڑھے پھرو۔“ جینی نے غصیلے لہجے میں اس کے عقب میں آواز لگانی۔

”ممی! کیا کسی نے میری جادوئی مرکبات کی کتاب تو نہیں دیکھی۔“ ایک بار یک گھنٹتی ہوئی آواز سنائی دی۔ البس پہچان گیا تھا کہ یہ اس کی چھوٹی بہن لیلی تھی۔

”لیلی پوٹر!“ جینی غراتی ہوئی بولی۔ ”کیا تم ایسا سوچتی ہو کہ تم یہ بیہودہ پوشاک پہن کر کل سکول جاؤ گی..... بالکل نہیں! ایسا سوچنا بھی مت!“

اسی لمحے ابس کو لیلی کی جھلک دکھائی دی جو دروازے کی چوکھ سے کچھ پر کھڑی تھی اور اس نے شوخ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی جس کے کندھوں پر سفید رنگ کے پریوں جیسے دو بنکھلہارے ہے تھے۔

”می! یہ مجھے بے حد پسند ہیں!“ لیلی معصومیت سے بولی۔ ”دیکھونا! یہ کتنے پیارے پھٹر پھٹرے ہے ہیں، میں بالکل پری لگ رہی ہوں.....“

اسی لمحے ابس کو اپنے دروازے پر کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ وہ ہیری تھا جو اچانک وہاں آگئی تھا۔ اس نے کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور کواٹر کھول کر اندر دیکھا۔ ابس بستور اپنے بستر پر بیٹھا ہوا تھا۔ جینی نے چونک کہ ہیری کی طرف دیکھا جواب جیس کے کمرے سے نکل رہی تھی۔ ہیری کے ہاتھوں میں کچھ دبا ہوا تھا۔

”کیسے ہو؟“ ہیری نے مشفقاتہ انداز میں کہا۔

ابس نے جواب دینے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔

”میں تمہیں ہو گوڑیں روائی سے پہلے تھفہ دینا چاہتا ہوں..... ایک عمدہ تھفہ..... ابھی ابھی تمہارے ماموں رون نے یہ بھیجا ہے۔“ ہیری نے دروازے کی دہانی پر کھڑے کھڑے کہا۔

”ٹھیک ہے!“ ابس نے تھفہ کی طرف دیکھا اور کندھے اچکا کر کہا۔ ”ایک عشقیاں کی بوتل..... اچھا ہے!“ جینی دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی پاس آگئی تھی۔ ہیری نے اسے دیکھا تو مسکرا یا۔

”میرا خیال ہے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ”مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس نے لیلی کو ایک گوز مارنے والا بونا دیا ہے، جیس کو ایک مزا جیہے کھانگھی، جس کی وجہ سے اس کے تمام بال گلابی ہو گئے ہیں۔ بہر حال، رون..... رون، ہی ہے، تم تو اسے جانتے ہی ہو.....“

ہیری نے آگے بڑھ کر عشقیاں کی بوتل ابس کے بستر کے قریب میز پر رکھ دی۔

”اور یہ میری طرف سے.....“ ہیری نے ایک کمبل کا نخا پیکٹ اس کی طرف بڑھایا دیا۔ جینی نے ہیری کو کوشش کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے وہاں سے نکل جانا زیادہ بہتر سمجھا اور خاموشی سے دروازے سے دور رہت گئی۔

”ایک پرانا کمبل.....!“ ابس نے کمبل کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا اور منہ بسور کر کہا۔

”ہاں! ایک پرانا کمبل!“ ہیری نے گھری سانس لے کر آہستگی سے کہا۔ ”میں نے اس بارے میں کافی غور کیا کہ

اس سال میں اپنے بچوں کو کیا دوں؟..... جیس، وہ ایک عرصے سے غیبی چونے کیلئے ضد کر رہا تھا تو میں نے اس سال اسے وہ دے دیا۔ جہاں تک لگی کا معاملہ ہے، تو میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ پنکھ سے خاص رغبت رکھتی ہے..... مگر تمہاری پسند میں شاید نہیں جانتا..... تم اب چودہ سال کے ہو چکے ہوالبس! میں تمہیں کچھ الگ اور خاص چیز دینا چاہتا ہوں۔ بالکل الگ اور انوکھی..... جو میرے لئے بھی خاص معنی رکھتی ہو۔ یہ میری ماں کی آخری اور اکلوتی نشانی ہے۔ صرف واحد چیز جو مجھ تک پہنچی ہے۔ جب مجھے ڈرسلی خاندان کے حوالے کیا گیا تھا تو اسی کمبل میں پیٹ کران کے گھر پہنچایا گیا تھا۔ جب تمہاری خالہ دادی پتو نیہ کا انتقال ہوا تو مجھے لگا کہ میں اسے ہمیشہ کیلئے کھو چکا ہوں۔ مگر اتفاق سے تمہارے انکل ڈڈلی کو پتو نیہ آنٹی کے محفوظ اور پوشیدہ سامان میں سے یہ مل گیا تو اس نے خاص مہربانی کرتے ہوئے اسے مجھے بھج دیا اور تب سے ہی یہ میرے پاس ہے۔ جب بھی مجھے خوش قسمتی کی ضرورت ہوتی ہے تو میں بس اسے اپنے ہاتھوں میں تھام لیتا ہوں اور میری مشکل کٹ جاتی ہے۔ مجھے محسوس ہوا کہ اگر یہ تمہیں دے دیا جائے تو.....

”آپ چاہتے ہو کہ میں بھی اسے تھام لوں!“، بس نے لاپرواٹی سے کہا۔ ”چلوٹھیک ہے، امید کرتا ہوں کہ اس سے میری بھی قسمت بدل جائے گی کیونکہ خوش قسمتی کی تو مجھے بے حد ضرورت رہتی ہے.....“
بس نے ہاتھ بڑھا کر پرانے کمبل کو چھوا اور پھر اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

”مگر مجھے لگتا ہے کہ اسے آپ کے پاس ہی رہنا چاہئے.....“

”مجھے لگا تھا..... میں تسلیم کرتا ہوں کہ پتو نیہ آنٹی یہی چاہتی تھیں کہ یہ مجھے ہی ملے، اسی لئے انہوں نے اسے سنبھال کر محفوظ رکھا تھا۔ اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اسے میری خاطر رکھو۔ میں یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا ہے کہ تمہاری دادی بھی ایسا ہی چاہتیں مگر مجھے اندازہ ہے کہ اگر وہ آج ہوتیں تو شاید اسے تمہیں دینا پسند کرتیں اور خواہش کرتیں کہ تم اسے رکھ لو۔ ممکن ہے کہ جب تم واپس لوٹو تو میں تمہیں ڈھونڈ سکوں..... ہیلو وئین کی شام کو..... اور یہ وہی شام تھی جب ان کی موت واقع ہوئی تھی..... اور یہ ہم دونوں کیلئے اچھا ہی رہے گا.....“

”دیکھئے! مجھے اپنے سکول کے صندوق میں ابھی کافی کچھ رکھنا باقی ہے اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً آپ کے پاس بھی ملکے کا ڈھیر سارا کام موجود ہوگا، اس لئے.....“، بس نے کہنا چاہا۔
”بس! میں چاہتا ہوں کہ تم یہ کمبل رکھ لو.....!“، ہیری نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

”اور میں اس کا کیا کروں؟“، لبس نے چڑتے ہوئے کہا۔ ”پر یوں کے پنکھ رکھنے کی بات سمجھ میں آتی ہے، اور غیبی چوغنے بھی..... ہاں غیبی چوغنے کی افادیت سے کچھ انکار نہیں کیا جا سکتا..... سچی بات ہے مگر ایک پرانے کمبل کا.....“،
لبس کے جملے ہیری کے دل پر نشرت کی طرح گھاؤ لگا رہے تھے۔ اس نے ماہی کے عالم میں اپنے بیٹی کی طرف دیکھا جو لا پرواٹی کے عالم میں اس سے دور جا رہا تھا۔

”کیا تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے؟“، ہیری نے ایک بار پھر کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”میں ہمیشہ سامان کی پیکنگ کرنا پسند کیا کرتا تھا۔ اس کا مطلب ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ میں پرائیویٹ ڈرائیور سے نجات پا کر واپس ہو گورٹس جارہا ہوں..... ایک ایسی جگہ جس سے میں ہمیشہ محبت کیا کرتا تھا..... خیر! میں جانتا ہوں کہ وہ جگہ تمہیں زیادہ پسند نہیں ہے.....“

”وہ یقیناً آپ کیلئے معنی رکھتی ہوگی!“، لبس نے ناگوار لمحے میں کہا۔ ”میں جانتا ہوں کہ وہ آپ کیلئے دنیا سے سب سے پر سکون اور اکلوتی پناہ گاہ تھی، خاص طور پر ایک یتیم بچے کیلئے خوشگوار پناہ گاہ، جسے اس کے انکل، آنٹی اور ان کے شراری بچے سے سانس لینا تک محل کر رکھا تھا.....“

”لبس! براہ مہربانی ہم اس موضوع کو چھوڑ.....“، ہیری نے جلدی سے اسے ٹوکنا چاہا مگر لبس نے شاید خاموش نہ رہنے کی قسم کھالی تھی، وہ بستور بولتا چلا گیا۔

”اس نے اپنے کزن ڈڈلی کو مجرور ہونے بچایا، اس نے ہو گورٹس کی جنگ جیت کر اسے محفوظ کر دیا، میں ایسی بہت ساری باتیں جانتا ہوں ڈیڈ! یہ سب بکواس اور لغو کہانیاں ہیں جو ہر طرف مشہور ہیں.....“
ہیری کے دماغ میں جھنجھناہٹ ہو رہی تھی مگر وہ خود کو پر سکون رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

”لبس! چالا کی دکھانے کی کوشش مت کرو۔ میں تمہارے جھانسے میں نہیں آؤں گا۔“

”ایک یتیم بچہ جس نے جادو گنگری کو بچالیا.....“، لبس نے ذرا بھی رُکنے کی کوشش نہیں کی اور وہ مسلسل بولتا چلا گیا۔
”تو کیا اب میں آپ سے یہ کہوں کہ میں تمام جادو گنگری کی جانب سے آپ کی مہربانی پر مشکور ہوں کہ آپ نے مہم جوئی کے کارنا مے انجام دیئے اور ہمیں آپ کے سامنے گھٹنے ٹیک لینا چاہئے اور اپنے سروں کو خم کر کے آپ کی عظمت کو سلام پیش کرنا چاہئے، ہے نا؟“

”البس! براہ کرم خاموش ہو جاؤ!“ ہیری نے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا۔ ”تم جانتے ہو کہ مجھے کبھی اپنے لئے ان سب چیزوں کی تمنا نہیں رہی ہے.....“

”مگر اب بہت ہو چکا ہے، میری برداشت جواب دے چکی ہے۔“ البس غصے سے چلا کر بولا۔ ”یہ سب اس گھٹیا کمبل کے تحفے کی وجہ سے ہوا ہے.....“

”گھٹیا کمبل..... یہ کیا بکواس ہے؟“ ہیری نے تعجب بھرے لمحے میں غرا کر کہا۔

”اور آپ کے خیال میں اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟“ البس نے غصے سے تملاتے ہوئے کہا۔ ”کیا آپ کو ایسا لگتا ہے کہ میں یہ گھٹیا چیز پا کر آپ کے گلے لگوں گا اور پچکارتا ہوا کہوں گا کہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں..... آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا..... کیسے؟“

ہیری کا ضبط اب ٹوٹ چکا تھا، اس کی خود کو پر سکون رکھنے کی سب کوششیں رائیگاں جاتی دکھائی دینے لگیں۔ اس کا غصے سا تو یہ آسمان کی حدود کو چھو نے لگا تھا۔

”تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ بات سن سن کر میرے کان پک چکے ہیں کہ تمہاری ہرنا خوشی کا ذمہ دار میں ہوں۔ تمہیں تو شکر ادا کرنا چاہئے کہ تمہارے سر پر باپ کا سایہ ہے، جس میں ہمیشہ محروم رہا ہوں..... سمجھے!“

”اور آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ بد قسمتی کی بات تھی، میں ایسا نہیں سمجھتا.....“

”تم مجھے مرا ہوا دیکھنا چاہتے ہو؟“ ہیری نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”مجھے آپ کی موت سے کچھ غرض نہیں! میں تو بس یہ چاہتا کہ کاش آپ میرے باپ نہ ہوتے..... بس!“ البس نے تنک کر جواب دیا۔

ہیری کا غصہ اب قابو سے باہر ہونے لگا۔ ”اور بہت سے موقع ایسے بھی آئے، جب مجھے بھی یہی محسوس ہوا کہ کاش تم میرے بیٹے نہ ہوتے۔“

کمرے میں یکدم خاموشی چھا گئی۔ البس نے اثبات میں سر ہلایا تو ہیری کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔ اسے پشیمانی محسوس ہوئی کہ اس نے طیش کے عالم میں غلط بات کہہ دی تھی۔

”میرا وہ مطلب نہیں ہے.....“

”بالکل..... آپ کا وہی مطلب تھا.....“، لبس نے نک کر جواب دیا۔

”تم نے جان بوجھ کر مجھے یہ کہنے کیلئے مجبور کیا.....“

”آپ کا وہی مطلب ہی تھا ڈیڈ! اور سچائی کی بات یہی ہے کہ میں بھی آپ کو کوئی الزام نہیں دے رہا ہوں.....“،
لبس نے تیز خند لجھے میں کہا۔

کمرے میں ایک دل دہلا دینے والا سنٹا چھا گیا۔

”مجھے لگتا ہے کہ اب آپ کو وہاں سے چلے جانا چاہئے.....“

”لبس! براہ کرم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔“، ہیری نے ایک بار پھر کوشش کی۔

لبس ہیری کی موجودگی سے مزید چڑھا گیا تھا۔ اس نے اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لپٹے ہوئے کمبل کو اٹھا کر
ایک طرف اچھال دیا۔ جو اتفاق سے لہراتا ہوا رون کی دی ہوئی عشقیاں کی بوتل سے جاٹکرایا اور بوتل کا سیال بہہ کر کمبل
پر پھیل گیا۔ اگلے ہی لمحہ وہاں دھوئیں کا سیاہ بادل اٹھتا ہوا دکھائی دینے لگا۔

”لیں دیکھ لیجئے..... اب نہ تو میرے لئے قسمت باقی رہی اور نہ ہی محبت.....“، لبس ہنکار بھرتا ہوا بولا اور تیزی سے
کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہیری نے اس کے پیچھے لپکنے کی کوشش کی۔

”لبس..... لبس! براہ کرم میری بات تو سنو.....“



منظر 8

جزیرے کا جھونپڑا.....ایک خواب

ایک زوردار گرج سنائی دی، یوں لگا جیسے پانی کی زوردار موج نے سنگلاخ چٹان پر اپنا سر بٹخا۔ پانی کی چھپا کے کا تیز شور ہوا۔ باہر بارش ہو رہی تھی اور طوفانی موسم برپا تھا۔ سمندر کے پیچوں نیچے ایک چھوٹے سے پتھر میلے جزیرے کے پیچوں نیچے بچرا ہوا پانی چاروں طرف سے سر توڑ جملہ کر رہا تھا جیسے وہ اسے نگل جانے کے درپے ہو۔ ویران جزیرے کے پیچوں نیچے ایک لکڑی کا چھوٹا سا جھونپڑا موسم کی شدت سے لرزتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جھونپڑا ویران نہیں تھا بلکہ اس میں کچھ لوگ پناہ لئے ہوئے تھے۔ ان میں ڈرسلی خاندان کے لوگ یعنی ڈڈلی، پتو نیہ آنٹی اور ورنن انگل شامل تھے، ان کے ساتھ ہی ایک چھوٹا بچہ بھی تھا جس کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر عینک لگی ہوئی تھی، وہ ہیری تھا.....

”می! مجھے یہ جگہ پسند نہیں ہے.....“ بھاری جسم والا ڈڈلی ڈرسلی ناپسندیدگی سے چینا۔

”مجھے معلوم ہے پیارے بیٹے!“ پتو نیہ آنٹی نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ ”یہ ہماری غلطی ہے کہ ہم نے اس جگہ کو پناہ لینے کیلئے منتخب کیا..... ورنن!..... میری بات سنو ورنن! دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم ان لوگوں سے چھپ سکیں۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ لائٹ ہاؤس بھی ہمیں ان سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا ہے.....“

ٹھیک اسی لمحے ایک اور لہر چٹانوں سے ٹکرائی اور کان پھاڑ شور برپا ہو گیا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اس ویران جزیرے پر تہا نہیں تھے، کوئی اور بھی تھا جو باہر موجود تھا۔ اس کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے ڈرسلی خاندان کے چہرے فق پڑ گئے۔

”صبر کرو..... صبر کرو پتو نیہ! وہ جو کوئی بھی ہے، وہ اندر نہیں آ سکتا.....“ ورنن انگل نے کاپتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ورنن! ہم خوست کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ لڑکا منحوس ہے..... میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ سب اسی کی وجہ سے

ہورہا ہے.....، ”پونیہ آنٹی کے چہرے پر گھبراہٹ اور دھشت چھائی ہوئی تھی اور وہ ہیری کی طرف اشارہ کر کے اسے کو سنے لگی۔ ” یہ سب اسی کا کیا ادھرا ہے، میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو، چلوانی جگہ پرواپس جاؤ.....، ” پونیہ آنٹی نے ہیری کو ڈانٹ پلاٹی۔

نخا ہیری روہانسا ہو کر دور چلا گیا، اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا؟

دونوں بچے اپنے اپنے بستر پر لیٹ گئے تھے۔ کچھ ہی دیر میں اس طوفانی موسم میں ڈڈلی کے خراٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری لیٹا تو ضرور تھا مگر اسے نیند بالکل نہیں آ رہی تھی کیونکہ وہ ابھی تک کشکاش کا شکار تھا کہ بالآخر یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ اچانک وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑا کیونکہ دھماکے جیسی آواز گونجی تھی، یہ دیسی نہیں تھی جیسے سمندری لہروں کے چٹانوں سے ٹکرانے سے پیدا ہو رہی تھی بلکہ یہ زور دار دستک جیسی تھی جیسے کوئی لائٹ ہاؤس کا دروازہ پیٹ رہا ہو۔

اسی لمحے ایک بار پھر زور دار آواز گونجی۔ پورا جھونپڑا الرزاٹھا۔ یوں لگا جیسے کسی طاقتور ہتھوڑے نے جھونپڑے پر ضرب لگائی گئی ہو۔ ہیری اپنی جگہ پر سہم کر دبک گیا اور خوفزدہ نگاہوں سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ کوئی باہر موجود تھا اور اندر آنے کیلئے بڑی طرح دروازہ ٹھکٹھا رہا تھا۔ اس ویران جزیرے پر کوئی اور بھی موجود تھا..... یہ خیال ہی دل دہلا دینے والا تھا۔ ایک بار پھر دروازے پر دھماکے دار آواز گونجی تو سویا ہوا ڈڈلی ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا اور ہکابکا انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

”بم کس نے پھاڑا.....؟، ” ڈڈلی نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے چیخا۔

اسی لمحے ورنن انکل سیڑھیوں پر پھسلتے ہوئے نیچے آئے اور ان کے ہاتھ میں رائفل دبی ہوئی تھی اور وہ متוחش نظر وہ سے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”باہر کون ہے؟..... میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ میں مسلح ہوں اور.....، ”

اس سے پہلے کہ ورنن انکل کی بات پوری ہوتی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور پورا جھونپڑا مل کر رہ گیا۔ لکڑی کا بھاری بھر کم دروازہ اپنے قبضوں سے اکھڑ کر زمین بوس ہو چکا تھا اور ہوا کے تیز جھوٹکے موقع پا کر اندر گھسنے لگے۔ باہر تیز بارش ہو رہی تھی اور بجلی چمک رہی تھی۔ بجلی تیز چمک میں انہیں دروازے پر ایک دیوہیکل سایہ دکھائی دیا جس کا سر دروازے کی اوپرچائی سے بھی نکلا ہوا تھا۔ وہ ہیگر ڈھنا جو دروازہ ٹوٹنے پر سر جھکا کر اور کسی قدر سمٹ کر اندر داخل ہو گیا تھا۔

اس نے اپنی بھوزرے جیسی آنکھوں سے ان سب کو گھوڑ کر دیکھا۔ وہ عام انسان کی بُنیت کچھ زیادہ ہی چوڑا اور اوپرناچا تھا۔ ورنن انکل اس کے سامنے کسی چھوٹی بھیڑ جیسے دکھائی دے رہے تھے۔

”کوئی ایک کپ چائے پلانے گا..... یہ سفر آسان نہیں تھا!..... یہاں پہنچنے کیلئے کافی پاپڑ بیلنا پڑے۔“ ہیگر ڈنے بھاری بھر کم آواز میں بحدے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اس نے دروازے کی طرف دیکھا جو زمین پر گرا تھا، وہ جھکا اور اس نے بھاری بھر کم دروازے کو یوں اٹھالیا جیسے وہ کاغذ کا بنا ہو۔ دروازے کو والپس بند کرتے ہی باہر سے آنے والا شور یا کیک ٹھم سا گیا۔ وہ جب روشنی میں آیا تو سب لوگوں نے اس کا حلیہ دیکھا جو خاصا ڈراونا تھا۔ کھجڑی جیسے بال اور بے ہنگام انداز میں بکھری ہوئی ڈاڑھی، جس میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ چھت سے چھوتا ہوا سر اور عجیب سا بالوں والا کوٹ۔ وہ پہاڑی علاقے کے دیو جیسا دکھائی دیتا تھا۔ ڈرسلی خاندان کے لوگ اسے دیکھ کر سہم گئے تھے۔ کوئی بھی بولنے کی جرأت تک نہیں کر پا رہا تھا۔

”یہ کون ہے، دیکھو تو سہی.....“ ڈولی نے کاپنی ہوئی آواز میں کہا۔

”پچھے ہٹو..... پچھے ہٹو!“ ورنن انکل نے دہشت زدہ عالم میں غصیلی آواز میں کہا۔ ”پتو نیہ تم میرے پچھے آ جاؤ اور ڈولی تم بھی ادھر میرے پاس آ جاؤ..... میں ذرا اس ڈرانے والی بلا سے نبٹ لوں۔“

”ڈرانے والی بلا؟.....“ ہیگر ڈنے تحریر نظر وہ سے ورنن کی طرف دیکھا جو اپنی رائفل کو اس کی طرف سیدھا کر رہا تھا مگر اس کے ہاتھ کا نپر رہے تھے۔ ہیگر ڈاں کی طرف بڑھا اور اس نے اپنا بھاری بھر کم ہاتھ بڑھا کر اس کی رائفل کی نال کو پکڑ لیا اور اگلے ہی لمحے لو ہے کی نال ٹوٹ کر زمین پر جا گری۔ ”عرصہ ہوا ایسی چیز کو دیکھے ہوئے بڑا نقش ہتھیار خریدا تم نے.....“

ورنن انکل کے ہاتھ کا نپنے لگے اور رائفل کا دستہ چھوٹ کر زمین پر جا گرا۔ دھڑام کی آواز سے ڈرسلی خاندان کے لوگ اچھل پڑے اور ایک دوسرے کے پہلو میں دبک گئے۔ ہیگر ڈمڑا اور اس نے اس کمزور بچے کی طرف دیکھا جو عینک لگائے اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

”اوہ یہ رہا ہمارا ہیری پوٹر.....“ ہیگر ڈنے چھکتے ہوئے کہا۔

”مگر آپ کون ہیں؟“ ننھے ہیری نے معصومیت سے پوچھا۔

”ہم نے تمہیں تب سے نہیں دیکھا جب تم شیرخوار بچے تھے۔ اوہ تم تو اب اپنے ڈیڈی کی طرح دکھائی دیتے ہوا اور تمہاری آنکھیں بالکل اپنی ممی جیسی ہیں.....“، ہمیگر ڈخوشی سے بولا۔

”کیا تم میرے ماں باپ کو جانتے ہو؟“، ہیری نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ اسے آج تک کوئی ایسا نہیں ملا تھا جو اس کے ماں باپ کے بارے میں کوئی بات کرتا۔ ناشنا سائی کی اوٹ ہٹ چکی تھی اور ہیری کے دل و دماغ میں کسی قسم کا خوف باقی نہ رہا تھا۔

اسی لمحے ورنہ انکل کے حلق سے کھڑکھڑاتی ہوئی غراہٹ نگلی جونا گواری کی علامت تھی۔

”سفر کے چکر میں تو میں بھول ہی گیا ہوں..... آج تمہاری سالگرد ہے، ہے نا؟“، ہمیگر ڈنے جلدی سے کہا۔

”سالگرد مبارک ہو ہیری! اوہ میں تمہارے لئے کچھ لا یا تھا، معاف کرنا شائد میں اس پر بیٹھنے گیا ہوں۔“، ہمیگر ڈنے فوراً اپنے بھاری بھر کم کوٹ میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پچکا ہوا ڈبہ برآمد کیا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ اس کا ذائقہ مزیدار ہی ہو گا۔“ اس نے گتے کے ڈبے کا ڈھلن کھولا اور اسے ہیری کی طرف بڑھا دیا۔ وہ ایک چاکلیٹ کیک تھا جس کے وسط میں سفید بالائی سے بڑے حروف میں سالگرد مبارک ہیری کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

”شکر یہ!..... مگر تم نے ابھی تک یہ بتایا نہیں کہ تم کون ہو؟“، ہیری نے اس کے ہاتھ سے کیک لیتے ہوئے پوچھا۔

”اوہ معاف کرنا! مجھے پہلے ہی اپنا تعارف کروادینا چاہئے تھا۔“، ہمیگر ڈنے جھینپے ہوئے انداز میں کہا۔ ”میں روپیں ہمیگر ڈھنے، ہو گورٹس کے میدانوں اور چاپیوں کا چوکیدار!“، ہمیگر ڈنے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی اور دوبارہ بولا۔ ”اب چائے کا کیا کیا جائے؟ اتنے طوفانی موسم کے سفر کے بعد تو کڑک دار چائے تو ضروری ہو جاتی ہے، ہے نا؟..... اگر تمہارے پاس اس سے اچھی کوئی چیز ہو تو ہم اس کیلئے منع نہیں کریں گے۔“

”یہ ہو گس ویئر کیا چیز ہے؟“، ہیری نے معصومیت سے پوچھا۔

”ہو گورٹس!..... تم ویسے تو ہو گورٹس کے بارے میں سب کچھ جانتے ہی ہو گے۔“، ہمیگر ڈنے فوراً تصحیح کی۔ ہیری نے اس کی بات کا کچھ جواب نہیں دیا بلکہ گومگوئی کے عالم میں خاموش کھڑا رہا تو ہمیگر ڈھنے دوبارہ بولا۔ ”کیا تم ہو گورٹس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے؟ اوہ ہمیں معلوم ہونا چاہئے تھا.....“

”معاف کیجئے! میں کچھ سمجھا نہیں.....“، ہیری نے اٹکنے ہوئے کہا۔

”معاف کیجئے!“ ہیگر ڈنک کر بولا۔ ”تمہیں معاف مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اس کی ضرورت تو ان لوگوں کو ہے.....“ ہیگر ڈنے کینہ تو زنگا ہوں سے ڈر سلی خاندان کے لوگوں کی طرف دیکھا جوا بھی تک ایک دوسرے کے پیچھے دبکا کھڑا تھا۔ ”ہمیں یہ بات تو معلوم ہی تھی کہ تمہیں ہو گورٹس کے خطوط نہیں مل پا رہے ہیں مگر اس بات کا قطعی اندازہ نہیں تھا کہ تم ہو گورٹس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہو!..... ہو گورٹس، ایک ایسی جگہ ہے، کیا تم نے یہ بھی نہیں سوچا کہ تمہارے میں پاپا نے یہ سب کہاں سے سیکھا تھا؟“

”کہ..... کیا سیکھا تھا؟“ ہیری نے چونک کر جیرانگی سے پوچھا۔

ہیگر ڈکا چہرہ پھیل گیا تھا یوں لگتا تھا جیسے اسے گہرا صدمہ پہنچا ہو۔ اس نے اپنی گردان گھمائی اور ورنن انکل کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔ ”اس کا کیا مطلب ہے؟..... یہ لڑکا..... یہ لڑکا، کچھ بھی نہیں جانتا..... کسی بھی چیز کے بارے میں..... کچھ بھی نہیں!“ ہیگر ڈنے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں خبردار کرتا ہوں اجنبی!“ ورنن انکل نے گرج کر کہا۔ ”اپنا منہ بند رکھو! اور اسے کچھ بھی بتانے کی کی کوشش بھی مت کرنا.....“

”یہ مجھے کیا بتانا چاہتا ہے؟“ ننھے ہیری نے ورنن انکل کی طرف دیکھ کو پوچھا۔

ہیگر ڈنے صدمے کی کیفیت میں ورنن انکل کی طرف دیکھا اور پھر ہیری کے معصوم چہرے کی طرف۔ ورنن انکل کا پھولے ہوئے گال اسے منع کرنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

”ہیری!..... تم ایک جادوگر ہو!“ ہیگر ڈنے کہا۔ ”بالکل یہ صحیح وقت ہے کہ تم جان لو کہ تم اس وقت سے ہماری دُنیا میں بے حد مشہور ہو جب تم شیرخوار تھے۔“

ہیگر ڈکی آواز دور سے آتی ہوئی محسوس ہونے لگی جیسے کوئی نادیدہ طاقت ہیری کو اس جزیرے سے نکال کر کہیں دور لے جا رہی تھی، ہر طرف عجیب سا گہر اندر ہیرا پھیل گیا۔ خنکی کا احساس بڑھنے لگا۔ ہیری کے رو نگٹے کھڑے ہونے لگے اور پھر ایک ایسی آواز اندر ہیرے کو چیرتی ہوئی اس کی سماعت سے نکلا ای جس سے اس کی کپکپی چھوٹ گئی۔ سانپ کی سی پھنکار نے والی آواز، جسے ہیری کی سماعت نے لمبھے بھر میں پہچان لیا تھا۔ وہ سرداور ہر بجھی آواز پکار رہی تھی..... والدی مورٹ کی آواز..... اسے پکار رہی تھی..... ”ہیری یہی پوٹر.....“

منظر 9

پوٹر ہاؤس کی خوابگاہ

اچانک ہیری کی آنکھ کھل گئی اور وہ گھبرا کر بستر پر اٹھ بیٹھا۔ اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا، اس نے لمحہ بھر کیلئے اپنے ارگردد دیکھا۔ وہ اپنے بستر پر ہی تھا اور پہلو میں جینی سور ہی تھی۔ تو وہ خواب دیکھ رہا تھا، اس نے سوچا۔ سمندری جزرے کا خواب جسے وہ جانے کب کافرا موش کر چکا تھا۔ یہ خواب تو سہانا ہونا چاہئے تھا پھر اس کا دل کیوں دھڑک رہا ہے؟ اس نے خود سے سوال کیا۔ پھر اس کی یادداشت میں پھنکار سی آواز عود کر آئی۔ والڈی مورٹ کی ندا..... ایک اور نئی بات رونما ہوئی جس نے ہیری کو پسینے میں نہلا دیا۔ اس کے ماتھے پر موجود کڑکتی ہوئی بھلی جیسے زخم کے نشان میں شدید طیبیں اٹھی تھی جو والڈی مورٹ کی موت کے بعد ایک عرصے سے معدوم ہو چکی تھی۔

یہ درد اس وقت ہوا کرتی تھی جب والڈی مورٹ زندہ تھا تو کیا اب.....؟ ہیری اس سے آگے کچھ سوچ نہیں پایا کیونکہ اسی لمحے جینی کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی جو جانے کب بیدار ہو گئی تھی۔

”ہیری! تم ٹھیک تو ہو.....؟“ جینی نے پریشانی سے پوچھا۔

”اوہ! سب ٹھیک ہے، کچھ نہیں ہوا..... تم اطمینان سے سو جاؤ!“ ہیری نے اسے تسلی دی۔

جینی اس کی بات پر مطمئن نہیں ہوئی اور اس نے اپنی چھڑی اٹھا کر کہا۔ ”اجالا ہو.....“

کمرے میں ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ جینی نے غور سے ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا جو پوری طرح پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔

”کیا تم نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا؟“

”اوہ ہاں!“ ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

”کس قسم کا خواب تھا.....؟“ جینی نے چونک کر پوچھا۔

”شايد ڈرسلی خاندان کے بارے میں“ ہیری اپنے ماٹھے سے پسینہ پوچھتا ہوا بولا۔ ”پہلے تو سب کچھ ٹھیک ہی رہا مگر بعد میں یہ کچھ اور ہی بن گیا“

جینی نے انتظار کیا کہ ہیری اسے مزید کچھ بتائے گا مگر ہیری خاموش ہو گیا تھا۔ کچھ دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ جینی کے چہرے پر تنگرات کے سائے لرز رہے تھے۔

”میرا خیال ہے کہ تمہیں سونے کیلئے دالینے کی ضرورت ہے؟“ اس نے کہا۔ ”اس سے خواب بھی نہیں آئیں گے اور پر سکون نیند بھی آجائے گی“

”نہیں! اس کی ضرورت نہیں! چلو روشنی بجھادو ہم سو جاتے ہیں۔“

جینی نے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور بولی۔ ”تم مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے ہو ہیری!“
ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا اور رومال سے اپنے چہرے کو صاف کرنے لگا۔

”میں جانتی ہوں کہ یہ آسان نہیں رہا ہو گا آموس ڈیگوری کے ساتھ ایک تکلیف دہ ملاقات“ جینی نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔

”سب سے زیادہ اذیت ناک بات تو یہ ہے کہ وہ حق پر ہے جینی!“ ہیری نے تلخی سے کہا۔ ”اس سچائی کو کبھی نہیں جھٹلا یا جا سکتا کہ اس نے میری وجہ سے اپنا یہاں کھو دیا جو ہم دونوں کیلئے ایک سنگین صدمہ رہا ہے“

”ہیری!“ جینی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ”تم خود کو الزام دے کر ہمیشہ اپنے ساتھ نا انصافی کرتے ہو“
”اور ایسا اور کچھ بھی نہیں ہے جو میں کہہ سکوں!“ ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ”میرے پاس اس حادثے کی صفائی دینے کیلئے کچھ بھی نہیں باقی نہیں، سب سے بری بات یہ ہے کہ میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا، کچھ بھی نہیں کر سکتا، نہ دوسروں کو اور نہ ہی خود کو۔ مساوائے اس کے کہ آسانی سے یہ کہہ کر دامن جھاڑ لوں کہ جو کچھ بھی ہوا تھا، وہ محض غلط تھا یقیناً!“

جینی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا خیال غلط تھا، ہیری، آموس ڈیگوری کی وجہ سے اتنا مضطرب نہیں تھا بلکہ بات کچھ اور تجھی

”تو پھر تمہیں کس بات کی پریشانی ہو رہی تھی.....؟“ اس نے پوچھا۔ ”بچے کل صحیح ہو گوئیں جا رہے ہیں اور اس سے پہلے رات کو یوں گھبراہٹ سے بیدار ہو جانا کوئی اچھا شگون نہیں ہے، ہیری!..... اسے کمبل دینے کی کوشش اچھی تھی۔“

”مگر یہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو پایا..... میں نے تیج میں غلط بات کہہ دی تھی جیسی!“ ہیری نے گھری آہ بھر کر کہا۔

”میں نے سن لیا تھا.....“ جیسی نے آہستگی سے جواب دیا۔

”اور اس کے باوجود..... تم مجھ سے بات کر رہی ہو۔“ ہیری نے حیرت سے کہا۔

”ہاں! کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ صحیح وقت پر تم اس سے معافی مانگ لو گے، ہیری!“ جیسی نے پرسکون لمحے میں جواب دیا۔ ”تم نے اسے جو کہا، اس کا وہ مطلب نہیں تھا جو تم کہنا چاہتے تھے۔ تم اسے سمجھا لو گے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم سچائی کو پسند کرتے ہو اور اپنے ساتھ دیانتداری برنا تمہاری فطرت ہے، ہیری! جہاں تک میں سوچتی ہوں، اسے بھی اسی چیز کی ضرورت ہے.....“

”بات صرف اتنی ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کاش وہ جیسیں یا لیں جیسا ہو جاتا.....“ ہیری نے تاسف بھرے لمحے میں کہا۔

”دیکھو! اتنی زیادہ سچائی بھی بتانا مناسب نہیں تھا۔“ جیسی نے ذرا خشنک لمحے میں کہا۔

”نہیں! تم نے غلط مطلب نکالا ہے، میں اسے بدلا نہیں چاہتا ہوں کیونکہ میں اسے سمجھ سکتا ہوں..... اسے پوٹر گھرانے کی روایات سے کچھ الگ ڈگر پر چلنا پڑ رہا ہے.....“ ہیری نے کہا۔

”میں جانتی ہوں کہ لبس تھوڑا مختلف بچہ ہے۔“ جیسی نے مسکرا کر کہا۔ ”یہ بات کسی حد تک اچھی ہی ہے کیونکہ وہ تمہیں صاف گوئی سے آگاہ کر دیتا ہے کہ کب کب تم اس کے باپ نہیں بلکہ ہیری پوٹر کی طرح اس سے بات کرتے ہو۔ وہ تمہارے اندر صرف اپنا باپ دیکھنا چاہتا ہے، کسی مشہور زمانہ ہیری پوٹر کو نہیں.....“

”دیکھو! سچائی بڑی خوبصورت ہوتی ہے اور کسی حد تک کڑوی بھی، بسا اوقات یہ آدمی کو خوفناک کیفیت میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کا سامنا بڑے محتاط اور مدقائقہ انداز میں ہی کرنا عقل مندی کی نشانی ہے۔“

جینی نے چونک کراس کی طرف دیکھا۔

”ڈمبل ڈور نے ایسا کہا تھا۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

”ایک چودہ سالہ بچے کو اتنا گہر اس بق پڑھانا تھوڑا عجیب نہیں لگتا۔“ جینی نے پوچھا۔

”اس وقت نہیں، جب اس بچے کو اس بات کا پتہ ہو کہ اسے ایک دن مرتا ہے، دنیا بچانے کیلئے!..... یہ بات مجھے ڈمبل ڈور نے کہی تھی۔“ ہیری نے مسکرا کر کہا۔

اسی لمحے ہیری کے ماتھے میں ایک بار پھر تیز ٹیکھی۔ ہیری نے پوری کوشش کی کہ وہ اپنے ہاتھ کو ماتھ کی طرف نہ لے جائے اور کوئی ایسا اشارہ نہ دے جس سے ماحول پر خوف طاری ہو جائے مگر وہ جینی سے اپنے چہرے کے متغیر پن کو چھپانے میں ناکام رہا۔ ہیری نے گہری سانس کھینچی اور خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی۔

”ہیری! کچھ گڑ بڑ ہو رہی ہے کیا؟“ جینی نے اس کی آنکھوں میں جھاٹکتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں! میں ٹھیک ہوں..... میں سمجھ سکتا ہوں..... میں پوری کوشش کروں گا کہ وہ.....“

”کیا تمہارے نشان میں درد اٹھ رہی ہے.....“ جینی نے یک ایک سوال کیا تو ہیری کا پورا جسم کپکپا سا گیا۔

”نہیں..... نہیں! ایسی کوئی بات نہیں..... میں ٹھیک ہوں!“ ہیری نے جلدی سے صاف جھوٹ بول دیا۔ ”اب

چھوڑو! چلو سو جاؤ، ہمیں صحیح جلدی اٹھنا ہے.....“

”ہیری! سیدھی طرح بتاؤ..... تمہارے نشان میں کب سے درد ہو رہا ہے؟“ جینی نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے ٹھنڈی سانس لی اور سر جھکا لیا۔ وہ جینی سے یہ بات زیادہ دیر تک چھپا نہیں سکتا تھا۔ اس نے آہستگی سے کہا۔ ”بائیس سال ہو چکے ہیں.....“

منظر 10

ہو گولس ایکسپریس کا سفر

البس پڑتیز تیز قدم اٹھائے ریل گاڑی کی راہداری میں چلا جا رہا تھا۔ وہ کسی گھری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ کسی کی آواز پر چونک کر ہوش میں آگیا۔ وہ روزگر بیجڑتھی۔

”البس! میں تمہیں لکنی دیر سے ڈھونڈ رہی ہوں.....“

”مجھے..... مگر کیوں؟“

روز کا چہرہ متغیر سا ہو گیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اسے یہ فیصلہ کرنے میں دشواری ہو رہی ہو کہ وہ اپنی بات کو کس پیرا یے میں بیان کرے؟

”البس!.....“ روز نے کسی قدر توقف سے کہا۔ ”دیکھو! ہمارے چوتھے سال کی پڑھائی شروع ہونے والی ہے، ہم کچھ بڑے بھی ہو چکے ہیں، کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا ہے کہ گذشتہ سالوں میں ہونے والی چیزوں کو فراموش کر کے ہم نئے سرے سے آغاز کر سکتے ہیں، دوستی کے تعلق کو پھر سے جوڑ کر ہم دوبارہ ساتھ ساتھ رہ سکتے ہیں.....“

”دوستی..... مگر ہم کبھی دوست نہیں رہے ہیں!“، البس نے فوراً خشک لبجے میں جواب دیا۔

”یہ بہت غلط بات ہے البس!“ روز نے تھوڑا مایوسی سے کہا۔ ”تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم میرے سب سے اچھے دوست تھے، جب میں محض چھ سال کی تھی.....“

”یہ بہت پرانی بات ہے جو مجھے اب یاد نہیں!“، البس نے لاپرواٹی دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اسے نظر انداز کر کے آگے کی طرف بڑھ گیا۔ مگر وہ زیادہ دور نہیں جا پایا کہ روز نے اس کی کلائی دبوچی اور اسے کھینچتی ہوئی ایک خالی کمپارٹمنٹ میں ساتھ لے کر گھس گئی۔

”یہ کیا ہے.....؟“، لبس نے بگڑتے ہوئے کہا۔

”یہاں اطمینان سے بیٹھو اور میری بات سنو!“، روز نے جھپڑ کتے ہوئے کہا۔ ”کیا تم نے ان افواہوں کے بارے میں کچھ سنایا ہے؟“ ملکے نے پچھلے دنوں ایک زبردست چھاپے مارا ہے۔ جس میں تمہارے ڈیڈی نے بڑی بہادری کا مظاہرہ کیا تھا.....؟“

”ایسا کیوں ہوتا ہے کہ تمہیں ایسی باتوں کو علم ہو جاتا ہے جن کا مجھے نہیں ہوا پاتا؟“، لبس نے منہ بسوار کر کہا۔

”ایسا ہی ہوا تھا.....“، روز نے اس کی بات سنی ان سنبھال کرتے ہوئے کہا۔ ”سنو! جادوگروں نے ایک شخص کے ہاں چھاپے مارا تھا، اس کا نام تھیوڈور ناط بتایا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ..... وہاں پر کچھ جادوئی آمد و رفت کی چیزوں کو بیکار کیا گیا ہے اور کچھ قوانین شکنی بھی کی گئی ہے..... اور اور انہوں نے اس کے ہاں سے متعدد غیر قانونی سامان بھی برآمد کیا ہے..... ایک غیر قانونی کایا پلٹ بھی ضبط کیا گیا ہے جو اس وقت وزیر جادو کے قبضے میں جا چکا ہے.....؟“

لبس اس کی بات سن کر سنائی میں آگیا تھا۔ اس نے روز کی طرف تعجب سے دیکھا۔

”ایک کایا پلٹ؟..... کیا ڈیڈی کو ایک کایا پلٹ ملا؟“

”شش!“، روز نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اشارہ کیا۔ ”آواز ڈیمی رکھو..... مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے، یہ بڑی راز کی بات ہے، کمال ہو گیا، ہے نا؟“

”کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ سچ ہے؟“، لبس غیر یقینی لمحے میں بولا۔

”یقیناً.....“، روز نے فخریہ لمحے میں کہا۔

لبس کو جیسے ہوش آگیا تھا کہ وہ کہاں موجود تھا؟ وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ”اوہ مجھے اب اسکا پیس کو ڈھونڈنا چاہے.....؟“

”لبس.....!“

روز شاید اس کا پیچھا چھوڑ نے کوتیا نہیں تھی، وہ اس کے پیچھے لپکی اور اس کا بازو پکڑنا چاہا۔

”تمہیں یہ کس نے کہا ہے کہ تم مجھ سے بات کر سکتی ہو؟“، لبس نے واپس مڑتے ہوئے غصے سے کہا اور اپنا بازو جھٹک دیا۔

روز نے مایوسی سے آہ بھری اور آہستگی سے بولی۔ ”ٹھیک ہے! تمہاری می نے میرے ڈیڈ کو الوبھیج کر مطلع کیا تھا..... لبس! وہ تمہاری بارے میں خاصی فکر مند ہیں اور میں یہ سوچتی ہوں کہ شاید میں اپنے والدین کی پریشانی کو تھوڑا کم کر سکوں.....!“

”اس کی ضرورت نہیں! تم مجھے اکیلا چھوڑ دو، روز.....“، لبس نے سختی سے کہا اور کمپارٹمنٹ سے باہر نکل گیا۔ روز اس کے پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔ وہ لبس کے تعاقب میں چلتی رہی، یہاں تک کہ لبس کو ایک خالی کمپارٹمنٹ میں سکا رپیس تھا بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ لبس نے دروازہ کھولا اور اندر گھس گیا۔ روز نے ہمت نہیں ہاری بلکہ وہ بھی اس کے پیچھے کمپارٹمنٹ میں داخل ہو گئی۔ سکا رپیس نے پہلے لبس کی طرف دیکھا اور پھر روز کی طرف۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

”کیسے ہوا لبس.....؟ اوہ روز! تم کیسی ہو؟ یہ مہک کیسی اٹھر رہی ہے؟“

”مہک؟..... کیسی مہک؟“، روز نے ناک سکوڑ کر پوچھا۔

”نہیں! میرا مطلب ہے کہ تم سے اچھی ملی جلی مہک اٹھر رہی ہے، تازہ پھولوں کی اور شاید تازہ روٹی کی بھی.....“، اسکا رپیس نے تھوڑا شرماتے ہوئے کہا۔

”لبس میں یہاں موجود ہوں! اگر تمہیں میری ضرورت ہو تو ضرور بتانا۔“، روز نے لبس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلے جانا، ہی مناسب سمجھا۔

”اوہ میرا مطلب ہے کہ تازہ روٹی..... بالکل کپتی ہوئی تازہ روٹی کی مہک..... مگر کیا؟“، اسکا رپیس نے پریشان ہو کر لبس کی طرف دیکھا۔ ”تازہ روٹی کی مہک میں کیا برائی ہے؟“، روز ہنکار بھر کر ان سے دور چلی گئی۔ وہ بڑھاتی ہوئی جا رہی تھی۔

”تازہ روٹی کی مہک میں کیا برائی ہے؟“

اسکا رپیس نے گھری سانس لی اور جھولتے ہوئے دروازے کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر امید کی کرنیں ابھی تک چمک رہی تھیں جیسے وہ یہ سوچ رہا ہو کہ شاید روز واپس آجائے گی۔

”تم کہاں گم ہو گئے تھے، میں کتنی دیر سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں؟“، لبس نے بگڑ کر کہا۔

”اور بالآخر تم نے مجھے ڈھونڈ ہی لیا.....واہ واہ!“ اسکارپیئس نے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”ویسے تم تو جانتے ہی ہو کہ میں کبھی چھپنے کی کوشش نہیں کرتا ہوں، دوسرے خود ہی مجھے دیکھ کر دور بھاگ جاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ مجھے دیکھ کر پھبٹیاں کسنسے سے کبھی نہیں رکتے اور نہ ہی مجھے گھورنے سے یہاں تک کہ وہ میرے صندوق پر والدی مورٹ کا بیٹا، جیسے الفاظ لکھنے سے بھی باز نہیں آتے ہیں۔ مجھے خود کو ان کے ان حملوں سے بچنے کیلئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑتا ہے تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ یہ سلسلہ سالوں سے چل رہا ہے اور شاید یہ کبھی رُکے گا بھی نہیں لوگ مجھے سچ میں پسند نہیں کرتے ہیں کیا وہ بھی نہیں؟“

لبس تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے اسکارپیئس کو کھینچ کر اپنے گلے سے لگایا۔ اس نے اسے اچھی طرح بھینچ ڈالا تھا۔ کچھ لمجھ تک وہ دونوں یونہی کھڑے رہے اور پھر الگ ہو گئے۔ اسکارپیئس کے چہرے پر تعجب پھیلا ہوا تھا۔ وہ اسے عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

”ٹھیک ہے! اچھا یہ بتاؤ..... کیا ہم پہلے کبھی گلے ملے ہیں؟ کیا ہم گلے بھی ملتے ہیں؟“
وہ چند پلوں تک ایک دوسرے کی طرف عجیب سی نگاہوں سے دیکھتے رہے۔

”سنوا! گذشتہ چوبیں گھنٹے میرے لئے بڑے عجیب واقع ہوئے!“ لبس نے کہا۔

”خبریت! ایسا کیا ہو گیا ہے؟“ اسکارپیئس نے چونک کر پوچھا۔

”تفصیل تو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا..... فی الوقت ہمیں ریل گاڑی سے باہر جانا ہوگا۔“ لبس نے دوڑک لجھ میں اسے کہا۔

اسی وقت ریل گاڑی کی سیٹی گونجی اور وہ آہستہ آہستہ رینگنے لگی۔ ہو گورٹس ایکسپریس پلیٹ فارم پونے دس کو چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف چل پڑی تھی۔

”اوہ! میرا خیال ہے کہ اب دیر ہو گئی ہے، کیونکہ ریل گاڑی تواب ہو گورٹس میں ہی جا کر رُکے گی۔“ اسکارپیئس نے بازو پھیلا کر نشست پر بلیٹھتے ہوئے کہا۔

”تب تو ہمیں چلتی ہوئی ریل گاڑی سے ہی اترنا ہوگا۔“ لبس نے کہا اور کھڑکی کے پاس پہنچ کر باہر کا منظر دیکھنے لگا۔ اسکارپیئس چونک کراس کی طرف عجیب نظروں سے دیکھنے لگا۔

”آپ لوگوں کو کچھ چاہئے بیٹا؟“ دروازے کے فریب سے بوڑھی جادوگرنی کی کانپتی ہوئی آواز گوئی، جو مٹھائیوں کی ٹراں دھکلیتی ہوتی وہاں پہنچ گئی تھی۔ الحس نے پھرتی کے ساتھ کھڑکی کھولی اور سرعت سے اس سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔

”اوہ نہیں الحس! یہ ایک چلتی ہوتی جادوئی ریل گاڑی ہے.....“ اسکار پیئس ٹپٹا کر بولا۔

”کدو کی پیسٹری؟..... کڑاہی کیک؟“ بوڑھی جادوگرنی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”الحس سیورس پوٹر!“ اسکار پیئس سخت لمحہ میں بولا۔ ”اپنی آنکھوں سے فریب کی پٹی اتار کر دیکھو۔ یہ کوئی کھیل تماشا نہیں ہے.....“

الحس پلٹ آیا اور اس نے اسکار پیئس کی طرف غور سے دیکھا۔

”پہلا سوال! کیا تم جادوئی سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟“

”آہا سوال!“ اسکار پیئس ماحول کی تبدیلی سے خوش ہو کر چہلتا ہوا بولا۔ ”تین سکولوں میں تین چمپئن منتخب کئے جاتے ہیں، انہیں تین دشوار مرافق طے کرنا ہوتے ہیں، آخر میں وہ ایک انعامی کپ تک پہنچتے ہیں جو جیت ہار کا فیصلہ کرتا ہے..... مگر اس عجیب سوال کا ہمارے ساتھ کیسا تعلق؟“

”تم واقعی کتابی کیٹرے نکلے!“ الحس نے نہس کر کہا۔ ”تمہیں سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔“

”ہاں، میں ایسا ہی ہوں.....“ اسکار پیئس تھوڑا منہ بنا کر بولا۔

”چلو پھر دوسرا سوال!“ الحس نے کہا۔ ”بھلا یہ بتاؤ کہ گذشتہ اٹھائیں سالوں سے یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کیوں منعقد نہیں ہوتے ہیں؟“

”بات یہ ہے کہ آخری سہ فریقی ٹورنامنٹ میں، جس میں تمہارے ڈیڈی بھی شامل تھے، ایک اور لڑکا جس کا نام سیدر ک ڈیگوری تھا، وہ دونوں آخر میں کپ تک پہنچ گئے تھے اور ان دونوں نے ایک ساتھ کپ کو پکڑنے کا فیصلہ کیا مگر وہ کپ دراصل ایک گھری کنجی تھا جسے چھوتے ہی وہ دونوں میلیوں دور والدی مورٹ کے پاس جا پہنچے۔ وہاں سیدر کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس دردناک موت کی وجہ سے ان مقابلوں کو فوری طور پر بند کر دیا گیا.....“

”شاندار! اب تیسرا سوال!“ الحس نے دلچسپی سے کہا۔ ”کیا ان مقابلوں میں سیدر ک کامن ضروری تھا، آسان

الفاظ میں اس کا یہی جواب ہے کہ نہیں!..... والدی مورٹ کے الفاظ میں صرف فالتو کو مار دو۔ وہ ایک فال تو فرد تھا جو غلط وقت میں غلط مقام پر پہنچ گیا تھا۔ وہ صرف اس لئے مارا گیا کیونکہ وہ میرے ڈیڈ کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا اور میرے ڈیڈ اسے بچانے میں ناکام رہ گئے تھے..... مگر ہم اسے بچاسکتے ہیں۔ ایک ایسی غلطی جو اتفاق سے وجود میں آگئی، ہم اسے سدھا ر سکتے ہیں۔ ہم کا یا پلٹ کا استعمال کر کے اس غلطی کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیں گے۔ ہمیں اس کیلئے ماضی میں سفر کرنا ہوگا.....”

اسکار پیس نے عجیب پھٹی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جیسے وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ البس کا دماغ تو چل نہیں گیا مگر البس کے چہرے پر جوش بھری خوشی اور آنکھوں میں چمک دیکھ کر اسے محسوس ہوا کہ البس واقعی اس معاملے میں سنجیدہ تھا۔

”دیکھو! کا یا پلٹ کا نام سن کر ہی مجھے تکلیف دہ ناخوشی ہوتی ہے اور تم اس کی وجہ اچھی طرح جانتے ہی ہو۔“ اس نے رنجیدہ لمحے میں جواب دیا۔

”سنوا! جب آموس ڈیگوری نے میرے ڈیڈ سے کا یا پلٹ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے دلوک انداز میں اسے منع کر دیا۔ انہوں نے اس سے جھوٹ بولا، محض اس لئے کہ وہ بوڑھا شخص صرف اتنا چاہتا تھا کہ اس کا بیٹا واپس مل جائے..... جس کے ساتھ اسے بے حد محبت تھی اور وہ اس کے بڑھاپے کا سہارا بن سکتا تھا۔ ڈیڈ نے اس کی خواہش پورا کرنے سے صاف انکار کر دیا کیونکہ انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ ہر کوئی ان سے محض اس لئے محبت کرتا ہے کہ انہوں نے بڑے بڑے کارنا مے انجام دیئے مگر وہ ان کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں، بڑی بڑی غلطیاں..... میں چاہتا ہوں کہ ان کی غلطیوں میں سے صرف ایک غلطی کو درست کر دوں۔ سمجھ گئے، میں صرف سیڈر ک ڈیگوری کو موت کے منہ سے بچا کر ساتھ لانا چاہتا ہوں.....“

”اوہ! مجھے لگتا ہے کہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے، تم ایک ایسا کام کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو، جو بالکل انہوں نا اور ناممکن ہے.....“ اسکار پیس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”سکار پیس! میں یہ سب کرنے والا ہوں۔“ البس نے ٹھوں لمحے میں کہا۔ ”مجھے ایسا کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ میں بنے بنائے کام کو بھی بگاڑ سکتا ہوں اگر مجھے تمہارا ساتھ میسر نہ ہوا..... چلو! اب ساری بحث

چھوڑ و اور میرے ساتھ چلو!“

اس سے پہلے کہ اسکار پیس کچھ اور کہہ پاتا۔ لبس نے کھڑکی پر پاؤں رکھا اور نگاہوں سے او جھل ہو گیا۔ یہ بڑا عجیب اور مشکل کا تھا۔ اسکار پیس نے کھلی کھڑکی کی طرف گھوڑ کر دیکھا اور پھر اس نے اسی میں بہتری سمجھی کہ اسے بھی لبس کے پیچھے جانا چاہئے۔ اس نے کھلی کھڑکی میں چڑھ کر لبس کے پیچھے راہ لی۔



منظر 11

ہو گورٹس ایکسپریس کی چھت

ہوا کے تیز تھیڑے ان کے چہروں پر پڑ رہے تھے اور کہیں دور انجن کی سیٹی بھی نج رہی تھی جو شاید یہ جان چکا تھا کہ ریل گاڑی میں کچھ غلط ہو رہا تھا۔ اسکار پیئس نے البس کے اڑتے ہوئے بالوں کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

”ٹھیک ہے!“ سکار پیئس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہم ریل گاڑی کی چھت تک تو پہنچ چکے ہیں مگر ریل گاڑی کی رفتار بے حد تیز ہے۔ یہ کافی ڈراؤنی بات ہے مگر مجھے اس میں مزہ بھی آرہا ہے۔ میں اب یہ محسوس کر سکتا ہوں کہ پڑھائی کے علاوہ بھی کچھ ایسا ہے جو خاصاً لچسپ ہو سکتا ہے..... جہاں تک میں خود کو سمجھ پا رہا ہوں اتنا ہی تمہیں بھی سمجھ پا رہا ہوں لیکن.....“

”اگر میرا اندازہ صحیح رہا تو.....“ البس نے آگے کی سمت میں دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تھوڑی ہی دیر بعد ریل گاڑی ایک سرنگ میں گزرے گی۔ ہم وہاں آسانی سے ریل گاڑی سے اتر سکتے ہیں اور سینٹ اوسوالڈ ہوم بھی وہاں سے کچھ زیادہ دور نہیں..... جہاں بے سہارا بولڑھے جادوگر اور جادوگر نیاں رہتی ہیں.....“

”مجھے معلوم نہیں! تم کس جگہ کے بارے میں بات کر رہے ہو اور وہاں کیوں جانا چاہتے ہو؟..... مگر میں بھی اتنا ہی بے قرار ہوں جتنا کہ تم..... یہ میری زندگی کا پہلا لمحہ ہے کہ میں ریل گاڑی کی چھت پر موجود ہوں اور بڑا مزہ آ رہا ہے..... لیکن..... اوہ نہیں.....“

سکار پیئس متوجہ انداز میں البس کے عقب میں دیکھ رہا تھا جہاں اسے کچھ ایسا دکھائی دے رہا تھا جسے وہ بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔

”نیچے بہتا ہوا پانی ہمارے لئے کافی موثر ثابت ہو سکتا ہے، اگر بروقت ہمارا جادوئی کلمہ اپنا کام نہ کر پایا تو.....“
لبس نے اپنی دھن میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اسکارپیس کا دھیان تو لبس کے پیچھے ہی جما ہوا تھا جہاں مٹھائیوں کی ٹرالی دھکلینے والی بوڑھی جادوگرنی ان کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ اس نے لبس کو متذہب کیا۔

”لبس! مٹھائیاں بیچنے والی بوڑھی جادوگرنی.....“ اسکارپیس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”تمہیں اس وقت بھی مٹھائیاں کھانے کی طلب ہو رہی ہے۔“ لبس نے ناگواری سے کہا۔

”نهیں لبس!“ اسکارپیس تھوڑا دہشت زدہ ہو کر بولا۔ ”وہ تمہارے بالکل پیچھے ہے اور ہماری سی طرف چلی آ رہی ہے.....“

لبس نے مرکراں سمت میں دیکھا جہاں مٹھائیاں بیچنے والی بوڑھی جادوگرنی اپنی ٹرالی کو دھکلیتے ہوئے ان کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے ٹرالی چھت پر چلنے کے بجائے ہوا میں اڑی چلی آ رہی ہو۔

”پھو! آپ کو کچھ چاہئے؟“ بوڑھی جادوگرنی نے قریب پہنچ کر کہا۔ ”کدو کی پیسٹری؟ چاکلیٹی مینڈک؟ کڑا، ہی کیک؟.....“

لبس نے چونک کراس کی طرف دیکھا۔ ”اوہ.....“

”لوگ میری طرف کچھ زیادہ متوجہ نہیں ہوتے!“ بوڑھی جادوگرنی نے کا نپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”وہ تو صرف مجھ سے کڑا، ہی کیک ہی خریدتے ہیں اور فراموش کر دیتے ہیں..... لیکن انہوں نے کبھی مجھے جانے کی کوشش بھی نہیں..... مجھے یاد نہیں پڑتا ہے کہ آخری بار کسی نے میرا نام کب پوچھا تھا؟.....“

”واقعی! تمہارا نام کیا ہے؟“ لبس نے حیرانگی سے پوچھا۔

”یہ تو میں بھی بھول چکی ہوں!“ بوڑھی جادوگرنی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”البتہ میں تمہیں اتنا ضرور بتا سکتی ہوں کہ جب ہو گورٹس ایکسپریس چلائی گئی تھی تو میں ملازمت کی غرض سے آئی تو اس وقت اٹالین گمببل نے ذاتی طور پر دچپسی لیتے ہوئے یہ ملازمت دلوائی تھی.....“

”اوہ! یہ تو ایک سونوے سال پرانی بات ہے۔“ اسکارپیس نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔ ”کیا واقعی تم ایک سو

نوے سال سے یہ ملازمت کر رہی ہو؟“

”ان ہاتھوں نے اب تک ساٹھ لا کھ کدو کی پیسٹریاں بنائی ہیں۔“ بوڑھی جادوگرنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ”اور اب تو میں انہیں بنانے میں بہت ماہر ہو چکی ہوں مگر لوگوں نے کبھی اس بات کی طرف دھیان ہی نہیں دیا کہ میری بنائی ہوئی پیسٹریاں کس چیز میں آسانی سے بدل سکتی ہیں.....“ یہ کہہ کر اس نے ٹرالی میں سے ایک پیسٹری اٹھائی اور اسے کھلی چھت پر پھینک دیا۔ پیسٹری چھت سے لگتے ہی کسی زوردار بم کی طرح چھٹ گئی اور کان پھاڑ دھما کہ سنائی دیا۔

”اور شاید تمہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آئے گا کہ میرے چالکیٹی مینڈک کیا کارنا مے انجام دے سکتے ہیں؟..... کبھی نہیں..... کبھی نہیں! میں نے کسی کو بھی اس ریل گاڑی سے فرار ہونے نہیں دیا جب تک کہ یہ اپنی منزل تک نہ پہنچ جائے۔ کچھ لوگوں نے اس کی کوشش بھی کی تھی..... مجھے یاد پڑتا ہے کہ سیریس بلیک اور اس کے دوستوں نے..... فریڈ اور جارج ویزی نے بھی..... مگر افسوس کہ وہ سب ناکام رہے..... کیونکہ یہ ریل گاڑی خود بھی اس بات کو پسند نہیں کرتی ہے کہ لوگ اس کے سفر کو ادھورا چھوڑ کر چلے جائیں.....“

بوڑھی جادوگرنی خوفناک انداز میں مسکراتی اور اس کی استخوانی انگلیاں لمبے نخبروں میں بدل گئیں، جن کے پھل کافی تیز دھار اور چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”تو اب براہ مہربانی! اپنی اپنی نشتوں پرواپس لوٹ جاؤ اور باقی سفر کا مزہ لو!“ بوڑھی جادوگرنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اسکار پیس! تم صحیح کہہ رہے تھے کہ یہ ریل گاڑی جادوئی ہے۔“ لبس نے ہنس کر کہا۔

”یہ بڑی عجیب سی مشکل ہے کہ میں اس وقت اس بات پر خوشی کا اظہار نہیں کر سکتا ہے کہ میں واقعی صحیح کہہ رہا تھا.....“ اسکار پیس نے بچھے ہوئے لبھ میں کہا کیونکہ وہ اس پر لطف لمحات کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔

”لیکن میں بھی صحیح کہہ رہا ہوں!“ لبس نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔ ”بہتے ہوئے تازہ پانی کی رائے عمدہ ہے..... جو ہمارے کام کو آسان بنائے گی۔ وقت آگیا ہے کہ ہمیں اپنے جادوئی کلمے کا استعمال کر دینا چاہئے، ہے نا؟“

”مگر لبس! یہ خیال کچھ اچھا نہیں ہے۔“ اسکار پیس نے جھمکتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں!“ لبس نے کندھے اچکا کر کہا۔ ”مزید دیر کرنے کی ضرورت نہیں..... تین دو ایک.....“

مولیئرنم.....”

لبس کا بدن ہوا میں اچھلا اور نیچے گہری کھائی میں لٹھلتا ہوا گرتا چلا گیا۔ اسکارپیس نے گھبرا کر اس طرف دیکھا جہاں لبس کو دیا تھا۔ وہ جگہ تیزی سے پیچھے ہٹتی جا رہی تھی۔ اسکارپیس کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔ بوڑھی جادوگرنی اب زیادہ خطرناک دکھائی دے رہی تھی اور اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس کی چمکتی ہوئی دھار جیسی انگلیاں ہوا میں لہرا رہی تھیں۔

”ٹھیک ہے! جیسا کہ تم دیکھے ہی سکتی ہوں کہ مجھے بھی اپنے دوست کے پاس جانا ہی ہوگا، اس لئے الوداع.....“
اسکارپیس نے جلدی سے کہا اور اس نے اپنی ناک کو انگلیوں سے دبوچ لیا پھر وہ لبس کی طرح کو دیا۔ فضا میں ایک ایک تیز آواز سنائی دی۔ ”مولیئرنم.....“



منظر 12

بڑا مجلسی کمرہ..... محکمہ جادو

ایک بڑے پتھر میں کمرے میں ڈھیر سارے جادوگر اور جادوگر نیاں موجود تھے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے جس کی وجہ سے وہاں بے حد شور گونج رہا تھا۔ ان جادوگروں میں جینی، ڈریکو اور رون بھی شامل تھے، ہیری اور ہر ماںی دور ایک اونچے چبوترے پر نشستیں سن بھالے ہوئے تھے۔ کمرے کے چاروں طرف قطاروں میں پتھر کی نشستیں تھیں جن پر سب برا جمان تھے۔ لوگوں کی بات چیت اتنی بلند تھی کہ کوئی آواز صحیح طور پر سننے میں نہیں آ رہی تھی۔

”خاموش ہو جاؤ!..... خاموش!“ ہر ماںی نے تیکھی اور بلند آواز میں چھینتے ہوئے کہا۔ ”مجھے کچھ ضروری باتیں کرنا ہے۔“ مگر لوگ شاید اپنی گفتگو کو ادھورا چھوڑ نا نہیں چاہتے تھے، ہر ماںی نے غصے سے اپنی چھڑی لہرائی تو ہر طرف گہری خاموشی پھیل گئی۔ یوں لگا جیسے سب کے منہ پر خاموشی کی ٹیپ چپکا دی گئی ہو۔ ”اب ٹھیک ہے! آج کی اس خصوصی مجلس میں آپ سب کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ مجھے اس بات پر بے حد خوشی ہے کہ ہمارے بلا نے پر ڈھیر سارے لوگوں نے یہاں آنے کی تکلیف گوارا کی ہے۔ مجھے یہ بتانے میں رکاوٹ نہیں ہے کہ جادوگری میں طویل عرصے سے امن و امان قائم ہے، بائس سال گزر چکے ہیں جب ہم نے ہو گوٹس کے عظیم معمر کے میں خطرناک دشمن والدی مورٹ کو موت کے گھاٹ اتارا تھا، تب سے ہی ہمیں اطمینان کی زندگی میسر ہوئی ہے اور ہمارے بچے خوش نصیب ہیں جو اس ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہ کر جوان ہو رہے ہیں۔ میں اس کیلئے ہیری کی شکر گزار ہوں جس نے اس خطرناک دشمن کو ہمیشہ کیلئے ہمارے سروں سے اتار پھینکا ہے..... ہیری اب تم بلو۔“

”شکر یہ وزیر جادو.....!“ ہیری نے کھنکار کر اپنا گلہ صاف کیا۔ ”اس خصوصی مجلس کے انعقاد کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ کچھ مہینوں سے محکمہ جادو نے کچھ ایسی چیزیں محسوس کی ہیں جو حالات کے برعکس ہیں۔ والدی مورٹ کے کچھ مرگ

خوروں اور اتحادیوں کی پراسرار گرمیوں میں مبتلا ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ عفریتوں کا تعاقب کیا گیا ہے جو کہ یورپ میں جمع ہو رہے ہیں، دیوسمندروں کو عبور کرتے ہوئے پائے گئے ہیں اور بھیڑیائی انسان..... ان کے بارے میں میں محض اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ وہ چند ہفتے پہلے ہی ہماری نگرانی سے گم ہو چکے ہیں اور معلوم نہیں ہے کہ وہ اب کہاں جا چکے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ یا کس کے اشارے پر کام کر رہے ہیں؟ یہ یقیناً بے چینی پھیلانے والے عناصر ہیں۔ بھیڑیائی انسانوں کی پوشیدگی کے بعد ہم پوری طرح یہ کوشش کر رہے ہیں کہ حالات کا ازسرنو جائزہ لیں تاکہ یہ جان سکیں کہ ان سب پراسرار گرمیوں کا بالآخر کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ لہذا ہم اب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اگر آپ میں سے کسی نے حال ہی میں کوئی عجیب بات دیکھی ہو یا خلاف معمول چیز دیکھی یا محسوس کی ہوئی ہو تو وہ ہمارے علم میں لا یئے۔

براہ کرم افواہوں سے گریز کیجئے اور ہاں جو کوئی کچھ بتانا چاہے تو وہ اپنی چھڑی ہوا میں بلند کر لے تاکہ ہم باری باری سب کی بات توجہ سے سن سکیں..... اوہ ہاں!..... پروفیسر میک گوناگل!..... آپ کچھ بتانا چاہتی ہیں!.....!

”شکریہ!“ پروفیسر میک گوناگل تیکھی آواز میں بولیں۔ ”میرے علم میں لا یا گیا ہے کہ جادوئی مرکبات کے گودام میں کچھ چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے۔ جب ہم گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد سکول میں واپس آئے ہیں تو یہ صورت حال دیکھنے کو ملی۔ کچھ زیادہ سامان تو غائب نہیں ہوا ہے، بس کچھ شجری سانپوں کی کینچلی اور جوؤں کے لاروے غائب ہوئے ہیں۔ ان میں کوئی ایسی چیز شامل نہیں جو مجموعہ اشیاء کی فہرست میں آتی ہو..... جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اس کے پیچھے شریروں کا ہاتھ ہو سکتا ہے.....“

”شکریہ پروفیسر!“ ہر ماٹنی نے کہا۔ ”آپ بے فکر ہئے! ہم اس معاملے کی پوری پوری تحقیقات کریں گے۔“ اس نے ارد گرد جائزہ لیا اور یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ کیا کوئی اور بھی اس بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہے، مگر کسی نے بھی اپنی چھڑی نہیں اٹھائی تھی۔ ہر ماٹنی نے گھری سانس لی اور بولی۔ ”کسی کو کچھ نہیں کہنا ہے، اچھی بات ہے..... میں کسی کو ہر اس اس نہیں کرنا چاہتی مگر میں بزردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیزوں کو چھپانا بھی پسند نہیں کرتی ہوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ کچھ عرصے سے ہیری کے نشان میں دوبارہ ٹیسیں اٹھنے لگی ہیں اور آپ میں سے بیشتر لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس کا تعلق براہ راست والدی مورٹ سے جڑا ہے.....“

”مگر والدی مورٹ مر چکا ہے.....“ ڈریکو ملفوائے نے غرا کر کہا۔ ”یہ بات سب جانتے ہیں کہ اس کا قصہ تمام ہو

چکا ہے.....

”بالکل ڈریکو!“، ہر ماں نے کہا۔ ”میں جانتی ہوں کہ والدی مورٹ مر چکا ہے لیکن اس طرح کی سرگرمیوں یا چیزوں کو بھی بالکل نظر انداز نہیں کیا جاسکتا..... جن سے ذرا بھی امکان پیدا ہو کہ والدی کو واپس لوٹنے کی تقویت مل پائے یا پھر ایسا کوئی بھی نشان، جس سے ہمیں ایسا لگے کہ اسے واپس بلا یا جارہا ہے.....“

ہر ماں کی بات سن کر پورے کمرے میں چہ میگوئیوں کا شور سا اٹھنے لگا اور لوگ تعجب و خوف میں مبتلا دکھائی دینے لگے۔ بے یقینی اور اضطراب کی تی کیفیت پھیل گئی تھی۔

”براہ کرام! میری بات سنئے!“، ہیری نے ہاتھ ہلا کر سب کو متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ ”دیکھئے! یہ سندھوڑ اسانا گوار ہو گا مگر مجبوری ہے کہ ہمیں حالات کو تھہ تک کھنگالنا پڑے گا۔ آپ میں سے وہ سب لوگ جن کی کلائیوں پر تاریکی کا نشان موجود ہے..... میں ان سے سوال کرتا ہوں، براہ کرم مجھے غلط مدت سمجھئے۔ کیا آپ لوگوں نے اپنے نشان میں کسی تبدیلی کو محسوس کیا ہے، اس کی رنگت میں کوئی تبدیلی یا پھر اس میں جھنجھنا ہٹ جیسی گدگدی یا کسی قسم کی جلن وغیرہ؟“

”واہ پوٹر! لگتا ہے کہ تمہاری مسیحابنے والی رمز پھر سے جاگ اٹھی ہے۔“ ڈریکو ملفوائے نے غصیلے لمحے میں کہا۔ ”تم جادوئی معاشرے کو پھر سے بھڑکانا چاہتے ہو کہ وہ ان سب لوگوں کا ناطقہ بند کر دیں جن کی کلائیوں پر تاریکی کے نشان موجود ہے، ہے نا؟“

”نہیں ڈریکو!“، ہر ماں جلدی سے بولی۔ ”اس میں تاؤ کھانے والی کوئی بات نہیں، ہیری تو محض اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے.....“

”کس بات کی تسلی؟“، ڈریکو نے بڑھی سے کہا۔ ”ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ کیا چاہتا ہے؟ وہ پھر سے اخبار کے پہلے صفحے کی زینت بننا چاہتا ہے، اتنی سی بات ہے، ویسے بھی روزنامہ جادوگر سالہا سال سے والدی مورٹ کی واپسی کی افواہیں شائع کرتا رہا ہے.....“

”تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ان میں سے کوئی بھی افواہ میں نے نہیں پھیلائی ہے۔“، ہیری نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اچھا! کیا تم اس بات انکار کر سکتے ہو کہ کیا تمہاری بیوی روزنامہ جادوگر کی مدیرہ نہیں ہے۔“، ڈریکو نے نہس کر

طنزیہ لمحے میں کہا۔

”یہ بات سب جانتے ہیں کہ میں کھیلوں کے صفحات کی مدیرہ ہوں۔“ جینی نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے زور دار آواز میں کہا۔ وہ کچھ قدم آگے بڑھ آئی تھی۔

”ڈریکو! جھگڑ نے یا ایک دوسرے پر انگلیاں اٹھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہیری نے تو حالات کی سنگینی کے پیش نظر مکملہ جادو کے علم لانے کی کوشش کی ہے جس سے تمام جادوگری کا مستقبل وابستہ ہے اور میں بحیثیت وزیر جادو.....؟“

”سب جانتے ہیں کہ تم اس کی طرفداری محض اس لئے کر رہی ہو کیونکہ وہ تمہارا دوست ہے.....“ ڈریکو نے استہزا اسیہ لمحے میں غراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے جینی نے رون کو پکڑ کر پچھے کھینچ لیا کیونکہ وہ طیش کے عالم میں ڈریکو پر چھلانگ لگانے ہی والا تھا۔ رون خود کواس کی گرفت سے چھڑا کر غرا یا۔ ”کیا میں یہ سمجھوں کہ تم اس گھٹیا کے بد صورت منہ پر گھونسamarana چاہتی ہو.....؟“

”ممح پر چڑھ دوڑنے کے بجائے تم سب سچائی کا سامنا کرو۔“ ڈریکو نے غصے سے کہا۔ ”کیا تم سب اسے اچھا سمجھتے ہو کہ ہر کوئی اس کی عظمت کے گن گاتا رہے اور ایک بار پھر ہر روز پوٹر پوٹر کی سرگوشیوں میں بتلا ہو کر رہ جائے۔“ اس نے مصلحکہ خیز انداز میں ہیری کی طرف دیکھا۔ ”میرے نشان میں درد ہو رہا ہے، میرے نشان میں ٹیسیں اٹھ رہی ہیں۔“ اس نے بے ڈھنگے انداز سے ہیری کی نقل اتاری۔ ”کیا تم سب یہ جانتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ ان افواہوں کو پھیلانے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اس طرح ایک بار پھر سب کو میرے بیٹے کو بیچ میں گھسٹنے کا موقع مل جائے گا، اس کے بارے میں گھٹیا اڑامات لگانے اور میرے خاندان کو بدنام کرنے کا وہ کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں گے.....“

”ڈریکو!“ ہیری نے غصیلے لمحے میں غرا کر کہا۔ ”دیکھو! تمہارے بیٹے کے بارے میں یہاں کوئی بات نہیں ہو رہی ہے اور نہ ہی اسکا رپیکس کا ان چیزوں سے کچھ لینا دینا ہے.....“

”اوہ تو ٹھیک ہے..... میرا خیال ہے کہ اس خصوصی مجلس کا کوئی مطلب نہیں ہے، میں واپس جا رہا ہوں۔“ ڈریکو نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ پاؤں پٹختا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لوگوں میں ایک بار پھر چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔

”نہیں! یہ کوئی مناسب طریقہ نہیں ہے!“ ہر ماننی نے جلدی سے کہا۔ ”تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے، واپس آ جاؤ..... ہمیں صحیح حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے.....“

منظر 13

سینٹ اوسوالڈ ہوم

پناہ گاہ برائے بے سہارا جادوگرو جادوگر نیاں

ہر طرف شور و غل پھیلا ہوا تھا۔ یہ جگہ نہایت شاندار اور خوبصورت تھی۔ یہ پناہ گاہ اتنی ہی عمدہ تھی جتنا کہ ایک جادوئی عمارت کو ہونا چاہئے تھا۔ ہر طرف جادوئی اشیاء پھیلی ہوئی تھیں اور قمقوں سے رنگ برنگی روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔ دیواروں پر لٹکے ہوئے دلش فریم زندگی جگائے ہوئے تھے جن میں متحرک تصویریں طرح طرح کی حرکتیں کر رہی تھیں۔ ایک طرف اون کے گولے پڑے تھے جو خود بخود سلاسلیوں میں بنائی کر رہے تھے۔ ایک کونے میں تیاردار مرد عجیب انداز میں رقص کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان لوگوں کو اب کسی خاص مقصد کیلئے جادو کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی بلکہ وہ تو محض لطف اندوں ہونے کی نیت سے جادو کا استعمال کر رہے تھے، وہاں تفریجی کھیل تماشے کے طور پر کئی طرح کی جادوئی سرگرمیاں ہو رہی تھیں۔

لبس اور اسکار پیس وہاں پہنچ کر ان کھیل تماشوں سے قطع نظر کسی کو تلاش کر رہے تھے۔ وہ لوگوں کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے راستہ بنارہے تھے مگر عجیب سی حکم پیل ہو رہی تھی۔ وہ تھوڑے متاخر اور تھوڑے گھبراۓ ہوئے تھے۔ وہ دونوں کسی ایسے فرد کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو ان کی صحیح رہنمائی کر سکتا مگر انہیں کامیابی نہیں ہو پائی۔

”جہاں تک میرا خیال ہے، یہ جگہ نہایت بیہودہ اور جنگلی ہے.....“ اسکار پیس نے تنگ آ کر کہا۔ لبس نے اس کی طرف یوں دیکھا جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ متفق ہوں۔

”ہمیں یہاں آموس ڈیگوری کو تلاش کرنا چاہئے۔“ لبس نے جلدی سے کہا۔

اچانک شور و نعل تھم سا گیا۔ یوں لگا جیسے کسی نے سونچ بند کر دیا ہو۔

”اور تم لڑکوں کو اس سنکلی بڑھے سے کیا کام ہے؟“ ان کے عقب سے ایک تیکھی آواز گونجی، انہوں نے مڑکر دیکھا تو اون کی شال میں لپٹی ہوئی ایک خاتون دیکھائی دی۔ وہ جوان تھی مگر جادوئی اشیاء نے اس کا حلیہ بگاڑ ڈالا تھا۔ لبس کو اسے پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ وہ ڈلفی ہی تھی، اس نے بھی لبس کو دیکھ لیا تھا۔

”اوہ لبس!“ وہ حیرت و خوشی کے ملے جلے احساس سے چھین۔ ”لبس! تم یہاں چلے آئے۔ یہ تو بڑی شاندار بات ہے..... کمال ہو گیا، ادھر آؤ، میں تمہیں آموس کے پاس لے چلتی ہو، اس کا حال چال پوچھنا کافی خوشنگوار رہے گا، ہے نا؟“



منظر 14

آموس کا کمرہ

وہ دونوں ڈلفی کی رہنمائی میں ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے جہاں انہیں آموس دکھائی دیا، وہ اپنی رسنگنے والی کرسی میں دھنسا ہوا تھا۔ اس نے کبھی لبس کو اور کبھی اسکار پیس کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر چڑھا پین اور غصے کا ملا جلا تاثر دکھائی دے رہا تھا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ اسے ان کا وہاں آنا بالکل پسند نہیں آیا تھا اور ڈلفی اشتیاق بھری نظروں سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی جیسے یہ لمحات کوئی خاص تفریح مہیا کر رہے ہوں۔

”دیکھو!“ آموس ڈیگوری نے ناخوشگوار اور غصیلے لمحے میں لباس کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”میں معاملہ صاف کر دینا چاہتا ہوں..... پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں چھپ کر ہماری با تیں سننا نہیں چاہیں تھیں، ویسے بھی تم نے ان سے جو مطلب اخذ کیا ہے، وہ سراسر غلط ہے۔ ان کا وہ مطلب ہرگز نہیں جو تم نے اپنے تیس سمجھ لیا ہے..... اور پھر تم یہ فیصلہ کیسے کر سکتے ہو؟..... وہ بھی کسی کی اجازت پائے بغیر..... اور حقیقت کو جانے بغیر..... تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ کہ تم اس معاملے میں مداخلت کرو..... تمہیں دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی بالکل نہیں کرنا چاہئے، سمجھے!“

”سنئے! میرے ڈیڈ نے آپ کے ساتھ جھوٹ بولا ہے.....“ لباس نے جلدی سے کہا، وہ اس کی غصیلی نصیحت پر کان دھرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ ”مجھے معلوم ہے کہ وہ ویسا کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے قبضے میں کایا پلٹ ہے.....“

”وہ میں پہلے سے جانتا ہوں، تم اب یہاں سے جاسکتے ہو۔“ آموس نے دوسرا طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب؟“ لباس نے چونک کر کہا۔ ”مگر ہم تو یہاں آپ کی مدد کرنے کیلئے آئے ہیں، مسٹر ڈیگوری!“

”مدد؟“ آموس نے تمسخرانہ انداز میں ان دونوں کی طرف دیکھا اور ہنس کر بولا۔ ”یہ خوب کہا..... مدد..... تم دو

انڑی اور نا سمجھ جادو گر بھلا میری کیا مدد کرو گے.....؟“

”آپ کو شاید یاد ہو گا کہ میرے ڈیڈ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جادوئی دُنیا میں سمجھدار ہونا یا تجربے کا رجادوگر ہونا کوئی لازمی جزو نہیں ہوتا..... ہمت اور جرأت، ہی انسان کو کامیابی کے دہانے پر پہنچا دیتی ہے، ہے نا؟“، لبس نے آموس ڈیگوری کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنبھیدہ لبھ میں کہا۔ آموس اس کی بات سے پہلو بدل کر رہ گیا کیونکہ وہ ان لمبوں کو یاد نہیں کرنا چاہتا تھا جب ہیری نے سیڈر کے برابر کامیابیاں حاصل کی تھیں اور وہ اپنے مقابل کے لحاظ سے کافی چھوٹا تھا۔

”ہونہہ.....“، آموس نے چڑچڑے انداز میں ہنکار بھری اور غرا کر بولا۔ ”کیا مجھے تمہیں محض اس لئے اس کام میں مداخلت کی اجازت دے دینا چاہئے کیونکہ تم ایک پوٹر لڑکے ہو؟..... تم بھی اپنے باپ کی طرح اخبار کے صفحہ اول پر اپنی تصویر یگوانا چاہتے ہو.....؟“

”مجھے ایسی کوئی تمنا نہیں.....“، لبس نے ناگواری سے جواب دیا۔

”کیا اتنی شہرت کافی نہیں..... ایک پوٹر اور وہ بھی سلے درن فریق میں اوہ ہاں! اس بارے میں بہت کچھ چھپ چکا ہے اور میں نے اخبار میں پڑھا تھا..... اور یہ یقیناً ملفوائے لڑکا، ہی ہو گا، ہے نا؟..... وہی ملفوائے لڑکا جو شاید خود والدی مورٹ ہو..... یہ تو کوئی بھی معمولی جادوگر اندازہ لگا سکتا ہے کہ تم خود بھی تاریک جادو کے دیوانے ہو سکتے ہو..... ایک شیطانی پوٹر!“، آموس نے ہیری کے خلاف اپنی ناپسندیدگی کی بھڑاس نکالتے ہوئے کہا۔

”لیکن.....“، لبس نے احتیاج کرتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

”اور جہاں تک تمہاری گفتگو سے مجھے اندازہ ہوا ہے، میں نے تمہارے بارے میں جواندازہ قائم کیا ہے یا جیسا کہ لوگ افواہیں پھیلا رہے ہیں، تم واقعی و یسے ہی ہو..... حالانکہ تمہاری خبر نے میرے یقین کو مزید پختہ کر دیا ہے کہ تمہارا باپ ایک جھوٹا اور طوطا چشم شخص ہے..... اب تم دونوں یہاں اپنا وقت بر باد مت کرو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ.....“، آموس نے غصیلے لبھ میں بھڑکتے ہوئے کہا اور اس کی سانس پھونے لگی۔

”میں اپنی بات کہے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا!“، لبس نے سخت اور ضدی انداز میں کہا اس کے چہرے پر بلا کی مضبوطی اور استحکام جھلک رہا تھا۔ ”آپ کو میری بات سننے کی ضرورت ہے مسٹر ڈیگوری! کیا آپ نے خود ہی نہیں کہا تھا کہ میرے ڈیڈ کی وجہ سے کتنے لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے..... مجھے ان غلطیوں کو سدھارنے کا موقع دیجئے

.....کم از کم میں ان میں کسی ایک کو ہی سلب حادوں آپ کو مجھ پر بھروسہ کرنا چاہئے مسٹر ڈیگوری!

”لڑکے! کیا تم نے میری بات سنی نہیں؟“ آموس ڈیگوری گرتا ہوا بولا اس کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ ”مجھے تم پر بھروسہ کرنے کی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی، لہذا یہاں سے دفع ہو جاؤ ہونہہ! دو بیوقوف لڑکے ایک پوٹر ایک ملفوائے تم نے سنانہیں کیا یہ چاہتے ہو کہ تمہیں اب دھکے دے کر یہاں سے نکالوں“

آموس نے غصے کی شدت سے اپنی چھٹری اٹھا لی جو اس کے کاپن پتے ہوئے ہاتھوں میں بری طرح ہل رہی تھی اور اس کی نوک سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ آموس کا چہرہ غصے سے سیاہ پڑنے لگا۔ یہ دیکھ کر اسکارپینس نے لباس کی کہنی پکڑ کر اپنی کھینچا۔

”دوست! اب یہاں سے چلو! یہاں آ کر ہمیں اس حقیقت کا احساس ہو گیا ہے کہ ہمیں اس دُنیا میں کوئی بھی پسند نہیں کرتا اور میرے خیال سے یہ اچھی بات ہے، ہے نا؟“

لبس نے جس کام کا بیڑہ اٹھایا تھا، وہ ایس یوں ادھورا چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا۔ اسکارپینس اس کا بازو پکڑ کر کھینچ رہا تھا کہ وہ اسے وہاں سے باہر لے جائے۔

”جہاں تک میں سوچتی ہوں ایک وجہ ہے جس کے باعث ان پر بھروسہ کر لینا چاہئے انکل!“ اچانک ڈلفی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہری سوچ کے آثار بکھرے ہوئے تھے جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کر رہی ہو۔ ڈلفی کا جملہ سن کر لباس کے پاؤں زمین سے چپک گئے اور اسکارپینس کا کھنچا میں لمحہ بھر کیلئے ختم ہو گیا۔

”آج تک یہی اکلوتے لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی مدد کرنے کی ٹھانی ہے۔“ ڈلفی نے آموس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”انہوں نے کتنی بہادری کا مظاہرہ کیا ہے؟ یہاں تک پہنچنے کیلئے انہوں نے خود کو مشکل میں ڈالا اور پھر ایک ایسے معاملے میں کوڈنے کی پیشکش کی جسے ہر کوئی ناممکن سمجھتا ہے وہ آپ کے حقیقی بیٹے کو موت کے منہ سے واپس لانے کیلئے تیار ہو گئے ہیں جیسا کہ آپ کی خواہش رہی ہے مجھے تو بے حد خوشی ہوئی ہے کہ انہوں نے اس دشوار مہم کو سر کرنے کا ارادہ باندھا ہے“

”یہ کوئی دشوار مہم نہیں ہے جسے سر کرنا پڑے سیڈر ک میرا بیٹا ہے ہم اس کے بارے میں بات کر رہے ہیں“ آموس نے بھرے ہوئے انداز میں کہنا چاہا۔

”کیا آپ نے خود ہی مجھ سے یہ بات نہیں کہی تھی؟.....“ ڈلفی نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے بولی۔ ”ہو گورس کے اندر کا ہی کوئی فرد ہماری خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے.....؟“

ڈلفی آگے بڑھ کر آموس پر جھکی اور پیار بھرے انداز میں اس کے ماتھے کو چوم لیا۔ آموس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا اور اس نے عجیب سی نظروں سے ڈلفی کی طرف دیکھا، پھر اس نے چہرہ گھما کران دوڑ کوں کو ٹھوٹلا جوانہ ہونی کو ہونی بنانے کا دعویٰ کر رہے تھے۔

”مگر کیوں؟“ وہ صدماتی کیفیت کا شکار دکھائی دینے لگا۔ ”آخر کیوں؟ تم دونوں خود کو اس مصیبت میں کیوں ڈال رہے ہو؟..... تمہیں اس سے کیا حاصل ہوگا؟“

”میں اچھی طرح جانتا ہوں مسٹر ڈیگوری! عالم تہائی میں دوسروں سے الگ تھلگ ہو کر جینا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ آپ کو بیٹے کو قتل نہیں ہونا چاہئے تھا..... اسے اس بڑھاپے میں آپ کے ساتھ ہونا چاہئے تھا، ہم اسے واپس لانے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں..... ہمیں یقین ہے کہ ہم یہ کر سکتے ہیں.....“ لبس نے جذباتی انداز میں کہا۔

”میرا بیٹا.....“ آموس کی آواز کپکپا اٹھی۔ لبس کے جملوں نے اسے جھنجوڑ ڈالا تھا، وہ خلا میں گھورنے لگا جیسے وہاں سیدر کی تصویر دکھائی دے رہی ہو۔ ”آہ میرا بیٹا..... وہ میرا جگر کا ٹکڑا، دُنیا کی سب سے قیمتی چیز، جسے میں نے ہمیشہ کیلئے کھو دیا..... تم شاید صحیح کہتے ہو..... میرے ساتھنا انصافی ہوئی ہے..... بھی انک نا انصافی..... مگر ایسا کرنا نہایت خطرناک ہے.....“

”مسٹر ڈیگوری! ہم نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے؟“ لبس نے گھری سنجیدگی سے کہا۔

”شاید تمہیں معلوم نہیں..... تم کتنے سنگین خطرے سے دوچار ہونے والے ہو؟“

”ہم جانتے ہیں.....“ لبس نے ٹھوں لجھے میں جواب دیا۔

”کیا ہمیں واقعی معلوم ہے؟“ اسکا رپیس نے لبس کی دلکشی کر پوچھا۔

آموس نے اچانک ڈلفی کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک دوڑ رہی تھی۔

”ڈلفی! کیا تم ان دونوں کی مدد کر سکتی ہو؟“

”اگر آپ کی خوشیاں یوں لوٹ سکیں تو میں ایسا ضرور کروں گی، انکل!“ ڈلفی نے کھلی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ

چھکتے ہوئے کہا۔

”اور تم دونوں.....؟“ آموس نے مڑکران کی طرف دیکھا۔ ”کیا تم جانتے ہو کہ کایا پلٹ کے استعمال کے دوران معمولی سی غلطی تمہاری جان لے سکتی ہے.....؟“

”آپ فکرنا کریں، ہم اپنی جان خطرے میں ڈالنے کیلئے پوری طرح تیار ہیں۔“ البس نے یقینی لمحے میں جواب دیا۔

”کیا واقعی.....؟“ اسکا رپیس نے چونک کر البس کی طرف دیکھا۔
 ”نجانے کیوں؟“ آموس نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”مجھے یقین ہونے لگا ہے کہ تم لوگوں میں وہ بات موجود ہے.....“ وہ اچانک رُک گیا جیسے وہ یہ کہنے والا ہو کہ جیسے تمہارے باپ میں موجود تھی۔



منظر 15

پوٹر ہاؤس کا باور پچی خانہ

کنگ کراس سٹیشن سے وہ سب لوگ اکٹھے واپس گھر آگئے تھے۔ ہیری، رون، ہر ماٹنی اور جینی اس وقت باور پچی خانے کی میز پر بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ نیچ میں باتوں کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ بچوں کو ہو گورٹس ایکسپریس میں سوار کرانے کے بعد انہیں گذشتہ دنوں کی مصروفیت سے نجات مل گئی تھی، اس لئے وہ کافی پرسکون دکھائی دے رہے تھے۔ ”میں نے ڈریکو کو کئی بار کہا ہے.....“ اچانک ہر ماٹنی نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ ”مگر وہ سمجھتا ہی نہیں۔ ملکہ وزارتِ جادو کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ اس کے بیٹے اسکار پیٹس کے بارے میں کوئی بات کہے؟ اور وہ افواہیں بھی ہم نہیں پھیلائی ہیں..... معاملہ کچھ اور تھا مگر اس نے اسے اور ہی رنگ دے دیا.....“

”میں نے اسے الو کے ذریعے خط بھیجا تھا..... جب استوریا کی موت واقع ہوئی تھی!“ جینی نے لقمہ چباتے ہوئے کہا۔ ”میں نے تعزیت کا اظہار کیا تھا اور پوچھا تھا کہ اگر اسے ہماری کسی مدد کی ضرورت ہو تو وہ کہہ سکتا ہے..... میرا خیال تھا کہ شاید اسے یہ اچھا لگے گا..... اس کا بیٹا اسکار پیٹس، ہمارے لبس کا گھر ادوسٹ بھی ہے، میں سوچتی تھی کہ شاید وہ کرسمس کی چھٹیوں میں اسے ہمارے یہاں بھیجنے پسند کرے گا۔ اس طرح ماں کی جدائی کا دکھڑ کے کیلئے کم ہو جاتا..... مگر جب الو اس کا جواب لے کر واپس آیا تو اس میں محض ایک ہی سطر لکھی ہوئی تھی۔ اپنے شوہر سے کہو کہ وہ میرے بیٹے پر لگے ہوئے تمام الزامات کی افواہوں کو ہمیشہ کیلئے مسترد کر دے۔“

”اس کا تودما غچل گیا ہے.....“ ہر ماٹنی نے درشت لمحے میں کہا۔

”ہاں! میرا بھی یہی خیال ہے..... وہ پوری طرح پاگل ہو چکا ہے۔“ جینی نے ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے جواب دیا۔

”مجھے بھی اس کے نقصان پر افسوس ہے مگر جب وہ اس کیلئے ہر ماں کو مورد انداز گھر اتا ہے تو.....“، رون نے جوش بھرے لمحے میں کہا پھر اس کی نظریں ہر ماں کے چہرے سے ٹکرائیں جو تیز نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی، وہ لڑکھڑا سا گیا اور اس نے جھپنی ہوئی نظرؤں سے ہیری کی طرف دیکھا۔ ”تو میں ہمیشہ اسے صرف یہی کہتا ہوں کہ بلا وجہ فکر مت کرو۔ ایسا کچھ نہیں ایسا کچھ نہیں!“

”اسے کسے؟“ ہر ماں نے پوچھا۔

”اوہ عفریت تو محض جشن منانے جا رہے ہیں، دیوؤں کے ہاں شادی کا زور چل رہا ہے۔ تمہیں بڑے بڑے خواب دکھائی دیتے ہیں کیونکہ تم آج کل البس کے بارے میں خاصے پر بیشان ہو رہے ہو اور تمہارے ماتھے کے نشان میں اس لئے درد رہتا ہے کیونکہ تم اب بوڑھے ہو رہے ہو۔“ رون نے ہیری کی پریشانی کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔

”بوڑھا ہو رہا ہوں“ ہیری نے چڑ کر کہا۔ ” بتانے کیلئے شکر یہ دوست!“

”یہ سچی بات ہے، میں جب کبھی بیٹھتا ہوں تو میرے منہ سے خود بخود اُف کی آواز نکل جاتی ہے..... ایک اُف کی سی آہ..... اور میرے گھٹنے میں ٹیسیں اُٹھتی ہیں جن کی وجہ سے میرا اُٹھنا بیٹھنا محال ہو گیا ہے..... لگتا ہے جیسے وہ جواب دے رہے ہوں اور ہاں! میں اپنی اس اذیت بھری داستان پر پورا قصیدہ لکھ سکتا ہوں جہاں تک میرا خیال ہے کہ تمہارے نشان کا معاملہ بھی کچھ مجھ جیسا ہی ہے.....“ رون نے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ کہا۔

”مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ تم اتنی فضول بکواس کیسے کر لیتے ہو؟“ جینی نے منہ ب سور کر کہا۔

”جہاں تک میرا خیال ہے، یہی تو میرا خاص فن ہے۔“ رون نے سینہ تانتے ہوئے کہا۔ ”میں اور میری دکان کی خاص مضنکلہ خیز کار آمد مصنوعات اور سب کیلئے کھلکھلاتا ہوا پیار یہاں تک کہ اس میں کچھ کچھ تمہارے لئے بھی چڑ چڑی جینی!“

”رونالڈ ویزی!“ جینی نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔ ”اپنی حرکتوں کو ٹھیک کر لو ورنہ میں ممی کو بتانے میں پل بھر کی دریں نہیں کروں گی تم مجھے اچھی طرح سے جانتے ہی ہو!“

”نہیں بالکل نہیں! تم ایسا نہیں کرو گی“ رون کے چہرے کا رنگ یکدم فق پڑ گیا۔

ہر ماں کی حالت دیکھ کر دھیما سامسکرائی مگر اس نے فوراً بات پلٹ دی۔

”دیکھو! اگر والدی مورٹ کا کوئی بھی حصہ ابھی تک زندہ ہے..... تو ہمیں اس سے نہنے کیلئے پوری طرح ہوشیار اور تیار رہنا ہوگا..... مجھے تو ایسا سوچ کر رہا ہے؟“ ہر ماٹنی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”میری بھی حالت ایسی ہی ہو رہی ہے..... جینی کا سچ مجھ رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔

”مجھے تو کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا..... صرف ممی کو چھوڑ کر!“ رون نے جلدی سے کہا۔

”میرا مطلب یہ ہے، ہیری!“ ہر ماٹنی نے رون کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ”میں کارنیلوس فوج کی مانند بالکل نہیں ہوں کہ جان بوجھ کر معاں ملے کو چھپانے کی کوشش کروں اور جادو نگری کو یہ یقین دلاتی پھروں کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے..... جہاں تک ڈریکو ملفواۓ کا تعلق ہے تو مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ میرے بارے میں کیسی رائے رکھتا ہے اور کیوں رکھتا ہے؟..... یا میری شہرت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے؟“

”تمہیں ویسے بھی کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ہے نا؟“ رون نے فوراً کہا۔

ہر ماٹنی کا ضبط ٹوٹ گیا اور اس نے شعلہ بارنگا ہوں سے رون کو گھورا اور میز سے کچھ اٹھا کر اسے دے مارا۔ مگر یہ رون کی خوش قسمتی تھی کہ وہ فوراً ایک طرف کو دیکھا اور ہر ماٹنی کا نشانہ خطا ہو گیا مگر اس کی خوش قسمتی زیادہ دیر برقرار رہ پائی تھی کیونکہ اسی لمحے جینی نے ایک ٹھوس چوٹ اسے لگا دی تھی جس سے وہ بلبا اٹھا۔ اس سے پہلے کہ یہ تماشا مزید آگے بڑھ پاتا۔ کھڑکی پر زور دار پھر پھر اہٹ کا شور گونج اٹھا۔ سب چونک کراس طرف دیکھنے لگے جہاں سے ایک کڑیں الو اندر آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے کمرے کا چمک کا ٹا اور تیزی سے نیچے کی جھکا اور ہیری کے سامنے ایک خالی پلیٹ میں اتر گیا۔ ہیری کو اس کے نیچے پر بندھا ہوا چرمی لفافہ دکھائی دے رہا تھا جس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا۔ ہیری نے ہاتھ بڑھا کر لفافہ کھینچ لیا۔ دوسرے لمحے الو نے پروں کو پھر پھرایا اور کمرے میں سے غوطہ کھا کر کھڑکی کے راستے باہر نکل گیا۔ ”الو کا خط لانا اور وہ بھی اس وقت پر..... یہ کچھ عجیب نہیں ہیری!“ ہر ماٹنی نے شک بھری نظر وہ سے لفافے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ پروفیسر میک گوناگل کی طرف سے آیا ہے!“ ہیری نے لفافہ کھولتے ہوئے کہا جس پر ہو گورس کی مہر چمک رہی تھی۔

”جلدی دیکھو!..... انہوں نے کیا لکھا ہے؟“ جینی کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی۔

ہیری نے چڑی کا نذر کی تھہ کھولی اور خط پڑھنے لگا جوں جوں وہ پڑھتا گیا، اس کا چہرہ متغیر ہوتا گیا۔ اس نے ہر ماننی، رون اور جینی کی طرف دیکھا اور پھر شکستہ لمحے میں بولا۔

” یہ ابس کے بارے میں ہے.....لبس اور اسکارپیئسوہ مقررہ وقت پر سکول نہیں پہنچے.....وہ راستے میں ہی کہیں لاپتہ ہو گئے ہیں.....“
جینی کامنہ کھلے کا کھلاڑہ گیا۔



منظر 16

واستہ الہ کا گودام

البس اور اسکارپیئس ایک نیم تاریک گودام کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ اسکارپیئس لاپرواٹ سے ایک خالی بوتل کو فرش پر گھمارا ہاتھا جیسے وہ اپنا اضطراب کم کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ”تو کیا ہو گا؟..... ہم بس وہاں جائیں گے اور اسے اٹھا کر اپنے ساتھ یہاں لے آئیں گے؟“، اسکارپیئس نے اچانک کہا۔

”اوہ اسکارپیئس!“، البس نے ماتھا ٹھونکتے ہوئے کہا۔ ”اب کیا مجھے ہی ہربات سمجھانا پڑے گی؟..... اس فرد کو جو کتابی کیڑا ہے اور جادوئی مرکبات میں شاندار ماہر..... کہ یہ بھیں بدل مرکب کیسے کام کرتا ہے؟..... دیکھو! ڈلفی نے اسے نہایت عمدہ طریقے سے تیار کیا ہے۔ ہم بس اس جادوئی مرکب کو پیش گے اور محکمہ وزارت جادو کے کسی نہ کسی الہکار کے روپ میں بدل جائیں گے.....“

”ٹھیک ہے.....“، اسکارپیئس نے معصومیت سے پوچھا۔ ”میرے دوسرا لوں کا جواب دو۔ پہلا یہ کہ اس میں واقعی درد ہو گا؟“

”بہت..... جہاں تک میرا خیال ہے!“، ڈلفی کی آواز گونجی جو اچانک وہاں چلی آئی تھی۔

”شکر یہ ڈلفی! یہ جان کر اچھا لگا۔“، اسکارپیئس نے اس کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”دوسرा سوال یہ کہ..... کیا تم دونوں میں سے کسی کو یہ معلوم ہے کہ اس مرکب کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس کا ذائقہ سڑی ہوئی مچھلی جیسا بد مزہ ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر مجھے اب کائی آجائے گی کیونکہ مجھے مچھلیاں کبھی بھی پسند نہیں ہیں اور نہ ہی آئندہ پسند ہو سکتی ہیں۔“

”چلو اچھا ہوا جو تم نے ہمیں پہلے خبردار کر دیا ہے!“ ڈلفی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مرکب کو ایک پیالے میں ڈال لیا۔ اگلے ہی لمحے وہ غٹاغٹ اسے پی گئی۔ ”اوہ! اس کا ذائقہ سڑی ہوئی مچھلی جیسا بالکل نہیں.....“ وہ شاید آگے بھی کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اس کے چہرے پر بلبلے سے پھوٹنے لگے اور چہرہ متغیر ہونے لگا اور خود خال تیزی سے بدلنے لگے۔ ”اس کا ذائقہ کچھ اتنا بھی بر انہیں، جیسا مجھے لگا تھا..... اوہ! درد تو ہورہا ہے مگر.....“ اسی لمحے اس نے ایک زور دار ڈکار لیا۔ ”اوہ اب اس کا ذائقہ کچھ کچھ.....“ ایک اور ڈکار آگیا اور پھر وہ پوری طرح ہر ماں میں بدل گئی تھی۔ ”مجھے لگ رہا ہے کہ تھوڑا سما مچھلی جیسا ذائقہ بھی ہے.....“

”ٹھیک ہے، یہ اچھا ہے..... واہ!“ البس اس کی طرف دیکھ کر ستائشی لمحے میں بولا۔

”واہ واہ..... میری طرف دوبار! یہ تو کمال ہو گیا۔“ اسکار پینس جلدی سے بولا۔

”واہ! مجھے تو بالکل احساس نہیں ہو رہا ہے کہ میں اوہ ہاں! میری تو آواز بھی اس کے جیسی ہو گئی ہے..... یہ تو بڑی شاندار بات ہے، میری طرف سے تین بار..... واہ واہ واہ!“

”چلو! اب میری باری ہے.....“ البس نے جلدی سے کہا۔

”نہیں نہیں! ایسا بالکل نہیں چلے گا۔ ہم جو بھی کریں گے ایک ساتھ ہی کریں گے دوست!“ اسکار پینس نے فوراً اس کی بات قطع کی اور ہاتھ آگے بڑھا کر مرکب کو دوپیالوں میں ڈال لیا۔ ایک پیالہ خود لیا اور دوسرا البس کی طرف بڑھا دیا اور مسکرا یا۔ ”اکٹھے..... ایک ساتھ!“

البس نے پیالہ لے لیا اور اس کی طرف دیکھ کر خوشی سے مسکرا یا۔

”تین..... دو..... ایک!“

اگلے لمحے ان دونوں نے ایک ساتھ مرکب کو اپنے حلق سے نیچے اتار لیا۔

”بالکل نہیں..... وہ اچھا ہے..... کچھ کم اچھا ہے!“

ان کے چہرے کے خدو خال تیزی سے بدل رہے تھے اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے اپنی اصل صورت کھو گئے۔ البس، رون کی شکل و صورت میں بدل گیا تھا اور اسکار پینس، ہیری کا روپ اختیار کر چکا تھا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف تعجب بھری نظر وہ سے دیکھا اور اگلے کئی پل یونہی خاموشی میں بیٹ گئے۔

”میرا خیال ہے کہ شاید کار آنے والی ہے، مگر یہ بر انہیں ہے، ہے نا؟“ ابس نے اسکارپیئس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسکارپیئس کو اپنے احساسات میں عجیب تبدیلی سی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اس سے اب کافی لطف اندوز بھی ہو رہا تھا۔

”اپنے کمرے میں جاؤ!“ اسکارپیئس نے ہیری کے لبھ میں ابس کی طرف دیکھتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا۔

”سید ہے اپنے کمرے میں جاؤ ابس! تم ایک ناقابل برداشت، بدخت اور نالائق بیٹھے ہو.....“

”اوہ سکارپیئس! اس وقت تمہیں یہ کیا خیال کیسے آگیا؟“ ابس قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

اسکارپیئس نے اپنے چونے کو اپنے کندھے سے اتار پھینکا اور کندھے اچکا کر ابس کی طرف دیکھا۔

”یہ تمہاری ہی رائے تھی کہ میں ہیری میں بدل جاؤں اور تم رون میں!..... میں تو بس چھوٹا سا مناق کر رہا تھا۔“

اسکارپیئس نے مسکراتے ہوئے کہا، اسی لمحے سے زوردار ڈکار آئی۔ ”ٹھیک ہے مگر اس کا ذائقہ کافی ناگوار اور ناپسندیدہ ہے.....“

”کیا تم جانتے ہو کہ وہ ہمیشہ اسے چھپاتے ہیں؟“ ابس نے اپنی توند پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ”مگر میں اب جان گیا ہوں کہ رون انکل سامنے کی طرف کافی زیادہ پھیل چکے ہیں۔“

”میرا خیال ہے کہ ہمیں اب چلنا چاہئے!“ ڈلفی نے کہا۔ ”بھیس بدل مرکب کا اثر زیادہ دریقاً نہیں رہتا ہے۔“

تینوں نے خاموشی سے سر ہلا کیا اور پھر اگلے لمحے وہ اس گودام سے باہر نکل کر ایک خالی ویران سڑک پر پہنچ گئے جہاں ایک پرانا لکڑی کا ٹوٹا پھوٹا فون بو تھا دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اس خالی بو تھے میں کھس گئے۔ ابس نے رسیور اٹھا کر کریڈل پر 62442 کے ہندسے ڈائل کئے۔ کہیں دور گھنٹی کی سی آواز سنائی دی اور اگلے لمحے فون بو تھے میں کھڑکھڑاتی ہوئی آواز گونج اٹھی۔

”خوش آمدید ہیری پوٹر..... خوش آمدید ہر ماں گرینجر..... خوش آمدید رونالڈ ویزلي!“ محکمہ وزارت جادو میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے.....“

ان تینوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی کیونکہ اگلے ہی لمحے فون بو تھے تیزی سے فرش میں دھنسنے لگا تھا۔ وہ جادوی ملکے میں گھسنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

منظر 17

محکمہ جادو کا مجلسی کمرہ

ایک نیم تاریک چھوٹے کمرے میں چار افراد ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں کے چہروں پر پریشانی کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ہر ماہی، ہیری، جینی اور ڈریکو تھے جو ابس اور اسکارپیس کی پراسرار گمشدگی پر نہایت صدمے کا شکار تھے۔

”کیا ہم نے ان تمام سراغوں کی اچھی طرح چھان کر لی ہے جواب تک ہم ملے ہیں؟“ ڈریکو ملغوائے نے ہاتھ مسلتے ہوئے پوچھا۔

”میرے شعبے کے الہکاروں نے پورا علاقہ چھان مارا..... اور اب وہ دوبارہ مزید کوشش کر رہے ہیں۔“ ہیری نے فوراً جواب دیا۔

”اور وہ ٹرالی والی بڑھیا جادو گرنی!..... کیا اس سے کوئی کام کی بات معلوم نہیں ہو پائی؟“
 ”وہ ٹرالی والی جادو گرنی تو شدید صدمے میں بتلا ہے۔“ ہر ماہی نے نرم لمحے میں کہا۔ ”وہ تو بس یہی بڑھتا ہے جا رہی ہے کہ اس کی ناکامی کی وجہ سے اٹالین گیمبل کا سر نیچا ہو گیا ہے۔ اسے تو یہ بات کھائے جا رہی ہے کہ اس کی نگرانی میں آج تک کوئی ریل گاڑی سے فرار ہونے کا میاب نہیں ہوا تھا۔ ابس اور اسکارپیس نے اس کے سابقہ ریکارڈ کو داع غدار کر دیا ہے.....“

”کیا مالکوؤں کی طرف کسی قسم کے عجیب برتابویا جادو کی کوئی خبر نہیں ملی؟“ جینی نے پوچھا۔
 ”نہیں، ابھی ایسا کچھ نہیں سننے میں آیا۔“ ہر ماہی نے گھری سانس لے کر کہا۔ ”میں نے مالکوؤں کے وزیر اعظم کو اس بارے میں خبردار کر دیا ہے۔ انہوں نے لاپتہ افراد کی فہرست میں ان کے نام شامل کر دیئے ہیں۔ انہیں بتا دیا گیا کہ

اگر انہیں کسی معمولی عجیب چیز کا پتہ چلے تو وہ فوراً ہمیں مطلع کر دیں.....”

”کیا اب ہمیں اپنے بچوں کی تلاش کیلئے مالکوؤں کی مدد کا محتاج ہونا پڑے گا؟“ ڈریکو نے چڑچڑے لبھے میں کہا۔

”کیا ہم نے ہیری کے نشان میں اٹھنے والی ٹیسوں کے بارے میں بھی انہیں آگاہ کر دیا ہے؟“

”ہم مالکوؤں سے مدنہیں مانگ رہے ہیں۔“ ہر ماں نے نرمی سے جواب دیا۔ ”اور نہ ہی ہم ان کی مدد کے محتاج ہیں۔ یہ جادوئی قوانین کا تقاضا ہے کہ ہم ضروری اور غیر ضروری معاملات میں مالکوؤں کے وزیر اعظم کو اعتماد میں لے کر ساتھ چلیں۔ جہاں ہیری کے نشان میں درد اٹھنے کا معاملہ ہے، اس کے بارے میں اب تک کسی کو معلوم نہیں ہوا پایا کہ اس کا آخر کیا مطلب ہے؟ اس کا ان سب معاملات سے تعلق ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی.....“ مگر ہم اسے پوری سنجیدگی سے دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے ایور پوری جانشناپی سے تفہیش کر رہے ہیں کہ کوئی تاریک جادو میں ملوث تو نہیں ہے اور.....“

”ان سب باتوں کا مرگ خوروں سے کوئی لینا دینا نہیں.....“ ڈریکو نے اس کی بات قطع کر کے تلنخی سے کہا۔

”دیکھو! میں کوئی دعویٰ نہیں کر سکتی، میں تو صرف تمہیں اعتماد میں لے کر یہ سب بتا رہی ہوں۔“ ہر ماں نے اس کی تلنخی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے تمہارے اعتماد کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں صحیح ہوں!“ ڈریکو نے غصیلے لبھے میں کہا۔ ”میں پورے دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شیطانی جادو گرتاریک جادو کا استعمال کر رہا ہوگا تو وہ کم از کم میرے بیٹے پر اس کا وار نہیں کرے گا کیونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ وہ ایک ملغوائے ہے.....“ کسی میں بھی ایسی ہمت نہیں ہے کہ وہ ملغوائے کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھ پائے۔“

”کچھ کہا نہیں جا سکتا۔“ ہیری نے سنجیدہ لبھے میں کہا۔ ”ہمیں ٹوٹ لئے رہنا ہوگا، جب تک کہ کوئی بھی نئی واردات ہمارے علم میں نہ آجائے، کوئی بھی نئی واردات.....“

”میں ڈریکو کی بات سے متفق ہوں۔“ جینی نے کہا۔ ”اگر کسی نے انہیں اغوا کیا ہے تو ابس کی بات تو کچھ سمجھ میں آتی ہے مگر دونوں کو ایک ساتھ..... یہ کچھ عجیب ہے!“

ہیری کی آنکھیں جینی کے چہرے پر متنزہ ہو گئیں۔ یہ بالکل واضح تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اسے کیا بتانا چاہتی تھی؟

”اس کا رپیکس میں فیصلہ کرنے کی سکت نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ دوسروں کے پیچھے پر لگ جاتا ہے، میں نے کئی بار کوشش

کی ہے کہ وہ مجھ جیسی خود اعتمادی اور بہادری کا مظاہرہ کیا کرے مگر مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ میں اس معاملے میں بری طرح ناکام رہا ہوں۔ اس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ اسے ریل گاڑی میں سے فرار ہونے کیلئے لبس نے ہی اکسایا ہوگا۔ میرا سیدھا سادہ سوال یہ ہے کہ وہ اسے ریل گاڑی سے نکال کر کہاں لے گیا ہے؟ ”ڈریکو نے کہا۔

”ہیری! وہ دونوں بھاگ گئے ہیں، یہ بات ہم دونوں ہی جانتے ہیں۔“ جینی نے دھیسے لبجے میں کہا۔ ہیری نے متذکر انداز میں جینی کی طرف دیکھا۔ ڈریکو کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ دونوں میاں یہوی کچھ نہ کچھ ضرور جانتے ہیں۔ ”مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں جانتے ہو؟..... تم صاف صاف کیوں نہیں بتاتے کہ وہ آخر کہاں گئے ہیں؟“ ڈریکو بھڑکتا ہوا غرایا۔

کچھ پل کیلئے گہری خاموشی چھاگئی۔

”تم مجھ سے ضرور کچھ چھپا رہے ہو ہیری! میں کہتا ہوں جو بھی بات ہے، اسے میرے علم میں لاو۔..... فوراً ابھی.....“ ڈریکوان کی خاموشی سے چڑ کر بولا۔

”روانگی سے ایک دن پہلے میرے اور البس کے درمیان کچھ منہ ماری ہو گئی تھی۔“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ”تو پھر.....“ ڈریکو نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔ ہیری نے اپنے اندر جرأت پیدا کی اور ڈریکو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

”اور میں نے اسے ایسا کہہ دیا جو کوئی باپ اپنے بیٹے سے نہ کہے۔“ ہیری نے کپکپاتے ہوئے لبجے میں کہا۔ ”میں نے اسے کہا کہ میں یہاں میڈ کرتا ہوں کہ کاش وہ میرا بیٹا ہی نہ ہوتا.....“

ایک بار پھر گہری خاموشی چھاگئی اور ڈریکو بے تابی سے اپنی جگہ پر پہلو بد لئے لگا۔ آخر کار ڈریکو سے نہ رہا گیا تو وہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا اور ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔

”اگر میرے بیٹے اسکا پہیں کوذر اسی خراش بھی آئی تو.....“ وہ غصیلے لبجے میں غرایا۔

اچانک جینی ان دونوں کے پیچ میں آگئی تھی جس پر ڈریکو کے بڑھتے ہوئے قدم ٹھنک گئے۔ وہ شعلہ بار نگاہوں سے ان دونوں کو گھورنے لگا۔

”یہاں پر کسی کو بھی، کسی کو دھمکانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں تم سے استدعا کرتی ہوئی کہ ایسا کچھ مت کرو،

ڈریکو.....، جینی نے نرم لبجے میں کہا۔

”دھمکانے کی..... تم اپھی طرح جانتی ہو کہ میرا بیٹا غائب ہے۔“ ڈریکو طیش کے عالم چیخا۔

”اور میرا بیٹا بھی غائب ہے ڈریکو!“ جینی بھی چلا کر گرجی۔ اس کے چہرے پر یکدم غصے کے آثار جھلکنے لگے۔ ڈریکو کے ہونٹ سکڑ گئے، بالکل ویسے ہی جیسے اس کا باپ لوسیس ملفوائے سکوڑا کرتا تھا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا، اسے وہ اب ڈریکو نہیں، لوسیس لگ رہا تھا۔

”دیکھو! اگر تمہیں سونا چاہئے ہر وہ چیز جو ملفوائے کے قبضے میں ہوتی ہے میں اس کیلئے سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہوں وہ میرے خاندان کی اکلوتی نشانی ہے“

”ڈریکو! ملکے کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ پیشکش کیلئے شکریہ!“ ہر ماٹنی نے نہایت خشک لبجے میں کہا۔

ڈریکو نے غصے اور بے بسی سے اپنے ہونٹ کا ٹی اور پیچھے ہٹ گیا۔ وہ دروازے کی طرف گھوما اور چند قدم چل کر رُک گیا۔ اس نے پلٹ کر ہیری کو غضبناک نظروں سے گھورا۔

”مجھے اس بات کی کبھی پرواہ نہیں رہی کہ تم نے کس کس کو بچایا ہے اور کیا کیا کارنا مے انجام دیئے ہیں مگر میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ تم میرے خاندان کیلئے کسی بدترین نحوضت سے کم ثابت نہیں ہوئے، ہیری پوٹر!“



منظر 18

محکمہ وزارت جادو کی راہداری

ایک روشن اور دلش رہداری پر تین لوگ ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ وہ ہیری، رون اور ہر ماں تھے، مگر اصلی نہیں بلکہ البس، اسکار پیئس اور ڈلفی تھے۔ جو محکمہ وزارت جادو میں گھس تو آئے تھے مگر انہیں اب یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آگے کیا کرنا چاہئے؟ اور نہ ہی انہیں صحیح طور پر یہ معلوم تھا کہ آخر کا یا پٹ کہاں چھپایا گیا تھا؟

”کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ وہ یہیں کہیں ہے؟“ اسکار پیئس نے ہیری کی آواز میں پوچھا۔ اسی لمحے ایک محافظہ الکاران کے قریب چلا آیا۔ وہ تینوں فوراً ہوشیار ہو گئے۔

”جی وزیر جادو! میرا یقینی طور پر یہی خیال ہے کہ اس معاملے پر محکمے کو بھر پور توجہ دینے کی ضرورت ہے..... بالکل!“ البس نے موبد لمحے میں ڈرامائی انداز میں کہا۔

”جی وزیر جادو.....!“ محافظہ نے قریب ٹھہر تے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے، ہمیں مل جل کر اسے معاملے کو حل کرنا چاہئے۔“ ڈلفی نے ہر ماں کے انداز میں تنک کر کہا۔ محافظہ ان کی توجہ نہ پا کر ایک طرف چلا گیا۔ جو نہیں وہ ان کی نظروں سے او جھل ہوا تو ان کی سانس میں سانس آئی۔

”یہ میرے انکل کا خیال تھا کہ ہمیں صدقیال کا استعمال کرنا چاہئے۔ ہم کسی نہ کسی اعلیٰ درجے کے منتظم کو قابو کر کے اسے صدقیال پلا دیں تو وہ ہمیں سچ سچ بتا دے گا کہ کا یا پٹ کہاں چھپایا گیا ہے؟ اور وہ ہماری صحیح رہنمائی بھی کر سکتا ہے کہ وزیر جادو کا دفتر کہاں واقع ہے؟“ ڈلفی نے دھیمی آواز میں کہا۔ وہ ابھی چند قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ ڈلفی نے چونک کر ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ البس نے غور سے سنا تو اس کے چہرے کا رنگ فت پڑ گیا۔ اس نے گھبرائے ہوئے انداز سے ڈلفی اور اسکار پیئس کی طرف دیکھا۔

”ہیری! ہمیں اس بارے میں کھل کر بات کرنا ہوگی.....“، کہیں سے اصلی ہر ماں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”بات کرنے کیلئے میرے پاس کچھ نہیں ہے.....“، اصلی ہیری کی آواز سنائی دی۔

”اوہ نہیں!“، ڈلفی کے منہ سے کراہ جیسی آوازنکی۔

”وہاں ہر ماں آنٹی اور ڈیڈ موجود ہیں.....“، لبس نے جلدی سے کہا۔

ان تینوں کو جیسے سانپ سونکھ گیا تھا۔ راہداری میں بکھری ہوئی سانسیں ہی گونج رہی تھیں۔

”تو ٹھیک ہے! کوئی چھینے کی جگہ.....“، اسکارپیئس نے سکوت توڑتے ہوئے کہا۔ ”مگر یہاں تو کوئی ایسی جگہ دکھائی نہیں دے رہی ہے..... کیا تم دونوں میں سے کسی کو او جھل جادوئی کلمہ آتا ہے.....“

”کیا ہم اس کے دفتر میں نہیں جاسکتے؟..... وہ سامنے ہی ہے۔“، ڈلفی نے لبس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”مجھے لگتا ہے کہ وہ اپنے دفتر کی طرف ہی آ رہی ہوں گی۔“، لبس نے جواب دیا۔

”اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہے.....“، ڈلفی نے پریشانی سے کہا۔

وہ بے چینی سے دروازے کی طرف بڑھی اور اسے دھلیل کر کھولنے کی کوشش کی مگر وہ پوشیدہ تالہ بند تھا۔ گھبراہٹ میں اس نے اسے کندھا مار کر کھولنا چاہا۔ اصلی ہر ماں اور ہیری کی آوازیں اب قریب آتی ہوئی سنائی دے رہی تھیں۔

”دیکھو! اگر تم کھل کر اس معاملے کے بارے میں مجھے نہیں بتاؤ گے یا جیتنی بھی ایسا نہیں کرے گی تو.....“، اصلی ہر ماں کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

”میرے پاس بتانے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے.....“، ہیری کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

اسکارپیئس نے آگے بڑھ کر ڈلفی کو روک دیا کیونکہ بلا وجہ دروازے کوٹکریں مار رہی تھی، دروازہ ایسے کھلنے والا نہیں تھا۔ ڈلفی نے رُک کر اسکارپیئس کی طرف دیکھا۔ وہ ہلاکا سماں مسکرا یا اور اس نے اسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ ڈلفی مقناطیسی انداز میں پیچھے ہٹ گئی کیونکہ اس نے اسکارپیئس کو اپنے چونے میں سے چھڑی نکالتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

”ایلو مورسم.....“، اسکارپیئس نے دھیمی آواز میں کہا اور اگلے ہی لمحے کلک سی کی آواز سنائی دی۔ دروازے کا کواڑ کھل گیا۔ ڈلفی تیزی سے ہر ماں کے دفتر میں گھسنے لگی۔

”لبس! اب یتم پر مخصر ہے کہ تم اسے دفتر میں آنے سے کیسے روک سکتے ہو؟“، ڈلفی نے جلدی سے کہا۔

”مجھ پر..... مگر کیوں؟“، لبس نے منہ بسور کر کہا۔

”احمق! یہ ہم دونوں میں یہ کام کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ میں تو خود اسی کے روپ میں ہوں، اس کے سامنے جا کر کیا کہوں گی کہ تم جاؤ میں اصلی ہر ماںی ہوں؟..... چلو! اسکار پیس! اندر آ جاؤ، کیونکہ تم اس روپ میں ہو جو اس کے ساتھ ہے، یعنی لبس کا ڈیڈی“، ڈلفی نے تک مزاج سے کہا اور اسکار پیس کو بازو سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا۔

اب قدموں کی چاپ اور گفتگو کی آوازیں اور قریب آ رہی تھیں۔

”دیکھو! میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم نے اسے غلط بات کہہ دی تھی مگر میں جذباتی ہو کر سوچنا نہیں چاہتی، مجھے تو اس کے پیچھے کوئی اور ہی شبہ ہو رہا ہے.....“، اصلی ہر ماںی کی آواز سنائی دی۔

”میں ایسا نہیں کر سکتا..... میں ایسا بالکل نہیں کر سکتا.....“، لبس نے احتجاج کرنا چاہا۔

وہ دفتر کے اندر جانا چاہتا تھا مگر ڈلفی نے اس کی کوشش کو نا کام بنادیا۔ لمحہ بھر کی دھمک پیل کے بعد ڈلفی نے دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا۔ لبس نہ چاہتے ہوئے بھی باہر تھا کھڑا رہ گیا تھا۔

”ہر ماںی! مجھے خوشی ہے کہ تمہیں میرے معاملے میں دلچسپی اور فکر ہے مگر میں چاہوں گا کہ تم اپنا وقت ضائع کرنے کی کوشش مت کرو۔“، ہیری نے کی آواز سنائی دی۔ لبس نے مڑ کر دیکھا۔ وہ دونوں راہداری کا موڑ مڑ کر اب اس کے سامنے آگئے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اپنی گفتگو میں اتنے محظی تھے کہ انہیں سامنے کھڑا ہوارون دکھائی نہیں دے پایا۔ اچانک ہر ماںی کی توجہ اس کی طرف مبذول ہوئی گئی تو اس کا منہ تعجب سے کھلا رہ گیا۔

”اوہ..... رون..... تم!“

”جیران کر دیانا.....“، لبس نے چک کر رون کے انداز میں کہا۔

”مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“، ہر ماںی نے تیز لمحے سے پوچھا۔

”کیا اب آدمی کو اپنی چیزی بیوی سے ملاقات کیلئے وجہ بھی بتانا ہو گی کہ وہ اسے دیکھنا چاہتا ہے؟“، لبس نے مضبوطہ خیز انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اس قبل ہر ماںی کچھ اور پوچھتی، لبس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں بھر لیا اور اس کے گال پر بوسہ لیا۔ ہر ماںی اس کی حرکت پر شرما سا گئی۔ ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرانے لگا اور اس نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اور جلدی سے بولا۔ ”میرا خیال ہے کہ مجھے اب چلننا چاہئے.....“

”ہیری! میرا مطلب یہ ہے کہ.....“ ہر ماں نے خود کو ابس کی بانہوں سے چھڑا کر کہا۔ ”ڈریکو جو بھی کہہ رہا ہے..... یاتم نے ابس سے جو بھی کہا ہے..... میرا خیال نہیں کہ ان سب کا کوئی ایسا مطلب نکل سکتا ہے.....“

”اوہ تم لوگ اس بارے میں بات چیت کر رہے ہو؟“ ابس نے فوراً پوچھا۔ ”کہ ہیری کبھی کبھار یہ کہتا ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے کہ میں.....“ ابس کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا، اس نے جلدی سے جملے کو پلٹا۔ ”یعنی کاش ابس اس کا بیٹا نہ ہوتا.....“

”اوہ رون.....“ ہر ماں متذبذب ہو کر غرائی۔

”اپنے جذبات کو دبا کر رکھنے کے بجائے اگل دینا اچھا ہوتا ہے، میں تو بس یہی کہنا چاہتا تھا۔“ ابس نے عجیب انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”میں اچھی طرح جانتی ہوں..... ہم اکثر ایسی بات کرنا نہیں چاہتے ہیں..... مگر اسے یہ معلوم ہے۔“ ہر ماں نے تاسف بھرے لمحے میں کہا۔ وہ ہیری کے جذبات کو مزید ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔

”لیکن کئی بار ہم وہی بات ہی کرنا چاہتے ہیں..... تو پھر اسے کیسے روکیں؟“ ابس دھمکے انداز میں بولا۔ ہر ماں نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔

”رون! یہ وقت ایسی باتوں کیلئے درست نہیں..... تمہیں سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے!“

”بالکل..... یہ وقت صحیح نہیں..... مجھے چلنا چاہئے.....“ ابس نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔ ہر ماں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اس کے قدم اپنے دفتر کے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ابس کا دل اب دھک دھک کرنے لگا کیونکہ ہر ماں کو دفتر میں جانا نہیں چاہئے تھا۔ اسے کچھ کرنا ہوگا..... جلدی..... اس کا ذہن کچھ کام نہیں کر رہا تھا کہ وہ ہر ماں کو اندر جانے کیسے روکے؟ بہر حال، اس نے دوڑ لگا دی اور ایک بار پھر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ ہر ماں نے ہٹ کر پہلو میں سے نکلنے کی کوشش کی مگر وہ فوراً آگے آگیا۔ وہ عجیب احتفانہ انداز میں ہستا ہوا اسے آگے نکلنے نہیں دے رہا تھا۔ ہر ماں اس کی حرکت سے زنجی ہو گئی تھی۔

”آخر تھم یوں میری راہ کیوں روک رہے ہو؟ مجھے اپنے دفتر جانا ہے۔“ ہر ماں نے کہا۔

”تمہیں کس نے کہا کہ میں روک رہا ہوں؟“ ابس نے بے ڈھنگ انداز میں بولا۔

ہر ماں نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے دوبارہ ایک طرف سے نکل کر جانے کی کوشش کی مگر ابس نے کمال پھر تی سے اسے دوبارہ آگے بڑھنے سے روک دیا۔

”رون! یہ کیا بچگانہ پن ہے؟ ایسا مت کرو، مجھے دفتر میں جانے دو۔“ ہر ماں نے اسے گھوکر دیکھتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے..... چلو! ہم ایک اور بچہ پیدا کرتے ہیں۔“ رون نے فوراً کہا۔

ہر ماں اسے چکمہ دے کر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی، اس کی بات سن کر ٹھک کر رک گئی۔
”رون! یہ کیا بکواس ہے؟“ اس نے غصے اور تعجب سے کہا۔

”اوہ ہاں! بچ نہیں تو پھر خست پر چلتے ہیں.....“ ابس نے اکٹر کر کہا۔ ”مجھے یا تو ایک بچہ چاہئے یا پھر کم از کم تمہاری ایک چھٹی میں نہیں جانتا، ایک چیز لازمی لے کر ہی ٹلوں گا۔ اس کے بارے میں ہم بعد میں تفصیل سے بات کریں گے.....“

ہر ماں نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر یہ سب مذاق سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ اس نے ایک بار پھر آگے بڑھنے کی کوشش کی مگر اس بار ابس نے نہ صرف اس کا راستہ روکا بلکہ اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ کر بوسہ لینے کی کوشش کی۔ یہ عجیب سامنطر تھا جس میں محبت کم اور دھکم پیل زیادہ دکھائی دے رہی تھی۔ ہر ماں خود کواس سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اسے چھوڑنے پر رضامند نہیں تھا۔

”سنوا! ہم لیکی کالڈرن میں چل کر ایک جام محبت پی لیتے ہیں ہماری محبت کی قسم!“ ابس نے پینترابد لتے ہوئے کہا۔

ہر ماں پیچھے ہٹ کر اس کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھنے لگی جیسے اس کے دماغ چل جانے کا شبہ ہو رہا ہو۔ اس نے کچھ سوچ کر کہا۔ ”ٹھیک ہے، میں لیکی کالڈرن ساتھ چلوں گی مگر اس سے پہلے مجھے مالگوؤں سے کچھ ضروری بات چیت کرنا ہے۔ دیکھو رون! اگر اس میں تمہاری کوئی چال ہوئی تو مارن کی ڈاڑھی کی قسم! اوہ بھی تمہیں میرے ہاتھوں سے بچانہیں پائے گا۔ سمجھ گئے“

ہر ماں اور ہیری دونوں واپس مڑے اور اسی راستے کی طرف چل دیئے جہاں سے وہ آئے تھے۔ ابس نے انہیں جاتا ہوا دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا۔ وہ انہیں موڑ کر جاتا ہوا دیکھتا ہا جو نہیں وہ دونوں موڑ پر آنکھوں سے اوچھل ہو گئے تو وہ

پٹا اور دفتر کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ ایک ہی قدم بڑھا پایا تھا کہ ہر ماںی واپس لوٹ آئی۔ اس باروہ اکیلی تھی۔ لبس کا دل پھر دھڑ کرنے لگا۔

”ایک بچہ..... یا پھر ایک چھٹی..... کئی بار تم مجھے تعجب میں ڈال دیتے ہو، رون! اور یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہو۔“ ہر ماںی اس کے قریب آ کر کہا۔

”کیا اسی لئے تم نے مجھ سے شادی نہیں کی تھی..... میری لا جواب و بے مثال حس مزاح کی وجہ سے، ہے نا؟“
لبس نے فوراً چھک کر رون کا گھسا پٹا جملہ بولا۔

ہر ماںی کا چہرہ یکدم سرخ ہو گیا اور وہ مڑی اور تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی موڑ کی طرف بڑھی۔ لبس نے دوبارہ مڑ کر دفتر کے دروازے کی راہ لی۔ وہ ابھی اپنا ہاتھ دروازے کی طرف بڑھا ہی پایا تھا کہ اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔
ہر ماںی ایک بار پھر لوٹ آئی تھی۔ لبس کے ماتھے پر شکن سی پڑ گئی۔ وہ دروازے کی طرف پشت کر کے اسے دیکھنے لگا۔

”مجھے یہاں مچھلی کی بومحسوس ہو رہی ہے، تم نے کہیں..... اوہ میں نے تمہیں لکتنی بار کہا ہے کہ وہ بیہودہ مچھلی والے سینڈو چزمت کھایا کرو۔“ ہر ماںی نے تند مزاج لجھے میں کہا۔

”اوہ مجھے خیال نہیں رہا..... وہ تمہیں پسند نہیں!“ لبس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے، آئندہ ملاقات کرنے سے پہلے وہ لذیذ سینڈو چزنہیں کھاؤں گا۔“ لبس نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔ ہر ماںی نے منه بنا کر ہنکار بھری اور مڑ کر اسے دور چلی گئی۔ اس بار لبس وہیں کھڑا رہا یہاں تک کہ اسے پورا یقین نہیں ہو گیا کہ ہر ماںی واپس لوٹ کر نہیں آئے گی۔ جب کہیں دور لفت کی کھڑ کھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی تو اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر دفتر کا دروازہ کھول دیا۔



منظر 19

وزیرِ جادو کا دفتر

محکمہ جادو کی بالائی منزل پر موجود وزیرِ جادو کے دفتر میں اسکارپیس اور ڈلفی دبکے ہوئے بیٹھے تھے اور وہ لباس کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ انتظار کی گھڑیاں صد یوں جیسی طویل لگ رہی تھیں۔ جب لباس نے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا تو ان کی جان میں جان آئی۔

”یہ سب کرنا بڑا ہی دشوار تھا.....“، لباس نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔

”تم نے اسے شاندار طریقے سے روکا..... ویسے تمہارا کمال دیکھ کر میں بڑی متاثر ہوئی ہوں، دل کرتا ہے کہ میں بھی ویسا ہی کروں۔“، ڈلفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں!“، لباس نے گھبرا کر کہا۔

”مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں تمہیں مبارکباد دوں یا پھر اظہار افسوس کروں..... اپنی ہی ممانی کا یوں کئی بار بوسے لینا معیوب بات نہیں۔“، اسکارپیس نے دھیمی آواز میں کہا۔

”تم نہیں جانتے! انکل رون بڑے دل پھینک اور عاشق مزان شخص ہیں۔ میں تو بس اس کی توجہ بھٹکانا چاہتا تھا کیونکہ اسے مجھ پر شک ہونے لگا تھا..... بہر حال! تم یہ دیکھو کہ میں نے ایسا کر ڈالا ہے.....“، لباس نے صفائی دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے ڈیڈ نے اس بارے میں کیا کہا تھا میں سمجھ نہیں پایا؟“، اسکارپیس نے کہا۔

”لڑکو!“، اچانک ڈلفی نیچ میں بول پڑی۔ ”دیکھو! وہ کسی بھی وقت واپس آ سکتی ہے، ہمارے پاس اس قصے پر بحث کرنے کیلئے زیادہ وقت نہیں ہے.....“

”تم نے سنا کہ اس نے کیا کہا؟“،لبس نے اسکارپیٹس کی طرف دیکھ کر کہا۔

”اب سوچو! ہر ماں اپنے دفتر میں کایا پٹ کو کہاں کہاں چھپا سکتی ہے؟“ ڈلفی نے چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

ہر ماں کے دفتر میں دوسری چیزیں کم، کتابیں زیادہ دکھائی دے رہی تھیں۔ ہر طرف کتابوں کی الماریاں عجیب و غریب کتابوں سے بھری پڑی تھیں۔ لبس نے اسکارپیٹس کے چہرے پر ڈچپسی کے آثار پڑھ لئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسکارپیٹس کتابی کیڑا ہے۔

”میرا خیال ہے کہ انہی الماریوں میں اسے تلاش کرنا چاہئے۔“ ڈلفی نے خود کلامی میں کہا۔ پھر وہ سب الگ الگ الماریوں کی تلاشی لینے لگے۔

”تم نے مجھے یہ بتایا کیوں نہیں؟“ اسکارپیٹس نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

”کہ میرے ڈیڈ نے کہا تھا کہ وہ یہ خواہش کرتے ہیں کہ کاش میں ان کا بیٹانہ ہوتا..... یہ کسی قسم کی گفتگو کے آغاز کیلئے کچھ عجیب بات ہے، ہے نا؟“ لبس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اسکارپیٹس کو کچھ سمجھ میں آیا کہ وہ لبس کی بات کا کیا جواب دے؟

”میں سمجھ سکتا ہوں.....“ اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”وہ والدی مورٹ والی افواہ وہ کورا جھوٹ ہے..... اور تم..... تم تو جانتے ہی ہو..... لیکن کئی مرتبہ میں نے اس کی شدت کو محسوس کیا ہے، جب میں چپکے سے اپنے ڈیڈ کو گھری سوچوں میں ڈوبا ہوا دیکھتا ہوں..... مگر میں اپنے احساسات کیسے بتاؤں؟.....“

”میرے ڈیڈ سے تو بہتر ہے۔“ لبس نے ناگواری کے عالم میں کہا۔ ”مجھے پورا یقین ہے کہ وہ ہمیشہ یہی سوچتے ہوں گے کہ وہ مجھے واپس کیسے پلٹا سکتے ہیں؟“

ڈلفی ان دونوں کی باتوں سے چڑھتی تھی کیونکہ وہ دونوں اصل مقصد کی طرف توجہ دینے کی بجائے کہیں اور مصروف تھے۔ اس نے سختی سے اسکارپیٹس کو ایک کتابوں کی الماری کی طرف کھینچا۔

”مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اپنا وقت بر با نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس چیز کو تلاش کرنا چاہئے جس کیلئے ہم نے اتنا بڑا خطرہ مول لیا۔“ ڈلفی نے انہیں متنبہ کرتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں کہ ہماری دوستی کی کوئی خاص وجہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں..... ایک ایسی وجہ جو ہم دونوں میں مشترک ہے، کیا تم یہ بات جانتی ہو؟ اس کا انعام کچھ بھی ہو..... مہم جوئی کی فطرت کچھ زیادہ مختلف نہیں..... تقریباً!“ اسکار پیئس نے ڈلفی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی نگاہ ایک کتاب پر جنم گئی جو ڈلفی کے عقب میں الماری میں رکھی ہوئی تھی۔ ”کیا تم نے الماریوں میں پڑی ہوئی کتابوں کے عنوانات پر توجہ نہیں کی؟ یہاں کچھ زیادہ سنجیدہ نوعیت کے خطرناک جادو والی کتابیں ہیں..... کچھ منوعہ کتابیں..... کچھ منحوس کتابیں.....“

”بالکل! اگر اسکار پیئس کی توجہ کسی چیز سے ہٹانا مقصود ہو تو اسے لابھریری کی شکل دکھادو۔ میں ایسے ہی نہیں اسے کتابی کیڑا کہتا ہوں۔“ البس نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”یہ تمام کتابیں کسی لابھریری کے منوعہ شعبے کی ہیں جنہیں تاریک جادو سے جوڑا جاتا ہے۔ جیسے یہ کتاب ’تاریک‘ ظلمات کا شیطانی جادو اور یہ پندرہویں صدی کے جاں دشمن چودہ مصرعوں والے جادوئی کلمات‘ ایسی کتابیں تو ہو گورٹس لابھریری کے منوعہ شعبے میں بھی رکھنا منع ہوں گی۔“ اسکار پیئس نے مختلف شلغوم پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

”گنماسایے اور بدر حیں،..... تاریک جادو: خفیہ رہنمائی کی کتاب.....“ البس نے شلف پر پڑی دو کتابوں کے نام پڑھے اور ہنسا۔

”تم صحیح کہتے ہو؟ یہاں کچھ نہ کچھ عجیب ضرور ہے.....“ ڈلفی نے بھی اب کتابوں پر غور کرتے ہوئے کہا۔

”غیر شفاف آتش کی سچی تاریخ، سفاک کٹ جادو اور اس کے خفیہ توڑ.....“ البس نے ڈلفی کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کتابوں کے نام پڑھنا جاری رکھا۔ یہ خاصاً دلچسپ لگ رہا تھا۔

”اوہ یہاں تو دیکھو..... واہ! کیسی شاندار کتاب پڑی ہے، میری آنکھیں، مااضی میں کیسے جھانک سکتی ہیں! مصنفوں سائبیل ٹراویں..... یہ تو فن مستقبل بنی و پیش گوئی سے متعلق ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے، ہر ماہی گرینجر کو اپنے سکول کے ایام میں علم نجوم سے سخت نفرت تھی..... پھر اس ناپسندیدہ کتاب کی یہاں موجودگی.....“

اسکار پیئس نے کچھ سوچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اس کتاب کو شلف میں سے باہر کھینچا مگر وہ اسے صحیح طرح پکڑنہیں پایا اور کتاب اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے جا گری اور کھل گئی۔ اسی لمحے وہ تینوں اپنی جگہ پر چھل پڑے کیونکہ ایک اجنبی آواز کمرے میں گونج اٹھی تھی۔ ایک باریک کا نپتی ہوئی آواز۔

”پہلا یہ کہ پہلا ہی چوتھا ہے ایک مایوس کن نشان، تم اسے سبزہ زار میں تلاش کرنا چاہو گے مگر وہ وہاں بالکل نہیں.....“

انہوں نے چونک کرا دھرا دھر دیکھا مگر وہاں ان تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

”اوہ! یہ کتاب بتیں کرتی ہے..... یہ کچھ عجیب ہے، ہے نا؟“ اسکا رپیس نے کہا۔

”دوسرایہ کہ وہ کم ایماندار ہے جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور گندگی سے آلودہ، بالوں والی ایک انڈے کی بیماری ہے..... تیسرا یہ کہ وہ دونوں ہیں، سب کیلئے ایک پہاڑ جس پر چڑھائی کرنا ہوا اور اس پر راہ کیا تلاش کرنا پڑے.....“
کتاب سے مزید آوازنائی دی۔ اسکا رپیس کا چہرہ متغیر ہو گیا۔

”اوہ یہ تو ایک معتمہ ہے..... یہ کتاب ہمیں معتمدے رہی ہے.....“ لبس نے جلدی سے کہا۔

”شہر کا ایک موڑ اور ندی کی پھسلن.....“ کتاب نے مزید کہا۔

”تم نے ایسا کیا کیا؟“ ڈلفی تعجب سے بولی۔

”میں تو کچھ بھی نہیں کیا..... بس کتاب کو پکڑا تھا اور یہ گر کر خود ہی کھل گئی..... کوئی بات تو ہے! کرہ ارض پر بیتے ہوئے میرے تمام سالوں میں پہلے اس طرح کی کوئی خطرناک بات رونما نہیں ہوئی..... قسم سے!“ اسکا رپیس نے گھبرائے ہوئے لبجے میں کہا۔

اچانک کتاب اپنی جگہ سے اچھلی اور اس نے لبس کو پکڑ لیا۔ لبس اس ناگہانی آفت سے گھبرا اٹھا۔ ”یہ کیا ہے.....؟“ وہ چیخا۔

”اوہ نہیں!“ ڈلفی نے چونکتے ہوئے کہا۔ ”میں سمجھ گئی ہوں، ہر ماہی نے اس کتاب کو ہتھیار بنایا ہے بلکہ اس نے یہاں موجود تمام کتابوں کو ہتھیار بنارکھا ہے، اوہ میں سمجھ گئی۔ کایا پلٹ یہیں چھپایا گیا ہے..... لبس ہمت سے کام لو..... اس کے معمعے کو حل کر دو اور کایا پلٹ تمہارا.....“

”اوہ یہ بات ہے!“ لبس نے کہا اور سوچتے ہوئے بولا۔ ”پہلا ہی چوتھا ہے ایک مایوس کن نشان، تم اسے سبزہ زار میں تلاش کرنا چاہو گے مگر وہ وہاں بالکل نہیں ہے.....“

اگلے یہی لمحے ایک عجیب بات ہوئی جس سے لبس کا رنگ اُڑ گیا۔ کتاب نے اس کا ایک ہاتھ نگل لیا تھا۔ وہ گھبرا

کر کتاب کے منہ سے اپنا ہاتھ باہر کھینچنے کی کوشش کرنے لگا۔

”یہ کوشش بیکار ہوگی۔ معنے پر توجہ دو۔“ ڈلفی نے متنبہ کرتے ہوئے کہا۔

”مایوس کن نشان.....“ البس نے دوبارہ بڑھا کر ایسا۔ ”سبرہ زار میں نہیں..... گندگی سے آلو دہ..... انڈے جیسی بیماری..... کم ایماندار جودو پاؤں پر چلتے ہیں یعنی وہ چلتے ہی نہیں اُڑتے ہیں۔ اُڑنے والے بد بودار جانور..... جو مایوس کن ہیں..... سبرے والی جگہ پسند نہیں کرتے“

”اوہ یہ تروح کھجڑ ہیں..... اس کی طرف اشارہ ہے۔“ ڈلفی نے جو شیلے لبجھ میں کہا مگر اگلے ہی لمحے کتاب نے البس کو چھوڑ کر اپنا منہ چوڑا کیا جیسے وہ کچھ کہہ رہی ہوا اور اس کتاب کی الماری نے اپنا منہ پھاڑ کر پلک جھیکتے ہی ڈلفی کو نگل گئی۔ یہ دیکھ کر البس کے بدن میں کپکپا ہٹ طاری ہو گئی۔

”گھبراو نہیں! تمہیں فوراً روح کھجڑ کی کتاب کو ڈھونڈنا ہو گا۔ جلدی کرو۔“ الماری کی گھرائی میں سے ڈلفی کی ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ڈلفی! یہ سب کیا ہو رہا ہے.....؟“ البس نے چھینتے ہوئے کہا۔

”البس اپنی توجہ اصل معاملے کی طرف دو!“ اسکار پیئس نے فوراً کہا۔ ”تمہیں روح کھجڑوں کی کتاب ڈھونڈنا ہو گی۔ ویسا ہی کرو جیسا وہ کہہ رہی ہے، مگر ذرا احتیاط سے.....“

البس نے تیزی سے الماریوں پر نظر درڈرائی اور تیزی سے کتابوں کے نام پڑھنے لگا۔

”ہاں یہ رہی!“ البس نے فاتحانہ آواز سنائی دی۔ ”روح کھجڑ، اذقیان کی سچی تاریخ۔“

جونہی البس نے اس کتاب کو باہر کھینچنے کی کوشش کی تو وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹ گیا کیونکہ کتاب شلف میں سے نکل کسی پرندے کی مانند ہوا میں اُڑنے لگی تھی۔ وہ سیدھی سکار پیئس کی طرف بڑھی تاکہ اسے پکڑ لے مگر اسکار پیئس کو شاید اس بات کا اندازہ ہو چکا تھا، اس نے جلدی سے غوطہ بھرا اور ایک طرف چھلانگ لگادی۔ روح کھجڑ والی کتاب کی الماری پوری کوشش کر رہی تھی کہ وہ اسکار پیئس کو پکڑ کر نگل جائے۔ البس کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟

”میں پنجھرے میں ہی پیدا ہوا۔“ اچانک کتاب کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ”مگر اس کے صدر میں، میں نے اسے توڑ دیا۔ میرے اندر جو بد صورتی ہے، مجھے اس سے آزاد کر دو، اس چیز سے جس نے میری راہ روک رکھی ہے.....“

”اوہ یہ تو والدی مورٹ ہے.....“، لبس نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمبھے کھٹک کی سی آواز سنائی دی اور ڈلفی کو الماری نے یوں اگل دیا جیسے اسے قے آگئی ہو۔ ڈلفی زمین پر گرگئی۔

”جلدی کرو..... ہمارے پاس وقت کم ہے!“، ڈلفی نے لبس کو چیخ کر کہا۔

مگر اگلا لمحہ اور بھاری ثابت ہوا کیونکہ اسی الماری نے ایک بار پھر اسے نگل لیا تھا اور وہ ان کی نظر وہن سے او جھل ہو چکی تھی حالانکہ لبس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے کی کوشش بھی کی تھی مگر اسے دریہ ہو گئی تھی۔

”ڈلفی..... ڈلفی.....“، لبس بری طرح سے چیخا۔

”کیا تم نے خیال نہیں کیا لبس!“، اچانک اسکار پیس کی سنجیدہ آواز گونجی۔ ”وہ پہلے جیسی ہو گئی ہے۔ بھیس بدل مرکب کا اثر ختم ہو چکا ہے.....“

”اوہ! میں نے اس طرف توجہ نہیں کی کیونکہ میرا دھیان تو بس اس طرف تھا کہ کہیں اسے الماری دوبارہ کھانہ جائے..... چلو ڈھونڈو..... کوئی راستہ ڈھونڈو.....“، لبس نے بدحواسی سے کہا۔
اسے ایک کتاب دکھائی دی، اس نے فوراً اسے پکڑ لیا۔

”سلے درن کا حقیقی وارث..... تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟“، لبس نے مڑ کر کہا مگر وہاں اسکار پیس موجود نہیں تھا۔ قریب والی الماری ہل رہی تھی جیسے ڈکار لے رہی ہو۔

”لبس..... لبس.....“، الماری کے اندر سے اسکار پیس کی دبی ہوئی آواز سنائی دی۔

لبس تیزی سے بھاگتا ہوا اس الماری کے پاس آیا مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرے؟ وہ دیوانگی کے عالم ادھر ادھر دوڑ رہا تھا۔

”ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے!“، اس نے رُک کر خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ ”مجھے یہ نہیں کرنا..... مجھے والدی مورٹ کی کتاب ڈھونڈنا ہے..... کہاں ہے، والدی مورٹ.....؟“

وہ الماریوں میں سمجھی ہوئی کتابوں پر نظریں ڈالتا ہوا بھاگ رہا تھا۔ وہ ایک الماری کے سامنے جا کر رُک گیا جہاں ایک کتاب کا عنوان چمک رہا تھا۔

”مارولو..... ایک سچائی!“، لبس نے عنوان پڑھا۔ ”میرا خیال ہے یہی ہے.....“

اس نے ہاتھ بڑھا کر کتاب کو باہر کھینچنے کی کوشش کی مگر وہ بھی اس کے ہاتھ میں آسکی بلکہ شلف میں سے نکل کر ہوا میں اڑنے لگی۔ اس میں چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں اور اس میں ایک تخت بستہ اور سردا آواز سنائی دینے لگی۔

”میں وہ عفریت ہوں جسے تم نے کبھی نہیں دیکھا۔

میں تم ہو اور تم میں ہوں، ایک نادیدہ آواز ہوں۔

جونکھی تمہارے آگے ہوں اور کبھی تمہارے پیچھے۔

ہر پل ساتھ رہنے والی اور ہر پل چسپاں رہنے والی۔“

اسی لمحے البس کا ہاتھ کتاب کے منہ سے باہر آگیا۔ اس کی نگاہ سامنے آئیں پر پڑی تو اسے معلوم ہو گیا کہ بھیس بدل مرکب کا اثر ختم ہو چکا تھا۔ وہاب اپنی اصلی صورت میں آچکا تھا۔

”البس..... کچھ کرو!“ اسے اسکارپیس کی دبی دبی آواز سنائی دی۔

”میں کوشش کر رہا ہوں..... تم بس اپنا دھیان معنے پر دو اور اس کا حل سوچو!“ البس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے اس الماری کے گرد گھوم کر دیکھا جس نے اسکارپیس کو نگل رکھا تھا۔ جیسے وہ اسے باہر نکالنے کی راہ ڈھونڈ رہا ہو۔

”تمہارے مشورہ کا شکریہ!“ اسکارپیس کی تمثیرانہ آواز سنائی دی۔ ”میں جیسی حالت میں ہوں، اس میں تو کچھ بھی نہیں سوچ سکتا..... ایک نادیدہ آواز..... اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ آہ! مجھ میں بس ایک ہی خوبی ہے کہ جب مجھے سوچنے کی ضرورت ہوتی ہے تو میں بالکل بھی نہیں سوچ پاتا.....“

اسی لئے ایک کتاب نے اس پر حملہ کر دیا اور اپنے بھیاں کچوڑے منہ میں اپنے اندر کھینچنا شروع کر دیا۔ وہ اس کے مقابلے میں کچھ نہیں کر پا رہا تھا اور اب اس کے دل و دماغ میں خوف سراہیت کرنے لگا تھا۔ اس کی ہمت جواب دے رہی تھی۔ بھیس بدل مرکب کا اثر ختم ہو چکا تھا۔ اگر ہر ماں نی اس وقت وہاں پہنچ جاتی تو وہ تینوں رنگے ہاتھوں پکڑے جاتے..... وقت تیزی سے ان کے ہاتھ سے پھسلتا جا رہا تھا۔ اچانک ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور سب کتابیں اپنی اپنی الماریوں سے باہر نکل آئیں اور یوں لگا جیسے کتابوں کی بارش ہونے لگی ہو۔ سکارپیس بھی پھسلتا ہوا باہر آچکا تھا اور اب وہ کتابوں کے حملوں سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”نہیں نہیں..... تم نہیں ہو..... سائبل ٹراؤ لینی نہیں!“، اسکا رپیئس چیخا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ کتابیں اسے نگلنے کی کوشش کر رہی تھیں اور وہ ان سے بچنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔ ایک کتاب کا داؤ چل گیا اور اس نے سکارپیئس کا نچلا دھڑا پنے منہ میں ڈال کر نگل لیا۔ اس نے بھر پور مزاحمت کی مگر اس کا نچلا دھڑ کتاب کے منہ میں دھنستا چلا گیا۔

”یہ سب غلط ہے..... البس! کیا تم مجھے سن سکتے ہو؟ یہ سب کا یا پلٹ کو پوشیدہ رکھنے کی چالیں ہیں انہیں ناکام بنانا ہو گا.....“

دوسری طرف البس کی حالت بھی اسکا رپیئس سے کچھ مختلف نہیں تھی۔

”تم بھی سوچو..... تم بھی سوچو، اسکا رپیئس!“، البس نے چیخ کر کہا مگر اسے یقین ہونے لگا کہ اس کی آواز زیادہ دور تک نہیں جا پائی تھی کیونکہ پورے کمرے میں کتابوں کی غراہیں، سنساہیں اور دھماچوکڑی کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

”ہمیشہ ساتھ رہنے والا..... چسپاں..... کبھی آگے..... کبھی پیچھے..... اوہ نہیں! میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا؟ یہ تو آسان تھا۔ یہ تو سایہ ہے..... سایہ..... اوہ وہ کتاب کہاں گئی؟..... گنمام سائے اور بدرجیں..... مجھے اسے تلاش کرنا ہو گا۔“، البس نے بڑا کر کہا۔

اس نے پورا ذرگا کر خود کو کتاب کی چنگل سے چھڑایا اور ایک الماری کے اوپر چڑھ گیا۔ وہ اب عقابی نظرؤں سے مطلوبہ کتاب تلاش کر رہا تھا جو ایک شلف میں ابھی تک موجود تھی۔ جو نہیں اسے وہ دکھائی دی تو وہ پوری قوت سے اس کی طرف بھاگا اور اس الماری پر چڑھ کر کتاب تک پہنچ گیا۔ اس نے مضبوط گرفت کے ساتھ کتاب کو پکڑا اور باہر کھینچ لیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ کتاب ہوا میں پرواز نہ کر پائے کیونکہ اس طرح معمولوں کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا تھا۔ جو نہیں کتاب اپنی جگہ چھوڑ کر اس کے ہاتھ میں آئی تو یکدم سناٹا چھا گیا۔ تمام شوریوں ختم ہو گیا جیسے کسی نے بٹن دبا کر بند کر دیا ہو۔ ہوا میں بکھری ہوئی کتابیں جو ادھر ادھر اڑ رہی تھیں، خاموشی سے اپنی اپنی جگہوں پر واپس چلی گئیں۔ اسی وقت اسکا رپیئس اور ڈلفی بھی نمودار ہو گئے۔ الماریوں نے انہیں باہر اگل دیا تھا۔ البس کے چہرے پر خوشی سی پھیل گئی۔

”اوہ واقعی..... ہم نے انہیں شکست دے دی..... شکست دے دی!“، اسکا رپیئس چہکتا ہوا بولا۔ ”ہم نے پوری لاہری ری کو گھٹنے ٹکنے پر مجبور کر دیا.....“

”ڈلفی کیا تم ٹھیک ہو؟“، البس نے پوچھا۔ ڈلفی کا چہرہ ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”ہاں!..... یہ جنگ خاصی اعصاب شکن تھی، ہے نا؟“ ڈلفی نے بو جھل مسکراہٹ سے کہا۔

اچانک البس کی نظر اسکار پینس پر پڑی جس نے ایک کتاب کو اپنے سینے سے بری طرح لگا رکھا تھا۔

”یہ کیا ہے؟..... اس کے اندر کیا ہے؟“ البس نے تعجب سے پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے کھول کر دیکھنا چاہئے۔“ ڈلفی نے قریب آتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے البس اسے روک پاتا۔ اسکار پینس نے کتاب کو کھول دیا۔ کتاب کے اوراق کے اندر چھوٹا سا خلا دکھائی دے رہا تھا، اس میں عجیب سی سنہری روشنی پھوٹ رہی تھی، وہ تینوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ سنہری زنجیر میں لپٹا ہوا ایک چھوٹا سا کایا پلٹ تھا جو کسی قدیمی گھری کی طرح دکھائی دیتا تھا۔

”واہ! ہم اسے تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے..... ہم نے کایا پلٹ تلاش کر لیا..... البس! قسم سے مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے..... ہم نے اسے تلاش کر لیا.....“ اسکار پینس کی جوش بھری آواز کمرے کی خاموشی میں گونج رہی تھی۔

”دوسٹ! قسمت ہمارا ساتھ دے رہی ہے۔ ہم نے اسے پالیا ہے۔ اب ہمارا الگا قدم سیدھا رک ڈیگوری کی زندگی بچانا ہے۔ چلو! ہم اپنے مقصد کی طرف بڑھتے ہیں۔ یہ تو صرف ہمارے عجیب و غریب سفر کی شروعات ہے.....“ البس نے پر عزم لبھ میں کہا۔

”اس شروعات نے ہمیں آدھا قتل کر ڈالا ہے۔ خیر چلو! امید کرتا ہوں کہ انجام بخیر ہو گا۔“ اسکار پینس نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ تینوں کے چہرے پر خوشی بھرے جذبات محل رہے تھے اور وہ اپنی مہم جوئی کیلئے خاصے پر جوش دکھائی دے رہے تھے۔



دوسری ایکٹ

ہیری پٹر اور بد بخت بچہ

منظر 1

سیڑھیوں کے نیچے والا نہا گودام

”ہیری..... ہیری..... ان برتوں کو ابھی تک دھویا کیوں نہیں کیا؟ یہ کتنے گندے ہیں..... ہیری..... ہیری پوٹر..... اٹھو جلدی.....“ پتونیہ آنٹی کی چیختی ہوئی باریک آواز گونج رہی تھی۔ ننھے ہیری نے چونک کراپی آنکھیں کھولیں اور انہیں مسلتے ہوئے سراٹھا کردیکھا جہاں پتونیہ آنٹی غصیلی نظروں سے اسے گھور رہی تھیں۔

”پتونیہ آنٹی! کیا وقت ہو گیا ہے؟“ ننھے ہیری نے پوچھا۔

”بہت دیر ہو چکی ہے.....“ پتونیہ آنٹی نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ”کیا تم جانتے ہو کہ جب ہم نے تمہیں اپنے ہاں رکھنے کی رضامندی ظاہر کی تھی تو ہم نے یہ سوچا تھا کہ ہم تمہیں سدھار لیں گے..... تمہاری شخصیت نکھار دیں گے..... تمہیں ایک مکمل انسان بنادیں گے۔ مگر اب ہمیں یہ احساس ہو رہا ہے کہ ہم تمہیں وہ سب نہیں بنایاں جس کی ہمیں تمنا تھی۔ تم ایک نالائق اور کند ماغ بچے ہو..... تم نے ہمیں ہر موڑ پر ما یوس کیا ہے؟“

”میں کوشش کر رہا ہوں.....“ ننھے ہیری نے آتی ہوئی جماں روکتے ہوئے کہا۔

”تمہاری کوشش کا میاب نہیں ہو پا رہی ہے، ہے نا؟“ پتونیہ آنٹی نے طنزیہ لبھے میں کہا۔ ”بالکل ان گلاسوں کی طرح، جن کے اندر ابھی تک چکناہٹ موجود ہے اور ان کی ساری چمک دمک ماند پڑ گئی ہے، اور وہ برتن..... انہیں بھی ٹھیک طور پر نہیں مانجھا۔ اب چلو! جلدی اٹھو اور ان سب برتوں کو اچھی طرح مانجھو..... اُف کتنے سست ہو!“

نخاہیری بستر سے نیچے اتر اتو اپنے پا جائے میں گیلے پن کا احساس ہوا۔ اس نے سر جھکا کر خود کو ٹھوپلا۔

”اوہ نہیں!..... اوہ نہیں!“ پتونیہ آنٹی چیختی ہوئی بولیں۔ ”یہ تم نے کیا کر دیا؟ تم نے پھر سے بستر گیلا کر دیا.....؟“ پتونیہ آنٹی نے غصے سے اسے ایک طرف دھکیلا اور بستر کی چادر ایک کونے سے پکڑ کر کھینچ لی۔ ”روز..... روز..... میں اب

یہ بالکل برداشت نہیں کروں گی۔“

”معاف کر دیجئے پتو نیا آنٹی!..... دراصل..... میرا خیال ہے کہ رات کو مجھے ایک ڈراونا خواب دکھائی دیا تھا.....“

نخے ہیری نے سر جھکا کر دھیمی آواز میں کہا۔

”تم نہایت گندے اور گھٹیا لڑکے ہو۔ صرف جانور ہی اپنے بستر گیلا کرتے ہیں۔ تم تو ان چھوٹے جانور سے بھی بدتر بچے ہو۔“ پتو نیا آنٹی نے غصے اور نفرت سے کہا۔

”وہ خواب میرے ممی ڈیڈی کے بارے میں تھا۔ میرا خیال ہے کہ میں نے انہیں دیکھا تھا..... میں انہیں دیکھا تھا..... مرتب ہوئے!“ نخے ہیری نے معصومیت بھرے لمحے میں کہا۔

”مجھے تمہاری ان گھٹیا کہانیوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ سمجھے!“ پتو نیا آنٹی نے کڑک کر کہا۔

”میں نے دیکھا کہ وہاں کوئی آدمی موجود تھا، میرے ممی ڈیڈی کے پاس..... وہ کچھ چیخ کر کہہ رہا تھا..... ادا کاوا..... شاید اکابر ادا..... ادا..... پھر وہاں مجھے کسی بڑے سانپ کے پھنکارنے کی آواز سنائی دی۔ میں اپنی ممی کی چینیں بھی سن رہا تھا.....“ نخے ہیری نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ پتو نیا آنٹی کے چہرے پر لمبے بھر کیلئے عجیب سارنگ آیا مگر وہ فوراً سنبھل گئیں۔

”اگر تم واقعی اپنے ممی ڈیڈی کی موت کا خواب دیکھ رہے تو تمہیں ٹریفک کا شور سنائی دینا چاہئے تھا۔ ٹاروں کی زمین سے چرچراہٹ کی آواز سنائی دینا چاہئے تھی اور پھر ایک زوردار لکر کے خوفناک دھماکے کی، کیونکہ تمہارے ماں باپ ایک کار حادثے میں ہلاک ہوئے تھے۔ تم یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہو۔ مجھے نہیں لگتا کہ تمہاری ممی کو اتنا وقت مل پایا ہو گا کہ وہ چیخ سکتی۔ بس بہت ہو گیا، میں اس بارے میں اور زیادہ گھر ائی میں بات نہیں کرنا چاہتی۔ یہ اپنے بستر کی چادر لو اور جا کر اسے اچھی طرح دھوؤ۔ بالکل صاف سترھی دھلانا چاہئے۔ اس کے بعد باور پی خانے میں پہنچو اور تمام جھوٹے برتن مانجھو۔ مجھے یہ سب دوبارہ دہرانا نہ پڑے، تم سمجھ گئے ہو.....“

وہ سیڑھیوں کے نیچے نخے گودام کا دروازہ بند کر کے چلی گئی تھیں۔ نخا ہیری ہاتھ میں گیلی چادر پکڑے ہوئے خاموش کھڑا تھا۔ وہ تنہا تھا اور ہر طرف گھری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دروازے بند ہوتے ہی انہیں ہیرا چھا گیا تھا۔ پھر کہیں سے روشنی کی کرن پھوٹی اور نخے گودام کے بجائے اس کے چاروں طرف سر سبز درخت دکھائی دینے لگے۔ وہ کسی جنگل

میں کھڑا تھا، مگر وہ تنہا نہیں تھا۔ اس کے سامنے البس کھڑا تھا جو اسے عجیب نظر وہ سے گھور رہا تھا۔ اس نے گھبر اکرا آنکھیں بند کر لیں اور جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو وہ اپنے نئے گودام میں ہی کھڑا تھا جہاں ہر طرف عجیب ساندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں گیلی چادر اب تک موجود تھی۔ اس نے آنکھیں پھاڑ کر چاروں طرف دیکھا مگر البس اسے کہیں دکھائی نہیں دیا۔ اچانک کہیں سے سانپ کی پھنکا رسانی دی۔ وہ خوفزدہ ہو کر سمت سا گیا۔ سانپ کچھ کہہ رہا تھا..... ہاں! وہ مار باشی زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ ہیری نے اپنے کان آواز پر لگادیئے، تاکہ وہ سن سکے۔

”وہ آرہا ہے..... وہ آرہا ہے.....“

اسے وہ الفاظ پوری طرح سمجھ میں آرہے تھے لیکن وہ اس آواز کو پہچاننے میں بھی ذرا سی غلطی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ والڈی مورٹ کی ہی آواز تھی جو اسے اپنی تخت بستہ اور سانپ جیسے پھنکا رتی ہوئی آواز میں پکار رہا تھا۔

”ہیری یہی یہی پوٹر،“



منظر 2

پوٹر ہاؤس کا زینہ

ہیری نے آنکھیں پھاڑ کر اندر ہیرے میں دیکھا۔ وہ پسینے میں پوری طرح نہایا ہوا تھا مگر اب وہ زمین پر کھڑا نہیں تھا بلکہ وہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کی سانسیں تیز تیز چل رہی تھیں اور دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے وہ کراہ رہا تھا۔ اس نے ما تھے کا پسینہ پوچھا اور ہاتھ بڑھا کرتا پائی پرانی اور چھڑی کو ٹوٹا۔ عینک لگانے کے بعد اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”اجالا ہو.....“ بیدروم میں ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ ہیری نے سر گھما کر دیکھا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ جیتنی پوری طرح بیدار تھی اور اس کی طرف فکر مندی سے دیکھ رہی تھی۔

”کیا تم ٹھیک ہو، ہیری؟“ اس نے تشویش بھرے لبھے میں پوچھا۔

”ہاں.....شاپنگیں!.....میں سور ہا تھا.....“ ہیری نے بجھے ہوئے لبھے میں کہا۔

”وہ تو میں جانتی ہی ہوں!“ جیتنی نے فوراً کہا۔

”مگر تم کیوں نہیں سور ہی تھی؟.....کیا کوئی خبر آئی ہے.....کوئی الویا.....“

”ایسا کچھ نہیں ہے.....مگر کیا ہوا؟“ جیتنی نے بجھے ہوئے لبھے میں کہا۔

”میں خواب دیکھ رہا تھا.....میں ڈرسلی ہاؤس کے سیڑھیوں والے گودام میں تھا.....میں نے وہاں اسے سنا.....والڈی مورٹ کو.....بالکل واضح طور پر.....“ ہیری نے کہا۔

”والڈی مورٹ کو.....؟“ جیتنی نے پریشانی کے عالم میں دوہرایا۔

”ہاں!.....اور میں کچھ اور بھی دیکھا.....البس کو سرخ چونے میں ملبوس.....اس نے ڈرم سڑاگ سکول کا چوغہ پہن رکھا تھا.....“ ہیری نے خلا میں دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اس منظر کو دوبارہ دیکھ رہا ہو۔ وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا

اچانک اس کی آنکھوں میں چمک ابھری اور چہرے کے عضلات کھینچ گئے، جیسے اسے کچھ سمجھ میں آگیا ہو۔

”جینی! میرا خیال ہے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ کہاں ہے؟“

جینی فوراً بستر سے اٹھ بیٹھی اور اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔



منظر 3

ہیڈ مسٹر کا دفتر - ہو گورلُس سکول

ہیری اور جینی ہو گورلُس میں موجود تھے۔ ہیڈ مسٹر کا دفتر پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ وہ ویسا تو بالکل نہیں تھا جیسا ڈبل ڈور کے زمانے میں ہوا کرتا تھا مگر اس کی صفائی سترہائی پہلے کی نسبت زیادہ شاندار لگ رہی تھی۔ ڈبل ڈور کے عجیب و غریب جادوئی آلات بھی اب وہاں موجود نہیں تھے۔ کھڑکیوں پر نفس پر دے لٹک رہے تھے اور فرشی قالین بالکل نیاد کھائی دیتا تھا۔ ہو گورلُس سکول کی ہیڈ مسٹر مسٹر امیک گوناگل اپنی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں اور عجیب نظر وہ سے ہیری کی طرف دیکھ رہی تھیں جو بے جینی کے عالم میں دفتر کے بیچوں بیچ ٹھہر رہا تھا۔ جینی ایک کرسی پر بیٹھی تھی اور اس کے چہرے پر پریشانی جھلک رہی تھی۔ جب سے ہیری نے اسے ابس کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ خاصی مضطرب ہو گئی تھی۔

”اور ہم یہ بات قطعی طور پر نہیں جانتے ہیں کہ وہ تاریک جنگل میں کہاں ہیں؟“ پروفیسر میک گوناگل نے گھمبیر آواز میں کہا۔

”مجھے کچھ واضح معلوم نہیں.....“ ہیری نے روکتے ہوئے کہا۔ ”یہ بات تو صاف ہے کہ ایک عرصہ بیت گیا ہے، میں ان خوابوں سے نجات پا گیا تھا..... مگر ابس وہی ہے، یہ بات مجھے معلوم ہے۔“

”ہمیں انہیں فوراً ڈھونڈ نے کیلئے جانا چاہئے جتنا جلدی ممکن ہو سکے۔“ جینی نے کہا۔

”میں نے پروفیسر لانگ بامُم کو بلوایا ہے، اسے تمہارے ساتھ جانا چاہئے کیونکہ وہ تاریک جنگل کے چپے چپے سے واقف ہو چکا ہے، عجیب و غریب پودوں کے سلسلے میں اس کا تاریک جنگل میں آنا جانا لگا رہتا ہے..... مجھے لگتا ہے کہ اس کا ساتھ تمہارے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا۔“ پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

اسی لمحے ایک زنائے کی سی آواز سنائی دی اور سب لوگ چونک کر پتھر میلے آتشدان کی طرف دیکھنے لگے جہاں سبز شعلوں کی آگ بھڑک رہی تھی۔ ایک ہیوالا سادھاں دیا جو لمبے بھر بعد ہر ماں میں بدل گیا۔ ہر ماں گھومتی ہوئی آتشدان سے باہر نکل آئی۔

”کیا یہ اطلاع صحیح ہے..... میں تمہاری مدد کیلئے آئی ہوں۔“ ہر ماں نے جلدی سے کہا۔

”وزیر جادو!“ پروفیسر میک گوناگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ”ویسے مجھے اس بات کا کم ہی امکان ہے کہ وہ لوگ وہاں.....“

”اوہ! یہ میری غلطی ہے۔“ جینی نے پروفیسر میک گوناگل کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔ ”میں نے ہی انہیں ہدایت کی کہ وہ روز نامہ جادوگر کا خصوصی ضمیمہ جاری کریں تاکہ ہماری معاونت کرنے والے ہر قسم مدد فراہم کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہیں.....“

”ٹھیک ہے..... بہت خوب!..... یعنی میں یہ امید رکھوں کہ ابھی کچھ اور لوگ بھی آئیں گے.....“ پروفیسر میک گوناگل نے خشک لہجے میں کہا۔

اسی وقت آتشدان میں آگے کے سبز شعلے ایک بار پھر بھڑکنے لگے۔ بھڑکیلئے لباس میں ملبوس رون وہاں نمودار ہوا۔ اس نے گلے میں کھانا کھانے والا نیکپن باندھ رکھا تھا۔ وہ پوری طرح سے راکھ میں آلو دھو تھا۔ اس نے ہاتھ پھیر کر سر پر سے راکھ جھاڑی تو پروفیسر میک گوناگل کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

”اوہ! مجھ سے کچھ چھوٹ تو نہیں گیا.....“ رون نے ڈرامائی انداز میں کہا۔ ”دراصل میں یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ مجھے ہو گورٹس کے سفر کیلئے کونسا سفوف انتقال استعمال کرنا چاہئے، خیر میں نے باور پی خانے میں موجود ایک سفوف سے کام لیا اور شکر ہے کہ میرا تجربہ کامیاب ہی رہا، ورنہ جانے کہاں پہنچ گیا ہوتا؟“ اس نے بے ڈھنگے انداز میں گلے میں سے نیکپن ہٹایا تو راکھ ہوا میں اڑنے لگی۔ ہر ماں نے گھور کر اس کی طرف دیکھا تو اس نے ڈھٹائی سے پوچھا۔ ”کیا ہوا؟“

اس سے پہلے کہ ہر ماں اسے کوئی جواب دے پاتی کہ آتشدان کی آگ ایک بار پھر سبز شعلوں میں بدل گئی اور اس میں سے ڈریکو ملفواۓ گھومتا ہوا باہر نکلا۔ وہ بھی خاک اور راکھ سے اٹا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بدحواسی چھائی ہوئی

تھی۔ وہ وہاں پہنچ کر سنبھل نہ پایا اور قالین پر گر گیا۔ اس نے خود سنبھالا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے بدن سے راکھا اڑائی تو پروفیسر میک گوناگل کی استخوانی گرفت اپنی چھڑی پر مضبوط ہو گئی۔

سب لوگ تعجب بھری نظرؤں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ ان میں سے کسی کو بھی کم از کم اس کی آمد کی توقع تو ہرگز نہیں تھی۔

”اوہ منروا! آپ کے قالین کو گندار کرنے کیلئے معاف چاہتا ہوں۔“ ڈریکو نے جلدی سے پروفیسر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ اگر آپ کے کمرے میں آتشدان موجود ہو تو آپ کو اس سب کیلئے خود کو ذہنی طور تیار رکھنا پڑے گا.....“ پروفیسر میک گوناگل نے بے بسی کے عالم میں کہا اور پھر اپنی چھڑی لہرا کر قالین پر گری ہوئی راکھ کو وہاں سے اوچھل کر دیا۔

”تمہاری یہاں موجودگی میرے لئے تعجب کا باعث ہے ڈریکو!“ ہیری نے کہا۔ ”جہاں تک میں سوچتا ہوں، تمہیں تو میرے خوابوں پر بھی یقین ہی نہیں تھا.....“

”مجھے آج بھی نہیں ہے، ہیری پوٹر!“ ڈریکو نے درشتگی کے ساتھ جواب دیا۔ ”مگر تمہاری قسمت پر ضرور ہے، میں یہ بات اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ ہیری پوٹر ہر اس جگہ پر موجود ہوتا ہے جہاں کچھ نہ کچھ ہونے والا ہوتا ہے۔ میں تو صرف اس لئے یہاں آیا ہوں کیونکہ یہ میرے اکلوتے بیٹی کی سلامتی کا سوال ہے، اور مجھے اپنا بیٹا ہر قیمت پر صحیح سلامت چاہئے.....“

”آپس میں بحث کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔“ جینی نے پیچ میں مداخلت کرتی ہوئی بولی۔ ”چلو! تاریک جنگل میں چلتے ہیں اور وہاں دونوں بچوں کو تلاش کرتے ہیں۔“



منظر 4

تاریک جنگل کی گھرائی

گھنے درختوں کے بیچوں نیچ وہ تینوں کھڑے تھے۔ تیز ہوا چل رہی تھی اور جنگل کے درخت اپنے پتوں کا شور برپا کئے ہوئے تھے۔ ڈلفی، لبس سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی جبکہ اسکا پیس ان دونوں کے درمیان ایک درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ ڈلفی اور لبس کی چھڑیاں ہاتھوں میں تھیں اور ایک دوسرے کی طرف اُٹھی ہوئی تھی۔

”دُنہستم.....، لبس کی آواز گوئی۔

ڈلفی کے ہاتھوں سے چھڑی نکل گئی اور ہوا میں اُڑنے لگی۔ ڈلفی نے ہوا میں چھڑی کی طرف دیکھا اور مسکرائی۔ ”تم اب کافی ماہر ہو گئے ہو۔ یہ جادوئی کلمہ اب پہلے کی بُسبت کافی اچھا کام کر رہا ہے۔“ ڈلفی نے ستائشی لمحے میں کھا اور اس کے پاس آگئی، اس نے اپنی چھڑی واپس لی اور دوبارہ بولی۔ ”مجھے یقین ہے کہ اب تم کسی بھی فرد کو نہتا کرنے میں آسانی سے کامیاب ہو جاؤ گے۔“

”دُنہستم.....، لبس نے ایک بار پھر اپنی چھڑی لہرائی۔ ڈلفی کی چھڑی دوبارہ اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اُڑنے لگی۔

”اور اب ہمیں ایک فتح مل چکا ہے۔“ اس نے ہنسنے ہوئے کھا اور دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجانے لگی۔ ”ویسے یہ سچ ہے کہ میں پہلے کبھی صحیح طور پر جادو نہیں سیکھ پایا تھا۔“ لبس نے ڈلفی کی چھڑی واپس لوٹاتے ہوئے کھا۔ اس کے لمحے میں عجیب خوشی اور سرشاری جھلک رہی تھی۔ اسکا پیس کچھ فاصلے پر بیٹھا اپنے گھرے دوست کو ایک ایسی لڑکی سے گھل مل کر با تین کرتا ہوا دیکھ رہا تھا جو انہیں چند دن پہلے ملی تھی۔ اسے اپنے اندر عجیب سی کشمکش محسوس ہو رہی تھی، ایک طرف اسے لبس کی کامیابی پر خوشی ہو رہی تھی تو دوسری طرف لبس کا ڈلفی سے یوں بے تنکف ہونا بے حد

شاک گز رہا تھا۔

”میں بھی کندڑ ہن تھی.....“، ڈلفی نے مسکرا کر کہا۔ ”پھر خود بخود میرے دماغ میں روشنیاں جمکنے لگیں اور اس نے کام کرنا شروع کر دیا۔ پہلے مجھے یہ سب بڑا عجیب سالاگا مگر میں خوش ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ تمہارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ میں کوئی ایسا دعویٰ نہیں کر رہی ہوں کہ میں کوئی شاندار جادوگر نی ہوں مگر..... مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تمہارے اندر کا دبا ہوا جادوگر اب کرو ٹیں لینے لگا ہے اور وہ وقت دور نہیں جب تم ایک شاندار جادوگر بن جاؤ گے، لبس پوٹر!“

”تو پھر تمہیں ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہنا چاہئے اور مجھے سکھاتے رہنا چاہئے۔“، لبس نے جلدی سے کہا۔

”یقیناً..... میں تو ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی رہوں گی کیونکہ اب ہم دونوں دوست ہیں، ہے نا؟“، ڈلفی نے گھرے لبھ میں کہا۔

لبس اس کی بات سن کر شرم سا گیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔

”بالکل..... ہم بالکل دوست ہیں..... بالکل!“

”شاندار..... میرے باخھو دوست.....“، ڈلفی نے چھکتے ہوئے کہا۔

”یہ باخھو کیا ہوتا ہے؟“، اسکا پیس نے تعجب بھرے لبھ میں پوچھا۔

”ایک ایسا جادوگر..... جو جادو کرنا سیکھ سکتا ہو..... میرا خیال ہے کہ یہ شروعات ہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ میں پہلے ناکارہ تھا..... مگر اب میں جادو سیکھ پا رہا ہوں۔“، لبس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”سنوا! میں نے سکول جانے کا راستہ تلاش کر لیا ہے، کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ ہمارے کام آئے گا۔“، اسکا پیس نے گفتگو میں لچکی لیتے ہوئے کہا۔

”بالکل.....“، ڈلفی نے مختصرًا جواب دیا۔

”ہماری منصوبہ بندی نہایت شاندار ہے۔ اگر سیدر ک سفر یعنی ٹورنامنٹ میں اپنا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہ جاتا ہے تو وہ والدی مورث کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچ سکتا ہے کیونکہ جب وہ جیتنے گا ہی نہیں تو پھر ٹورنامنٹ میں کیسے رہ پائے گا، ہے نا؟“، لبس نے جو شیلے لبھ میں کہا۔

”ہاں! مجھے تمہاری ساری بات سمجھ میں آگئی ہے مگر.....“، اسکا پیس نے کہنا چاہا۔

”سب سے پہلے ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم سیدرک کی جیت کے امکان کو مٹا دیں جو اسے ٹورنا منٹ سے باہر کر دے۔ تو پہلا ہدف یہ تھا کہ اسے ڈریگن کی گرفت سے سنہری انڈہ نکالنا تھا مگر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے ڈریگن کا دھیان کیسے بھٹکایا تھا؟“، لبس نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

ڈلفی نے اپنے ہاتھ اوپر کر کے کسی نادیدہ چیز کو مخاطب کیا جیسے وہ اپنے سامنے کھڑے دیو ہیکل ڈریگن سے دوستی کر رہی ہو۔ لبس اس کا اشارہ سمجھ کر ہنسنے لگا۔ ان میں بے تکلفی کی حدیں پار ہو رہی تھیں اور دوستی میں پائیاری بڑھ رہی تھی۔ اسکا رپینس کو جانے کیوں یہ اچھا نہیں لگا۔

”ڈریگوری..... جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، اس نے کسی چیز کو ایک کتے میں بدل ڈالا تھا، کتے کے بھونکنے پر ڈریگن کی توجہ ڈیگوری سے ہٹ گئی اور وہ کامیاب ہو گیا۔“، ڈلفی نے بتایا۔

”تو پھر ٹھیک ہے!“، لبس نے فیصلہ کن لمحے میں کہا۔ ”نہتا کرنے والا جادوئی کلمے کا استعمال کر کے ہم اس کی جیت کو ہماری میں بدل دیں گے۔“

اسکا رپینس کو لبس اور ڈلفی کی گفتگو اچھی نہیں لگ رہی تھی، وہ بے چینی سے پہلو بدلنے لگا
”یہ سب تو ٹھیک ہے۔“، اسکا رپینس نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ ”اس معاملے میں میرے ذہن میں دو سوال اٹھ رہے ہیں۔ پہلا یہ کہ اگر ہم سیدرک کی چھڑی گردیتے ہیں تو اس بات کی کیا ضمانت رہے گی کہ وہ ڈریگن اس پر حملہ کر کے اسے مار نہیں ڈالے گا۔“

”اس کے دماغ میں تو ہمیشہ دو سوال ایک ساتھ ہی اٹھتے ہیں، ہے نا؟“، ڈلفی نے تمسخرانہ لمحے میں لبس سے کہا۔
”تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہو گا کیونکہ وہ ہو گورٹس میں موجود ہے، کسی کھلے میدان میں نہیں۔ سکول کی انتظامیہ کسی بھی صورت میں اپنے چمپین کو نقصان پہنچنے نہیں دے گی۔“

”چلو ٹھیک ہے، دوسرا سوال کہ..... یہ کافی اہم ہے..... ہم لوگ مااضی میں جا رہے ہیں اور وہ بھی کسی معلومات کے بغیر..... کیا ہم پوری طرح سے یہ جانتے ہیں کہ یہ سفر کیسے کیا جاتا ہے؟ کیا یہ ضروری نہیں کہ ہم پہلے اس بارے میں کچھ ضروری چیزیں سیکھ لیں..... کیونکہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ واپس کیسے لوٹا جاتا ہے؟ ممکن ہے کہ ہم مااضی میں جا کر پھنس جائیں اور واپس لوٹنے کی کوئی راہ باقی نہ رہے۔ یہ باتیں کافی مضطرب کرنے والی ہیں مگر کیا یہ بہتر نہیں رہے گا کہ ہم

صرف ایک گھنٹہ پہچھے جائیں اور اس تمام طریقہ کار کو اچھی طرح سے سمجھ لیں.....“ اسکا رپیئس نے کہا۔

”اوہ معاف کرنا اسکا رپیئس!“ ڈلفی نے منہ بنا کر کہا۔ ”ہمارے پاس ضائع کرنے کیلئے مزید وقت نہیں ہے۔ سکول سے اتنا قریب موجود رہنا کسی بھی طور پر خطرے سے خالی نہیں ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ تمہاری گمشدگی کی خبر پا کروہ لوگ تم دونوں کو تلاش کر رہے ہوں گے، تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ان کے پاس تلاش کرنے کی ذرائع کتنے موثر ہیں.....“

”بالکل! وہ صحیح کہہ رہی ہے، اسکا رپیئس!“، لبس نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”اب وقت آگیا ہے کہ تمہیں پہن لینا چاہئے۔“ ڈلفی نے کہا اور اپنے بیگ میں سے دو بڑے بڑے کاغذ کے لفافے نکال لئے۔ جس میں کوئی نرم چیز موجود تھی۔ لبس اور اسکا رپیئس نے ہاتھ بڑھا کر ان کا غذی لفافوں میں سے دو چوغے باہر نکال لئے جو دراصل ڈرم سٹرینگ سکول کی سرخ وردی تھی۔

”مگر یہ تو ڈرم سٹرینگ سکول کے چوغے ہیں؟“، لبس نے تعجب سے کہا۔

”یہ میرے انکل کا خیال تھا.....“ ڈلفی نے مسکرا کر کہا۔ ”اگر تم ہو گورٹس کے چوغوں میں ملبوس ہو کر ان لوگوں میں شامل ہو گے تو یہ بات لازمی ہے کہ وہ تمہیں دیکھ کر چونک جائیں گے اور یہ جانا چاہیں گے کہ تم لوگ کون ہو؟ کیونکہ انکل کا کہنا ہے کہ ہو گورٹس کے طلباء ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ لیکن جب تم دوسرے سکول کے چوغے پہن کر ان میں شامل ہو جاؤ گے تو تمہارے پہچانے جانے کی کوئی وجہ نہیں رہے گی کیونکہ ہو گورٹس والے انہیں پوری طرح پہچاننے سے قاصر ہیں گے۔ تمہیں یاد رہنا چاہئے کہ سہ فریقی ٹورنامنٹ میں ہو گورٹس کے علاوہ دو دوسرے سکول بھی حصہ لے رہے ہیں۔ اگر تم ڈرم سٹرینگ میں ملبوس ہو کرو ہاں جاؤ گے تو تمہیں کسی قسم کی پریشانی اٹھانا نہیں پڑے گی.....“

”یہ شاندار خیال ہے..... مگر ٹھہر و تمہارا چوغہ کہاں ہے؟“، لبس نے چوکتے ہوئے کہا۔

”لبس! مجھے یہ سن کر اچھا لگا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں اب بھی سکول کی طالبہ دکھائی دوں گی، مگر حقیقت اس کے برعکس ہے، میں وہاں موجود ضرور ہوں گی مگر سب سے پوشیدہ..... شاید میں اس گروہ میں شامل ہو جاؤں جو ڈریگین کو قابو کرنے کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ ویسے بھی اصلی کام تو تمہیں ہی انجام دینا ہے، ہے نا؟“ ڈلفی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اسکا رپیئس نے ڈلفی کی طرف دیکھا اور پھر لبس کی طرف، جن کے چہروں پر عجیب سی کیفیت چھائی ہوئی تھی۔

اس نے دوبارہ ڈلفی کی طرف دیکھا۔

”میرا خیال ہے کہ تمہیں ہمارے ساتھ نہیں چلنا چاہئے۔“ اسکارپیس نے کہا۔

”کیا مطلب؟ مگر کیوں.....؟“ ڈلفی اپنی جگہ پر اچھل پڑی۔

”تم نے صحیح کہا ہے، جادوی کلمے کے استعمال کیلئے تنہا البس کو ہی کوشش کرنا ہو گی، اس کام میں تمہاری کوئی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ پھر تم طالبہ کا بھروسہ بھی نہیں اختیار کر سکتی، اس میں نہایت خطرہ ہے، معاف کرنا ڈلفی! تم ہمارے ساتھ نہیں جاسکتی ہو۔“

”لیکن میں ساتھ چلننا چاہتی ہوں..... تم جانتے ہی ہو کہ وہ میرا کزن ہے۔“ ڈلفی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اسکارپیس صحیح کہہ رہا ہے، ڈلفی! برامت ماننا.....؟“ البس نے کہا۔

”کیا تم بھی.....؟“ ڈلفی نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

”ہم تمہیں کسی خطرے میں ڈال نہیں سکتے ڈلفی!“ البس نے نرمی سے کہا۔

”مگر میرے بغیر..... تم لوگ کا یاپٹ کو اچھی طرح استعمال نہیں کر پاؤ گے۔“

”تم نے ہمیں کا یاپٹ استعمال کرنا سکھا دیا ہے ڈلفی!“ اسکارپیس نے فوراً کہا۔

ڈلفی کا منہ لٹک گیا تھا اور وہ بے بسی کے عالم میں انہیں دیکھنے لگی۔

”میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔“ وہ کمزور لمحے میں بولی۔

”دیکھو! تم جیسے اپنے انکل کو سمجھا رہی تھی کہ انہیں ہم لوگوں پر بھروسہ کرنا چاہئے، اب وقت آگیا ہے کہ تمہیں بھی ہم پر بھروسہ رکھنا ہوگا۔ تمہارا اولڈ ایچ ہوم اب چونکہ بند ہو چکا ہوگا، اس لئے ہمیں تمہیں چھوڑنا پڑے گا.....؟“ البس نے پیار بھرے لمحے میں کہا۔

ڈلفی نے بے بسی کے عالم میں ان دونوں کی طرف دیکھا اور گہری سانس لی۔ اس نے کمزور سی مسکراہٹ کے ساتھ

ان دونوں کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے، اب تم لوگ جاؤ..... مگر یہ بات یاد رکھنا کہ..... آج تمہیں وہ موقعہ حاصل ہے جس کے باعث ایک نئی تاریخ رقم ہو جائے گی..... تم وقت کے دھارے کو الگ سمت میں موڑنے والے ہو۔ میں تو بس اتنا ہی کہوں گی کہ زندگی

نے تمہیں سنہر ا موقعہ دیا ہے تاکہ تم ایک بوڑھے تہباپ کو اس کی امیدوں کا سہارا یعنی اس کا اکلوتا بیٹا واپس لوٹا کر اس کی اداس آنکھوں میں جینے کی تمنا پیدا کر دو گے.....، ڈلفی نے جذبائیت سے کہا۔ وہ دوبارہ بو جھل انداز میں مسکراتی پھروہ آگے بڑھی اور اس نے البس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اس کے دونوں رخساروں پر بوسے لے لیا۔ ایس ہکا بکسا کھڑا رہ گیا۔ وہ خاموشی سے پچھے ہٹی اور ایک طرف چلی گئی۔ چند ہی پلوں میں وہ درختوں کے گھنے جھنڈ میں جا کر او جھل ہو گئی تھی۔ البس کی نظریں مسلسل اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

”اس نے میرا بوسہ نہیں لیا.....، اسکا رپینس نے شکایتی لمحے میں کہا۔“ کیا تم نے یہ فرق محسوس نہیں کیا البس؟“ اسکا رپینس نے البس کی طرف دیکھا اور پریشان سا ہو گیا۔ ”کیا تم ٹھیک ہو البس! تم کسی قدر پیلے دکھائی دے رہے ہو اور کچھ کچھ سرخ بھی..... پیلے اور سرخ دونوں ایک ساتھ.....“

البس نے فوراً خود کو سنبھالا اور اپنا شرمیلا پن چھپاتے ہوئے بولا۔

”چلواب ہم چلتے ہیں.....“



منظر 5

قسطورس کی پیش گوئی

ہیری کو اندازہ ہو رہا تھا کہ تاریک جنگل اب پہلے کی بہ نسبت زیادہ گھنا اور زیادہ خطرناک ہو گیا تھا۔ نئے درختوں نے نیچ کے خلا کر پر کر دیا تھا۔ وہ تاریک جنگل میں تنہائیں تھا۔ اس کے ہمراہ کئی دوسرے جادوگر بھی تھے جو البس اور اسکا روپ پیس کوتلاش کر رہے تھے۔ جیسے جیسے وہ تاریک جنگل کے اندر داخل ہوتے گئے، ایک ایک کر کے تمام لوگ جدا ہوتے چلے گئے۔ ہر کوئی مختلف سمت میں بچوں کوتلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ہیری بھی تنہا ہو گیا۔ وہ جنگل کی گہرائی میں پہنچ چکا تھا۔ یہ جنگل اس کا شناسا تھا، اس نے کئی بار اس میں گھس کر عجیب و غریب حالات کا سامنا کیا تھا مگر اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ عمر کے اس حصے میں پہنچنے کے بعد بھی اسے تاریک جنگل میں آنا پڑے گا۔ وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی نظریں ممکنہ حد تک سرخ جھلک دیکھنے کیلئے بے تاب ہو رہی تھیں۔ اس کے دماغ میں بے چینی اور اضطراب بڑھنے لگا۔

”البس..... اسکا روپ پیسالبس!“

ہیری نے اپنی اضطراب سے چھکا را پانے کیلئے آوازیں لگانا شروع کر دیں۔ تاریک جنگل میں اس کی آواز گونجنے لگی۔ اسے اپنی آواز کے سوا کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دی جس پر اسے اندازہ ہونے لگا کہ وہ دوسرے لوگوں سے کافی دور نکل آیا تھا۔ وہ چلتا رہا، اچانک اسے قریبی خاردار جھاڑیوں میں کسی میں موجودگی کا احساس ہوا۔ ہیری ٹھٹک کر ٹھہر گیا۔ اس نے اپنی چھٹری پر گرفت مضمبوط کر لی۔ وہاں کچھ بھی ہو سکتا تھا..... کوئی خطرناک جانور..... کچھ بھی!

اچانک جھاڑیوں کی سرسری ہٹ تیز ہوئی اور ٹاپوں کی چاپ سنائی دی۔ ہیری کا تناہوا چہرہ نرم پڑ گیا جیسے اسے معلوم ہو گیا ہو کہ وہاں کون ہو سکتا ہے؟ ایک اونچا قسطورس جھاڑیاں ہٹاتا ہوا باہر نکلا اور ہیری کے بالکل مقابل آ کر کھڑا ہو گیا۔

ہیری نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ وہ بین تھا مگر اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور اس کے تیور خطرناک دھائی دیتے تھے۔
”ہیری پٹر.....“، اس نے گھر گھر اتی ہوئی آواز میں کہا۔

”شاندار..... تم ابھی تک مجھے پہچان سکتے ہو!“، ہیری نے اسے دیکھ کر کہا۔
”تم کافی عمردار ہو گئے ہو.....“، بین نے جواب دیا۔

”مجھے اس کا احساس ہے!“، ہیری نے کہا۔
”مگر تمہیں پھر بھی عقل نہیں آئی.....“، تم نے ایک بار پھر ہماری سرز میں پر قدم رکھنے کی جسارت کی ہے۔“، بین نے ناگواری سے کہا۔

”میں ہمیشہ قنطروں کی عزت کرتا رہا ہوں۔“، ہیری نے نرم لمحے میں کہا۔ ”ہمارے درمیان کسی قسم کی دشمنی نہیں ہے، بین!“ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تم لوگوں نے ہو گوڑس کی عظیم جنگ میں ہمارے ساتھ مل کر بڑی دلیری سے دشمن کا مقابلہ کیا تھا اور میں بھی تم لوگوں کے ساتھ تھا۔ میں تمہاری مدد کی قدر کرتا ہوں اور تم سے جھگڑا نہیں چاہتا.....“

”ہم نے اپنی بقا کیلئے جنگ میں حصہ لیا تھا اور اپنا فرض نبھایا۔“، بین نے تلنخی سے کہا۔ ”میں نے اپنے جھنڈ کیلئے ایسا کیا تھا تمہارے یا تم جیسے لوگوں کیلئے ہرگز نہیں.....“، اس جنگ کے بعد یہ تمام جنگل ہمارے حوالے کر دیا گیا تھا۔ تب سے یہ ہماری سلطنت ہے اور اب تم ہماری اجازت کے بغیر ہماری سرز میں پر کھڑے ہو تو اس کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ تم ہمارے دشمن ہو.....“

”میرا بیٹا کھو گیا ہے، مجھے اس کی تلاش کیلئے تمہاری مدد کی ضرورت ہے، بین!“، ہیری نے جلدی سے کہا۔
”اور وہ یہاں ہے، ہمارے جنگل میں.....؟“، بین نے تلنخی سے پوچھا۔

”ہاں!“، ہیری نے مختصرًا جواب دیا۔

”تب تو وہ تمہارے جیسا بدبختی میز اور گنووار ہے.....“، بین نے ناگواری سے کہا۔
”بین! کیا تم میری مدد کر سکتے ہو؟“، ہیری نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔
بین نے کوئی جواب نہیں دیا اور گھری خاموشی چھا گئی۔ ہیری نے انتظار کرنا بہتر سمجھا۔ بین نے سر جھکایا اور کچھ دیر کیلئے سوچا اور پھر سر اٹھا کر ہیری کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑ دیں۔

”میں تمہیں صرف اتنا ہی بتا سکتا ہوں، جتنا میں جانتا ہوں..... لیکن میں یہ سب تمہارے فائدے کیلئے نہیں بتا رہا ہوں بلکہ اپنے جھنڈ کے بقا کیلئے..... کیونکہ قطعہ س ایک اور جنگ بالکل نہیں چاہتے ہیں.....“ بین نے کہا۔

”تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم بھی ایسا کچھ نہیں چاہتے ہیں۔ تم کھل کر بتاؤ، تم میرے بیٹے کے بارے میں کیا جانتے ہو؟“ ہیری نے کہا۔

”میں نے تمہارے بیٹے کو دیکھا تھا، ہیری پوٹر!..... آسمان میں بکھرے ہوئے ستاروں میں ہونے والی تبدیلیوں میں اسے دیکھا تھا!“ بین نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم نے اسے ستاروں میں دیکھا؟“ ہیری نے چونک کر پوچھا۔

”میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ اسے کہاں دیکھا؟ اور نہ ہی تمہیں ایسا کچھ بتا سکتا ہوں، جس سے تمہیں اسے ڈھونڈنے میں کوئی مددل پائے گی۔“

”مگر تم نے کچھ دیکھا ہے؟..... تم نے ستاروں میں کوئی جھلک دیکھی ہے؟“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ قطعہ ستاروں کی مدد سے مستقبل بینی کرنے میں ماہر ہوتے ہیں اور ان کے اشارے میں کوئی نہ کوئی خاص چیز ضرور موجود ہوتی ہے۔

”مجھے وہاں تمہارے بیٹے کے گرد گھرے سیاہ بادلوں کے مرغولے اڑتے ہوئے دکھائی دیئے، ہیری پوٹر..... خطرناک سیاہ گھنے بادل کے گھیرے میں.....“ بین نے پراسرار لمحے میں کہا۔

”لبس کے گرد؟“ ہیری نے چونک کر پوچھا۔

”ایسے سیاہ بادل..... جو ہم سب کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں!“ بین نے مزید کہا۔ ”تم اپنا بیٹا ضرور تلاش کرو گے، ہیری پوٹر! مگر شاید تم اسے ہمیشہ کیلئے کھو دو گے.....“

یہ کہہ کر اس کے حلق سے ایسی عجیب سی آواز نکلنے لگی جیسے کوئی گھوڑا رورہا ہو۔ اس نے اپنے کھروں کو زمین پر ٹھنا اور پیچھے ہٹ گیا۔ وہ مڑا اور پل بھر میں ہیری کی نگاہوں سے او جھل ہو گیا۔

ہیری پریشانی کے عالم کھڑا اس سمت میں دیکھا رہ گیا جہاں وہ قطعہ س جا چکا تھا۔ ہیری ایک بار پھر تمہارہ گیا تھا۔ اسے جیسے ہوش آگیا کہ وہ تاریک جنگل میں کس لئے آیا تھا؟ اس نے تیزی سے ار گرد دیکھا اور لبس کو ڈھونڈنے کا کام

دوبارہ شروع کر دیا۔ اس بار اس کے بدن میں تھکن یا کمزوری کی کوئی علامت نہیں تھی۔ وہ زیادہ جوشیلا ہو رہا تھا۔ اسے اپنے بیٹے کو سیاہ بادلوں کے گھیرے سے بچانا ہی تھا.....

”لبس.....لبس.....سکارپیس.....!“، وہ پورے زور دے چینا۔



منظر 6

تاریک جنگل کی گھرائی

لبس اور سکارپیس تاریک جنگل کی گھرائی میں تھوڑا بلند مقام پر کھڑے تھے جہاں درختوں کے درمیان ایک چھوٹا سا خلا دکھائی دے رہا تھا۔ رات کی سنائی اور گھری تاریکی میں دور کہیں نہیں نہیں سی روشنیاں جگمگار ہی تھیں۔ سکارپیس نے ان روشنیوں کو غور سے دیکھا اور پھر جیسے اسے سمجھ میں آگیا کہ وہ کیا تھا؟

”لبس! وہ دیکھو!“ اس نے دھڑکتی ہوئی آواز میں کہا۔

”واہ! ہو گورٹس کا ایسا نظارہ میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔“ لبس مبہوت انداز میں جگگاتی ہوئی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا۔

”ہو گورٹس کو دیکھ کر من میں عجیب سی کھلبی سی مج رہی ہے، کیا تمہیں ایسا کچھ محسوس نہیں ہو رہا، لبس؟“ اسکارپیس نے سرشار ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اوپر پہاڑ پر موجود قلعہ جیسی عظیم عمارت کو دیکھ رہا تھا جس کے بلند بالا مینار تاریکی میں کسی دیوکی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ اسکارپیس نے بات آگے بڑھائی۔ ”جب میں نے اس کے بارے میں پہلی بار سناتو میں وہاں جانے کیلئے محل اٹھا۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ میرے ڈیڈ کو وہ جگنہ کبھی زیادہ پسند نہیں رہی تھی مگر وہ جب بھی اس کا ذکر کیا کرتے تو اس کی دلکشی و اسراریت ان کے لبوں سے پھسل جایا کرتی تھی۔ میں جب دس سال کا ہوا تو میں روزانہ صحیح روزنامہ جادوگر پڑھنے لگا تھا تاکہ یہ جان سکوں کہ وہاں کیا کیا ہو رہا ہے؟ کہیں کوئی ایسا حادثہ تو رونما نہیں ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں ہو گورٹس نہ جاپاؤں.....“

”اور پھر تم ہو گورٹس پہنچ گئے، ہے نا؟“ لبس نے منہ بناؤ کر کہا۔ ”اور تم پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی کہ وہ کسی ڈراونے خواب کی طرح تھا، ہے نا؟“

”نہیں! کم ازکم میرے لئے تو بالکل نہیں.....“، اسکارپیئس نے لفڑی کرتے ہوئے کہا۔

البس نے چونکہ کراس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جیسے اسے اسکارپیئس سے ایسے جواب کی توقع بالکل نہ ہو۔

”میری ہمیشہ سے یہ خواہش تھی کہ میں ہو گورڈ جاؤں، وہاں بہت سارے دوست بناؤں، ان سے با تین کرسکوں اور وہاں ڈھیر سارے کام کروں، بہادری اور جرأت والے کام جیسے ہیری پوٹر نے انجام دیئے تھے..... اور پھر مجھے اسی کا بیٹا مل گیا جو میرا سب سے گہرے دوست بنایا۔ دیکھو! میری قسمت کتنی انوکھی اور مضبوطہ خیز نکلی۔“

”مگر میں اپنے ڈیڈ جیسا تو بالکل نہیں، ہے نا؟“، البس نے دھیمے لبجے میں کہا۔

”تم ان سے بھی بہتر ہو کیونکہ تم میرے سب سے اچھے دوست ہو، البس! اس کی شدت کو تو لا نہیں جاسکتا۔ یہ تو واقعی کمال ہو گیا، نہایت شاندار..... میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے اس بات کے اعتراف میں ذرا سی بھی جھجک نہیں ہے کہ..... میں کسی قدر..... بس تھوڑا سا ڈر بھی لگ رہا ہے۔“

البس نے اسکارپیئس کی طرف دیکھا اور پھر وہ مسکرانے لگے۔

”تم بھی میرے گھرے اور بہترین دوست ہو، فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں..... میں اپنی ہم جوئی کے بارے اچھا محسوس کر رہوں۔“، البس نے کہا۔

اچانک وہ دونوں اپنی جگہ سے اچھل پڑے کیونکہ انہیں کچھ ایسا سنائی دیا تھا جس کی توقع انہیں ہرگز نہیں تھی۔

”البس..... البس.....“، رون کی تیز اور صاف آواز تاریک جنگل میں گونج رہی تھی۔ وہ ان کے بہت نزدیک پہنچ گیا تھا۔ البس تیزی سے مڑا اور اسکارپیئس کے بالکل قریب آگیا۔ رون کی آواز دوبارہ سنائی دی، البس نے گھبراہٹ کے عالم میں مڑ کر اس سمت میں دیکھا جہاں سے آواز سنائی دے رہی تھی۔

”دوست! ہمیں چلنا ہوگا..... اسی وقت!“، البس نے فصلہ کن لبجے میں کہا۔

اسکارپیئس نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے چونگے میں سے کایا پلٹ باہر نکال لیا۔ البس نے اس سے کایا پلٹ لے لیا اور دونوں نے بانہوں میں بانہیں ڈال لیں۔ البس نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کایا پلٹ کا بٹن دبادیا۔ کایا پلٹ زور سے کپکیا اور ان کے ہاتھ میں کاپنے لگا۔ ان کے ارد گرد کا منظر یکا یک بد لئے رگا۔ کایا پلٹ ان دوڑکوں کو

ماضی میں دھکیلتا لے جا رہا تھا۔

جنگل کے مناظر میں تغیر رونما ہونے لگا۔ کبھی روشنی چمکتی تو کبھی سیاہی غالب آ جاتی۔ وہ دونوں ان ہونے والی تبدیلیوں کو تجھ بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جنگل کے درخت اب تیزی سے کم ہو رہے تھے، ہو گورٹس کی عمارت کی ہیئت میں کئی طرح کی تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔ اس کے پہلو میں ایک سفید مقبرہ بھی مٹتا ہوا دکھائی دیا، پھر جنگل میں عجیب سی روشنیاں چمکنے لگیں جیسے وہاں ڈھیر سارے لوگ موجود ہوں۔ روشنی کا بڑا ہالہ پھیل گیا اور چاروں طرف شور و غل سنائی دینے لگا۔

دونوں کو ایسا لگا جیسے ان کے پاؤں ایک بار پھر زمین سے ٹک گئے ہوں۔ منظر بد لانے کا سلسلہ رُک چکا تھا۔ کہیں قریب ہی بچوں کے شور مچانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ڈرتے ڈرتے اپنے پاؤں اٹھا کر پچھے رکھے جیسے وہ یقین کر لینا چاہتے ہوں کہ ان کے پیروں تلے کی زمین اصلی ہی تھی.....



منظر 7

سہ فریقی ٹورنامنٹ، پہلا ہدف، 1994ء

وہ دونوں دھڑکتے ہوئے دل سے شور کی طرف جا رہے تھے۔ طباء و طالبات شور و غل مچا رہے تھے اور ان کے چہروں پر خوشی و مسرت جھلک رہی تھی۔ البس اور اسکار پینس دونوں اس ہجوم میں شامل ہو گئے جو چیختا چلاتا ہوا ایک طرف جا رہا تھا۔ ان دونوں کو اس بات کا کوئی انداز نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں مگر انہیں اس بات پر خوشی ضرور تھی کہ وہ ان بچوں میں گھل مل گئے تھے، کوئی ان کی طرف حیرت یا عجیب انداز میں نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک بڑے اور اوپر سٹیڈیم کے پاس پہنچ گئے جو بڑا عالمی شان دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا منظر انہوں نے اپنی سکول کی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، یہ خوشنما اور مسروک رکن تھا۔ اسکار پینس کا چہرہ کافی متاثر دکھائی دے رہا تھا۔

”اس سرز میں کا سب سے پسندیدہ میزبان.....اب آپ کے سامنے سٹیچ پر آچکا ہے اور آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہے۔“ ایک گونج دار آواز سنائی دی۔ یہ آواز لوڈ و بیگ میں کی ہی تھی جس سے وہ دونوں نا آشنا تھے۔ البس اور اسکار پینس ہجوم میں چلتے ہوئے سٹیڈیم میں پہنچ چکے تھے اور وہ دلچسپی سے وہاں کا منظر دیکھ رہے تھے۔ نیچے ایک چھوٹا کا کھلا میدان تھا جہاں کی زمین غیر ہموار تھی۔

”خواتین و حضرات!“ لوڈ و بیگ میں کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ”لڑکو اور لڑکیوں! میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں ایک ناقابل فراموش..... عالمی شہرت کا حامل مقابلہ..... جس کے انعقاد کا انتظار آپ کئی سالوں سے کر رہے ہے تھے۔ تو یجھے ہم آغاز کرتے ہیں..... صرف اور صرف سہ فریقی ٹورنامنٹ..... جادوگروں کے تین مشہور سکولوں کے درمیان ایک دلچسپ اور بہادری کا مقابلہ.....“ پورے سٹیڈیم میں غل مچ گیا۔ کان پھاڑ شور سنائی دینے لگا۔

”اگر آپ ہو گورس کی طرف سے ہیں تو اپنے چمپین کی حوصلہ افزائی کیلئے اپنی موجودگی کا احساس دلائیں.....“
تالیوں اور سیٹوں کے ساتھ زوردار شور گونجنے لگا۔

”اگر آپ ڈرم سڑا نگ کی طرف سے تو تو اپنے چمپین کی حوصلہ افزائی کیلئے اپنی موجودگی کا اظہار کیجئے۔“
ایک بار پھر زوردار شور و غل بر پا ہوا۔ تالیاں اور سیٹیاں بجھنے لگیں۔

”اور اگر آپ بیا وہ کس بیٹن کی جانب سے ہیں تو تو اپنے چمپین کی حوصلہ افزائی کیلئے اسے شور مچا کر احساس دلائیں۔“

اس مرتبہ شور شرابہ کچھ کم تھا اور تالیوں کی آواز بھی پھیلکی پڑ گئی تھیں۔ البتہ اس با فرانسیسی زبان میں کچھ جو شیئے نظرے ضرور سنائی دیئے تھے۔

”ہم واقعی صحیح جگہ پہنچ چکے ہیں، میں نے اس کے بارے میں پڑھا ہے، وہ مشہور جادوگر لوڈو بیگ میں ہے۔“
اس کارپیکس نے البس کو جو شیئے انداز میں بتایا۔

”اور اب وقت آگیا ہے!..... خواتین و حضرات..... لڑکو اور لڑکیو!“ لوڈو بیگ میں کی ڈرامائی آواز سنائی دی۔
”میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں، مشہور و خطرناک سہ فریقی ٹورنامنٹ کے وہ چمپین، جن کی قابلیت و مہارت کے مناظر دیکھنے کیلئے ہم اور آپ سب بے تاب ہیں اور یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ڈرم سڑا نگ کی طرف چمپین ہے..... واہ کیا شاندار نوجوان ہے؟ کیا گھنی بھنوئیں ہیں؟ ایسا کوئی کام نہیں جو یہ نوجوان اپنے بہاری ڈنڈے پر سرانجام نہ دے پائے۔ تو ان سے ملنے، یہ ہے وکٹر کرازی کیرم.....“

تالیوں اور سیٹوں کا شور ایک بار پھر سٹیڈیم کے درود یوار ہلانے لگا۔

”شabaش کرازی کیرم..... جاؤ اور اپنے حریف کو پچھاڑ ڈالو.....“ اس کارپیکس اور البس نے بھی ہجوم کے ساتھ مل کر نعرے لگائے، وہ ڈرم سڑا نگ کے چونے پہنے اب پوری طرح ان کے ساتھی ہونے کا ڈرامہ رچا رہے تھے۔

”خوبصورت اور دلکش حسیناً میں جو بظاہر معصوم دکھائی دیتی ہیں مگر دراصل بے حد بہادر اور خطرناک بھی ہیں، بیا وہ کس بیٹن اکیڈمی کی چمپین، جس کا چہرہ معصومیت کا شاہ کار ہے مگر وہ مہارت و کارکردگی کسی سے کم نہیں..... استقبال کیجئے..... مس فلیور ڈیلا کور!“

”یہ میری آنٹی ہیں.....“، لبس نے سرگوشی کرتے ہوئے اسکارپیس کو بتایا۔ ”میرے ما موال بُل کی بیوی!“ سیڈیم میں ایک بار سیڈیاں اور تالیاں نجح رہی تھیں۔

”اور اب ہو گورٹس سکول برائے جادوگری و مخفی علوم کی جانب سے ایک نہیں بلکہ دو..... دو چمپین۔ جو ہمیں اپنی مہارت کے جادو میں جکڑنے والے ہیں۔ ان سے ملنے، پرشش، وجیہہ اور پری چہرہ نوجوان، جس پر ہر کوئی فدا ہونے کیلئے تیار ہو جائے..... سیڈرک ڈیگوری!“

ایسا لگا جیسے سب اپنا آپ فراموش کر بیٹھے تھے۔ شور و غل اتنا زیادہ ہو گیا کہ اسکارپیس کو اپنے کانوں میں انگلیاں دینا پڑی۔ ہو گورٹس کے طلبہ و طالبات عجیب جنگلی انداز میں اپنی نشتوں پر ناج رہے تھے اور چلا چلا کرنعرے لگا رہے تھے۔

”یہ اپنے وقت میں خاصاً پسندیدہ تھا، ہے نا؟“ اسکارپیس نے کہا۔ لبس نے سیڈرک کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔ ”بیچارہ! اگر ہم کامیاب رہے تو بہت کچھ بدل جائے گا۔“

”ارے بھئی! خود کو سنبھالئے، ابھی ایک اور بھی ہے، اس کیلئے بھی اپنا جوش و جذبہ بچا کر رکھئے۔ تو لیجئے، پیش ہے، وہ لڑکا جوز ندہ نجھ گیا، ہم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمیشہ چونکا کردم بخود کر دیتا ہے.....“

”وہ میرے ڈیڈی ہیں.....“ لبس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”بالکل..... آپ کے اندازے درست ہیں، لاکھوں میں ایک مشہور ہیری پوٹر.....“

سیڈیم میں ایک بار پھر شور و غل ہوا مگر اس میں کچھ زیادہ دم نہیں تھا۔ یہ دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری پوٹر کے مقابلے میں ہو گورٹس میں سیڈرک ڈیگوری کی پسندیدگی کا اظہار زیادہ پایا جاتا تھا۔ اسی وقت ان دونوں کے قریب سے ایک بار یک مگر تیز آواز سنائی دی۔ انہوں نے چونک کراس کی طرف دیکھا۔ وہ ایک کمزور سی دبلی پتلی لڑکی تھی جس کے بال بھورے اور بکھرے ہوئے تھے اور اس کے دانت کچھ عجیب سے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ چیخ چیخ کر ہیری پوٹر کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔

”اور اب براہ کرم سب خاموش ہو جائیے!“ لوڈو بیگ مین کی آواز تیز شور میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔ ”پہلا ہدف! سنہری انڈہ حاصل کرنا جی ہاں! خواتین و حضرات! لڑکو اور لڑکیو! میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا

ہوں..... خطرناک اور آگ برساتے ہوئے ڈریگن! جن کے چنگل میں سنبھالے کو چھیننا ہوگا..... جنہیں خصوصی طور پر بہت دور سے چارلی ویزی اپنے ساتھ ہو گورٹس لائے ہیں۔“

ایک بار پھر شور مج گیا مگر اب اس میں آہیں اور کراہیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

”اگر تم دونوں اور زیادہ قریب کھڑے ہو گے تو میں یہ سمجھوں گی کہ تم میں بہت زیادہ سانس لینے کی قوت نہیں ہے۔“ بھورے بالوں کمزور لڑکی نے تنک کران دونوں سے کہا۔

”روز؟..... تم یہاں کیا کر رہی ہو؟“ اسکا رپیئس اس کی طرف دیکھ کر تعجب سے چیخ پڑا۔

”کون روز؟..... تم لوگوں کے لمحے کو کیا ہوا ہے، تم لوگ اتنی اچھی انگریزی کیسے بول سکتے ہو؟“ اس نے ان کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

لبس نے جلدی سے اسکا رپیئس کا ہاتھ دبایا اور پھر گلا کھنکار کر بے ہنگم انداز میں بولا۔

”اوہ معاف کرنا ہر ماںی! میرا دوست تمہیں کوئی اور سمجھ بیٹھا ہے۔“

”تم میرا نام کیسے جانتے ہو؟“ ہر ماںی نے تنک کر پوچھا۔

اسی وقت لوڈوبیگ میں کی تیز آواز گونج اُٹھی۔

”تو پھر وقت ہو چکا ہے کہ ہم اپنے پہلے چمپین کو میدان اترنے کا موقعہ دیں اور سویڈن کے شارت سناؤٹ کی غصب ناکی سے اطف اندوڑ ہوں۔ لیجئے آپ کے سامنے آ رہا ہے، خوب نوجوان..... سیڈرک ڈیگوری!“

اسی لمحے ایک خطرناک ڈریگن کی چنگھاڑ فضا میں گونج اُٹھی۔ اسکا رپیئس نے لبس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس نے زندہ اور جیتے جا گئے ڈریگن کو پہلی بار دیکھا تھا۔ ہر ماںی کی توجہ ان کی طرف سے ہٹ چکی تھی اور وہ اب میدان میں دیکھ رہی تھی جہاں ایک بلند و بالا ڈریگن چنگھاڑتا ہوا لایا جا رہا تھا۔ لبس نے اپنی چھڑی نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ وہ وقت آچکا تھا، اسے سیڈرک کو جیتنے سے روکنا تھا.....

سیڈرک ڈیگوری ہاتھ ہلاتا ہوا خیمے میں سے باہر نکلا۔ اس کے چہرے پر کسی قدر خوف جھلک رہا تھا مگر وہ مستحکم انداز میں چل رہا تھا جیسے وہ پوری طرح سے مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو۔ وہ ڈریگن کو چکمہ دینے کیلئے کبھی ایک طرف بھاگا اور کبھی دوسری طرف۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر لڑکیوں کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں۔

”ہم تمہیں خبردار کرتی ہیں، مسٹر ڈریگن! ہمارے خوب روڈ گیوری کا دلکش چہرہ بگاڑنے دینا.....“، لڑکیوں کی کراہتی ہوئی آواز گونجی۔ کئی لوگ ھلکھلا کر ہنس پڑے۔ شاید لوڈ و بیگ میں کو سیدر رک کیلئے لڑکیوں کے جذبات کا اندازہ ہو گیا تھا۔

”لبس! کہیں کچھ نہ کچھ خرابی ہو رہی ہے۔“ اسکارپیس نے تشویش بھرے لبھے میں بولا۔ ”کا یا پلٹ بری طرح کپکپا نے لگا ہے..... مجھے بہت زور زور سے ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی ہے، میرا خیال ہے کہ یہ ضرور کا یا پلٹ میں سے آ رہی ہے.....“

لبس نے اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا بلکہ وہ اپنی چھڑی کو غیر محسوس انداز میں بلند کر کے سیدر یک ڈیگوری کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔
لوڈ و بیگ میں کمنٹری کر رہا تھا۔

”اور سیدر رک نے جست لگائی دائیں سے بائیں اور پھر بائیں سے دائیں..... وہ ڈریگن کو چکھہ دینے میں کامیاب رہا..... اور اب اس نے اپنی چھڑی نکال لی ہے..... ضرور کچھ اعلیٰ دیکھنے کو ملے گا..... کیا زبردست نوجوان ہے..... پرکشش اور وجہہ..... اور اب اس نے اپنی آستین چڑھا لی ہے اور اب.....“
”دنہستم.....“، لبس نے سرگوشی کے عالم میں غرایا۔

سیدر رک کی چھڑی اچانک اس کے ہاتھ نکل گئی اور آسمان میں اڑنے لگی۔ وہ لبس کی طرف آ رہی تھی۔ اسی لمحے کا یا پلٹ بری طرح کپکپا نے لگا۔ وقت کے ساتھ چھبیس چھارٹ شایدا سے پسند نہیں آ رہی تھی۔

”اوہ نہیں..... یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا میں اسے تاریک جادو قرار دوں یا پھر کچھ اور..... یہ کتنا عجیب ہے، سیدر رک کی چھڑی ہوا میں خود بخود اڑ رہی ہے اور..... وہ بغیر چھڑی کے بالکل نہتا ہو چکا ہے..... یہ بالکل غلط ہے.....“، لوڈ و بیگ میں کی چیختی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”لبس! مجھے لگتا ہے کہ کا یا پلٹ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔“، اسکارپیس اب کافی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا رنگ فق پڑ چکا تھا۔ لبس نے اس کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی کیونکہ وہ چھڑی کسی صورت واپس سیدر رک کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا۔

”یہ مسٹر ڈیگوری کیلئے نہایت بھی انک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طرح تو وہ اپنے ہدف میں ناکامی کا شکار ہو جائے

گا..... یہ بالکل غلط ہو رہا ہے۔ ٹورنامنٹ کی پہلی منزل ہی آخری ثابت ہو سکتی ہے.....،" لوڈو بیگ میں کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

اسکارپیس نے گھبرا کر البس کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا کیونکہ کایاپٹ میں سے تک تک کی آواز بہت زیادہ تیز ہو گئی تھی اور پھر روشنی کا ایک زوردار جھما کہ ہوا اور ان کے سامنے سے منظر بدلتا چلا گیا۔ وہ ماضی کو چھوڑ کر واپس حال میں پہنچ گئے تھے۔ البس کو اپنے وجود میں دھما کے اٹھتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ اس نے ضبط کرنا چاہا مگر وہ خود کو چینخ سے روک نہیں پایا تھا۔

"البس! کیا تمہیں چوت لگی ہے؟..... تم ٹھیک تو ہو؟" اسکارپیس اس کے اوپر جھکا ہوا تھا اور تشویش بھرے لمحے میں پوچھ رہا تھا۔ وہ دونوں اب زمین پر گردے ہوئے تھے۔

"یہ سب کیا ہوا؟" البس نے بمشکل پوچھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ کایاپٹ میں وقت کی کوئی مخصوص حد مقرر ہے جس کے تحت اس نے ہمیں ماضی سے باہر نکال دیا ہے....." اسکارپیس نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں؟" البس نے گھری سانس کھینچتے ہوئے کہا۔ "کیا ہم نے وہ سب بدل ڈالا ہے؟"

اسی لمحے انہیں کچھ لوگوں کے بھاگنے کی آوازیں سنائی دیں۔ دونوں نے مڑ کر اس سمت میں دیکھا جہاں ہیری، رون، جینی اور ڈریکو بھاگتے ہوئے قریب آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اسکارپیس نے پھرتی سے کایاپٹ کو اپنے چوغے کی گھرائی میں چھپا دیا۔ کچھ عجیب تھا، انکل رون کے بال بنانے کا انداز بدلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی حالت بہت خستہ حال تھی۔ وہ سب ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ البس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی تاکہ وہ ان لوگوں کے سامنے درد سے نہ کراہے۔ مگر یہ حقیقت تھی کہ درد کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ اسے برداشت کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا نا..... تمہیں بتایا تھا کہ میں نے انہیں دیکھا تھا....." رون نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں انہی معلوم ہو جائے گا کہ کیا تبدیلی ہوئی ہے؟“ اسکارپیٹس نے سرگوشی کرتے ہوئے لبس سے کہا۔

ہیری، رون، ڈریکو اور جینی اب کافی نزدیک آچکے تھے۔

”ڈیڈ کیسے ہو؟..... کیا کچھ غلط ہو گیا ہے؟“

ہیری نے لبس کی طرف غیر یقینی نگاہوں سے دیکھا جیسے اس کا جملہ اس کا نہ ہو۔

”ہاں! تم ایسا کہہ سکتے ہو!“ ہیری نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے لبس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ درد کی شدت نے اسے بیہوش کر ڈالا تھا۔ ہیری اور جینی نے آگے بڑھ کر لبس کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ ڈریکو نے اسکارپیٹس کا بازو پکڑ کر اسے لبس سے دور کھینچ لیا اور پھر اپنے سینے سے لگالیا۔



منظر 8

ہو گورٹس کا ہسپتال

ہو گورٹس کے ہسپتال میں ایک ہی مریض داخل تھا اور وہ البس پوٹر تھا جو ایک بستر پر پڑا سورا تھا۔ ہیری کے اس کے قریب ایک کرسی میں دھنسا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے تفکرات چھائے ہوئے تھے۔ وہ البس کوتاریک جنگل میں سے اٹھا کر ہو گورٹس لے آیا تھا۔ جینی کو اس نے واپس گھر بھیج دیا تھا۔ البس کے اوپر ایک جادوگر جھکا ہوا تھا جو نہایت انہما ک انداز میں اس کا معائنہ کر رہا تھا۔ وہ ایک مرہ کار تھا جسے سینٹ موگوز ہسپتال سے خصوصی طور پر بلوا یا گیا تھا۔ ہیری البس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ معااملے کی صحیح طور پر چھان بین کر سکے۔ قطعوں س بین کی پیش گوئی اور اس کے خواب کا ایک بار پھر سے سچ ہو جانا، یہ سب کسی ان دیکھے خطرے کی طرف اشارہ تھا جو پوٹر گھر ان کو اپنی لپیٹ میں لینے والا تھا۔ وہ خود کو وسوسوں کا شکار نہیں ہونے دینا چاہتا تھا، اسی لئے اس نے کرسی چھوڑ دی اور ہسپتال کی کھلی جگہ میں ٹھہلنے لگا۔ پھر اچانک اس کی نظر دیوار پر لگی ہوئی ایک پینٹنگ پر ٹھہری گئی۔ وہاں کچھ الگ تھا جو اس کیلئے دلچسپی کا باعث تھا۔ وہاں ایک تصویر موجود تھی جو اس کی طرف دیکھ کر دیکھنے انداز میں مسکرا رہی تھی۔ وہ پروفیسر ڈمبل ڈور تھے جو جانے کب چیکے سے اپنے اس فریم میں آگئے تھے۔

ہیری کی آنکھیں ان کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں لمجھ بھر کیلئے اس کی آنکھوں میں تعجب پھیلا اور پھر وہ انہیں چاہت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ پروفیسر ڈمبل ڈور ویسے کے ویسے ہی تھے مگر ہیری عمر کے کئی سال پہلائیں چکا تھا۔

”اوہ پروفیسر ڈمبل ڈور.....“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

”شام بخیر، ہیری!“ ڈمبل ڈور نے مشقانہ لجھے میں جواب دیا۔

”پروفیسر! آپ کی کمی مجھے ہمیشہ شدت سے محسوس ہوتی ہے، ماضی میں میں جب جب ہیڈ مسٹر کے دفتر میں

گیا۔ آپ کی تصویر والا فریم مجھے ہمیشہ خالی ہی ملا۔ ”ہیری نے شکوہ بھرے لبجے میں کہا۔

”اوہ! معاف کرنا ہیری! مجھے جادو نگری میں لگے ہوئے اپنے سمجھی فریموں میں جانا پڑتا ہے، یہ میری کچھ عادت سی ہو گئی ہے۔ یہ کچھ کچھ مزیدار بھی ہے.....“ پروفیسر ڈیبل ڈور نے البس کی بستر کی طرف غور سے دیکھا۔ ”میرا خیال ہے کہ وہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔“

”چوبیں گھنٹے گزر رکھے ہیں مگر اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا۔“ ہیری نے البس کی طرف دیکھا اور کہا۔ ”مجھے خوشنی ہے کہ میڈم پامفری نے خصوصی توجہ دی ہے، ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس کا بازو تو ٹھیک کر دیا ہے مگر یہ کچھ عجیب ہے، یوں لگتا ہے کہ اس کے بازو کی ہڈی بیس سال پہلے ٹوٹی ہوا اور طویل عرصے سے اسی حال میں غلط سمت میں مڑی رہی ہو۔ بہر حال، انہوں نے مجھے تسلی دی ہے کہ فکر کی کوئی بات نہیں وہ اچھا ہو جائے گا۔“

”ایک اذیت بھرا دورانیہ.....“ پروفیسر ڈیبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”میں سمجھ سکتا ہوں کہ ایک باپ کیلئے اپنے بیٹے کو بیماری کی حالت میں دیکھنا کتنا دشوار ہوتا ہے۔“

ہیری نے چونکر ڈیبل ڈور کی طرف دیکھا اور پھر البس کی طرف نگاہ ڈالی۔

”مجھے کبھی اس بات کا موقع نہیں مل پایا کہ آپ سے یہ سوال کرسکوں کہ آپ کو یہ جان کر کیسا لگتا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام آپ کے نام پر رکھا ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

”چج تو ہے تو یہ ہیری!“ ڈیبل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”میری نظر میں یہ کچھ زیادہ ہی بار ہے جو تم نے اس معصوم بچے کے کندھوں پر ڈال دیا ہے۔“

”مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔ ” بلکہ یہ کہہ لیجئے کہ مجھے آپ کی نصیحت کی ضرورت ہے۔ بین نے مجھے بتایا ہے کہ البس کسی نامعلوم خطرے کے حصار میں گھرا ہوا ہے۔ میں اپنے بیٹے کو کس طرح اس سے محفوظ رکھ سکتا ہوں؟“

”تم مجھ سے عجیب سوال کر رہے ہو، ہیری!“ ڈیبل نے ایک بار پھر آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”تمہارے ارد گرد بے شمار قابل لوگ موجود ہیں، جوز زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں کہ تم اپنے بیٹے کی حفاظت کیسے کر سکتے ہو؟ ویسے چج بات کہوں تو ہم جوان لڑکوں کو تکالیف و دشواری سے بچانے میں ہمیشہ ناکام رہتے ہیں کیونکہ بیماری اور مشکلات تو زندگی کا حصہ ہوتی ہیں۔“

جو آتی جاتی رہتی ہیں، ہے نا؟“

”تو کیا میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بس تماشا دیکھتا رہوں؟“ ہیری نے ناراضگی سے کہا۔

”ایسا نہیں ہے ہیری! تمہیں اپنے بیٹے کو سکھانا ہوگا، تمہیں اسے اس قابل بنانا ہوگا کہ زندگی کی دشواری کا سامنا کیسے کیا جاتا ہے؟“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

”مگر کیسے؟..... وہ تو میری بات تک سننا گوارا نہیں کرتا۔“ ہیری نے ہونٹ کاٹنے ہوئے کہا۔ لبس کا طرزِ نکلم یاد آنے پر وہ مضطرب سا ہو گیا تھا۔

”شاید وہ ایسا چاہتا ہے کہ تم اسے دھیان سے دیکھو، ہیری!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔

ہیری نے سر جھکا کر ڈمبل ڈور کی بات سمجھنے کی کوشش کی کہ وہ اسے کیا اشارہ دے رہے تھے، مگر وہ خود میں اتنی بے چینی محسوس کر رہا تھا کہ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آپایا۔

”تصویروں میں مقید ہو کر رہنا جہاں پر لطف بات ہے، وہیں کچھ بدمزہ بھی ہے..... آپ کو سب چیزیں سنائی دیتی رہتی ہیں۔ وہ سب جو سکول میں ہو رہی ہوتی ہیں یا پھر ملکمہ جادو میں..... آپ کو یہ بھی سننا پڑتا ہے کہ لوگ کیسی کیسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔“ ڈمبل نے تاسف بھرے لمحے میں کہا۔

”آپ نے ایسی کیا کھسر پھرسنی ہیں، میرے یا میرے بیٹے کے بارے میں؟“

”کھسر پھرسنہیں ہیری بلکہ تشویش بھری باتیں..... تم اور تمہارا بیٹا آپس میں الجھر ہے ہو، اس صورتحال کو سنبھالنا کافی دشوار ہے، وہ تم سے بگڑا ہوا ہے ہیری! ان تمام تناظر میں میرے سامنے بس یہی تصویر بنتی ہے کہ شاید..... تم اس کی محبت میں اندھے ہو چکے ہو، ہیری؟“

”اندھا ہو گیا ہوں..... میں سمجھا نہیں؟“ ہیری نے چونک کر کہا۔ ڈمبل ڈور کی بات سن کر اسے واقعی زوردار جھٹکا لگا تھا۔

”بالکل! تمہیں اسے اسی کی نگاہ سے دیکھنے کی ضرورت ہے، تبھی تمہیں اس بات کا ادراک ہو پائے گا کہ وہ کیا چیز ہے جو اسے تکلیف پہنچا رہی ہے اور وہ خود کو تم سے الگ کر لینا چاہتا ہے؟“ ڈمبل ڈور نے گھرے لمحے میں کہا۔

”آپ مجھے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں اسے اس نظر سے نہیں دیکھتا ہوں؟“ ہیری نے پریشان کن لمحے میں پوچھا۔

”آپ کو لگتا ہے کہ اسے کوئی چیز تکلیف پہنچا رہی ہے، ایسا کون سافر ہے جو میرے بیٹے کو اذیت پہنچا رہا ہے.....؟“
”ڈیڈ.....، اسی لمحے البس کی کمزوری خواہید آواز ہسپتال کے وارڈ میں گونجی۔

”بین نے مجھے بتایا ہے کہ وہ سیاہ بادل ہیں، کیا میں یہ سمجھوں کہ اس سے کوئی ایسا فرد مراد ہے جو میرے بیٹے کے ذہن کو میری طرف سے پرا گندہ کر رہا ہے، ہے نا؟؟“

”کیا واقعی تم ایسا سوچتے ہو؟“ ڈمبل نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”شاید میرا نتیجہ اس معاملے میں کچھ اور ہی ہوتا؟ میں تو محض ایک تصویر اور یاد بن کر رہ گیا ہوں، ہیری!..... ایک فریم میں مقید تصویر اور یادوں سے بھری ہوئی روح..... اور تم جانتے ہی ہو کہ میرا کوئی بیٹا بھی نہیں تھا۔“

”لیکن مجھے آپ کے مشورے کی ضرورت ہے!“ ہیری نے فوراً کہا۔

”ڈیڈ.....، البس کی کراہتی ہوئی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

ہیری نے چونک کر البس کی طرف دیکھا جو اپنے بستر پر کسمس اڑا رہا تھا۔ اس نے دوبارہ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا لیکن اب فریم خالی تھا، ڈمبل ڈور جا چکے تھے۔

”اوہ نہیں!..... آپ کہاں چلے گئے ہیں؟“ ہیری ہڑ بڑا کر چینا۔

”ڈیڈ..... کیا ہم..... ہم ہسپتال میں ہیں؟“، البس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

ہیری کے دل پر رکھا ہوا بے چینی کا پتھر ہٹ گیا۔ اس کا بیٹا ہوش میں آگیا تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا البس کے بستر کے پاس پہنچ گیا۔

”ہاں! ہم ہسپتال میں ہی ہیں۔“ ہیری نے خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔ ”تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ میڈم پامفری ابھی تک کوئی یقینی فیصلہ نہیں کر پائیں کہ تمہیں اس حالت میں کیا کیا کھانا چاہئے؟ مگر ان کی ہدایت ہے کہ جب تک دوسری غذا کا انتخاب نہ ہو جائے، تب تک تمہیں ڈھیر ساری چاکلیٹ کھانا چاہئے تاکہ تمہاری جسمانی کمزوری دور ہو سکے..... ہاں چاکلیٹ..... دراصل..... اگر تم بر انہیں مانو گے تو میں بھی اس میں سے کچھ لینا چاہوں گا..... میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں اور مجھے اس بات کا قطعی انداز نہیں ہے کہ وہ سب تمہیں اچھا لگے گا.....“

البس نے شک بھری نظروں سے اپنے باپ کی طرف دیکھا مگر اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اس سے کیا بات کرنا

چاہتے ہیں۔ اس نے لمحہ بھر میں فیصلہ کیا کہ وہ فی الحال کوئی ایسی بات نہیں کہے گا جس سے ان کے درمیان ناگواری بڑھ جائے۔

”ٹھیک ہے، آپ لیجئے..... میرا خیال ہے کہ مجھے بھی چاکلیٹ کھانا چاہئے۔“، البس نے کہا اور اس نے ہیری کے ہاتھوں سے چاکلیٹ کا ایک بڑا ٹکڑا لیا اور منہ میں ڈال کر چبانے لگا۔ ہیری خاصاً الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اگلی بات کرنے کیلئے الفاظ کا منتخب کر رہا ہو۔

”اس کا ذائقہ اچھا ہے؟“، البس نے مختصرًا کہا۔

”اوہ ہاں!“، ہیری نے چونک کر کہا اور چاکلیٹ کا ٹکڑا منہ ڈال کر چبانے لگا۔ وہ دونوں کچھ دیر تک خاموشی سے چاکلیٹ کھاتے رہے۔

”تمہارا باز واب کیسا ہے؟“، ہیری نے پوچھا۔

”اوہ ہاں! اب کافی اچھا لگ رہا ہے۔“، البس نے اپنی بازوں کو سیدھا کیا اور پھر موڑ کر اس کا جائزہ لیا۔ اب اب کسی قسم کا درمحسوس نہیں ہو رہا تھا جیسے بیہوش ہونے سے پہلے ہو رہا تھا۔

”تم کہاں گئے تھے البس؟“، ہیری نے نرمی سے پوچھا۔ ”شاید تمہیں اندازہ نہیں کہ تمہاری گمشدگی کے باعث ہماری کیسی حالت ہو گئی تھی؟ تمہاری ممی تو پریشانی کے باعث بستر سے جا لگی تھی.....“

البس نے اپنی باپ کی طرف غور سے دیکھا اور پھر جھوٹی مسکراہٹ سجائی۔

”ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ہمیں سکول نہیں جانا ہے۔“، البس نے من گھڑت کہانی گھڑتے ہوئے کہا۔ ”ہم نے سوچا کہ کچھ الگ انداز سے زندگی کو شروع کرنا چاہئے..... مالگوؤں کے بیچ رہ کر جادو نگری سے ہٹ کر کچھ الگ ہونا چاہئے، مگر پھر ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور ہم ہو گورٹس واپس لوٹ آئے۔ اس سے پہلے ہم سکول پہنچتے، آپ لوگوں نے ہمیں تلاش کر لیا.....“

”ڈرم سڑا انگ سکول کے چوغوں میں؟“، ہیری نے شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ البس کو یاد آگیا کہ وہ ڈرم سڑا انگ کے سرخ چوغوں میں کیوں ملبوس تھے؟

”اوہ چونگے..... یہی تو بات ہے..... سکارپیس اور میں کبھی عقل سے کام نہیں لیتے۔“، البس نے ٹوٹے

پھوٹے انداز میں کہا۔

”اور تم لوگ سکول سے بھاگے کیوں تھے؟“ ہیری نے پوچھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے بس کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ ”کیا تم یہ کہو گے کہ میری وجہ سے؟..... کیونکہ میں نے وہ بات کہتھی، ہے نا؟“

”میں کچھ کہہ نہیں سکتا.....“ بس نے منہ بنا کر کہا۔ ”ہو گورٹس میں آ کر ہمیں کوئی خوشی نہیں ملتی اور ہم یہاں خود کو آرام دہ محسوس نہیں کرتے ہیں.....“

”ہونہہ..... تو کیا اسکار پیٹس نے تمہیں اکسایا تھا کہ سکول سے بھاگ جانا چاہئے؟“

”اسکار پیٹس نے اوہ بالکل نہیں!“ بس نے جلدی سے جواب دیا۔

ہیری نے طائرانہ نظروں سے بس کا جائزہ لیا۔ کچھ ایسا تھا جو سچ نہیں تھا۔ ہیری کو یہ احساس ہو رہا تھا مگر وہ اسے کوئی نام نہیں دے پایا۔ اس نے اپنے ارد گرد نگاہ دوڑائی اور پھر گہری سانس لی۔

”مجھے تمہیں یہ بتانا ہو گا کہ تم اسکار پیٹس ملفوائے سے اب دور رہو گے۔“ ہیری نے کہا۔

”کیا مطلب؟..... اسکار پیٹس کا کیا قصور ہے؟“ بس نے چونک کر کہا۔

”مجھے معلوم نہیں..... میں آج تک سمجھ نہیں پایا ہوں کہ تم دونوں میں دوستی کا رشتہ کیسے قائم ہو گیا۔ مگر اب تمہیں ویسا ہی کرنا ہو گا جیسا میں کہہ رہا ہوں۔“ ہیری نے تھکمانہ لبھ میں کہا۔

”مگر وہ میرا گھر ادوسٹ ہے..... ہو گورٹس میں میرا اکلوتا دوست!“ بس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

”یہ دوستی نقصان دہ ہے.....“ ہیری نے دوڑوک کہا۔

”اسکار پیٹس اور نقصان دہ؟“ بس چخ کر بولا۔ ”کیا آپ اس سے کبھی ملے ہیں، ڈیڈ؟ کیا دوسروں کی طرح آپ بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ والدی مورٹ کا بیٹا ہے.....“

”میں نہ تو جانتا ہوں کہ وہ کون ہے یا کیا ہے؟ اور نہ ہی مجھے ایسا کچھ جاننے کی ضرورت ہے، میرا تقاضا صرف یہ ہے کہ تم اس سے دور رہو..... بس الگ! تم سمجھ نہیں سکتے کہ میں نے مجھے کیا بتایا ہے.....؟“ ہیری کا لبھ سخت ہو گیا تھا۔

”یہ میں کون ہے؟“ بس نے غصیلے لبھ میں بھڑکتے ہوئے کہا۔

”وہ ایک قنطورس ہے! تمہیں قطعی انداز نہیں ہو سکتا کہ قنطورسوں میں مستقبل میں جھانکنے اور خطرات کو بھانپنے کی

صلاحیت کتنی طاقتور ہوتی ہے؟ اس نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ تم سیاہ بادلوں کے زرنے میں گھر پکے ہو.....”
”سیاہ بادلوں کا زرنہ.....؟“، البس نے تعجب بھرے انداز میں کہا۔

”اور میرے پاس ٹھوس جواز موجود ہے کہ میں اس بات پر یقین کرلوں کہ ان سب چیزوں کا کسی نہ کسی طور پر تاریک جادو سے تعلق جڑا ہوا ہے۔ میں صرف اور صرف تمہیں محفوظ دیکھنا چاہتا ہوں۔ ہر طرح کے نقصان اور خطرے سے محفوظ..... اسکا رپیس سے بھی محفوظ!“، ہیری نے فیصلہ کن لبھ میں کہا۔

البس نے غصے اور ناگواری کے عالم میں اپنے باپ کو گھورا اور پھر اپنی ہمت مجتمع کر کے بولا۔ ”اور اگر میں نے ایسا نہ کیا..... اس سے علیحدگی اختیار نہ کی تو.....؟“

”میرے پاس ایک نقشہ ہے!“، ہیری نے لاپرواٹی سے جواب دیا۔ ”میں اسے کئی بار استعمال کیا ہے۔ کون سی چیز اپنے مقام پر ہے یا وہاں سے ہٹ گئی ہے، وہ سب کی صحیح صحیح خبر دیتا ہے۔ یہ ایک نگرانی کرنے والی آنکھ کی مانند ہے..... ایک چرمی آنکھ..... میں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ نقشہ پروفیسر میک گوناگل کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ تمہاری ایک ایک حرکت پر نظر کھل سکیں۔ اگر تم آئندہ اکٹھے دکھائی دیئے تو وہ فوراً پرواز کر کے مجھے مطلع کر دیں گی یا پھر تم نے ہو گورٹ سے دوبارہ بھاگنے کی کوشش کی تو..... وہ انتہائی سخت کارروائی کر دیں گی۔ میں یہ توقع رکھوں گا کہ تم تمام دوسری چیزوں کو فراموش کر کے صرف اور صرف اپنی پڑھائی پر توجہ دو گے۔ یہ بات بھی جان لو کہ تمہاری کوئی بھی کلاس اسکا رپیس کے ساتھ بالکل نہیں ہو گی تاکہ تمہیں ملاقات یا باتیں کرنے کا بہانہ نہ مل سکے۔ تمہاری خوابگاہ میں اس کا پورا بندوبست کر دیا گیا ہے، تم سکول کا باقی وقت گری فنڈر ہاں میں ہی گزارو گے.....“

”آپ میرا فریق تبدیل نہیں کر سکتے..... میں گری فنڈر میں نہیں سلے درن میں ہوں۔“، البس نے غصے سے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھ کھلی مت کھلیو البس!“، ہیری نے سخت لبھے میں غراتے ہوئے کہا۔ ”تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ تم کس فریق میں ہو۔ اگر پروفیسر میک گوناگل نے تمہیں اسکا رپیس کے ساتھ کبھی پایا تو وہ مجھے خبر کر دیں گی اور پھر میں بندھن جادوئی کلمہ تم پر استعمال کروں گا جس کے باعث میں اور تم ایک ربط میں جڑ جائیں گے۔ تمہاری آنکھیں اور کان، میری آنکھیں اور کان بن جائیں گے، اور تم ایک پل کیلئے بھی میری آنکھوں سے او جھل نہیں رہ پاؤ گے..... خیر!“

میرے شعبے کے لوگ باقی معااملے کی چھان بین کر رہے ہیں، تم کہاں گئے تھے اور کیا کیا کرتے رہے، مجھے جلد ہی اس کی خبر ہو جائے گی.....”

”مگر ڈیڈ..... آپ ایسا نہیں کر سکتے..... یہ سب صحیح نہیں ہے.....“، البس نے بے بسی سے کراہتے ہوئے کہا۔

”میں نے اس معااملے پر بے حد سوچ بچار کی اور عرصے سے خود کا محاسبہ کرتا رہا ہوں۔ مجھے احساس ہوا کہ میں تمہارے معااملے میں ایک اچھا باب پ نہیں بن پایا کیونکہ تم مجھے ناپسند کرتے ہو۔ صرف یہی ایک وجہ ہے جو مجھے سمجھ میں آئی ہے، مگر بالآخر میں فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو، ہی گیا کہ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ تم مجھے پسند کرو یا نہ کرو..... مجھے صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ تم میری تابع داری بجا لاؤ کیونکہ میں تمہارا باب پ ہوں اور میں چیزوں کو تم سے زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہوں۔ مجھے معاف کرنا البس..... میرے پاس اب یہی اکلوتا راستہ ہے.....“، ہیری نے فیصلہ کن لمحے میں حکم دیتے ہوئے کہا۔



منظر 9

دوستی ٹوٹ گئی؟

البس تند رست ہو چکا تھا اور اسے ہسپتال سے چھٹی بھی مل چکی تھی۔ ہیری نے اسے اکیلا چھوڑنے کا خطرہ مول نہیں لیا تھا۔ اب چونکہ گری فنڈر ہال میں تمام خصوصی انتظامات کر دیئے گئے تھے، اس لئے وہ کافی مطمئن ہو گیا تھا۔ وہ رخصت لینے سے قبل البس سے ملا اور ایک بار پھر اسے تمام باتوں کی سختی سے تاکید کی اور سکارپینس سے دور رہنے کا حکم دیا۔ البس کو یہ سب بالکل اچھا نہیں لگا تھا مگر وہ خاموش رہا۔ جب ہیری اس سے دور ہٹ کر جانے لگا تو البس نے ایسی بات کہی کہ ہیری ٹھٹک سا گیا۔

”ایسا کیا ہو گا کہ اگر میں بھاگ جاؤں..... سکول سے بھاگ جاؤں تو؟“

”تم ایسا کچھ نہیں کرو گے، البس! اب اپنی کلاس میں جاؤ۔“ ہیری نے مڑ کر سختی سے کہا۔

”میں دوبارہ بھاگ جاؤں گا.....“ البس نے دو ٹوک لبھے میں کہا۔

”میں نے کہا کہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے!“ ہیری نے ڈانتٹھ ہوئے کہا۔

”آپ دیکھ لیجئے گا..... میں ایسا ہی کروں گا.....!“

”یہ ہو گرلوس ہے، تم یہاں سے بھاگ نہیں پاوے گے۔“ ہیری نے اپنا لہجہ نرم کرتے ہوئے کہا۔

”میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں..... اور اب آپ دیکھ لیجئے گا کہ اس بار ایسا بندوبست کروں گا کہ انکل رون بھی مجھے تلاش نہیں کر پائیں۔“ البس نے ضدی پچے کی طرح کہا۔

اسی لمحے رون آدم کا۔ اس کا لباس کچھ عجیب تھا، وہ کافی پریشان حال دکھائی دے رہا تھا۔

”کیا کسی نے میرا نام پکارا؟“ رون نے جلدی سے پوچھا۔

لبس نے تعجب سے رون کی طرف دیکھا۔ اس کے کپڑے بے حد برے تھے جس سے اسے ناگواری سی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا چوغہ بدن کے لحاظ سے تنگ اور چھوٹا تھا۔ اس کے کپڑوں کی حالت کافی سنگین دکھائی دے رہی تھی۔ ”اوہ انکل رون! ڈمبل ڈور کی قسم! اس وقت آپ کے لطیفے سننے کو دل چاہ رہا تھا.....“، لبس نے اس کی طرف دیکھ چکتے ہوئے کہا۔

رون نے شک بھری نظر وہ سے لبس کی طرف دیکھا اور پھر کسی کشمکش میں مبتلا دکھائی دیا۔

”لطیفے..... یہ کیا کہہ رہے ہو؟ مجھے تو لطیفے کبھی یاد نہیں رہے.....“

”کیوں مذاق کر رہے انکل رون..... آپ تو کھیل تماشوں کی پوری جوک شاپ کے مالک ہیں۔“، لبس نے ہنستے ہوئے کہا۔

”جوک شاپ..... اچھا؟“، رون نے عجیب لمحے میں کہا۔ اس کے چہرے سے یوں لگ رہا تھا جیسے اسے یہ شک ہو رہا ہو کہ لبس کے دماغ پر کوئی اثر ہو گیا ہو۔ ”خیر! مجھے خوشی ہے کہ میں نے تمہیں کپڑ لیا۔ میں تو تمہارے لئے کچھ مٹھائیاں لینے کیلئے گیا تھا تاکہ تمہاری صحت یا بی پر تخفہ دے سکوں..... مگر تم فکر نہ کرو..... میں تمہیں جلد ہی یہ دے دوں گا..... دراصل پدم..... وہ چیزوں کے بارے میں نہایت گہرائی سے سوچتی ہے..... مجھے بھی ایسا لگتا ہے..... اور اس کا خیال ہے کہ تمہارے لئے یہ زیادہ عمدہ رہے گا جو تمہارے لئے سکول میں بھی قبل استعمال ہو۔ اسی لئے ہم نے تمہارے لئے یہ پنکل قلموں کا یہ جوڑا خریدا ہے..... ہاں ہاں..... یہ دیکھو تم گندے لڑکو! اپنی حیثیت سے بڑھ کر.....“

”یہ پدم کون ہے؟“، لبس نے حیرت سے پوچھا۔ یہ سن کر ہیری بھی لمبھ بھر کیلئے دنگ رہ گیا، اس نے شک بھری نظر وہ سے اس کی طرف گھورا۔

”تم اپنی آنٹی کو نہیں جانتے ہو؟“، ہیری نے البحے ہوئے لمحے میں کہا۔

”کیا پدم نام کی بھی میری کوئی آنٹی ہے؟“، لبس نے ہیری کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”مجھے تو لگتا ہے کہ کسی نے اس پر یادداشت بھلانے والے جادوئی کلے کا دار کیا ہے، ہیری!“، رون نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔ وہ دوبارہ لبس کی طرف مڑا۔ ”بیوقوف لڑکے! پدم میری بیوی کا نام ہے، تم کچھ یاد آیا..... وہ جب تمہارے چہرے کے قریب آ کر بات کرتی ہے تو تمہیں اس سے پودینے کی مہک آتی ہے۔“، وہ گھٹنوں کے بل جھکا

کیونکہ اس نے ابس کی آنکھوں میں بے یقینی کی جھلک دیکھ لی تھی۔ ”پدماء..... پجوکی ماں!“ رون نے پریشانی سے ہیری کی طرف دیکھا۔ ”تم تو جانتے ہی ہو کہ میں یہاں کتنی مشکل سے آیا ہوں۔ پجنونے ایک بار پھر سے زندگی اجیرن کر ڈالی ہے۔ میرا خیال تھا کہ تمہیں غل غپاڑہ بھیج دوں مگر پدماء نے اصرار کیا کہ مجھے خود وہاں جانا چاہئے۔ میں نہیں جانتا کہ پجنو نے ایسا کیوں کیا، وہ تو بس میری شکل دیکھ دیکھ کر قہقہے لگا رہا تھا.....“

ابس کا دماغ اب واقعی چکرا گیا تھا۔ یہ سب کیا تھا؟ انکل رون کیسی باتیں کر رہے تھے اور پدماء اور پجنو..... یہ کون تھے؟

”مگر..... آپ نے تو ہر ماں سے شادی کی تھی؟“ ابس کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔

گھری خاموشی چھا گئی۔ رون عجیب نظروں سے ابس اور ہیری کو دیکھ رہا تھا۔ ہیری بھی بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔

”نہیں..... نہیں..... ایسا کچھ نہیں ہے..... ہر ماں، میری بیوی..... اور مارلن کی ڈاڑھی کی قسم! ایسا کچھ نہیں ہے، ابس!“ رون نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”رون! یہ کچھ عجیب ہے، ابھی کچھ ہی دیر پہلے یہ مجھے کہہ رہا تھا کہ وہ سلے درن فریق میں ہے، جبکہ یہ سچ نہیں ہے، وہ تو پہلے سال سے ہی گری فنڈر میں منتخب ہوا تھا..... لگتا ہے کہ وہ یہ بات بھی بھول چکا ہے.....“ ہیری نے فکرمندی سے کہا۔

”یہ سچ نہیں ہے، مجھے سلے درن میں منتخب کیا گیا تھا.....“ ابس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ معاف کرنا میرے پیارے بچے! تم ایک گری فنڈر طالب علم ہی ہو۔“ رون نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں گری فنڈر میں کیسے منتخب کیا جا سکتا ہوں؟“ ابس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”تم نے خود بولتی ٹوپی سے کہا تھا کہ وہ تمہیں گری فنڈر فریق میں منتخب کرے۔ یہی تم نے ہمیں بتایا تھا، کیا تمہیں یاد نہیں..... پجنونے تم سے شرط لگائی کہ تم گری فنڈر میں کبھی نہیں جا پاؤ گے اور تم نے اسے ہراڑا لاتھا۔ میں اس بارے میں تمہیں الزام نہیں دیتا ہوں، کیونکہ ہم سب کی یہی خواہش رہتی ہے کہ کاش کوئی ایسا وقت آجائے جب اس کے چہرے سے ہنسی کی پرت غائب ہو جائے..... اور براہ مہربانی یہ بات پدماء کو مت بتا دینا کہ میں نے ایسا کچھ کہا تھا.....“ رون نے

نرم لبجے میں کہا اور اس کا چہرہ طاری نظر وہ سے دیکھنے لگا جیسے وہ امید کر رہا ہو کہ اسے یہ سب یاد آگیا ہو گا۔

”آہ! یہ پنجوکون ہے.....؟“، لبس کے دل دماغ میں عجیب دھماکے ہو رہے تھے۔ انکل رون اس سے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ گری فنڈر میں منتخب ہوا تھا اور یہ اس کی اپنی خواہش تھی اور اس نے کسی پنجو سے شرط لگائی تھی جسے وہ جانتا تک نہیں تھا۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

اس کشمکش کا شکار اکیلا لبس نہیں تھا بلکہ دوسری طرف رون اور ہیری کے چہرے بھی تعجب سے بگڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جواب واقعی شک بھری نظر وہ سے اسے گھور رہے تھے۔

”یہ سب کیا بکواس ہے؟“، رون غصیلے لبجے میں بھڑک اٹھا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ تم سچ مجھ ہوش میں نہیں ہو! زیادہ بہتر یہی رہے گا کہ تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سچ مجھ تھیں غل غپاڑہ بھیج دوں.....؟“

کوئی بھی اپنی جگہ سے ایک اچھی بھی نہیں ہلا۔ لبس اب واقعی الجھ چکا تھا۔

”مگر ان سب بالوں کا کوئی مطلب..... مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔“

”لبس! تم یہ سب کر کے دیکھ لو! اس کا کچھ فائدہ نہیں ہو گا..... میں اپنا فیصلہ بدلنے والا نہیں ہوں۔“، ہیری نے غصے سے اسے ڈانتہ ہوئے کہا۔

”ڈیڈ! آپ کے پاس اب دور استے ہیں، یا تو آپ مجھے یہاں سے لے چلیں.....“، لبس نے کہنا چاہا مگر ہیری نے سچ میں ہی بات کاٹ دی۔

”لبس! تمہارے پاس اب کسی قسم کے فیصلے کا اختیار نہیں ہے۔ تم وہی کرنا ہو گا جیسا میں کہہ رہا ہوں۔ تم گھری مشکل میں گھر رہے ہو..... نہایت گھری مشکل میں..... یہ بے حد خطرناک ہے، کیا تمہیں میری بات سمجھ میں آگئی ہے؟“، اسی لمحے سکارپینس بھاگتا ہوا ہاں آگیا۔ اس نے اشتیاق بھری نظر وہ سے لبس کی طرف دیکھا اور چیختا ہوا بولا۔

”اوہ لبس! شکر ہے کہ تم ٹھیک ہو، یہ سب نہایت زبردست ہے.....؟“

”ہاں! اس کا مکمل علاج ہو چکا ہے۔ اب ہمیں جانا چاہئے۔ لبس! میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں میری ہدایت یاد رہے گی۔“، ہیری نے جواب دیا۔

لبس نے بے چارگی کے عالم میں اسکارپینس کی طرف دیکھا۔ اس کا دل خون کے آنسو رورہا تھا۔ کچھ ایسا تھا جس

سے سب کچھ گڑ بڑ ہو گیا تھا۔ وہ سر جھکا کر اپنی کلاس کی طرف جانے لگا۔

”کیا تم مجھ سے ناراض ہو..... یہ سب کیا ہو رہا ہے؟“ اسکار پینس نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ لبس رُک کر گھوما اور اسکار پینس کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

”کیا وہ کام ہوا؟ کیا کچھ بھی بدلا؟“

”نہیں..... مگر لبس.....“ اسکار پینس نے کچھ کہنا چاہا۔

”تم لوگ جو بھی واحیات بکواس کر رہے ہو، اسے فوراً بند کرو۔ یہ میری طرف سے آخری تنبیہ ہے، صحیح!“ ہیری نے درشت لمحے میں کہا۔

لبس نے بے بسی کے عالم میں اپنے باپ اور اپنے دوست کے درمیان موجود فاصلے کو گھورا جواب واقعی خلیج بن چکا تھا۔

”اوہ نہیں..... میں ایسا نہیں کر سکتا۔“ لبس نے آہستگی سے کہا۔

”تم کیا نہیں کر سکتے لبس؟“ اسکار پینس نے حیرت سے پوچھا۔

”بس اب یہی بہتر رہے گا کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے الگ ہی رہیں۔ ٹھیک ہے!“ لبس نے شکستہ لمحے میں کہا اور وہاں سے چلا گیا۔ اسکار پینس اپنی جگہ پر ساکت کھڑا، صدماتی کیفیت کا شکار دکھائی دے رہا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ یہ جملہ واقعی لبس نے ہی کہا تھا.....



منظر 10

ہیڈ مسٹر کا دفتر

ہیری، اور جینی ایک بار پھر پروفیسر میک گوناگل کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ جو نہایت متذبذب نگاہوں سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ جینی کے چہرے سے ایسا لگتا تھا جیسے وہ معاملے کی گہرائی کو سمجھنہ پار رہی ہو۔ ہیری کافی دیر سے پروفیسر میک گوناگل کو قاتل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ یہ سب ابس کی بہتری کیلئے کرنا چاہتا تھا مگر پروفیسر میک گوناگل، ابس پر ضرورت سے زیادہ سختی کو برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔

”مجھے ابھی تک یہ سمجھ میں آپا یا کہ یہ میوارڈ کا نقشہ ہماری کس طرح مدد کر سکتا ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

”آپ کو صرف اتنا کرنا ہے کہ جب بھی آپ اس میں ان دونوں کو اکٹھا دیکھیں تو فوراً جتنی بھی جلدی ممکن ہو سکے، ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیں۔“ ہیری نے سمجھاتے ہوئے کہا اور نقشے میں اس نقطے کی طرف اشارہ جہاں چھوٹی سی پٹی میں ابس کا نام دکھائی دے رہا تھا۔

”پوٹر! کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا یہ قدم صحیح ہو گا؟ دیکھو! مجھے ہمیشہ سے علم نجوم پرشک ہی رہا ہے۔ جہاں تک قسطورس کی مستقبل بینی کا سوال ہے تو یہ کبھی زیادہ واضح نہیں رہی ہے، پیچیدہ اور الجھی ہوئی..... تم تو یہ بات جانتے ہی ہو کہ میں ایک ناراض اور بگڑا ہوا قسطورس ہے..... ممکن ہے کہ اس نے ستاروں سے جو بھی اخذ کیا ہو، اسے اپنے تیئں کوئی غلط مطلب دے بیٹھا ہو.....“ پروفیسر میک گوناگل نے محتاط انداز میں ہیری کو سمجھانے کی کوشش کی۔

”لیکن مجھے میں پر پورا بھروسہ ہے!“ ہیری نے فوراً کہا۔ ”اگر ابس، اس لڑکے سکارپیس سے دور رہے تو یہ زیادہ اچھا رہے، اس کی اپنی ذات کیلئے بھی اور دوسروں کیلئے بھی!“

”پروفیسر! ہیری کے کہنے کا بس یہ مقصد ہے کہ.....“ جینی نے بولنا چاہا۔

”پروفیسر اچھی طرح سے سمجھ چکی ہیں کہ میں کیا چاہتا ہوں۔“ ہیری نے تھوڑا ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

جینی نے تعجب بھری نظر وہ سے ہیری کی طرف دیکھا کیونکہ آج سے پہلے ہیری نے اس کے اس لب والجے میں کبھی بات نہیں کی تھی۔ وہ تھوڑی پریشان ہو گئی۔

”دیکھو! اب تک ابس کا معائنہ جادو گنگری کی ماہرا اور قابل جادو گروں اور جادو گروں نے کیا ہے مگر انہیں اس پر کسی قسم کے جادو کے اثرات نہیں ملے ہیں اور نہ پُوری پتاری جادو کے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے تخلی سے اپنی بات آگے بڑھائی۔

”مگر ڈمبل ڈور..... ڈمبل ڈور نے کچھ اور ہی کہا تھا.....“ ہیری نے جلدی سے کہنا چاہا۔

”انہوں نے کب کہا تھا؟“ پروفیسر میک گوناگل نے تیوریاں چڑھا کر پوچھا۔ ان کے چہرے پر تحسس اور اشتیاق کے ملے جملے جذبات دکھائی دیئے گئے۔

”اوہ، وہ اپنے فریم میں آئے تھے، ہمارے درمیان کچھ تبادلہ خیال بھی ہوا تھا۔ انہوں نے جو کچھ کہا تھا اس کا مطلب بالکل واضح تھا اور مجھے لگتا ہے کہ وہ ہی صحیح ہے.....“ ہیری نے اپنی بات کی فوراً تصحیح کرتے ہوئے معااملے کو گول کرنے کی کوشش کی۔

”معاف کرنا ہیری!“ پروفیسر میک گوناگل نے سنبھیدہ لجھے میں کہا۔ ”ڈمبل ڈور مر چکے ہیں، یہ بات میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں۔ یاد رکھو کہ تصویریں زندوں کے حالات کے بارے میں نصف سچائی ہی جانتی ہیں جتنا وہ دیکھ سکیں.....“

”انہوں نے مجھے کہا کہ پیار انسان کو اندھا کر دیتا ہے اور میں اسی اندھے پن کا شکار ہو گیا ہوں۔“ ہیری نے اپنی بات بالآخر کمکمل کر دی۔

”پوٹر! سابقہ ہیڈ ماسٹروں کی تصویریں محض آئینہ ہوتی ہیں۔ جب میں نے اس عہدے کو سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا تھا تو مجھے خاص طور پر یہ ہدایت کی گئی تھی کہ یہ سب تصویریں محض ہو گوڑس کی یادیں ہیں جو اپنے اپنے ادوار میں رہ رہی ہیں، وقت بد لئے کا انہیں کچھ احساس نہیں۔ مجھے یہ بھی ہدایت کی گئی تھی کہ میں انہیں زندہ انسان سمجھنے کی غلطی کبھی نہ کروں۔ ان سے کسی حد تک مدد لی جا سکتی ہے، وہ بھی ہو گوڑس کے مقررہ اصولوں کے دائرے میں مگر انہیں انسان سمجھنا کڑی غلطی ہو

گی اور میں تمہیں بھی یہی مشورہ دوں گی کہ تم بھی انہیں ایسا ہی سمجھو!“ پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کو دوبارہ سمجھاتے ہوئے کہا۔

”مگر انہوں نے جو کچھ کہا وہ صحیح تھا میں نے اس حقیقت کا ادراک کر سکتا ہوں!“ ہیری نے اصرار کرتے ہوئے بولا۔

پروفیسر میک گوناگل نے گہری آہ بھری۔

”ہیری! میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم پر گذشتہ دنوں میں بے حد دباو پڑا ہے، تم نے البس کو کھو دیا تھا، اس کی تلاش میں مارے مارے پھرے، اور پھر تمہارے نشان میں درد کی ٹیسیوں نے تمہیں ماڈ ف کر کے رکھ دیا ہے لیکن جب میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ تم اس وقت غلطی کر رہے تو تمہیں مجھ پر بھروسہ کرنا چاہئے.....“ پروفیسر میک گوناگل نے دوبارہ نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔

”میں جانتا ہوں کہ البس مجھے پسند نہیں کرتا۔ مجھے اس بات کی امید بھی نہیں ہے کہ وہ میری محبت کو کچھ سمجھ پائے گا لیکن میری دلی خواہش ہے کہ وہ ہمیشہ محفوظ رہے۔ میں آپ کی بے حد عزت کرتا ہوں، پروفیسر!..... مگر آپ ان احساسات کو سمجھ نہیں سکتیں کیونکہ آپ کے بچے نہیں ہیں۔“ ہیری نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

”ہیری! یہ کیا کہہ رہے ہو.....؟“ جینی نے ترپ کر کہا۔

”جینی! میں سچ کہہ رہا ہوں، نہیں سمجھ سکتیں.....“ ہیری نے تلخی سے کہا۔

پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ یکدم زرد پڑ گیا تھا۔ انہیں ہیری کی بات سے گھرا صدمہ پہنچا تھا۔ ان کے ہونٹ پھٹ پھٹانے لگے اور بدن میں عجیب سارعشہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے بکشکل خود کو سنبھالا اور ہیری کی طرف غور سے دیکھا۔

”مجھے لگا تھا کہ شعبہ تدریس میں رہ کر عمر بھر بچوں کو پڑھانے کا کچھ تو مطلب ہوتا ہی ہو گا.....“ پروفیسر میک گوناگل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”یہ نقشہ آپ کو پوری طرح باخبر رکھے گا کہ میرا بیٹا تمام وقت کہاں کہاں گیا ہے!“ ہیری نے ان کی بات نظر انداز کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ ”میں پوری توقع رکھوں گا کہ آپ اس کا اچھا استعمال کریں گی۔ اگر میں نے کچھ ایسا سنا

کہ آپ نے لاپروائی یا شفقت کا مظاہرہ کیا ہے تو میں فوراً سکول چلا آؤں گا..... لیکن میری یہ آمد تنہا نہیں ہو گی۔ میں اپنے تمام محکماتی اختیارات کے ساتھ آؤں گا..... آپ میری بات کا مطلب اچھی طرح سے سمجھ سکتی ہیں!“

” بلاشبہ.....“ پروفیسر میک گوناگل نے ہیری کی دھمکی کو ناپسند کرتے ہوئے چڑھتے اور تعجب کے ملے جلے جذبات میں جواب دیا۔

جینی نے پریشان ہو کر ہیری کی طرف دیکھا۔ اسے کیا ہو گیا تھا؟ وہ پہلے تو ایسا بالکل نہیں تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ اس بارے میں اس پوچھ پائے مگر اسے جرأت نہ ہوئی۔ ہیری نے جان بوجھ کر جینی کو دیکھنے کی کوشش کی نہیں کی تھی۔



منظر 11

تاریک جادو سے تحفظ کی کلاس

البس کا دماغ پوری طرح چکرا گیا تھا۔ ڈیڈ اور رون کی باتوں نے اسے گوموئی میں ڈال دیا تھا۔ وہ ہو گورٹس کی ایک راہداری میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ اس کا دل بہت اُداس تھا کیونکہ اس کا سب سے اچھا دوست سکارپینس اس سے جدا کر دیا گیا تھا مگر ساتھ ہی انکل رون کیسی عجیب بہکی بہکی باتیں کر رہے تھے؟ پدم..... بنجو..... یہ بھلا کیسے نام ہوئے؟ یہ کون لوگ تھے؟ انکل رون کا حلیہ اتنا خستہ کیوں تھا؟ ڈیڈ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں گری فنڈر میں ہی منتخب ہوا تھا؟ یہ سب کیا تھا؟ اس کا ذہن بری طرح الجھا ہوا تھا۔ کچھ نہ کچھ گڑ بڑ تھی مگر وہ کیا تھی؟ یہ اس کی سمجھ میں بالکل نہیں آ رہا تھا۔ اسے اس بات کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا کہ وہ کب تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا دروازہ کھول کر اندر آ گیا تھا۔ اسے تو اس وقت ہوش آیا جب ایک شناسا آواز قریب ہی سنائی دی۔ اس نے چونک کر اس طرف دیکھا۔

”ارے واہ! دیکھو! ریل گاڑی سے فرار ہونے والا بالآخر ہماری کلاس میں پہنچ ہی گیا۔“

”آنٹی ہر ماںی.....،“ البس کے منہ سے بے ساختہ لکلا۔

ہر ماںی نے اس کی طرف تعجب بھری نظروں سے دیکھا۔ وہ اس اندھہ والی میز کے پیچھے کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک کتاب پکڑی ہوئی تھی۔ وہ البس کی طرف بے یقینی کے عالم میں دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ البس نے اس کا نام پکارا تھا۔ کچھ یہی حال البس کا بھی تھا کیونکہ وہ اسے اس جگہ پر دیکھ کر بھونچ کا سارہ گیا تھا۔

”پروفیسر گرینجر کہو، البس پوٹر!“ ہر ماںی نے ذرا سخت لمحے میں کہا۔ ”تمہیں میرا نام لینے کی جرأت کیسے ہوئی؟ اور میں تمہاری آنٹی کب سے ہو گئی؟“

”مگر..... مگر آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟“ البس خود کو دوسرے سوال سے روک نہیں پایا۔

”پڑھارہی ہوں جس کام کیلئے مجھے یہاں تعینات کیا گیا ہے اور تم..... تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میرا خیال ہے کہ تم یہاں پڑھنے کیلئے آئے ہو، ہے نا؟“ ہر ماٹنی نے درشت لبھے میں کہا۔

”مگر..... مگر..... آپ تو..... آپ تو زیر جادو ہیں!“ لبس اٹکتا ہوا بولا۔

”اوہ لگتا ہے کہ تم آج پھر بیداری کے خواب دیکھنے کا شکار ہو گئے ہو، مسٹر پوٹر؟“ ہر ماٹنی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”چلو اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ۔ ہاں! جیسا کہ میں بتا رہی تھی کہ آج پشت بان جادو کے بارے پڑھیں گے.....“

”کیا آپ یہاں تاریک جادو سے تحفظ کافن پڑھانے کیلئے استاد مقرر ہیں؟“ لبس نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ یہ کوئی بھی انک خواب تھا جو اسے اپنے سحر سے باہر نہیں نکلنے دے رہا تھا۔ سب کچھ الگ اور عجیب ہو رہا تھا، یہ بالکل غیر حقیقی تھا۔

لبس کے اس سوال پر پوری کلاس میں بڑھا نے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور ہر ماٹنی کو غصہ آگیا۔ وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ لبس جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا ہے تاکہ وہ زیچ ہو جائے۔

”پاؤ نش کم..... دس پاؤ نش تمہاری احمقانہ گفتگو کیلئے گری فنڈر کے کم کئے جاتے ہیں۔“ ہر ماٹنی نے سخت لبھے میں غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں نہیں پروفیسر ایسا نہ کیجھے!“ پولی چاپکن اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور احتجاج کرتی ہوئی چیخنی۔ ”وہ یہ سب جان بوجھ کر رہا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ سے یہی چاہتا ہے کہ گری فنڈ رسالانہ کا رکرداری میں ہار جائے، اسے گری فنڈر کبھی پسند نہیں رہا..... اور یہ بات ہم سبھی جانتے ہیں۔“

”مس چاپکن، بیٹھ جاؤ!“ ہر ماٹنی نے اسے جھپڑ کتے ہوئے کہا۔ ”کہیں ایسا نہ ہو کہ صورتحال اس سے زیادہ بدتر ہو جائے..... اور میں چاہو گی کہ تم پوٹر کے ساتھ جوڑی بنالا اور اس جادوئی کلے کی پوری توجہ کے ساتھ مشق کرو۔“ پولی چاپکن نے شعلہ بار نظر وں سے لبس کی طرف دیکھا اور بیٹھ گئی۔

”مگر آپ پہلے تو اتنی درشت اور خود غرض نہیں تھی.....“ لبس نے ہر ماٹنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہر ماٹنی نے اس کی طرف غصے کے عالم میں دیکھا۔ اس بات پر بھی حیرانگی ہو رہی تھی کہ لبس اتنی بد تمیزی کی جرأت کیوں کر رہا تھا اور ساتھ ہی غصہ بھی آ رہا تھا۔ وہ پوری کلاس کے سامنے تمیز کا دائرہ پھلانگ چکا تھا۔

”اور گری فنڈر کے بیس پاؤنسٹس کم کئے جاتے ہیں، مسٹر پوٹر کی اس بد تیزی کیلئے۔“ ہر ماں نے چلاتے ہوئے کہا۔
وہ اب اس کی طرف واقعی غصے سے دیکھ رہی تھی۔

”پوٹر! بس بہت ہو گیا..... تم فوراً اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ!“ ٹزان فریڈرک نے غصیلی آواز میں کہا۔ البس خاموشی سے اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا۔

”کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں؟“ ایس نے ایک بار پھر بولنا چاہا۔

”بالکل نہیں!“ ہر ماں نے دلوک انداز میں جھٹکتے ہوئے کہا۔ ”بالکل خاموشی سے بیٹھ جاؤ پوٹر! اپنی حد پار کرنے کی کوشش مت کرو، ورنہ تم اپنے فریق کے بچے کچھے پاؤنسٹس بھی گنوں بیٹھو گے..... تو میں کہہ رہی تھی کہ ہم آج پشت بان جادو کی مشق کا آغاز کریں گے کیا تم میں سے کسی کو معلوم ہے کہ پشت بان جادو سے کیا مراد ہوتا ہے؟“ ہر ماں نے پوری کلاس پر نظر ڈالی اور پھر ہنکار بھر کر بولی۔ ”تم میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں..... اوہ نہیں! کوئی ایک بھی اس کا مطلب نہیں بتاسکتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے، تم لوگوں نے مجھے سخت مایوس کیا ہے۔ تم واقعی ڈفر کلاس ہو۔“

ہر ماں کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی جسے دیکھ کر البس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ وہ سچ مچ عجیب، خود غرض اور مکار عورت کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

”اوہ نہیں! یہ کیسا بھونڈ انداق ہے؟ روز کہاں ہے؟ وہ آپ کو ضرور بتائے گی کہ آپ کا برتاؤ کتنا برا اور مصلحکہ خیز ہے!“ ایس سے رہانہ گیا اور وہ ایک بار پھر بول پڑا۔

”یہ روز کون ہے؟..... تمہاری کوئی خیالی نادیدہ دوست؟ ہے نا پوٹر!“ ہر ماں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ یہ سن کر تمام طلبہ و طالبات ہنسنے لگے۔

”روز گوپنچ رویزی!..... آپ کی اپنی بیٹی؟“ ایس نے پوری طاقت کے ساتھ کہا پھر اسے انکل رون کی باتیں یاد آگئیں۔ وہ تو پدمانا می کسی خاتون کو اپنی بیوی بتا رہے تھے۔ وہ بھج کا۔ ”اوہ یقیناً..... کیونکہ آپ کی اور انکل رون کی شادی نہیں ہوئی تو مجھے سمجھ لینا چاہئے تھا کہ روز.....“

”بس بہت ہو گیا پوٹر!“ ہر ماں غصے سے گرجتی ہوئی بولی۔ ”چچاں پاؤنسٹس گری فنڈر کے اور کم کئے جاتے ہیں۔ تمہاری یہ کہنے کی جرأت کیسے ہوئی پوٹر؟..... بس بہت ہو گیا۔ اب اگر کسی نے بھی کلاس میں سے پڑھائی کے درمیان کوئی

خل اندازی کی تو میں خبردار کر دیتی ہوں کہ میں گری فنڈر کے سوپاؤنس کم کر دوں گی۔“

تمام کلاس سمی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ البس کی حالت کچھ ایسی تھی جیسے اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہو کہ گری فنڈر اپنے پاؤنس کھور رہا تھا۔ ہر ماں نے چاروں طرف گھور کر دیکھا کوئی بھی اپنی جگہ پر حرکت نہیں کر رہا تھا۔

”ٹھیک ہے..... پشت بان جادو ایک خاص جادوئی طریق کار ہے جو ہمارے اندر کے ثبت احساسات کو تقویت دیتا ہے اور انہیں بیدار کر کے ایک خاص شکل میں ظاہر کرتا ہے جو کسی جانور سے بھی مشابہ ہو سکتا ہے۔ ایک ایسے جانور کا بہروپ، جس سے آپ کا دل و دماغ زیادہ مربوط ہوتا ہے۔ یہ درحقیقت چمکدار روشنی کا ایک ہالہ ہے جو آپ کی ترجیحات کے مطابق خود ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ ایک بار پشت بان تخلیل کو واجاگر کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو سمجھ لجئے کہ یہ آپ کوتاریک نگری کے ان حریفوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے گا جن سے آپ کی عملی زندگی میں جلد ہی پالا پڑنے والا ہے.....“

ہر ماں نی اپنا سبق پڑھا رہی تھی مگر البس کہیں اور کھویا ہوا تھا۔ اس کلاس سے کہیں دور..... کشمکش اور گومکوئی کے گھرے کنوئیں میں!



منظر 12

ادھوری ملاقات

لبس کلاس روم میں سے نکل کر گری فنڈ رہاں کی طرف جا رہا تھا۔ ایسا کرنا اسے عجیب لگ رہا تھا۔ وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر اس کے پاؤں سیڑھیوں کے زینے عبور کرنے لگے۔ وہ حسب عادت ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ مگر کچھ بھی الگ یا مختلف نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ سب کچھ پہلے جیسا ہی تھا۔ سیڑھیاں حرکت کر رہی تھیں اور اپنی منزل بار بار بدلتی تھیں۔ اسی لمحے سکارپیس کہیں سے نکل کر سیڑھیوں پر آگیا تھا۔ اسے لمحہ بھر کیلئے محسوس ہوا کہ شاید اس نے لبس کو دیکھا تھا مگر جب اس نے اس سمت میں دوبارہ دیکھا تو اسے اور اک ہوا کہ شاید اس سے وہم ہوا ہوگا۔ اسی لمحہ میدم ہو وہ اس کے سامنے آگئیں اور اس کے سیڑھی سے ہٹنے کیلئے منتظر دکھائی دیں۔ سکارپیس کو فوراً احساس ہو گیا اس نے انہیں راستہ دینے کیلئے ہٹر برٹ اہٹ کے عالم میں ایک دوسری سیڑھی پر جست لگا دی۔ جو نبی وہ ذرا سنبھلاتو وہ بھونچ کا کھڑا رہ گیا کیونکہ اس سے کچھ زینے اوپر لبس موجود تھا۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔ ان میں امید بھری لوٹھمار ہی تھی، وہ ایک دوسرے کو کھوئے کھوئے انداز میں کئی پل تک دیکھتے رہے۔ دونوں کے ذہنوں میں خیالات کا سیلا بہنے لگا تھا۔ بہت سارے سوال جنم لے رہے تھے جنہیں آپس میں مل بیٹھ کر دریافت کرنا تھا۔ ان کے ارد گرد یہ سب کیا ہو رہا تھا؟ مگر لبس خود میں ہمت نہیں بڑھا پایا۔ وہ اپنے ڈیڈی کی تنبیہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ اس کے دماغ کے کسی کونے میں ایک اذیت بھری چیخ گوئی تھی جسے وہ دبارہ تھا۔ شرمساری کی موجیں اس کی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح چھپ رہی تھیں۔ وہ خود کو ملزم محسوس کر رہا تھا۔ درد کی یہ شدت تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ اسے اپنے اندر زوردار چھنا کے کیسی آواز سنائی دی جیسے کچھ ٹوٹ گیا ہو، اس کا دل ٹوٹ گیا تھا، ساتھ ہی اس کی دوستی بھی..... اس کا گہرا اور ہمدرد دوست اس سے پچھڑ چکا تھا۔ دوسری طرف اسکارپیس کی حالت بھی کچھا بھی نہیں تھی، اس کے آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے.....

منظر 13

پوٹر ہاؤس کا باور پچی خانہ

”یہ بالکل صحیح قدم ہے!“ ہیری نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

جینی نے اس کے اصرار پر ہنکار بھری۔ وہ دونوں جب سے ہو گورٹس سے واپس لوٹے تھے، ان میں نوک جھونک چل رہی تھی۔ جینی کو ہیری کا یہ بدلہ ہواروپ بالکل پسند نہیں آیا تھا۔ وہ اس وقت اپنی گھر کے باور پچی خانے میں بیٹھے تھے۔ جینی کا خیال تھا کہ ہیری، لبس کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ سختی برداشت کر رہا تھا جبکہ ہیری یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ یہ سب لبس کی بہتری کیلئے کر رہا تھا اور ان نادیدہ خطرے سے نہ صرف لبس کو بلکہ تمام جادو گنگری کو محفوظ کر دینا چاہتا تھا جو سیاہ بادلوں کی صورت میں انہیں لپیٹ میں لے لینا چاہتا تھا۔ جینی بھی پروفیسر میک گوناگل سے متفق تھی کہ ہیری نے خواہ مخواہ اس ان دیکھے خدشے کو خود پر سوار کر رکھا تھا۔ لیکن ان دونوں میں ان کی بحث کا سلسلہ رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ دونوں ہی اسے اچھی طرح سمجھ رہے تھے۔

”یتم کسے یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہو؟ مجھے یا پھر خود کو!“ جینی نے تنگ کر کہا۔

”کیا تم نے ہی مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے اس کے ساتھ ایمانداری کے ساتھ پیش آنا چاہئے، دراصل سچ تو یہ تھا کہ ایمانداری کی ضرورت خود مجھے تھی، مجھے اپنی ذات کے ساتھ ایمانداری برتنا چاہئے تھی۔ مجھے خود پر بھروسہ کرنا چاہئے تھا کہ میرے اندر کی آواز مجھے کیا بتانا چاہ رہی تھی جسے میں جان بوجھ کر دباتا رہوں.....“ ہیری نے جواب دیا۔

”ہیری! میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں کہ جادو گنگری میں تمہارے پاس سب سے اچھا دل ہے، اور مجھے پورا یقین ہے کہ تمہارا دل تمہیں ایسا کچھ بھی کرنے کیلئے نہیں کہہ سکتا ہے۔“ جینی نے ترکی بہتر کی جواب دیا۔

اس سے پہلے ہیری کوئی بات کہہ پاتا۔ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔ دونوں کی نوک جھونک رُک گئی۔ جینی

نے چین کی سانس لی اور اپنی جگہ سے اٹھی، وہ دروازہ کھولنے کیلئے چلی گئی۔ کچھ لمحوں بعد جینی کے بجائے باورچی خانے کے دروازے پر ڈریکو ملفوائے کا چہرہ دکھائی دیا۔ ڈریکو کو دیکھ کر ہیری کونا گواری کا احساس ہوا مگر اس نے اپنی ناگواری کو چھپا لیا تھا۔

”میں یہاں زیادہ دینہیں ٹھہروں گا اور نہ ہی مجھے ایسی کوئی حاجت ہے۔“ ڈریکو نے ہیری کے مزاج کو شاید بجا نہ لیا تھا۔

”کہو! میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں؟“ ہیری نے خشک لبجے میں پوچھا۔

”میں یہاں تمہارے فیصلے کی مخالفت کرنے کیلئے نہیں آیا ہوں اور نہ ہی مجھے اس سے کچھ فرق پڑتا ہے مگر ایک باپ ہونے کی وجہ سے میں اپنے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ میں صرف تم سے یہ وضاحت طلب کرنے کیلئے آیا ہوں کہ تمہیں دو اچھے دوستوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو؟“ ڈریکو نے درشت لبجے میں کہا۔

”مجھے ان کی جدائی سے کچھ حاصل نہیں ہو رہا ہے۔“ ہیری نے جواب دیا۔

”میں نے دیکھا ہے کہ تم نے سکول کے اوقات، کلاسوں کی ترتیب اور بہت ساری چیزیں بدل ڈالی ہیں۔ تم اساتذہ کو بھی دھمکا رہے ہو، حتیٰ کہ تم نے اپنے بیٹے البس تک کو ڈرار کھا رہے ہیں، یہ سب آخر کیوں.....؟“ ڈریکو نے شکایت بھرے لبجے میں پوچھا۔

ہیری نے طائرانہ نگاہ ڈریکو پر ڈالی اور پھر پلٹ کر کچھ فاصٹے پر چلا گیا۔

”یہ سب میں نے اپنے بیٹے کی حفاظت کیلئے کیا ہے۔“ ہیری نے دو ٹوک لبجے میں کہا۔

”کیا تمہیں اسکار پیس کی طرف کوئی خدشہ ہے؟“ ڈریکو نے جیرانگی سے پوچھا۔

”میں نے مجھے بتایا ہے کہ سیاہ گھنے بادل میرے بیٹے کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔“ ہیری نے سپاٹ لبجے میں جواب دیا۔

”تم بات کو اتنا گھما پھرا کر کیوں کر رہے ہو؟ صاف صاف کہو، جو کہنا چاہتے ہو، پوٹر!“ ڈریکو نے کہا۔

ہیری نے ڈریکو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور اس کے چہرے کے اعضاء کھج گئے۔

”کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ..... وہ بیچ میں تمہارا ہی بیٹا ہے، ڈریکو؟“

ماحول میں عجیب سی سنگینی چھائی تھی۔ ڈریکو کا چہرہ غصے سے بگڑنے لگا۔

”تم اپنے الفاظ والپس لو..... اسی وقت..... پوٹر!“ ڈریکو لفاظ چباتے ہوئے غرایا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اسے گھورتا رہا۔ ڈریکو فرط طیش سے کانپ رہا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی چونگے سے باہر نکال لی اور اس کا رُخ ہیری کی طرف کر دیا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم لڑنا نہیں چاہتے۔“ ہیری نے کہا۔

”میں لڑنا چاہتا ہوں.....“ ڈریکو نے غصے سے جواب دیا۔

”مگر میں تمہیں چوت نہیں پہنچانا چاہتا ہوں۔“ ہیری نے تھمل سے کہا۔

”واہ! کتنی دلچسپ بات ہے، چوت لگا کر کہتے ہو کہ چوت نہیں لگانا چاہتا..... میں تمہیں سبق سکھا کر رہوں گا۔“
ڈریکو نے تمثیر انہ لبھ میں کہا۔

ہیری کو محسوس ہو چکا تھا کہ ڈریکو کے ارادے خطرناک ہیں، اس لئے اس نے بھی اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔

”دُنہستم.....“ دونوں کی آواز ایک ساتھ گوئی۔ چھڑیوں میں دوسرخ شعلے لپکے اور آپس میں ٹکرایا کر گا۔

”بندھو اتم.....“ ڈریکو نے چیخ کر کہا۔

ہیری جھکائی دے کر وار کے رستے میں سے فوراً ہٹ گیا اور ڈریکو کا وار باور پھی خانے کی ایک الماری پر جا لگا۔ وہاں چھنا کے کی آواز سنائی۔ الماری کا شیشہ ٹوٹ گیا تھا۔

”ترانتو گرم.....“ ہیری نے ایک نیا وار اس پر کیا۔ ڈریکو نے روشنی کی شعاع کو اپنی چھڑی سے ضائع کر دیا۔

”اوہ تم پوری ریاضت کے ساتھ یہاں آئے ہو!“ ہیری نے ہنس کر کہا۔ اس ہلکی پھلکی لڑائی نے اس کے اندر کے ہیجان پر خوشگوار اثر ڈالا تھا۔ پریشانی اور اندر کا دباہوا غصہ اب مائع ہو کر بہہ رہا تھا۔

”میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کافی سست اور ڈھیلے پڑ چکے ہو، پوٹر!“ ڈریکو نے طنزیہ لبھ میں کہا۔ ”ڈینگو اتم.....“

ڈریکو کی چھڑی سے ایک کڑ کڑتی ہوئی شعاع نکلی اور ہیری کی طرف بڑھی۔ ہیری بمشکل اس سے نج پایا تھا، شعاع

اس کے کان کے پاس نکل کر گئی اور پیچھے کی دیوار سے ٹکرائی۔ دیوار کا پلسترا کھڑ گیا۔

”گلد گدو تم.....“، ہیری نے فوراً سنبھل کر اگلاوار کیا۔

ڈریکو نے اپنی چھڑی لہرائی اور ایک کرسی اڑتی ہوئی ان دونوں کے بیچ میں آگئی۔ ہیری کاوار کرسی پر پڑا اور دھماکے کے ساتھ کرسی ٹوٹ پھوٹ گئی۔

”فلیوڈ ستم.....“، ڈریکو نے فوراً جوابی کارروائی کی۔ روشنی کا ایک تیز جھماکہ ہیری کے ٹھیک سینے پر پڑا اور وہ اچھل کر پیچھے جا گرا۔ یہ دیکھ کر ڈریکو نے قہقہہ لگایا۔

”چلواب اٹھ جاؤ..... کامل بوڑھے آدمی!“

”ہماری عمر ایک ہی جیسی ہے ڈریکو!“، ہیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ تو صاف دکھائی دے رہا ہے..... میں تم سے زیادہ جوان اور پھر تیلا ہوں، ہے نا؟“

”بندھو اتم.....“، ہیری نے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ روشنی کی تیز شعاع نکلی اور رسیوں میں بدل کر ڈریکو کے جسم سے چپٹ گئی۔ ڈریکو اپنی جگہ پر بندھ گیا۔

”کیا تمہارے پاس بس یہی ایک اچھا جادوئی کلمہ ہے، پوٹر!“، ڈریکو نے ہنس کر کہا اور اپنی چھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا۔ ”خلاصتم.....“، نادیدہ رسیاں یکدم غائب ہو گئیں اور اس کا جسم آزاد ہو گیا۔ اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے اپنی چھڑی لہرائی۔ ”لیوکر و ستم.....“

ہیری نے آسانی سے اس کے وارکور وک دیا تھا مگر اس کا پاؤں کسی چیز پر پڑا اور وہ پھسل سا گیا۔ اس سے پہلے وہ سنبھل پاتا، وہ ڈریکو کے ایک جکڑ وار میں پھنس گیا تھا۔

”آہ..... اب مزہ آئے گا۔“، ڈریکو نے لطف اندوڑ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی چھڑی اوپر نیچے حرکت کرنے لگی۔

ہیری کا جسم ہوا میں بلند ہو گیا اور پھر میز پر زور سے ٹکرایا۔ ایک بار پھر ایسا ہی ہوا جب وہ دوسری بار نیچے آیا تو میز کے کنارے سے ٹکرایا اور توازن برقرار نہ رکھ کر میز کے پیچھے لڑھک گیا۔ ڈریکو نے فوراً جست لگائی اور میز پر چڑھ گیا۔

ڈریکو کی نگاہیں ہیری کو نیچے تلاش کر رہی تھیں، اس نے اپنی چھڑی کوتان رکھا تھا۔ وہ ہیری کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ میز کی رکاوٹ کے باعث ہیری کو سنبھلنے کا وقت مل گیا تھا۔

”بند بصارت ستم.....“ ہیری نے ڈریکو پر وار مارا۔ ڈریکو اس بار ہیری کے وار کا شکار ہو گیا تھا۔ ایک سیاہ پٹی اس کی آنکھوں پر بندگی اور وہ پیچھے کی طرف لڑکھ رہا۔ ڈریکو نے جتنی دیر میں آنکھوں سے پٹی ہٹائی، ہیری اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں ایک بار پھر چونکے انداز میں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے اور کسی شاندار وار کو استعمال کرنے کے بارے سوچ رہے تھے۔ ہیری نے اپنی چھڑی کرسی کی طرف لہرائی۔ کرسی اپنی جگہ سے اٹھی اور تیز زنائے کے ساتھ ڈریکو کی طرف لپکی۔ ڈریکو نے فوراً اپنی چھڑی لہرائی اور کرسی کی رفتار کو بالکل دھیما کر ڈالا۔ اس سے پہلے کہ وہ کرسی کو ہیری پر دے مارتا۔ اس کی نگاہ جینی پر پڑی جو اپنے دونوں ہاتھ کو لہوں پر رکھ کر ان دونوں کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔ ڈریکو نے چھڑی لہرا کر فوراً کرسی زمین پر واپس رکھ دی۔

جینی نجانے کس وقت وہاں آگئی تھی اور وہ انہیں غصے سے دیکھ رہی تھی۔ پورے باور پچی خانے کا حشر ہو چکا تھا، ایک کرسی ہوا میں جھول رہی تھی۔ ڈریکو کھانے کی میز پر چڑھا ہوا تھا اور ہیری کی چھڑی ہوا میں لہرا رہی تھی۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے.....؟“ جینی نے خونخوار لمحے میں پوچھا۔



منظر 14

غیر متوقع دوست

اسکار پیئس بوجھل قدموں کے ساتھ سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ اس کا چہرہ اتر اہوا تھا اور اس کے دل میں کوئی امنگ باقی نہیں رہی تھی۔ ہو گورٹس کے طلباء و طالبات کی پھبٹیاں اور تمسخرانہ نگاہیں بھی پھیکی محسوس ہونے لگی تھیں۔ اچانک کچھ ایسا ہوا جس نے اسکار پیئس کو جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ وہ ہکابکا کھڑا اپنے سامنے اس فرد کو گھور رہا تھا جس کی ہو گورٹس میں موجودگی کی ذرا سی توقع نہیں کر سکتا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا جیسے اسے یقین ہی نہ ہو رہا ہو کہ وہ واقعی اپنے سامنے کھڑی نوجوان ڈلفی کو ہی دیکھ رہا تھا۔

”ڈلفی..... تم..... یہاں؟“، وہ تعجب بھرے انداز میں بولا۔

”اوہ ہاں!..... سچ تو یہی ہے کہ مجھے یہاں نہیں ہونا چاہئے تھا، ہے نا؟“، ڈلفی نے کہا۔

”ہاں..... مگر؟“، اسکار پیئس کو کچھ سمجھ میں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

”یہ حقیقت ہے کہ میں اتنا بڑا خطرہ مولے کر خود کو اپنے مقصد کو منکشf کرنے کی غلطی کر رہی ہوں..... جو کہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے..... خیر! تم تو یہ بات جانتے ہو کہ میں اتنی بہادر نہیں ہوں کہ خطروں کا مقابلہ کر سکوں۔ شاید میں کبھی ہو گورٹس میں قدم رکھنے کی جرأت نہ کرتی، مگر جو کچھ ہو رہا ہے، وہ سب صحیح نہیں..... میں پہلے کبھی ہو گورٹس میں نہیں آئی تھی مگر اب مجھے احساس ہوا ہے کہ یہاں کچھ زیادہ روک ٹوک کا انتظام نہیں ہے، کوئی بھی آسانی سے یہاں پہنچ سکتا ہے، ہے نا؟ اُف یہاں کتنی زیادہ تصویریں ہیں؟ اور بھول بھیلوں جیسی راہداریاں بھی۔ میں اپنی زندگی میں اتنے سارے بہوت کسی ایک جگہ پر نہیں دیکھے ہیں۔ تم یقین نہیں کرو گے کہ مجھے ایک لگ بھگ سرکٹا بہوت بھی دکھائی دیا جو خاصا ڈراؤ نا دکھائی دے رہا تھا۔ اسی نے مجھے بتایا کہ تم مجھے کہاں مل سکتے ہو؟“، ڈلفی بغیر رُ کے بولتی چلی گئی۔

”کیا مطلب؟..... تم کبھی ہو گولس میں نہیں آئی تھی؟“، اسکارپیئس نے چونک کر پوچھا۔

”میں آئی تھی..... جب میں ایک نسخی بچی تھی..... یہ کافی سال پہلے کی بات ہے۔ میرے ساتھ آنے والے بچے تو یہاں رُک گئے مگر مجھے یہاں سے جانا پڑا..... انہوں نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں اور مجھے صحمند بچوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہئے.....“ ڈلفی نے جواب دیا۔

”تم اتنی زیادہ بیمار تھی کہ تمہیں سکول میں رکھا نہیں گیا.....“، اسکارپیئس نے حیرانگی سے کہا اور پھر بولا۔ ”اوہ معاف کرنا، مجھے یہ سب معلوم نہیں تھا،“

”ہاں! دراصل میں نے یہ حقیقت کبھی کسی کو نہیں بتائی۔ مجھے لوگوں کی متزم نظریں بالکل اچھی نہیں لگتیں اور میں نہیں چاہتی ہوں کہ لوگ میرے ساتھ اظہار افسوس کرتے پھریں۔“

اسکارپیئس کو ڈلفی کے منہ یہ حقیقت سن کر بے حد افسوس ہوا مگر اس نے خود کو کسی قسم کے تاسف کے اظہار سے باز رکھا۔ اس سے پہلے کہ اسکارپیئس کچھ کہتا۔ ڈلفی تیزی سے نیچے جھک گئی اور ایک طالب علم سیڑھیاں اترتا ہوا ان دونوں کے قریب سے گزر۔ جب وہ کچھ دور چلا گیا تو ڈلفی نے اسکارپیئس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ ”کیا وہ چاچکا ہے؟“

”ڈلفی! تمہیں یہاں بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک ہے.....“

”مجھے معلوم ہے..... مگر کسی نہ کسی کو اس بارے میں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے، ہے نا؟“ ڈلفی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ڈلفی! کچھ کام نہیں بن پایا..... ہم کوئی تبدیلی نہیں کر سکے..... کایا پلٹ کا تجربہ بری طرح ناکام ثابت ہوا..... ہم اپنے مقصد کو نہیں پاسکے.....“، اسکارپیئس نے شکایت بھرے لبھے میں کہا۔

”مجھے یہ سب معلوم ہے۔“ ڈلفی نے گہری سانس لے کر کہا۔ ”لبس نے مجھے الٰو بھیجا تھا، اس نے بتایا کہ تاریخ کی کچھ کتابوں کے اوراق میں ہلکی پھلکی تبدیلی کے علاوہ کچھ زیادہ نہیں ہوا۔ سیدر ک پھر بھی مر گیا..... سے فریقی ٹورنامنٹ کے پہلے ہدف میں تو وہ واقعی ناکام رہ گیا تھا مگر اس کی چھڑی ہاتھ میں سے نکلنے کا الزام نادیدہ شیطانی طاقت کو دیتے ہوئے اُسے دوبارہ موقع دیا گیا اور وہ دوسرے ہدف میں اور زیادہ محنت کر کے فاتح قرار پایا.....“

”میں اب تک سمجھ نہیں پایا کہ اُس چیز کا روشن اور ہر ماٹی سے کیا تعلق جڑا ہے؟ وہ دونوں تو بالکل ہی بدل گئے ہیں،“

دونوں کی زندگی بالکل مختلف اور الگ الگ ہو چکی ہے۔ ”اسکارپیئس نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں! تم صحیح کہہ رہے ہو؟ مجھے لگتا ہے کہ سیدر ک کواب مزید انتظار کرنا ہو گا۔ یہ سب کچھ کافی پریشان کن اور اچنبھے والا ثابت ہوا ہے، مجھے بھی کافی مایوسی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم صحیح سوال اٹھا رہے تھے، ہمیں کایاپٹ کے بارے میں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے تھا۔ اب زیادہ بہتر یہی رہے گا کہ ہمیں کایاپٹ کو کچھ عرصے کیلئے محفوظ کر دینا چاہئے اسکارپیئس! مگر اس سے پہلے ہمیں کچھ اور کرنا ضروری ہے..... میرا مطلب ہے کہ تم دونوں کے معاملے کو سلیمانی کی ضرورت ہے، تمہاری علیحدگی اور خاموشی کو ختم کرنا ہی ہو گا.....“ ڈلفی نے کہا۔

لبس کا ذکر سنتے ہی اسکارپیئس کا چہرہ بجھ سا گیا۔ اس کے منہ سے آہ نکل گئی۔

”تم دونوں گھرے دوست ہو!“ ڈلفی نے مزید کہا۔ ”وہ جب جب مجھے الٰو بھیجنتا ہے تو اس کے ہر خط میں اس محرومی کا احساس جھلکتا ہے کہ وہ تم سے الگ رہ کر بری طرح ٹوٹ پھوٹ رہا ہے..... وہ اکیلا ہو چکا ہے، اندر ہی اندر کڑھ رہا ہے۔ شاید تمہارا بھی یہی حال ہے، ہے نا؟“ ڈلفی نے اس کے بجھے ہوئے چہرے کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ سننا اچھا لگا۔“ اسکارپیئس نے جلے ہوئے لبجے میں کہا۔ ”مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ اکیلا پڑ گیا ہے، اسے رونے کیلئے ایک کندھا جو مل چکا ہے۔ خیر! اس نے اب تک تمہیں کتنے خط بھیجے ہیں؟“

اس کی بات سن کر ڈلفی دھیمے انداز میں مسکرا دی، اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہونے لگی، وہ شرم رہی تھی۔

اسکارپیئس اس صورت حال کو دیکھ کر بوکھلا سا گیا۔

”اوہ! معاف کرنا..... میرا کہنے کا وہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ میں تو بس..... مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟..... میں جب جب اس کے قریب جانے کی کوشش کرتا ہوں، اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں..... ہمیشہ، ہمیشہ وہ مجھے دیکھتے ہی وہاں سے بھاگ نکلتا ہے..... وہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟“ اسکارپیئس نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

”تم تو جانتے ہی ہو، میں اکیلی رہتی ہوں۔ میرا کوئی گھر اور دوست نہیں ہے۔ جب میں تمہاری عمر کی تھی تو میری ہمیشہ یہی خواہش رہتی تھی..... گھری خواہش..... کوئی میرا سچا دوست ہو مگر میں ناکام رہی اور پھر میں نے ایک خیالی دوست گھڑ لیا، جس سے میں ڈھیر ساری باتیں کرتی تھی مگر.....“ ڈلفی کہتے کہتے رُک گئی۔ اس کا چہرہ بجھا بجھا دکھائی دے رہا تھا۔

”ہاں! میں نے بھی ایک وقت میں کچھ ایسا ہی کیا تھا۔ میں نے اس کا نام ہٹ بڑا ہٹ رکھا تھا اور پھر اس سے پیچھا چھڑانے میں مجھے کافی مدت لگی تھی۔“ اسکار پیئس نے آہ بھر کر کہا۔

”اسکار پیئس! البس کو تمہاری ضرورت ہے۔“ ڈلفی نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم میرا یقین کرو تو یہ دنیا کا سب سے شاندار اور بہترین تحفہ ہے جو تم دونوں کھور ہے ہو۔“

”اسے بھلا میری کیا ضرورت ہے؟“ اسکار پیئس نے تمثیلیہ میں کہا۔

”یہی تو حقیقت ہے، اسکار پیئس!“ ڈلفی نے مسکرا کر کہا۔ ”دوستی کی سچائی ایسے ہی جھلکتی ہے، تم اس کے بارے میں سننا بھی چاہتے ہو اور فراموش بھی کرنا چاہتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اسے کس چیز کی ضرورت ہے؟ مگر تم یہ بات جانتے ہو کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے۔ اسے تلاش کرو، اسکار پیئس..... تم دونوں ہی..... تم دونوں ہی ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہو.....“



منظر 15

پوٹر ہاؤس کا باور پچی خانہ

ڈریکو، جینی کو دیکھ کر جھینپ سا گیا اور تیزی سے میز سے نیچے اتر آیا۔ ہیری نے اپنی چھٹری نیچے کر لی اور دوسری طرف خلائیں دیکھنے لگا۔ جینی کا پارہ چڑھ رہا تھا۔ وہ اپنے ٹوٹے پھوٹے باور پچی خانے کو گھور رہی تھی۔

”تمہارے باور پچی خانہ کیلئے معافی چاہتا ہوں۔“ ڈریکو نے آہستگی سے کہا اور کرسی کھینچ کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ ہیری بھی نے دوسری طرف ایک کرسی کھینچی اور خاموشی سے بیٹھ گیا۔ جینی چلتی ہوئی ان دونوں کے درمیان میں آ کر رُک گئی۔

”اوہ! یہ باور پچی خانہ میر انہیں ہے بلکہ یہاں زیادہ تر ہیری کھانا بناتا ہے۔“ جینی نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔

”میں دراصل اسکارپیس کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا.....“ ڈریکو نے جلدی سے کہا۔

”میں سمجھ سکتی ہوں کہ آگے کیا ہوا ہو گا؟“ جینی نے کینہ تو ز نظروں سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”دراصل بات یہ ہے کہ میں اسکارپیس سے کھل کر بات نہیں کر سکتا..... خاص طور پر تب سے جب سے اسٹوریا کی وفات ہوئی ہے۔“ ڈریکو نے جھوکتے ہوئے کہا۔ ”میں تو آج تک اُس سے یہ تک نہیں پوچھ پایا کہ وہ اپنی ماں کی کمی کو کیسا محسوس کرتا ہے؟ میں جب بھی ایسا کرنے کے بارے سوچا تو میری ہمت جواب دے گئی ہے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ البس کے معاملے میں بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ میں اسکارپیس سے بات نہیں کر پاتا اور تم البس سے بات نہیں کر پاتے۔ ہم دونوں ہی ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہے، میرا بیٹا کوئی برا انسان نہیں ہے، نہ ہی اس میں کوئی شیطانی صفت ہے، مجھے لگتا ہے کہ تم نے اس خچر کی بات کو کچھ اور ہی سمجھ لیا ہے..... مجھ سے زیادہ تم اس بات کو جانتے ہو کہ دوستی کی طاقت کیا ہوتی ہے؟“

”ڈریکو! تم جیسا سوچتے ہو ویسا کچھ.....“ ہیری نے کہنا چاہا۔

”میں نے ہمیشہ تم سے نفرت کی ہے، یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو۔“ ڈریکو نے فوراً اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ”مگر مجھے اب یہ اعتراف کرنے میں شرم محسوس نہیں ہوتی کہ دراصل میں تمہاری دوستی پانا چاہتا تھا، تمہارے قریب رہنا چاہتا تھا..... تمہارے مسلسل انکار نے میرے اندر رقابت کا جذبہ بھر دیا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نفرت سے کہیں زیادہ تم سے جلنے لگا..... صرف تم سے ہی نہیں بلکہ گریجو اور ویزی سے بھی!..... تمہارے پاس وہ دونوں تھے اور میں خود کو تنہا محسوس کرتا تھا.....“

”تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟ تمہارے پاس بھی کریب اور گول تھے،“ جینی نے فوراً کہا۔

”تم یہ بات اچھی طرح سے جانتی ہو کہ وہ دونوں گدھے تو دوستی کے لاٹ بھی نہیں تھے، انہیں تو یہ تک معلوم نہیں تھا کہ بہاری ڈنڈے کے سرکس طرف ہوتا ہے اور دُم کس طرف۔ انہیں دوستی کیا شہنشی کی ابجد تک معلوم نہیں تھی۔ ان کے مقابلے میں تم کیسے دکھائی دیتے تھے؟ یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو، ہیری! تم تیوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے، ہنسی مذاق کیا کرتے تھے، ہر وقت ساتھ ساتھ رہتے، ایک دوسرے کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کیا کرتے تھے۔ میں یہ سب دیکھ کر حسد کرتا تھا کیونکہ مجھے یہ سب حاصل نہیں تھا..... تمہاری دوستی مجھے ہر وقت کھلکھلتی تھی..... اور پھر تم نے خود، ہی دیکھ لیا کہ میرے حسد کے مقابلے میں تمہاری دوستی جیت گئی.....“

”سچ تو یہ ہے کہ ان کی دوستی دیکھ کر میں بھی حسد کا شکار ہو گئی تھی۔“ جینی نے نہس کر کہا۔

ہیری نے چونکر جینی کی طرف دیکھا جیسے اسے جیرت ہو رہی ہو کہ اسے آج تک اتنے بڑے راز کا علم کیوں نہ ہو سکا۔

”مگر میں اس کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”میرا باب پ بھی ایسا ہی سوچتا تھا کہ وہ میری حفاظت کر رہا ہے۔“ ڈریکو نے گہری سانس لے کر کہا۔ ”اپنے خاندان کے اکلوتے چشم و چراغ کی حفاظت ہر وقت مجھے لگتا ہے کہ وقت کا دھارا ایک موڑ پر پہنچ کر ہمیں ایک ایسے نقطے پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے، جب ہمیں اپنے بارے میں یہاں فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ ہم کیا ہیں اور کیا بننا چاہتے ہیں؟ ایسی ہی گھڑی میں ہمیں ایک سچے دوست کی ضرورت پڑتی ہے، جو مخلصانہ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اگر ہمیں والدین کی طرف

سے وراشت میں صرف نفرت ہی ملی ہوا اور کسی سچے دوست کا ساتھ بھی نہ ہو تو یقیناً ہم تنہا پڑ جاتے ہیں..... بالکل تنہا..... یہ لمحات بڑے کٹھن ہوتے ہیں پوٹر! مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ میں بھی تنہا تھا بالکل تنہا..... اسی تنہائی نے مجھے تاریکیوں میں دھکیل دیا تھا۔ ڈبل ڈور نے آخری لمحات میں مجھے اسی بات کا احساس دلانے کی کوشش کی تھی، تم جانتے ہی ہو کہ ٹام رڈل بھی تنہائی کا شکار ہو گیا تھا۔ اسے تو دوستی کے لفظ سے بھی نفرت ہو گئی تھی۔ پوٹر! تم اس بات کا ادراک نہیں کر سکتے ہو کیونکہ تمہیں تنہائی میں رہنے کی بھی عادت نہیں رہی مگر میں اس کیفیت کو تم سے زیادہ جانتا ہوں..... اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ شاید جینی بھی اسے سمجھتی ہے۔“
”ہاں! یہ سچ ہے.....“ جینی نے آہستگی سے کہا۔

”ہیری! تم تو جانتے ہی ہو کہ ٹام رڈل تنہائی کی تاریکیوں سے کبھی باہر نہیں نکل پایا۔ پھر وہ صرف ٹام رڈل ہی نہیں رہا بلکہ وہ والڈی مورٹ بن گیا۔ یہ تو ممکن ہے کہ بین جس سیاہ بادل کا ذکر کر رہا تھا، وہ کوئی اور چیز نہیں بلکہ وہی تنہائی کی تاریکی ہی ہو جس میں تم اسے آئندہ دھکلئے والے تھے۔ یہ اس کیلئے بھی تکلیف دہ ہے۔ تنہائی کا احساس اسے نفرت کی گہرائیوں میں دھکیل رہا ہے، تم سے اور خود سے..... اپنے بیٹے کو اپنی بے جا ضد سے کھونے کی کوشش مت کرو پوٹر!..... تمہیں اسے سمجھنا چاہئے اور اس کی مدد کرنا چاہئے کیونکہ اسے تمہاری ضرورت ہے اور سکارپیس کی بھی۔ تم اس حقیقت کو تسلیم کرو یا نہ کرو مگر وہ اسے اچھی طرح جانتا ہے.....“ ڈریکو کا لہجہ بے حد نرم اور جذباتی ہو رہا تھا۔

ہیری نے اسے بغور دیکھا اور پھر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ اس نے سر اٹھایا اور کچھ کہنا چاہا مگر اس کے ہونٹ مخفی پھر پھر اکر رہ گئے۔ اسے کچھ سچھائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ ڈریکو کی سچائی کو کیسے رد کرے؟ کیونکہ سچائی سے منہ پھیرنا اسے پسند نہیں تھا۔

”ہیری! کیا تم سفوف انتقال لارہے ہو یا پھر میں لے کر آؤں!“ جینی نے دلوک لجھے میں کہا۔ ہیری نے چونکہ کر جینی کی طرف دیکھا۔ اسے منع کرنے کی اب کوئی بھی وجہ باقی نہیں رہ گئی تھی۔

منظر 16

ہو گورٹس کی لا بسریری

اسکار پیئس اپنا ہوم ورک مکمل کرنے کیلئے لا بسریری پہنچا جہاں اسے ایک مقاولے کیلئے کچھ کتابیں دیکھنا تھیں۔ جو نہیں وہ لا بسریری میں پہنچا تو وہاں ایک کونے میں اسے البس بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ وہ لمحہ بھر کیلئے جیران رہ گیا کیونکہ البس کو لا بسریری میں آنا زیادہ پسند نہیں تھا۔ البتہ اسے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی تھی کہ وہ وہاں اکیلا ہی تھا۔ لا بسریری میں دوسرے لوگ بھی موجود تھے مگر اتنے زیادہ نہیں تھے کہ اسے کسی قسم کی رکاوٹ محسوس ہوتی۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا البس کی میز کے پاس جا پہنچا۔ اس کی آہٹ سن کر البس نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

”کیسے ہو؟“ اسکار پیئس نے فوراً کہا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں البس اسے دیکھ کر بھاگ نہ جائے۔

”اوہ اسکار پیئس! میں تم سے بات نہیں کر سکتا.....“ البس نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ اب تم گری فنڈر میں ہو۔ کوئی بھی گری فنڈر طالب علم سلے درن والے طالب علم کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ مجھے معلوم ہے کہ میری وجہ سے تمہیں بے چینی ہو رہی ہے مگر کچھ ایسی باتیں ہیں جو مجھے تمہارے ساتھ کرنا ہی ہیں..... میں اسی لئے خاص طور پر یہاں آیا ہوں۔“ اسکار پیئس نے فوراً کہا۔

”لیکن مجھے افسوس ہے، میں تمہارے ساتھ بات نہیں کر سکتا۔“ البس نے سر جھکا کر کہا۔

”مگر تمہیں کرنا ہی ہو گی۔“ اسکار پیئس نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ”تم کیا سوچتے ہو کہ سب کچھ بدل جانے کو اتنی آسانی سے نظر انداز کیا جائے تو یہ سب ٹھیک ہو جائے گا؟ ہماری اپنی دُنیا کھو چکی ہے، ہم نے سب سہانی چیزوں کو کھو دیا ہے، یہ سب ہمیں مایوسیوں کی طرف دھکیل رہا ہے، کیا تم ان سب چیزوں کو دیکھنے میں سکتے؟“

”ہاں! میں جانتا ہوں کہ انکل رون کی حالت دگر گوں ہو گئی ہے، اس کی بشاشیت چھن چکی ہے اور آنٹی ہر مائنی، وہ

بری پروفیسر بن گئی ہیں..... یہ سب غلط ہے لیکن میں.....“

”اور..... روز..... کیا تم اسے بھی فراموش کر گئے ہو؟“ اسکارپیئس نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔ ابس نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

”میں جانتا ہوں، سچ ہے کہ میں اس تبدیلی کو سمجھ نہیں پایا لیکن..... پھر بھی تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہئے، اسکارپیئس!“ ابس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”ایسا صرف اس لئے ہوا ہے کیونکہ یہ سب ہمارا ہی کیا دھرا ہے!“ اسکارپیئس نے چڑ کر بتایا۔ ابس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جیسے اسے یقین ہی نہ آیا ہو کہ اسکارپیئس سچ کہہ رہا تھا ”ہماری ہی وجہ سے روز پیدا ہی نہیں ہوئی۔ کیا تمہیں معلوم ہے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے موقع پر رقص کی ایک تقریب ہوئی تھی جسے ڈلبال کہا جاتا ہے؟ جس میں چاروں چمپئن اپنی اپنی منتخب رقاصلہ ساتھی کے ساتھ شامل ہوئے تھے، تمہارے ڈیڈ نے پاورتی پاٹیل کو اپنا ساتھی بنایا تھا اور وکٹر کیرم نے.....“

”ہاں، ہاں میں جانتا ہوں کہ اس نے ہر ماٹنی کو چنا تھا۔ انکل رون اس پر جل بھن کر کباب ہو گئے تھے اور انہوں نے ڈلبال کی تقریب کا مزہ ہی کر کرہ کر دیا تھا۔“ ابس نے جلدی سے کہا۔

”مگر اب حقیقت بدل گئی ہے، ایسا نہیں ہوا تھا.....“ اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

”کیا مطلب؟..... تم کیا کہنا چاہتے ہو؟“ ابس نے چونک کر پوچھا۔

”مجھے کافی تلاش کے بعد ریٹلیکر کی کتاب ملی جس میں مجھ پر ایک نئی حقیقت کا انکشاف ہوا جو ہمارے لحاظ سے بالکل مختلف ہے، رون نے ہر ماٹنی کو ہی ساتھی رقاصلہ بننے کی دعوت دی تھی اور اس نے یہ دعوت قبول کر لی تھی.....“

”یہ کیسے ہو سکتا ہے؟“ ابس اپنی آواز پر قابو نہ رکھ پایا۔

”شش.....!“ کچھ فاصلے پر بیٹھی ہوئی پولی چاپکن نے انہیں خبردار کیا۔

اسکارپیئس نے پولی چاپکن کی طرف دیکھا اور اپنی آواز کو کافی دھیما کر لیا۔

”بالکل رون نے ہر ماٹنی کو دعوت دی اور اس نے خوشی خوشی اسے قبول کر لیا۔ وہ دونوں محض دوستوں کی طرح ڈلبال میں گئے۔ دونوں اکٹھے رقص کرنے لگے پھر پدم اپاٹیل نے رون کو اپنے ساتھ رقص کرنے کی دعوت دی جو اس

نے قبول کر لی۔ رون کو پدما کے ساتھ زیادہ اچھا لگا کیونکہ وہ ہر ماں کی مقابلے عمدہ رقص کر رہی تھی، ان کے درمیان دوستی کا سفر شروع ہوا جو آگے چل کر ملاقاتوں میں بدل گیا۔ وہ دونوں اکٹھے ہاگس میڈ میں ملنے لگے اور ان کی دوستی گھرے پیار میں بدل گئی جو بالآخر شادی تک پہنچ گئی اور اس عرصے میں ہر ماں.....”

”پاگل ہو گئی، ہے نا؟“، البس نے اس کی بات اچکتے ہوئے کہا۔

”ہر ماں کو کیرم کے ساتھ ژلبال میں جانا تھا مگر اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا، تم جانتے ہوا ایسا کیوں ہوا؟.....“ کیونکہ وہ بدک گئی تھی، اس کی ملاقات سٹیڈیم میں دو مشکوک اجنبی لوگوں سے ہوئی تھی جنہوں نے ڈرم سڑاگ کے چونے پہن رکھے تھے، ان کے ساتھ پہلی ناخوشنگوار ملاقات کے ساتھ ہی اس نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ سیدرک کی چھڑی کو غائب کرنے میں دراصل ڈرم سڑاگ کے انہی دو لوگوں کا ہاتھ تھا..... ہونہ ہوا! ایسا کرنے کی ہدایت یقیناً وکٹر کیرم نے ہی دی ہو گی تاکہ سیدرک اپنا پہلا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہ جائے.....“ اسکا رپیئس بول رہا تھا۔

”اوہ.....“، البس کے ہونٹ سکڑ گئے۔

”اور جب کیرم نے ہر ماں کو ساتھی رقصہ بننے کی دعوت دی تو اس نے صاف منع کر دیا۔ چونکہ وہ کیرم کے ساتھ گئی ہی نہیں تھی، اس لئے رون کو کبھی رقبت کا احساس نہیں ہوا۔ یہی وہ واحد احساس تھا جس نے رون اور ہر ماں کو ایک دوسرے کے قریب کیا تھا اور ان کی دوستی کو پیار کے رشتے میں بدل دیا تھا۔ جب پیار ہی موجود نہیں تھا تو ان میں شادی کیسے ہوتی؟..... اور جب شادی ہی نہیں ہوئی تو روز کیسے پیدا ہو سکتی تھی؟“

”کیا یہ سب اس کتاب میں لکھا ہے؟“، البس نے چونک کر پوچھا۔

”احمقوں جیسی بات مت کرو۔ اس کتاب میں بس ساتھی رقصاؤں کی چھوٹی سی فہرست تھی جس میں سے مجھے معلوم ہوا کہ کون کس کے ساتھ تھا۔ باقی حالات کا میں خود تجزیہ کر سکتا تھا۔“

”شائد اسی لئے ڈیڈ بھی پہلے سے اتنے مختلف ہو گئے ہیں..... شاید ان کے ساتھ بھی کچھ ہوا ہوگا، ہے نا؟“، البس نے اچانک کہا۔ وہ اسکا رپیئس سے تفصیل سن کر دنگ سارہ گیا تھا۔

”جہاں تک میں نے اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں، ان کی زندگی میں کچھ خاص تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہے۔ وہ اب بھی محکمہ وزارت جادو کے شعبہ نفاذ قانون کے منتظم اعلیٰ ہیں اور ان کی شادی جینی یعنی تمہاری ممی سے ہی ہوئی

ہے اور ان کے تین بچے ہیں.....“

”مگر ڈیڈ کا میرے ساتھ اتنا عجیب برتا و کیوں ہو گیا ہے؟“، البس نے سوچتے ہوئے کہا۔

اسکار پیس کچھ کہنا چاہتا تھا مگر وہ فوراً خاموش ہو گیا کیونکہ اسی وقت ایک عمر سیدہ جادوگرنی لاہبری میں داخل ہو گئی تھی۔ وہ لاہبری میں تھی۔

”یہاں بیٹھ کر آپس میں باتیں مت کرو۔“ لاہبری میں نے انہیں تنبیہ کی۔

البس کسی سوچ میں گم دکھائی دے رہا تھا۔ اسکار پیس نے لاہبری میں کے جانے کا انتظار کیا۔ جب وہ چل گئی تو البس نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔

”تمہارا دھیان میری باتوں کی طرف بالکل نہیں ہے البس!“، اسکار پیس نے دوبارہ اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ معاملہ تمہارے ڈیڈ سے کہیں زیادہ سُکنیں ہے۔ پروفیسر کروکر کے قوانین کے مطابق کوئی بھی فرد ماضی میں اتنا ہی پیچھے جا سکتا ہے، جس کا یہ قوی امکان باقی ہو کہ اسے یا ماضی کو کوئی سُکنیں نقصان نہ ہوگا۔ اس سفر کا دورانیہ زیادہ سے زیادہ پانچ گھنٹے تک کا ہی ہونا چاہئے تاکہ صورت حال کی کسی بھی خرابی پر قابو پایا جاسکے۔ مگر ہم نے مقررہ حد پھلانگتے ہوئے سالوں پیچھے ماضی میں چھلانگ لگادی تھی۔ پل بھر کی معمولی سی حرکت سے بھی مستقبل میں نمایاں تبدیلی رونما ہو سکتی ہے، البس! تم خود ہی سوچو کہ ہم نے تو حقیقت سے ہٹ کر ایک غیر معمولی حرکت کی تھی، ایسے میں روز کیسے پیدا ہو سکتی تھی کیونکہ ہم نے تاریخ کے ساتھ چھپر چھاڑ کر ڈالی..... اس کیلئے صرف اور صرف ہم ہی قصور وار ہیں.....“

”شش..... میں نے تمہیں پہلے بھی منع کیا تھا غیر ضروری باتیں مت کرو۔“ لاہبری میں جانے کب دوبارہ وہاں آگئی تھی۔ وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ البس کا دماغ نیزی سے چل رہا تھا۔ وہ اب سمجھ چکا تھا کہ سب منظر کیوں بدل گیا؟ ”ٹھیک ہے.....“ وہ دھیمی آواز میں بولا۔ ”ہمیں دوبارہ واپس جانا چاہئے اور حالات کو درست کرنا چاہئے، ہمیں سیدر کے ساتھ ساتھ روز کو واپس لانا ہوگا۔“

”تم ایک بار پھر غلط سمت میں سوچ رہے ہو، البس!“ اسکار پیس نے آہستگی سے کہا۔

”کیا کا یا پٹ اب بھی تمہارے پاس ہے؟ کسی کو اس کے بارے میں معلوم تو نہیں ہوا، ہے نا؟“ البس نے چونک

کر جلدی سے پوچھا۔ اسکارپیئس نے اپنے چونے میں ہاتھ ڈالا اور کسی گھرائی میں کایاپٹ باہر نکال کر اسے دکھایا۔

”یہ میرے پاس ہی ہے..... مگر.....“ اسکارپیئس نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر اسے اس بات کی قطعی توقع نہیں تھی۔ البس نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے کایاپٹ چھین لیا تھا۔

”اوہ نہیں البس..... نہیں! ایسا مت کرو..... اس سے چیزیں کتنی بگڑ سکتی ہیں؟ اس کا تمہیں بالکل اندازہ نہیں.....“ اسکارپیئس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

البس نے نفی میں سر ہلایا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ البس، اسکارپیئس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا۔ اسکارپیئس نے آگے بڑھ کر البس کے ہاتھوں سے کایاپٹ واپس چھیننے کی کوشش کی۔ البس نے جلدی سے کایاپٹ کو اپنی پشت کے پیچھے چھا لیا اور دونوں میں دست درازی شروع ہو گئی۔ اسکارپیئس کی پوری کوشش تھی کہ وہ کایاپٹ اس سے واپس حاصل کرے مگر البس ایسا کرنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھا۔

”چیزوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے، اسکارپیئس!“ البس نے مزاحمت کرتے ہوئے کہا۔ ”سیدرک کو بچانا ضروری ہے، روز کو دنیا میں واپس لانے کی ضرورت ہے۔ ہم اس بار پوری احتیاط سے کام لیں گے۔ اسے بھول جاؤ کہ پروفیسر کروکر کے قوانین کیا کہتے ہیں؟ تمہیں مجھ پر بھروسہ کرنا ہو گا..... پورا بھروسہ کرنا ہو گا..... ہم مل کر سب کچھ درست کر دیں گے۔“

”نہیں..... بالکل نہیں..... وہ مجھے واپس لوٹا دو، البس..... فوراً واپس لوٹا دو۔“ اسکارپیئس نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی پشت کے پیچھے سے کایاپٹ لینے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

”میں ایسا بالکل نہیں کر سکتا..... تم سمجھتے کیوں نہیں؟ یہ نہایت ضروری ہے۔“ البس نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

”بالکل..... یہ سب بے حد ضروری ہے، خاص طور پر ہمارے لئے..... لیکن ہم سے کوئی بھلی چیز نہیں ہو پاتی ہے، ہم ایک بار بھروسہ کچھ بگاڑ دیں گے۔“ اسکارپیئس نے کہا۔

”کون کہتا ہے کہ ہم سب کچھ بگاڑ دیں گے؟“ البس نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

”میں کہتا ہوں..... میں! کیونکہ ہم نے ہی سب کچھ بگاڑا ہے۔ ہم ہمیشہ چیزوں کو بگاڑ دیتے ہیں۔ ہم ناکام ترین لوگ ہیں، ہم شکست خورده ہیں..... یہ بات کڑوی تو ہے لیکن بالکل سچ ہے۔ ہم مکمل طور پر ناکام لوگ ہیں۔ ہم نے کبھی

حالات پر کامیابی نہیں پائی..... کیا تم اس سچائی کا ادراک نہیں کر سکتے، لبس!“ اسکارپیئس نے سمجھانے کی کوشش کی۔ دونوں میں ہونے والی دست اندازی اب ہاتھا پائی میں بدل گئی تھی۔ لبس کا داؤ چل گیا اور اس نے اسکارپیئس کو زمین پر گرا دیا اور خود اس پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

”تم صحیح کہتے ہو!..... میں اس وقت تک واقعی ناکام فرد نہیں تھا جب تک تم سے نہیں ملا تھا۔“ لبس نے تلخی سے کہا۔ ”لبس! عقل سے کام لو! تم اپنے ڈیڈ کو جیسا بھی ثابت کرنا چاہتے ہو مگر یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔“ اسکارپیئس نے غصے سے کہا۔

”تم غلط سوچتے ہو..... میں اپنے ڈیڈ پر کچھ بھی ثابت نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو صرف سیدر کو بچانا چاہتا ہوں، روز کی واپسی چاہتا ہوں..... تم مجھے ایسا کرنے سے روک رہے ہو، اسکارپیئس! مگر کان کھول کر سن لو کہ میں رُکنے والا بالکل نہیں، میں یہ سب کچھ کر کے ہی رہوں گا۔“ لبس بھی غصے سے چیختا ہوا بولا۔

”میرے بغیر.....؟“ اسکارپیئس نے حیرانگی سے کہا۔ ”اوہ! نادان لبس پوٹر..... اس معمولی پرزو کے زعم پر نادان پوٹر! تمہاری بات سن کر مجھے بے حد دکھ ہوا۔“

”صف صاف کہو..... تم کہنا کیا چاہتے ہو؟“ لبس نے چڑھ کر کہا۔

”تم کبھی میری زندگی جی کر دیکھو لبس پوٹر!“ اسکارپیئس غصے سے تمتماتا ہوا غرایا۔ ”لوگ تمہیں معرف نظروں سے دیکھتے ہیں کیونکہ تمہارے ڈیڈ، مشہور زمانہ ہیری پوٹر ہیں جنہوں نے جادوگری کو مسیحابن کر پچایا جبکہ لوگ میری طرف شک بھری نظروں سے اور ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ میرا باپ بد نام زمانہ والدی مورٹ ہے..... والدی مورٹ!“

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟“ لبس نے پریشان ہو کر کہا۔

”کیا تم نے کبھی ان اذتوں کا اندازہ کیا ہے کہ یہ کیسی محسوس ہوتی ہیں؟ کیا تم نے ایسا سوچنے کی کبھی کوشش بھی ہے؟ نہیں..... بالکل نہیں! کیونکہ تمہیں اپنی ذات کے سوا اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ تم اپنی ناک کے نیچے سے اپنی نظریں کبھی ہٹاتے ہی نہیں ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تمہیں اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ نہ ہی تم اور کچھ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہو کیونکہ تم ایک خود غرض انسان ہو۔ تمہارا نقطہ نظر صرف تمہارے اور تمہارے ڈیڈ کے پیچ آ کر تھم سا گیا۔ تم یہ جاننا ہی نہیں

چاہتے کہ اس دُنیا میں تمہارے اور تمہارے ڈیڈی کے تنازعے کے علاوہ بھی بے شمار تکلیفیں ہیں۔ یہ سچ ہے کہ وہ ہمیشہ ہیری پوٹر ہی رہیں گے اور تم..... تم ہمیشہ ان کے بیٹے ہی کہلاوے گے۔ تم جانتے ہو کہ یہ سچ ہے اور سچ ہی رہے گا۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ سب سہنا کافی دشوار ہے، دوسرے بچے بھی کافی پریشان کرنے ہیں۔ تمہیں ان سب کے ساتھ رہ کر سیکھ لینا چاہئے کہ سمجھوتہ کیسے کیا جاتا ہے؟..... کیونکہ اس دُنیا میں اس سے بھی سنگین چیزیں موجود ہیں۔ ”اسکارپیئس نے تنخی سے کہا۔

کچھ لمحوں تک گھری خاموشی چھا گئی۔ البس اس کی بات سن کر بے چین سماہور با تھا۔

”ہاں ایسا پل بھی آیا تھا جب میں بے حد بے قرار ہوا تھا۔ میں نے بھانپ لیا کہ وقت میں تبدیلی رونما ہو چکی ہے۔“ اسکارپیئس نے گھری سانس لے کر کہا۔ ”ایسا بھی پل آیا تھا جب میرے دل میں یہ تمبا پیدا ہوئی تھی کہ شاید می بیمار نہیں ہوئی تھیں، ممکن ہے کہ وہ زندہ ہی ہوں، ان کی موت نہ واقع ہوئی ہو۔ لیکن ایسا کچھ نہیں تھا، وہ اپنی بیماری میں بتلا رہ کر مر چکی تھیں۔ میں اس وقت بھی والڈی مورٹ کا بیٹا ہی پکارا گیا۔ بن ماں کا بچہ، جس کیلئے کسی بھی دل میں کوئی ہمدردی یا پیار موجود نہیں۔ ایسا کچھ نہیں بدلا جس سے مجھے حوصلہ ملتا۔ اوہ مجھے معاف کرنا البس! اگر میں نے تمہاری زندگی کو تباہ و بر باد کر ڈالا ہے کیونکہ میں تمہیں یہ یہ صاف بتا دوں کہ میری زندگی تو پہلے سے ہی بر باد ہے اور تم میری زندگی کو شش کے باوجود جی نہیں سکتے ہو۔ تمہارے پاس کسی انتخاب کا حق باقی نہیں ہے..... میرا کیا ہے؟ میری زندگی تو پہلے ہی ناکامیوں اور اذیتوں بھری ہے۔ میں ایسی کوئی توقع رکھنا بھی نہیں چاہتا کہ تم میرے لئے کچھ کرو کیونکہ میں جان چکا ہوں کہ تم ایک طوطا چشم ہو..... ایک خطرناک خود غرض دوست.....!“

البس کچھ پل کیلئے گھری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ وہ لاشعوری طور پر اسکارپیئس کے اوپر سے ہٹ گیا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے یہ کیا کر دیا؟ جلد بازی اور مہم جوئی کے چنگل میں پھنس کر اس نے اپنی دوستی کو ہی داؤ پر لگا دیا اور اپنے سب سے گھرے دوست کو چوٹ پہنچا دی۔

”البس..... البس پوٹر..... اسکارپیئس ملفوائے..... تم یہاں دونوں اکٹھے ہو؟..... کیا میں نے تمہیں اس بارے میں خبردار نہیں کیا تھا.....؟“ لاہبری کے دروازے پر پو فیسر میک گوناگل کی بلند آواز گونجی۔ البس نے گھبرا کر ادھر دیکھا اور پھر اسکارپیئس کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اسے کچھ یاد آگیا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنے بستے کو کھینچا اور اس

میں سے ایک چمکدار سفید چوغہ نکالا اور اسے کھولنے لگا۔

”جلدی کرو..... ہمیں پروفیسر کی نظر وہ سے چھپنا ہو گا۔“، البس نے کہا۔

”کیا مطلب؟“، اسکار پیئس نے عجیب نظر وہ سے دیکھا ہوا بولا۔

”اسکار پیئس! میری طرف دیکھو!“، البس نے چوغہ اپنے اوپر اور ہتھے ہوئے کہا۔ اس کا بدن فوراً غائب ہو گیا تھا، صرف سرہی باہر دکھائی دے رہا تھا۔

”یہ تو غیبی چوغہ ہے..... مگر یہ تو جیس کے پاس تھا، ہے نا؟“، اسکار پیئس نے حیرانگی سے کہا۔

”اگر انہوں نے ہمیں یہاں پالیا تو وہ ہمیں زبردستی ایک دوسرے سے جدا ہونے پر مجبور کر دیں گی۔ میری بات مانو!..... مہربانی کر کے اس میں آ جاؤ.....“، البس نے کہا۔

”لڑکو! میں تمہارے پاس آ رہی ہوں۔“

اسی لمحے پروفیسر میک گوناگل کی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ انہیں موقع دینا چاہتی ہوں کہ وہ وہاں سے ہٹ جائیں یا کوئی اور تدبیر اختیار کر لیں۔ قدموں کی چاپ قریب آتی ہوئی سنائی دی۔ وہ لاہبری کے اسی حصے کے پاس پہنچ گئیں جہاں البس اور اسکار پیئس چھپے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں میوارڈ کا نقشہ پکڑا ہوا تھا مگر اب نقشے میں سے ان دونوں کے نشان غائب ہو چکے تھے کیونکہ غیبی چوغے نے نقشے کو مات دیدی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے طائرانہ نگاہوں سے چاروں طرف دیکھا اور پھر نقشے پر نگاہ ڈالی۔

”اچھا، وہ یہیں موجود تھے..... مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ یہ واحیات چیزاب میرے ساتھ کھیل کھیلنے لگی ہے۔“

پروفیسر میک گوناگل چڑھتی آواز میں بولیں۔

انہوں نے پل بھر کیلئے سوچا کہ انہیں کچھ دیر پہلے وہ دونوں لڑکے نقشے میں ایک ساتھ اسی جگہ پر دکھائی دیتے تھے مگر اب وہ یہاں نہیں تھے بلکہ نقشے میں بھی کہیں موجود نہیں تھے۔ اتنی جلدی وہ یہاں سے کہیں جانہیں سکتے تھے، انہیں یہیں کہیں موجود ہونا چاہئے۔ انہوں نے ایک بار بھراں حصے کو باریک بیس نظر وہ سے دیکھا۔ البس نے غیبی چوغے میں اسکار پیئس کو چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں غیر محسوس انداز میں چلنے لگے اور پروفیسر میک گوناگل کے قریب سے گزر کر نکلنے لگے۔ پروفیسر میک گوناگل کو قریب ہی ہوا کے معمولی جھونکے کا احساس ہوا۔ وہ سمجھ گئی کہ کوئی ہے جو ان کے قریب سے

گزر گیا ہے۔ انہوں نے فوراً ہاتھ بڑھا کر ہوا کوٹھلا گکریہ ان دونوں کی خوش قسمتی رہی کہ وہ ایک پل پہلے ہی پروفیسر میک گوناگل کی پہنچ سے نکل گئے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل کی تیوری چڑھی اور انہیں وہ سب سمجھ آگیا۔

”بہت خوب..... بہت خوب..... تمہارے باپ کا غیبی چوغہ.....!“ وہ دھیمی آواز میں بڑھتا ہیں اور انہوں نے ایک بار پھر نقشے میں دیکھا جہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا۔ لاہبری میں اس جگہ پر صرف ان کی موجودگی کا اظہار ہو رہا تھا۔ وہ دھیمے انداز میں مسکرا ہیں۔

”ٹھیک ہے، جب مجھے اس میں کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا تو میں یہ کیسے کہہ سکتی ہوں کہ میں نے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھا تھا؟“

انہوں نے نقشہ کو لپیٹا اور تہہ کر کے اپنی بغل میں دبالیا۔ اس کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہاں سے واپس چلی گئیں۔ جو نہیں وہ لاہبری کے بیرونی دروازے سے نکل کر دور چلی گئیں تو البس نے جلدی سے چوغہ اتار دیا۔ وہ دونوں ابھی تک لاہبری میں ہی موجود تھے، وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

”میں نے یہ چیس کے صندوق سے چرا لیا ہے۔“ البس نے جلدی سے بتایا۔ ”اس سے کوئی بھی چیز چرا لینا کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ اس کے صندوق کی خفیہ شناخت وہی تاریخ ہے جب اسے اپنا پہلا بہاری ڈنڈا ملا تھا۔ میں نے تو یہ چوغہ محض اس لئے چرایا تھا کہ خود کو دوسروں سے پوشیدہ رکھ سکوں کیونکہ مجھ سے ان کی لعن طعن برداشت نہیں ہوتی ہے.....“

اسکار پیس نے اثبات میں سر ہلا کیا۔

”اوہ مجھے معاف کرنا..... میں نے تمہاری می کے بارے میں کچھ نہیں سوچا۔ میں جانتا ہوں کہ ان کے بارے میں ہمارے پیچ کبھی زیادہ کھل کر بات نہیں ہوئی۔ مگر میں یہ توقع کرتا ہوں کہ تم مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے۔ مجھے معاف کر دو..... یہ سب جھوٹ اور لغویات ہیں، من گھڑت افواہیں ہیں جو تمہارے اور تمہاری می کے بارے میں لوگوں نے پھیلارکھی ہیں.....“ البس نے کہا۔

”تمہاری ہمدردی کا شکریہ!“ اسکار پیس نے مختصرًا کہا۔

”میرے ڈیڈ کہتے ہیں..... وہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے میں خطرناک سیاہ بادلوں کے گھر اہواز کیھتے ہیں، وہ اس سے

تمہیں مراد لیتے ہیں۔ وہ ایسا سوچتے ہیں کہ مجھے ہر صورت میں تم سے الگ اور دور رہنا چاہئے۔ انہوں نے مجھے خبردار کیا ہے کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو وہ مجھے،"لبس نظریں جھکا کر خاموش ہو گیا۔

"تمہارے ڈیڈ کو لگتا ہے کہ وہ افواہیں سچ ہیں؟ یعنی میں والدی مورٹ کا بیٹا ہوں۔" اسکا رپیکس نے دُکھ بھرے لبھ میں پوچھا۔

"ان کا شعبہ اس بارے میں تفتیش کر رہا ہے،"لبس نے سرا ثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ سن کر اچھا لگتا ہے کبھی کبھی ایسا ہی لگتا ہے کہ شاید وہ سب سچ ہی کہہ رہے ہیں، کم از کم ایک بار تو اس معاملے کی تفتیش ہو ہی جانا چاہئے ہے نا؟" اسکا رپیکس نے چڑچڑے لبھ میں کہا۔

"نہیں! یہ سب سچ نہیں ہے!"،لبس نے جو شیلے لبھ میں کہا۔ "اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ والدی مورٹ نے اپنی حقیقی زندگی کو مصنوعیت میں بدل ڈالا تھا، اس کی ٹکڑوں میں بُٹی ہوئی زندگی میں اتنی سکت باقی نہیں رہی تھی کہ وہ ازدواجی زندگی بسر کر سکتا اور کوئی اولاد پیدا کر سکتا اور کم از کم تم جیسا تو بالکل نہیں تم اس سے مختلف ہو، تم مہربان اور دل کے اچھے ہو۔ بہی وہ خوبی ہے جو تمہیں اس سے الگ کرتی ہے۔ تمہاری خوبیاں اتنی زیادہ ہیں کہ میں انہیں شمار بھی نہیں کر سکتا۔ اسی لئے مجھے پکا یقین ہے کہ والدی مورٹ کے ساتھ تمہارا کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ سب دوسرے لوگ نہ تو سمجھتے ہیں اور نہ ہی دیکھتے ہیں"

ایک بار پھر گھری خاموشی چھا گئی اور اسکا رپیکس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

"مجھے تمہارے جذبات جان کر اچھا لگا، لبس بے حد اچھا۔"

"مجھے افسوس ہے کہ یہ بات مجھے تم سے بہت پہلے کہہ دینا چاہئے تھی جب میں نے تمہیں پہلی بار پہچانا تھا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ میں اب تک جتنے لوگوں سے ملا ہوں، ان سب میں سے میں نے صرف تمہیں اپنا مغلض اور خیز خواہ پایا ہے۔ تم سب سے اعلیٰ طرف کے مالک ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم ان افواہوں کا پرتو ہو ہی نہیں سکتے تم بالکل نہیں ہو تم نے مجھے ہمیشہ سہارا دیا، میرا حوصلہ بڑھایا، میری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں مددی میں آج جو کچھ بھی ہوں، اس میں تمہاری محنت شامل ہے اور جب ڈیڈ نے مجھے مجبور کیا کہ میں تم سے جدار ہوں، تب بھی تم نے ہی آگے بڑھ کر پہل کی، لبس نے پوری تقریر کر ڈالی تھی۔

”یہ سچ ہے کہ مجھے تمہاری جدائی اذیت دیتی تھی، مجھے خود کو تم سے دور رکھنا پسند نہیں تھا۔“ اسکارپیئس نے ڈھینی آواز میں کہا اور اپنے آنسو پوچھ دیئے۔

”مجھے معلوم ہے کہ میں ہمیشہ ہی ہیری پوٹر کا بیٹا ہی رہوں گا۔“ البس نے مزید کہا۔ ”اور میں ان حالات کے ساتھ خود کو سمجھا بجھا بھی لوں گا..... اور میں یہ بات بھی جانتا ہوں کہ میری زندگی تمہاری زندگی کے مقابلے میں کم پریشان کنے ہے۔ سچ میں میں اور میرے ڈیڈونوں ہی اس معاملے کچھ زیادہ ہی خوش قسمت رہے ہیں“

”اوہ البس!“ اسکارپیئس نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔ ”تمہاری بات کا ٹنے کیلئے معافی چاہتا ہوں مگر مجھے یہ کہنا ہی پڑے گا کہ تم دل موہ لینے الفاظ میں معافی مانگ رہے تھے اور میں نے اپنادل صاف بھی کر لیا ہے مگر تم دوبارہ شروع ہو گئے ہو۔ تم ایک بار پھر سب کچھ چھوڑ کر اپنے اور اپنے ڈیڈی کی کہانی لے بیٹھے ہو.....“
البس یہ سن کر مسکرانے لگا اور پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

”ہماری دوستی ہمیشہ کی دوستی!“

”بالکل پختہ اور پائیدار.....“ اسکارپیئس نے جواب دیا اور پھر اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور اپنے گلے سے لگالیا۔

”یتم نے دوسری بار کیا ہے، ہے نا؟“ البس نے فوراً کہا۔

دونوں الگ ہوئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔

”مجھے آج کی اس نوک جھونک سے نہ صرف بے حد خوشی ملی ہے بلکہ ایک عمدہ خیال بھی آیا ہے۔“ البس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”کیسا خیال؟“ اسکارپیئس نے چونکر اس کی طرف دیکھا۔

”یہ دوسرے ہدف سے متعلق ہے ذلیل کرنا!“ البس نے کہا اور اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک عود کر آئی۔

”تم ابھی تک ماضی میں واپس لوٹنے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟“ اسکارپیئس نے منہ بسور کر کہا۔ ”کیا مجھے ایک بار پھر تمہیں سمجھانے کیلئے اسی بحث کو کرنا ہوگا؟“

”تمہارا اندازہ صحیح ہے۔“ البس نے کہا۔ ”تم نے صحیح کہا تھا کہ ہم شکست خورده افراد ہیں۔ ہمیں ذلت پانے میں

خاص مہارت حاصل ہے۔ ہمیں اپنی اسی اکلوتی خوبی کو نکھارنا چاہئے۔ اسی کی طاقت سے ہم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک شکست خورده ہی ہارنے والے کو سبق سکھا سکتا ہے..... یہی واحد راستہ ہے کہ ہم ایک ہارے ہوئے انسان کو اس کی ہار کا احساس دلائیں۔ ایسا کرنے میں ہم سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟..... ذلیل کرنے کی مہارت..... ہمیں اسے ذلیل کرنا ہوگا۔ ذلت کا احساس دلانا ہوگا۔ اس کے دوسرے ہدف سے پہلے ہم اسے یہ احساس دلادیں گے کہ وہ ایک ناکام ترین شخص ہے جو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا.....”

اسکار پیٹس اس کی بات سن کر گھری سوچ میں ڈوب گیا۔ وہ ابس کی نئی چال کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ اس کے تمام پہلوؤں کو سمجھنے اور ان سے ہونے والی تبدیلیوں کو تخلیل کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ آسان تھا اور اس میں کوئی خطرہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے سراٹھا یا اور ابس کی دیکھا اور مسکرا دیا۔

”لگتا ہے کہ تم اب عقل سے کام لینے لگے ہو۔ یہ نہایت اچھی چال ہے۔“

”مجھا اس کا پہلے ہی اندازہ تھا.....“ ابس نے فخری یہ لمحے میں کہا۔

”میرا مطلب ہے کہ یہ نہایت شاندار ترکیب ہے، سیڈر کو ذلیل کرنا تاکہ وہ اپنی توجہ دوسرے ہدف پر مرکوز نہ رکھ سکے اور موت کے منہ میں جانے سے بچ سکے مگر اس میں روز تو کہیں نہیں ہے..... اس بارے میں ہم کیا کریں گے؟“
اسکار پیٹس نے کہا۔

”اس معاملے کو میں نے فی الحال پوشیدہ رکھا ہے، اسے وقت پر بتاؤں گا..... ویسے تو یہ سب میں تنہ بھی کر سکتا ہوں..... لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم بھی وہیں میرے ساتھ موجود ہو کیونکہ میں اب کوئی بھی کام تنہا انجام نہیں دینا چاہتا ہوں..... ہم جو بھی کریں گے مل کر ساتھ ساتھ کریں گے..... ہمیشہ اکٹھے..... تو پھر کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گے؟“ ابس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”مگر ذرا اٹھرو..... کیا وہ دوسرا ہدف..... وہ ہدف کالی جھیل کے قریب نہیں ہوا تھا؟ اور تم پر تو سکول سے باہر نکلنے پر بھی پابندی عائد نہیں ہے.....“ اسکار پیٹس نے کہا۔

”ہاں!“ ابس نے غراتے ہوئے کہا۔ ”اس کیلئے..... ہمیں پہلی منزل پر موجود لڑکیوں کے باتحر روم کو تلاش کرنا ہوگا..... سمجھ گئے، ہے نا؟“

منظر 17

ہوگورٹس کی سیڑھیاں

رون بوجھل انداز میں ہوگورٹس کی متھرک سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی چھائی ہوئی تھی اور ما تھا شکن آلو دھا۔ لگتا تھا کہ وہ کسی بڑی مشکل میں پھنسا ہوا تھا۔ اچانک وہ ٹھنک سا گیا کیونکہ سیڑھیوں سے نیچے اسے ہر مائن دکھائی دی۔ دونوں کی آنکھیں آپس میں ملی اور ان کے چہروں پر عجیب ساتغیر رونما ہوا۔ رون نے جلدی سے زینے عبور کئے جیسے اسے اندیشہ ہو کہ ہر مائن واپس نہ لوٹ جائے۔

”اوہ پروفیسر گربنجر!“ رون نے اسے مخاطب کیا۔

ہر مائن نے اس کی طرف دیکھا تو اس کے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی مگر اس نے خود کو سن بھال لیا اور اپنی کیفیت کو رون کے سامنے چھپا نے میں کامیاب ہو گئی۔

”رون! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ ہر مائن نے تعجب سے پوچھا۔

”درachiں پنجوں مصیبت کھڑی کر دی تھی، مجھے آنا ہی پڑا۔ وہ جادوئی مرکبات کی کلاس میں تھا اور ظاہر ہے کہ اس نے شوخی کا مظاہرہ کیا ہو گا اور اپنے مرکب میں کوئی غلط چیز ڈال دی ہو گی۔ اس کے مرکب میں دھما کا ہوا اور پھر اس کی بھنوئیں اڑ گئیں۔ یہ تو اتنی تشویش ناک بات نہیں تھی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ میڈم پا مفری یہ ٹھیک کر دیتی مگر اس سے بڑھ کر اس کے چہرے پر بڑی بڑی موچھیں نمودار ہو گئیں اور ڈاڑھی بھی نکل آئی۔ یہ معاملہ تھوڑا پچیدہ تھا، اسی لئے الوبھیج کر گھر میں اطلاع کی گئی۔ میں تو خیر آنا نہیں چاہتا تھا مگر پدمانے اصرار کیا ہے کہ اڑ کا ابھی نو عمر ہے، اگر ابھی سے اس کی ڈاڑھی مونچھ آگئی تو یہ اچھا نہیں ہو گا۔ مجھے خود جا کر اس کے سنجیدہ علاج کیلئے تاکید کرنا چاہئے۔ بیٹوں کو ایسے وقت میں باپ کی ہی ضرورت ہوتی ہے..... ویسے سچ کہوں تو وہ موچھیں اس کے چہرے پر ذرا سی بھی سچ نہیں رہی ہیں..... تم سناؤ

کیسی ہو؟ اور یہ تمہارے بالوں کو کیا ہوا ہے؟ ”رون نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں! آج ذرا کنگھی سے سنوارے ہیں۔“ ہر ماں نے مختصرًا کہا۔ لاشعوری طور پر اس کے ہاتھ پہلو میں لٹکی ہوئی لٹ کو پیچھے ہٹانے لگے۔

”ٹھیک ہے..... ایسے بالوں میں دلکش لگ رہی ہو۔“ رون نے بے ڈھنگ انداز میں کہا۔

یہ جملہ غیر متوقع تھا جس پر ہر ماں کے چہرے پر ہلکی سی سرخی پھیل گئی اور وہ اودھرا دھرد کیھنے لگی۔ رون ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا، جس پر ہر ماں کو بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔

”رون! کیا تم میرے طرف یوں دیکھنا بند نہیں کرو گے.....؟“

رون سپٹا سا گیا اور مضطرب انداز میں ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

”کیا تم جانتی ہو؟“ رون نے گھبرائے ہوئے لبھ میں کہا۔ ”وہ ہیری کا بیٹا..... البس کچھ دن پہلے اس نے مجھے بتایا کہ تم اور میں نے آپس میں شادی کر لی تھی“ وہ ہچکچایا اور پھر اپنی حالت درست کرنے کیلئے اس نے ایک کھوکھلا سا قہقهہ لگایا۔ ”ہاہاہا..... یہ بات کتنی عجیب اور دیوالگی بھری ہے، میں جانتا ہوں نہایت ہی تفصیک آمیز، ہے نا؟“

”بہت زیادہ تفصیک آمیز.....“ ہر ماں نے مختصرًا کہا۔

”صرف اتنا ہی نہیں اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ہماری ایک بیٹی بھی ہے۔“ رون نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”یہ بات تو پہلی سے زیادہ سُنگین ہے، ہے نا؟“

دونوں کی آنکھیں ایک بار پھر آپس میں ملی۔ ہر ماں ہچکچا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔

”بے حد سُنگین؟“

”یقیناً ہم تو دوست ہیں اور کچھ نہیں، ہے نا؟“ رون نے فوراً کہا۔

”بالکل صحیح کہا۔ صرف دوست“ ہر ماں نے جواب دیا۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے اپنے اندر کہیں کچھ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔ جسے وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

”صرف دوست“ رون ہٹ بڑ سا گیا۔ ”یہ کتنا مضمکہ خیز لفظ ہے اوہ نہیں اتنا بھی زیادہ مضمکہ خیز نہیں۔ یہ تو

بس ایک لفظ ہے..... حقیقت میں ایک لفظ..... دوست..... دوست..... مضمون کے خیز دوست..... تم میری مضمون کے خیز دوست ہو..... میری ہر ماں نی!..... اوہ نہیں..... میری ہر ماں نی نہیں..... یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے..... تم تو سمجھتی ہی ہو..... میری ہر ماں نی نہیں..... میری نہیں..... میری نہیں..... تم تو جانتی ہی ہو..... مگر.....“

”مجھے معلوم ہے.....“ ہر ماں نے مختصرًا کہا۔

ماحول میں عجیب سی بے چینی چھائی تھی۔ دونوں خاموش ہو گئے تھے مگر ان کی آنکھیں وہ سب کہہ رہی تھیں جو ہونٹ ادا کرنے سے قاصر تھے۔ کئی پل یونہی بیت گئے، دونوں میں سے کوئی بھی نہیں ہلا۔ ایک انچ بھی نہیں ہلا۔ رون کو شاید اس کا احساس ہو گیا تھا۔ وہ ہلاکا سا کھنکارا۔ ہر ماں بھی جیسے چونک کر ہوش میں آگئی۔

”اوہ! مجھے جانا ہوگا..... پنجوکا معاملہ بھی سلیمانی ہے۔ لگتا ہے کہ اسے موچھیں سنوارنے کافی بھی سکھانا پڑے گا۔“

رون نے جلدی سے کہا۔

رون نے تیزی سے باقی سیڑھیاں طے کیں اور ہر ماں کے قریب سے گزر کر دوسری طرف نکل گیا۔ ہر ماں اپنی جگہ پر ساکت کھڑی اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ رون کچھ قدم دور گیا اور پھر رُک گیا۔ وہ اپنی جگہ پر پلٹا اور اس نے ہر ماں کی طرف دیکھا۔ دونوں ایک دوسرے کو ایک بار پھر دیکھنے لگے۔

”سچ کھوں، بالوں کو سنوارنے کا یہ اندازم پر بڑا نچ رہا ہے.....“ رون یہ کہے بغیر نہ رہ پایا۔



منظر 18

ہیڈ مسٹر لیں کا دفتر

پروفیسر میک گوناگل نے نظریں اٹھا کر نقشے کی طرف دیکھا جوان کی میز پر کھلا پڑا تھا۔ نقشے پر سینکڑوں نفحے نفعے نقطے ادھر سے ادھر آتے جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اچانک ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ جو دیکھنا چاہتی تھیں، وہ انہیں نظر آگیا تھا۔ وہ دونوں نقطے ایک ساتھ ایک راہداری میں چل رہے تھے۔ انہوں نے اپنی چھڑی لہرائی۔ نقشے خود بخوبی دسمٹ گیا اور اس کی تمام عبارت غالب ہو گئی، وہ اب بالکل سادہ پرانا چرمی کاغذ دکھائی دے رہا تھا۔ ”شرارتی اتحاد.....“ وہ مسکراتے ہوئے دھیمی آواز میں بڑا بڑا میں۔ ”یہ ایک مشکل امر ہے۔ بھلا بچوں پر اتنی سختی کیا کام؟“

اسی لمحے آتشدان میں سبز شعلے بھڑکنے لگے اور ہلاکا سارتعاش ہونے لگا۔ پروفیسر میک گوناگل نے تیوریاں چڑھا کر آتشدان کی طرف دیکھا۔ لمحہ بھر بعد آتشدان سے جینی نمودار ہوئی۔

”اوہ معاف کیجئے پروفیسر!“ جینی چھپنی ہوئی آواز میں بولی۔ ”مجھے لگتا ہے کہ میں اسے کبھی بھی صحیح طرح نہیں کر پاؤں گی۔“ اس نے قالین پر گری ہوئی راکھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے پروفیسر میک گوناگل کوئی جواب دیتیں، اسی لمحے آتشدان میں سبز شعلے پھر اٹھے اور ان میں ہیری باہر نکلا۔

”پوٹر! تم پھر آگئے ہو.....“ پروفیسر میک گوناگل نے درشت لمحے میں کہا۔ ”اور ایک بار پھر تم نے میرے قالین کو راکھ سے بھر دیا ہے!“

”مجھے اپنے بیٹیے سے ملنا ہے..... ہم دونوں کو اپنے بیٹیے سے ملنا ہے۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

”ہیری! میں نے کافی غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ مجھے تمہارے اس بیہودہ کھیل کا حصہ بالکل نہیں بنانا نہیں چاہئے۔ میں تمہیں صاف صاف بتا دینا چاہتی ہوں کہ یہ اب تمہارے اختیار میں ہے کہ تم جو کرنا چاہو، کر سکتے ہو..... مجھے تمہاری دھمکی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے سپاٹ لبجے میں کہا۔

”اوہ پروفیسر! میں یہاں کسی قسم کا جھگڑا کرنے کیلئے نہیں آیا ہوں۔ میرا مقصد پر امن ہے، مجھے افسوس ہے کہ مجھے اس لبجے میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہئے تھی۔“ ہیری نے کہا۔

”مجھے ایسا نہیں لگتا کہ مجھے ان کی دوستی میں کسی قسم کی مداخلت کرنا چاہئے، میرا خیال ہے کہ.....“ پروفیسر میک گوناگل نے کہنا چاہا۔

”میں اس بارے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور البس سے بھی..... آپ مجھے اپنی غلطی سدھارنے کا ایک موقع تو دیجئے۔“ ہیری نے تیزی سے بات کا ٹھٹھے ہوئے کہا۔

اسی لمحے آتشدان میں پھر ارتعاش پیدا ہوا اور شعلہ سبز ہو گئے۔ اگلے لمحے ڈریکو ملفوائے اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا نمودار ہو گیا۔

”ڈریکو.....؟“ پروفیسر میک گوناگل نے اپنے قالین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس کیلئے پھر معافی چاہتا ہوں۔“ ڈریکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”وہ اپنے بیٹے کو دیکھنا چاہتا ہے اور میں اپنے بیٹے کو.....!“

”میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد کسی قسم کی اڑائی جھگڑا ہرگز نہیں ہے۔“ ہیری نے کہا۔ پروفیسر میک گوناگل نے اس کے چہرے پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔ انہیں وہ سنجیدگی، برداری اور سچائی دکھائی دے گئی تھی جس کی انہیں تلاش تھی۔ پھر انہوں نے اپنی چھپڑی کو سادہ چرمی کاغذ پر ٹھونک دیا۔ چرمی کاغذ کی تہہ کھل گئی اور وہ میز پر دوبارہ پھیل گیا۔ اس میں ہو گورٹس کا نقشہ دکھائی دینے لگا۔

”اگر تم سمجھتے ہو کہ تم غلطی پر تھے اور اب اپنی غلطی سدھارنا چاہتے ہو تو میں یقیناً اس میں تمہاری مدد کرنا چاہو گی۔“ پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور پھر وہ نقشے پر جھک کر ان نقطوں کو تلاش کرنے لگی جو البس اور اسکار پیس کی نشاندہی کر سکتے تھے۔ ہیری اور ڈریکو بھی میز پر جھک کر انہیں تلاش کرنے لگے۔

”یہ رہے..... دونوں اکٹھے.....!“ پروفیسر میک گوناگل نے آہستگی سے کہا اور چھڑی سے ایک طرف اشارہ کیا۔ وہ دونوں بھی وہاں دیکھنے لگے۔

”جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، یہ تو پہلی منزل پر لڑکیوں کا باتحار روم ہے۔“ ڈریکو نے ماتھا ٹھوکنکتے ہوئے کہا۔ ”مگر یہ دونوں وہاں کر کیا رہے ہیں؟“



منظر 19

لڑکیوں کا با تھر روم

البس اور اسکار پیئس دونوں اکٹھے لڑکیوں کے با تھ میں داخل ہوئے اور انہوں نے احتیاط کے طور پر دروازہ بند کر لیا۔ با تھ روم ہمیشہ کی طرح خالی اور کائی زدہ تھا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے ایک بڑے شاہی سنک کے پاس پہنچ گئے۔
 ”یہاں تک تو سب ٹھیک ہو گیا، اب تم مجھے اس منصوبے کے بارے میں بتاؤ..... ڈھکو سنے کے متعلق.....“
 اسکار پیئس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں! اسکار پیئس، منصوبے کے مطابق یہ صابن..... اگر تم کر پاؤ.....“، البس نے کہا اور ایک صابن نکال کر سنک کے کنارے پر رکھ دیا۔ اسکار پیئس نے اپنی چھڑی نکالی اور اس کی طرف لہراتے ہوئے بولا۔ ”جنم استم.....“
 صابن ہلکا سال رزا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اپنی جسم سے چار گناہ بڑا ہو گیا۔

”واہ..... یہ بالکل صحیح رہا..... میں اس سے کافی متاثر ہوا ہوں۔“، اسکار پیئس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
 ”دوسرا ہدف.....“، البس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”یہ کامی جھیل سے متعلق تھا۔ انہوں نے اس کی تہہ میں ان چیزوں کو تلاش کرنا تھا جنہیں اس سے چراک روہاں چھپا دیا گیا تھا.....“
 ”چیزیں نہیں لوگ..... جنہیں وہ پیار کرتے تھے۔“، اسکار پیئس نے فوراً تصحیح کی۔

”ہماری معلومات کے مطابق سیدرک نے بلبلے کے جادوئی کلمے کا استعمال کیا تھا اور اس میں بیٹھ کر وہ جھیل کی تہہ تک پہنچا تھا۔ ہم بھی ایسا ہی کر کے اس کا تعاقب کریں گے۔ ڈھکو سنے کے جادوئی کلمے کا استعمال کر کے ہم اسے کچھ گناہ بڑا کر دیں گے..... چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ کایا پلٹ ہمیں زیادہ دیر تک وہاں ٹھہر نے کی اجازت نہیں دے گا، اس لئے ہم نے تمام چیزوں کو جلدی جلدی انجام دینا ہوگا۔ اسے تلاش کرنا ہوگا، اس کے دماغ پر ذلت کی مایوسی کاوار کرنا ہوگا اور اس

چیز کا مشاہدہ کرنا ہوگا کہ وہ گھبرا کر جھیل سے باہر نکل جائے..... وہ نہ صرف اپنے ہدف کو ادھورا چھوڑ دے بلکہ اس ٹورنامنٹ سے ہی باہر ہو جائے.....، ابس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن..... تم نے ابھی تک تو مجھے یہ بتایا ہی نہیں کہ ہم دراصل اس کا لی جھیل تک کیسے پہنچیں گے؟“ اسکار پیئس نے الجھے ہوئے لمحے میں پوچھا۔

اسی لمحے وہ دونوں اچھل پڑے کیونکہ ایک فلاش میں پانی کا فوارہ بلند ہوا اور پانی گرنے کا شور پورے با تھروم میں پھیل گیا۔ پانی کے ساتھ ہی ایک شفاف بدن والی بھوتی بھی باہر آگئی تھی۔ انہیں اسے پہنچانے میں زیادہ مشکل نہیں ہوئی۔ وہ ماہیس مارٹل تھی۔ اس نے زوردار قہقہہ لگایا۔

”واہ کیا بات ہے؟ یہ کتنا مزیدار محسوس ہو رہا ہے۔ تم اس سے کبھی ویسا لطف نہیں اٹھا سکتے کیونکہ جب تم میری عمر تک پہنچ جاؤ گے تو تم ایسا کرسکو جیسا تم کرنا چاہتے ہو.....!“ ماہیس مارٹل نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

”بالکل.....، اسکار پیئس جو شیلے انداز میں بولا۔“ تم واقعی بے حد شاندار اور کمال کی ہو، ماہیس مارٹل!“

اسکار پیئس کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اس نے کیا کہہ دیا تھا؟ ماہیس مارٹل کا چہرہ بھڑکنے لگا اور وہ پانی کے چھینٹے اڑاتی ہوئی اسکار پیئس پر کوڈی۔ وہ جست لگا کراس کے پاس پہنچ گئی اور غصب ناک لمحے میں غراتی ہوئی بولی۔ ”تم نے مجھے کس نام پکارا؟..... ماہیس کا کیا مطلب ہے؟ کیا میں تمہیں ماہیس دکھائی دیتی ہوں..... جواب دو..... جلدی جواب دو.....“

اسکار پیئس اس ناگہانی مصیبت سے واقف نہ تھا، اس لئے وہ گھبرا گیا۔

”اوہ میرا یہ مطلب نہیں تھا.....“

”تو بتاؤ..... میرا نام کیا ہے؟“ مارٹل نے غرا کر پوچھا۔

”مارٹل.....، اسکار پیئس نے فوراً کہا۔

”بالکل صحیح..... مارٹل الزبھ وارن..... یہ کتنا شاندار نام ہے..... میرا نام..... کوئی ضرورت نہیں اس کے ساتھ ماہیس لگانے کی..... اس میں کسی قسم کی ماہی نہیں جھلکتی ہے، ہے نا؟“ مارٹل نے چہکتے ہوئے کہا۔

”ہاں..... بالکل.....، اسکار پیئس نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

”ایک زمانہ بیت گیا، لڑکے میرے با تھروم میں نہیں آئے!“ ما یوس مارٹل نے گدگدی جیسی نہیں ہستے ہوئے کہا۔
”یہ تو لڑکیوں کا با تھروم ہے، لڑکوں کا یہاں آنا ٹھیک نہیں ہے..... لیکن ایسا پھر ہو رہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ پوٹرز کیلئے ہمیشہ سے میرے دل میں نرم گوشہ موجود ہے اور کسی حد تک ملفوائے کے لئے بھی..... یہ کتنا عجیب ہے کہ ایک بار پھر پوٹر اور ملفوائے ایک ساتھ ہیں اور وہ بھی میرے با تھروم میں بولو! میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں؟“

”تم وہاں پران کے ساتھ تھی..... یعنی کالی جھیل میں..... انہوں نے اس بارے میں لکھا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پانپوں میں سے وہاں جانے کا راستہ موجود ہے، ہے ناماٹل؟“، البس نے سنجیدہ لبجھ میں کہا۔

”میں تو ان راستوں سے ہر جگہ کئی ہوں مگر تم کس جگہ کی بات کر رہے ہو، پوٹر؟“ مارٹل نے تنک کر پوچھا۔

”میں دوسرے ہدف کی بات کر رہا ہوں۔ کالی جھیل میں موجود دوسرے ہدف کی..... جو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں رکھا گیا تھا جو آج سے چھپس سال پہلے کی بات ہے، اس میں ہیری اور سیڈر ک.....“، البس نے بتانا چاہا۔

”آہ! یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ وہ حسین و خوب نوجوان مر گیا۔“ ما یوس مارٹل نے گہری سانس لے کر کہا۔ ”ایسی بات نہیں ہے کہ تمہارا باپ خوبصورت نہیں تھا پوٹر! مگر سیڈر کر ڈیگوری..... وہ تولاکھوں میں ایک تھا۔ تمہیں اندازہ نہیں ہو سکتا کہ اس کیلئے سینکڑوں لڑکیوں نے اسی با تھروم میں چھپ کر عشقیاں بنایا تھا۔ وہ اس کی وجہت کو اپنی محبت کے جال میں میں کھینچنا چاہتی تھیں..... پھر وہ دن بھی آیا جب وہ اسی جگہ پر بیٹھ کر اس کیلئے آنسو بہار ہی تھیں..... وہ مر چکا تھا ہمیشہ کیلئے جا چکا تھا..... میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔“

”ہماری مدد کرو مارٹل..... ہمیں کسی نہ کسی طرح اسی جھیل میں پہنچادو۔“، البس نے کہا۔

”اسی جھیل میں..... کیا مطلب؟“ مارٹل نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ”میں تمہیں یہ تو بتا سکتی ہوں کہ جھیل میں جانے کا راستہ کہاں ہے مگر اس جھیل میں ہرگز نہیں لے جا سکتی جس میں سیڈر ک موجود تھا۔ میرے پاس کوئی ایسی جادوئی طاقت نہیں ہے کہ تم دونوں کو چھپس سال ماضی لے جاسکوں.....“

البس نے بے چینی سے اسکار پیئس کی طرف دیکھا۔

”ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارا راز ہمیشہ پوشیدہ رکھو، کیا تم ایسا کرو گی؟.....“، البس نے کہا۔

”اوہ مجھے توارزوں سے ہمیشہ محبت رہی ہے۔“ ما یوس مارٹل نے بے قراری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ”میں تو تم

سے یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ میرے دل میں یعنی میری روح بھی مرتے دم تک رازوں کی حفاظت کرے گی کیونکہ میں تو مر چکی ہوں..... ہمیشہ کیلئے بھوت بن چکی ہوں، یہ بات تو جانتے ہی ہو کہ میں اب دوبارہ مر بھی نہیں سکتی.....“
لبس نے اسکارپیس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ دونوں نے کنکھیوں میں اشارہ کیا۔ پھر لبس نے چمکتا ہوا کایا پلٹ باہر زکالا۔

”مگر ہم وقت کے ساتھ ماضی میں سفر کر سکتے ہیں۔ تمہیں سب اتنا کرنا ہو گا کہ ہمیں یہ بتا دو کہ پائپوں میں سے گزر کر ہم جھیل تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ ہم وہاں پہنچ کر سیڈر کو بچالیں گے..... اسے موت کے منہ سے واپس کھینچ لائیں گے.....“ لبس نے سنجیدگی سے کہا۔

”واہ! یہ سننا کتنا مزیدار ہے۔“ مایوس مارٹل نے چمکتے ہوئے کہا۔

”اور ہمارے پاس ضائع کرنے کیلئے زیادہ وقت نہیں ہے۔“ لبس نے کہا۔

”اس سنک میں غوطہ مارنا ہو گا۔“ مایوس مارٹل نے کہا۔ ”ہاں! اس سنک میں غوطہ مارنا ہو گا کیونکہ یہ ہمیشہ کالی جھیل میں ہی خالی ہوتا ہے، اور تمہیں سیدھا کالی جھیل میں پہنچا دے گا۔ ویسے تو یہ کام بالکل غیر قانونی ہے اور سکول میں اس کی کڑی ممانعت ہے مگر..... یہ سکول ایسی بہت ساری چیزوں سے بھرا پڑا ہے۔ لبس اس میں غوطہ لگا دا اور سیدھے اس کے پائپ میں گھس جاؤ۔“

لبس سنک سے چند قدم پیچھے ہٹا اور اس نے اس میں چھلانگ لگا دی۔ سنک کا پانی اچھلا اور لبس پوری طرح بھیگ گیا۔ اسکارپیس نے بھی ویسا ہی کیا۔ اسی لمحے لمحے نے اپنے بستے میں سے سبز رنگ کی کچومر ہوئی گھاس کی طرح کا ایک گچھا نکالا اور اس کا کچھ حصہ اسکارپیس کی طرف بڑھایا۔

”یہ لو..... کچھ تمہارے لئے اور کچھ میرے لئے۔“ لبس نے کہا۔

”گل پھر پودا؟“ اسکارپیس نے حیرانگی سے کہا۔ ”ہم گل پھر پودا کا استعمال کریں گے؟ یعنی پانی کی تہہ میں اس کے ذریعے سانس لیں گے؟“

”بالکل اسی طرح جیسے میرے ڈیڈ نے آج سے پچیس سال پہلے کیا تھا..... کیا اب تم چلنے کیلئے تیار ہو؟“ لبس نے جواب دیا۔

”ہاں.....مگر یاد رکھنا کہ اس بارہ میں اپنی گھڑیوں پر دھیان رکھنا ہو گا اور مقررہ وقت کے اندر رہ کر ہی، میں اپنا کام مکمل کرنا ہو گا.....پوری ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ۔“ اسکا رپیس نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

”صرف پانچ منٹ!“ لبس نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”صرف اتنا ہی وقت ہمیں مل پائے گا۔ اس سے پہلے کہا یا پلٹ ہمیں واپس حال میں کھینچ لائے.....“

”بس تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ یہ کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔“ اسکا رپیس نے کہا اس کا چہرہ ایک بار پھر انجانے خوف کا شکار ہونے لگا تھا۔

لبس نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

”اس بار مجھے پورا پورا یقین ہے کہ ہم سب کچھ صحیح کر لیں گے، کیا تم تیار ہو؟“
اس سے پہلے کہ اسکا رپیس خود کو تیار کر پاتا۔ لبس نے گل پھڑ پودا کو منہ ڈالا اور چبا کر گل گیا۔ اگلے ہی لمحے وہ پانی میں گم ہو چکا تھا۔

”ٹھہر و.....نہیں.....ابھی نہیں لبس.....“ اسکا رپیس محض چلا کر رہ گیا۔ اس نے سر اٹھا کر ما یوس مارٹل کی طرف دیکھا۔ وہ اور ما یوس مارٹل ہی با تھر روم میں تنہارہ گئے تھے۔

”مجھے بہادر لڑ کے ہمیشہ سے پسند ہیں!“ ما یوس مارٹل نے عجیب سی فنسی کے ساتھ کہا۔
اسکا رپیس تھوڑا ڈرا ہوا تھا۔ اس نے کچھ سوچا اور بہادری دکھانے کیلئے خود کو تیار کیا۔ اس نے گہری سانس لی اور بڑھایا۔ ”ٹھیک ہے، میں بھی پوری طرح تیار ہوں.....اب جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔“

اس نے جلدی سے گل پھڑ پودا منہ ڈال کر نگلا اور غوطہ لگا کر پانی میں او جھل ہو گیا۔ ما یوس مارٹل نے لمبھ پانی کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی ایک طرف چلی گئی۔ اسی لمحے اسے ایک دھماکے کی آواز سنائی دی۔ عجیب سا شور اٹھا۔ یوں لگا جیسے وقت کھتم سا گیا ہو۔ ایسا لگ تھا جیسے وہ کسی تنگ سرنگ میں سے گزر رہا ہو۔ ہر طرف گہرائی پر اچھا یا ہوا تھا۔

دھماکے کی جو آواز اس کی سماں تھی میں محفوظ رہ گئی تھی وہ دراصل با تھر روم کا دروازہ کھلنے کی آواز تھی جسے ہیری نے جادوئی کلے سے کھولا تھا۔ ہیری بھاگتا ہوا اندر آیا۔ اس کے پیچے جیمنی، ڈریکو اور پروفیسر میک گوناگل بھی تھیں۔ اندر کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

”البس.....البس.....“ ہیری نے بے چینی سے اسے پکارا۔

”لگتا ہے وہ چلا گیا ہے.....“ چینی نے بڑا کر کہا۔

انہیں لڑکوں کے چونے فرش پر پڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ پروفیسر میک گوناگل نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نقشے میں انہیں تلاش کیا۔

”وہ نقشے سے او جھل ہو گئے ہیں۔ اوہ نہیں! وہ تو ہو گورٹس کے نیچے زمین میں سفر کر رہے ہیں۔ ارے یہ کیا؟ وہ ایک بار پھر غائب ہو گئے ہیں.....“ پروفیسر میک گوناگل نے الجھے اور پریشان لمحے میں بتایا۔

”وہ یہ سب کیسے کر رہے ہیں؟“ ڈریکو کی تعجب بھری آواز گنجی۔

”وہ بڑی عجیب سی فریب دینے والی چیز سے کام لے رہے ہیں۔“ ہاتھ روم میں مایوس مارٹل کی آواز سنائی دی۔ وہ سب چونک کراس کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ نجانے کب وہاں آگئی تھی۔

”اوہ مارٹل..... تم؟“ ہیری نے چونک کر کہا۔

”اوہ نہیں! تم نے مجھے پکڑ ہی لیا۔ میں خود کو اچھی طرح چھپا نہیں پائی ہوں۔ اوہ کیسے ہو ہیری؟..... اوہ ڈریکو! تم بھی ہو..... تم کیسے ہو؟ کیا تم دونوں دوبارہ برے لڑکے بن گئے ہو؟“ مارٹل نے بڑا تھا۔

”تم نے کیا کہا؟..... عجیب سی فریب دینے والی چیز؟“ ہیری نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے لگا تھا کہ یہ ایک راز تھا۔“ مارٹل نے گھری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ”مگر میں تم سے کوئی راز چھپا نہیں سکتی ہوں، ہیری! یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟..... اوہ تم عمر ڈھلنے کے ساتھ ساتھ زیادہ وجہہ اور خوب رو ہو گئے ہو اور کچھ لمبے بھی.....“

”مارٹل! وقت بر بادنہ کرو۔ میرا بیٹا سکیں خطرے میں ہے۔ مجھے اس کی مدد کرنا..... پچ سچ بتاؤ مارٹل! آخر وہ کیا کر رہا ہے؟“ ہیری نے پریشان ہو کر چیختے ہوئے کہا۔

”خطرے میں اوہ نہیں..... وہ تو اس خوبرو اور حسین لڑکے کو بچا رہا ہے، تم تو جانتے ہو، وہی خوبرو اور وجہہ لڑکا..... سیڈر ک ڈیگوری!“ مارٹل نے اک ادا سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری کو حیرت کا زور دار جھٹکا لگا۔ اس کے دماغ میں دھماکے ہونے لگے۔ اسے لمجھ بھر کیلئے لگا کہ شاید زمین ہی اس

کے پیروں کے نیچے سے کھسک گئی تھی اور پھر اسے حالات کو سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ اس کے دل و دماغ پر خوف کے سائے پھیلنے لگے۔

”مگر سیدر رک ڈیگوری کو مرے ہوئے سالوں بیت چکے ہیں؟“ پروفیسر میک گوناگل نے تعجب بھرے لبھے میں کہا۔

”وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اس بارے میں بات کر رہا تھا۔“ ماہوس مارٹل نے مسکرا کر کہا۔ ”وہ بڑا پر اعتماد دکھائی دے رہا تھا۔ اسے دیکھ کر مجھے تمہاری یاد آگئی ہیری! وہ بالکل تمہاری طرح اعتماد کا مظاہرہ کر رہا تھا.....“

”اوہ نہیں! اس نے سن لیا..... جب آموس ڈیگوری میرے پاس آیا تھا..... وہ جو مطالبہ کر رہا تھا..... اس نے سب سن لیا تھا..... اسے معلوم ہو گیا یہا کہ ملکہ وزارت جادو کے قبضے میں کایا پلٹ ہے..... مگر وہ اسے ملا کیسے؟ یہ ناممکن ہے..... یہ ناممکن ہے!“ ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ ”اسے روکنا ہوگا..... یہ نہایت خطرناک ہے.....“

”ملکہ کے پاس کایا پلٹ موجود ہے؟“ پروفیسر میک گوناگل نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ”جہاں تک میں جانتی ہوں، تمام کایا پلٹ تباہ ہو چکے تھے۔“

”کیا تم سب شراری نہیں ہو؟“ ماہوس مارٹل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

”کیا تم لوگ مجھے بھی بتاؤ گے کہ یہ سب کیا گھن چکر ہے؟ تم آپس میں کس بارے میں باتیں کر رہے ہو؟“ ڈریکو نے الجھے ہوئے انداز میں غصے سے کہا۔

”پروفیسر میک گوناگل کو نقشے میں دکھائی دے رہا ہے کہ البس اور سکارپینس بار بار غائب اور نمودار ہو رہے ہیں..... وہ دراصل سفر کر رہے ہیں، وقت کا سفر.....!“ ہیری نے تھکے ہوئے لبھے میں کہا۔



منظر 20

سہ فریقی ٹورنا منٹ، کالی جھیل، 1995ء

”خواتین و حضرات..... لڑکو اور لڑکیو!“ لوڈو بیگ میں کی بلند آواز گونجی۔ ”آپ کے سامنے پیش ہے، عظیم ترین..... عالمی شہرت یافتہ..... اپنی نوعیت کا اکلوتا شاہ کار..... سہ فریقی ٹورنا منٹ! اگر آپ ہو گورٹس کی طرف سے ہیں تو شور مچا کر اپنے ہیر و کا حوصلہ بڑھائیئے۔“

ایک زور دار شور ہوا اور تالیوں اور نعروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

لبس اور سکارپیں نے جب لوڈو بیگ میں کی آواز سنی تو انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ پہنچ گئے تھے۔ وہ پانی میں آہستگی کے ساتھ تیرتے رہے۔ وہ باہر نکل کر دیکھنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔ ان کے دل زور زور سے دھڑک رہے تھے۔

”اگر آپ کا تعلق ڈرم سڑاگ سکول سے ہے تو اپنے چمپین کی کھل کر حوصلہ افزائی کیجئے۔“ لوڈو بیگ میں کی آواز مسلسل آرہی تھی۔ ساتھ ہی ایک بار کان شور سنائی دیا۔ لوگ تالیاں بجارتے ہیں، نعرے لگارتے ہیں تھے اور سیٹیاں بچ رہی تھیں۔

”اگر آپ بیاؤ کس بیٹن اکیڈمی کی طرف سے آئے ہیں تو اپنی چمپین کی حوصلہ افزائی کیجئے اور اس کیلئے شور مچا بیئے۔“ آواز گونجی اور پھر شور ہوا مگر اس بار شور میں اتنا دم نہیں تھا مگر پھر بھی کافی شور تھا۔

”یہ بات طے ہے کہ فرانسیسی بھی اب شور مچانا سیکھ رہے ہیں۔“ لوڈو بیگ میں نے چہکتے ہوئے کہا۔ ”لیجئے وہ اب پانی میں اتر رہے ہیں..... وکٹر نے شارک مچھلی کا جادو استعمال کیا ہے، واہ! وہ واقعی کسی شارک سے کم نہیں..... اور ہیری نے گل پھٹر پودے کی مدد لی ہے، چالاک اور ہوشیار ہیری پوٹر واقعی یہ عمدہ خیال ہے..... سیڈر ک نے جادوئی کلمات کو

انوکھے انداز میں استعمال کیا ہے۔ خواتین و حضرات! سیدرک نے بلبلہ بنالیا ہے اور وہ اس کے اندر محفوظ ہو گیا ہے، جھیل کی گہرائی اب اسے اس کے مقصد میں کامیاب ہونے سے بالکل نہیں روک سکتی.....”

سیدرک ڈیگوری مسکراتا ہوا پانی میں اتر گیا۔ ہوائی بلبلے نے اس کا سراپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ جو نہیں وہ سب پانی میں اتر گئے تو البس اور اس کا رپینس نے خود کو ہوشیار کر لیا۔ انہوں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکالی اور سیدرک کو نشانہ بنایا۔ جو نہیں سیدرک تھوڑی گہرائی میں پہنچا تو انہوں نے ایک ساتھ اس پر ڈھکو سنے والا جادوئی وار کر دیا۔ دوسرا خشعلے پانی میں تیرتے ہوئے سیدرک سے ٹکرائے۔ سیدرک نے جیرانگی سے ان دولڑکوں کی طرف دیکھا جنہوں نے اسے نشانہ بنایا تھا۔ وہ حیران و پریشان دکھائی دینے لگا۔ کیا یہ سب بھی کھیل کا حصہ تھا؟ ڈھکو سنے والا جادو اب اپنارنگ دکھانے لگا۔ سیدرک کے گرد کا پانی سونے کی طرح پیلا ہونے لگا اور ساتھ ہی سیدرک کا جسم پھولنے لگا جیسے کسی نے اس میں ہوا بھر دی ہو۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر جادوئی وار اپنا کام دکھا چکا تھا۔ وہ تیزی سے پھولتا جا رہا تھا۔ اس کا جسم پانی میں سے اوپر اٹھنے لگا۔ وہ غبارہ بن چکا تھا اور پانی کے نیچے جا پانا ممکن نہیں تھا اور پھر وہ اوپر اٹھتا چلا گیا..... لگتا تھا کہ وہ صرف جھیل سے ہی باہر نہیں نکل آئے گا بلکہ وہ ہوا میں کسی غبارے کی طرح اُڑ جائے گا۔ یہ اُڑان اسے سہ فریقی ٹورنا منٹ سے بھی باہر اُڑا کر رکھ دے گی۔

”اوہ خواتین و حضرات..... یہ کیا ہو رہا ہے؟“ لوڈ و بیگ میں کی تعجب بھری آواز سنائی دی۔ ”سیدرک ڈیگوری کو پانی سے باہر نکل رہا ہے، وہ بھی بغیر ہدف پائے..... اگر واقعی ایسا ہے تو یہ اس کیلئے بڑی بدمشقی والی بات ہو گی۔ وہ ٹورنا منٹ میں اپنی شمولیت کھو بیٹھے گا..... اوہ خواتین و حضرات! ہمیں بھی اپنے کسی فاتح کو دیکھنے کا موقع تو نہیں مل پایا مگر ہم اپنے یقینی شکست خورده کو ضرور دیکھ سکتے ہیں..... سیدرک ڈیگوری جو کہ اب کسی غبارے میں بدلتا جا رہا ہے، مجھے لگتا ہے کہ اس طرح چند ہی لمحوں میں وہ جھیل کی گہرائیوں میں تو نہیں جانا چاہتا بلکہ ہوا میں کسی غبارے کی مانند اُڑنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے ہدف سے بھی دور اُڑنا چاہتا تھا جو اسے سہ فریقی ٹورنا منٹ سے بھی کہیں دور لے جائے گا۔ اوہ میرے خدا یا! یہ منظر تو نہایت خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔“

اسی لمحے سیدرک کے ارد گرد چنگاریوں کی بارش ہونے لگی جیسے کوئی زبردست آتش بازی کر رہا ہو۔ سیدرک ہوا میں کسی غبارے کی طرح ڈول رہا تھا۔ اس کا چہرہ نہایت ستا ہوا تھا اور پانی اس کے کپڑوں سے نچڑ رہا تھا۔ آسمان پر ہونے

والی چنگاریوں میں سے ایک عبارت نمودار ہو چکی تھی۔

”روں کو ہر ماں سے محبت ہے..... واقعی محبت ہے!“

سٹیڈیم میں بیٹھے ہوئے لوگ اس عبارت کو پڑھ کر عجیب سا شور مچانے لگے۔ انہیں یہ منظر اچھا لگتا۔ وہ اس کی طرف پسندیدگی سے دیکھ رہے تھے۔

”اوہ خواتین و حضرات!“ لوڈوبیگ مین کی آواز ایک بار پھر گونجنے لگی۔ ”اس حسین و خوب رو نوجوان کا چہرہ تو ملاحظہ کیجئے۔ اس پر تو کچھ اور ہی عیاں ہے، بلکہ سب صاف صاف عیاں ہے، یہ کسی سانحے سے کم نہیں ہے۔ واقعی یہ کسی سانحے سے کم نہیں، ایسا سانحہ جس میں ذلت و شرمساری عیاں ہو رہی ہو۔ ذلت و شرمساری..... واقعی اس کیلئے اس سے اچھا تو کوئی اور لفظ ہو رہی نہیں سکتا۔“

اسی لمحے البس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اسکا رپیس تو خوشی سے محل گیا تھا اور وہ پانی میں تالیاں بجائے لگا۔ البس نے اسے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ اسکا رپیس نے پانی کہ تھہ میں سے روشن آسمان کو دیکھا جہاں ایک جملہ چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اسکا رپیس نے یہ دیکھ کر خوشی سے سر ہلا یا جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ یہ ترکیب واقعی شاندار ہے۔ وہ ہلکا سا اوپر آگئے اور پانی میں تیرنے لگے۔ پورا سٹیڈیم آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سیڈر ک غبارے کی طرح پھولा ہوا اُڑ رہا تھا اور بے بسی اور مایوسی کے عالم میں نہایت شرمندہ دکھائی دے رہا تھا۔ لوگ اس کا مذاق اُڑار ہے تھے، تالیاں بخار ہے تھے اور ٹھٹھا کر رہے تھے۔

اسی لمحے وہ دونوں گھری تاریکی میں کھو گئے۔ اس شور مچانے والے ہجوم کو اندر ہیرے کی چادر ہڑپ کر گئی۔ ہر طرف اندر ہیرا اچھا گیا تھا۔ روشنی کا ایک تیز جھما کا ہوا اور سارا منظر بدل گیا۔ کہیں دور بگل جیسی آواز سنائی دی اور کا یا پلٹ کی ٹک ٹک ٹھم گئی۔ دنیا یکسر بدل گئی تھی۔

اسکا رپیس پانی میں تیرتا ہوا باہر نکلا اور جست لگا کر خشکی پر چڑھ گیا۔

”یا ہو.....!“ اس نے زور دار کلکاری بھری۔ ”ہم نے کر یہ دکھایا۔“

اس نے تیزی سے ار گرد نگاہ دوڑائی۔ وہ پانی میں سے اکیلا ہی باہر نکلا تھا۔ وہاں البس موجود نہیں تھا۔ کچھ لمحوں تک خاموشی چھا گئی۔ وہ اس کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

”لبس.....؟“ اسکارپیئس نے پریشان ہو کر آواز لگائی۔

لبس کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے تیزی سے پانی میں چھلانگ لگادی، شاید لبس پچھلی بار کی طرح بے ہوش ہو گیا ہوگا؟ اس نے سوچا اور پانی میں گہراغوطہ لگایا۔ مگر پانی میں دور دور تک لبس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔
”لبس.....لبس!“ اسکارپیئس نے بلند آواز میں اسے پکارا۔

اسی لمحے عجیب سی پھنکا رجیسی آواز سنائی دی۔ اسکارپیئس چونک کرا د گرد دیکھنے لگا۔

”وہ آرہا ہے..... وہ آرہا ہے..... وہ آرہا ہے.....“ کوئی تخت بستہ آواز مار باشی زبان میں بول رہی تھی۔ اسکارپیئس کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سر دلہر کا احساس ہونے لگا۔

”اسکارپیئس ملغوئے! تم پانی میں کیا کر رہے ہو؟ چلو فوراً باہر نکلو..... اسی وقت!“ ایک بار یہ چپھنا تی ہوئی آواز گونجی جیسے کوئی نوجوان لڑکی غصے سے بول رہی ہو۔ اسکارپیئس نے پانی میں گھوم کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کے سامنے ایک نائلہ قدر کی عورت کھڑی تھی اور اس کا چہرہ غصے سے سرخ دکھائی دے رہا تھا۔
اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے کپڑ لیا اور باہر کھینچنے لگی۔

”مس..... مجھے مدد کی ضرورت ہے..... برآہ مہربانی میری مدد کیجئے!“ اسکارپیئس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
وہ لبس کو پانی میں ڈوبنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

”کیا کہا مس؟.....“ اس عورت نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ”میں پروفیسر امبر تنح ہوں۔ میں تمہارے سکول کی ہیڈ مسٹر ہوں! میں کوئی مس نہیں ہوں، کیا تم یہ بات بھول گئے ہو؟“
”آپ ہیڈ مسٹر ہیں لیکن میں.....“ اسکارپیئس گڑ بڑا سا گیا۔

”ہاں! میں ہیڈ مسٹر ہوں، اچھا ہو اتمہیں یاد آہی گیا..... تمہارا خاندان چاہئے جتنا بھی اہم اور شاندار کیوں نہ ہو مگر میں تمہیں اس بات کی قطعی اجازت نہیں دے سکتی کہ تم جو چاہو وہ کرتے پھر وو۔“ ڈولس امبر تنح نے غصیلی آواز میں کہا۔ ”میں اس بات کو قطعی برداشت نہیں کرتی ہوں کہ کوئی میرے قوانین کو توڑے، سمجھے!“

”جھیل میں ایک لڑکا ڈوب گیا ہے۔“ اسکارپیئس نے روہان سے انداز میں کہا۔ ”آپ کو اسے نکالنے کیلئے میری مدد کرنا ہو گی۔ وہ میرا دوست ہے، اسے باہر نکالنا ہوگا۔ مس..... پروفیسر..... اوہ ہیڈ مسٹر! وہ ہو گورٹس کا ہی طالب علم

ہے، مس! مجھے اُسے ڈھونڈنا ہی ہوگا، مجھے ابیس پوٹر کو ڈھونڈنا ہی ہوگا.....”

”پوٹر.....؟“ ڈولرس امبرنچ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔ اس کے لمحے میں عجیب سی نفرت جھلک رہی تھی۔ ”ابیس پوٹر..... اس نام کا کوئی طالبعلم میں نہیں ہے بلکہ گذشتہ کئی سالوں سے کسی بھی پوٹر نے اس سکول میں قدم نہیں رکھا ہے۔ اس نام کا صرف ایک ہی لڑکا اس سکول میں ہوا کرتا تھا۔ ہیری پوٹر! وہ کوئی اچھا لڑکا نہیں تھا۔ نہ تو وہ خود چین سے رہتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے کو چین سے رہنے دیتا تھا۔ شکر ہے، اس سے جان چھوٹی..... جب سے وہ مرا ہے، ہر طرف سکون و امن قائم ہو گیا ہے.....“

”کک..... کیا..... ہیری پوٹر مر گیا؟“ اسکار پیٹس نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ لمحہ بھر کیلئے اسے یوں لگا جیسے ساری دُنیا ہی اندر ہیرے میں ڈوب گئی ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ کر یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی انہوں دُنیا میں آگیا ہو۔ یہ کوئی ڈراونا خواب تھا جو اسے اپنے چنگل سے باہر نہیں نکلنے دے رہا تھا۔ اسی لمحے ایک اور نئی چیز رومنا ہوئی۔ چاروں طرف عجیب سی کھڑکھڑاتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں، موسم میں عجیب سی خنکی طاری ہونے لگی۔ بھیگا ہوا اسکار پیٹس آہستہ آہستہ کاپنے لگا۔ ہر طرف کھڑک جیسی دھنڈ پھیل گئی تھی۔ اچانک اس کی نظر میں سے کچھ فٹ اوپر پڑی تو اس کی کراہ نکل گئی۔ روح کچھڑ..... ڈھیر سارے روح کچھڑ فضا میں چاروں طرف منڈلار ہے تھے۔ ان کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ اچانک اسکار پیٹس کو یوں لگا جیسے خوشیاں ساری دُنیا سے روٹھ گئی ہوں، ہر طرف یاسیت والم کاراج ہو۔ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور اسکار پیٹس کو اپنا کھڑک ارہنا دشوار لگنے لگا۔ یہ عجیب سا جہنم تھا، اسی لمحے اس کی پشت سے ایک سانپ جیسی پھنکا رتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ بالکل واضح، تخبستہ اور صاف تھی۔

”ہیری یہی پوٹر.....“

اسکار پیٹس کے تن بدن میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ اسے اس نام نوس آواز سے آشنا تونہ تھی مگر وہ یہ جان گیا تھا کہ یہ آواز دُنیا کے سب سے بڑے خوفناک جادوگر والدی مورث کی ہی ہو سکتی تھی۔ اسکار پیٹس کو اس حقیقت کا احساس ہونے لگا کہ ہیری کا خواب سچائی میں بدل چکا تھا۔

وہ لوٹ آیا تھا.....

”کہیں آج تم نے کوئی نسلی چیز تو نہیں پی لی ہے؟“ ڈولرس امبرنچ کی کٹرک دار آواز گونجی، وہ جیسے ہوش میں آگیا۔

”یا پھر کسی بذات کے ساتھ کچھ دیر تک رہے ہو جس کی ہمیں خبر نہیں ہو پائی؟ ہیری پوٹر کو مرے ہوئے بیس برس ہو چکے ہیں۔ وہ انہی باغیوں کے ساتھ مارا گیا تھا جو اس نے ڈبل ڈور کے ساتھ مل کر تاریکیوں کے شہنشاہ کو ہرانے کیلئے اپنے گرد اکٹھا کر کھڑے تھے۔ ہم نے ہو گورٹس وہ عظیم جنگ بڑی بہادری اور شجاعت سے جیت لی تھی۔ پوری جادو گنگری نے ہماری جیت پر جشن منایا تھا..... اب چلو یہاں سے! مجھے معلوم نہیں کہ تم میرے ساتھ کس قسم کا کھیل رہے ہو۔ تمہاری حماقت کی وجہ سے روح کھپڑ کافی ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔ تم نے انہیں بے حد بھڑکا دیا ہے، وہ بھی اس دن جب ہم ’یوم تاریک‘ منا رہے ہیں۔ والدی مورٹ کی فتح کا خاص دن.....“

ڈولس امبرتج نے اس کے باز کو کپڑ رکھا تھا۔ اب وہ اسے کھینچ کر ایک طرف لے جا رہی تھی۔ اسکا پیسے بے یقینی کے عالم میں ڈگ گاتا ہوا چل رہا تھا۔ کہیں دور سانپ کی پھنکار جیسی آواز گونج رہی تھی جو لمحہ بے لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اچانک اس کی نظر آسان کی طرف اٹھ گئی تو اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ کھلے آسان میں ایک بڑا بینر سالہ رہا تھا جس پر بل کھاتا ہوا سانپ ایک انسانی کھوپڑی سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”یوم تاریک..... والدی مورٹ کی فتح کا دن؟“ وہ آہستگی سے بڑھا۔ خوف اور دھشت نے اسے اپنے شکنجدوں میں جکڑ لیا اور پاؤں اٹھانا تک دشوار ہو گیا۔ وہ لڑکھڑا ایسا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی دیز چادر پھیلتی چل گئی۔



دوسرا حصہ

ہیری پٹر اور بد بخت بچہ

تیسرا ۱۱ یکٹ

ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

منظر 1

ہیڈ مسٹر کا دفتر ہو گورلُس

اسکار پیئس محتاط قدموں سے چلتا ہوا ہیڈ مسٹر کے دفتر میں داخل ہوا۔ اس نے گھر سے سیاہ رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا جو عجیب سا چمکدار مگر نہایت گھرا سیاہ تھا۔ اس کے چہرے پر کچھ نئی تبدیلی نمودار ہو چکی تھی۔ اس کی رنگت میں زردی پن نمایاں تھا اور ٹھوڑی بھی تھوڑی نوکیلی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ پہلے کی بہ نسبت کافی قوی اور پھر تیلا محسوس ہو رہا تھا مگر اس کے دل پر عجیب سی ہلکی دہشت چھائی ہوئی تھی، ہیڈ مسٹر نے خاص طور پر اسے تھائی میں بلا�ا تھا۔ اسے اپنے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ کافی محتاط تھا اور خود کو پوری سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

”اوہ سکار پیئس!“ ڈولس امبر تنچ کی باریک و چپل آواز سنائی دی۔ ”تمہارا بے حد شکر یہ! جو تم نے میری دعوت قبول کی اور یہاں ملنے کیلئے چلے آئے۔“

”اوہ ہیڈ مسٹر!“ اسکار پیئس کے منہ سے بس اتنا ہی نکل پایا۔

”اسکار پیئس! میں کافی عرصے سے غور کر رہی ہوں کہ تم میں ایک ہیڈ بوانے بننے کی تمام صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ خالص خون کی یہی خوبی ہے کہ وہ بہترین رہنمابنے کی صلاحیت ہمیشہ رکھتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے تم ایک شاندار کھلاڑی ہو.....“

”شاندار کھلاڑی؟“ اسکار پیئس گڑ بڑا سا گیا۔

”میرے سامنے ادا کاری کرنے کی کوشش مت کرو، اسکار پیئس!“ ڈولس امبر تنچ نے تنک کر کہا۔ ”میں نے کیوڈچ کے میدان میں تمہاری صلاحیتوں کا مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جس مہارت کے ساتھ تم سنہری گیند کو دبوچ لیتے ہو، ایسی مہارت اور کسی میں نہیں پائی جاتی۔ ایسی کوئی سنہری گیند آج تک نہیں بنی ہو گی جسے تم نہ پکڑ پاؤ۔ تم

سب کی نظر میں اعلیٰ اہمیت کے حامل طالب علم ہو۔ کم از کم میرے لئے تو انتہائی خاص..... میں تمہاری بے حد قدر کرتی ہوں۔ میں تمہاری اوغری والی خدمات پر تھہ دل سے معرف ہوں۔ ہمارا ایک ساتھ کام کرنا ہو گورٹس کے طلباء و طالبات کیلئے نہایت شاندار ثابت ہو رہا ہے۔ سکول میں خالص خون کا بول بالا ہو چکا ہے اور اس میں پہلے سے کہیں زیادہ نکھار آ چکا ہے.....“

”واقعی.....!“ اسکار پیٹس نے تعجب سے کہا۔ اسی لمحے اسے عقب میں سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ اس کا دل چاہا کہ وہ مڑ کر دیکھے کہ اس کے پچھے کیا ہو رہا ہے؟ مگر وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے ڈولرس امبرنج اس کی طرف سے اور مشکوک ہو جاتی۔ اس نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا۔

”لیکن گذشتہ تین دن میں کچھ نئی اور عجیب سی چیزیں میرے مشاہدے میں آئی ہیں۔ خاص طور پر اسی وقت سے جب میں نے یوم تاریک کو تمہیں جھیل میں سے باہر نکالا تھا۔ والدی مورٹ کی فتح کے دن سے..... تم میں کچھ تبدیلی رونما ہو گئی ہے..... تم کچھ عجیب عجیب سی حرکتیں کر رہے ہو۔ سب سے حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ تم معمول سے ہٹ کر ہیری پوٹر میں دلچسپی لینے لگے ہو.....“ ڈولرس امبرنج نے اس کی طرف باریک بین نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں..... ایسا کچھ نہیں ہے!“ اسکار پیٹس نے جلدی سے کہا۔ اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ہر کسی سے ہو گورٹس کی عظیم جنگ کے بارے سوالات کر رہے ہو۔ یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہو کہ ہیری پوٹر کیسے مر گیا؟ اس سے بھی بڑھ عجیب بات تو یہ ہے کہ تمہاری سیڈرک ڈیگوری میں بھی دلچسپی ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔“ ڈولرس امبرنج نے کہا اور اس کی طرف دیکھا۔ اسکار پیٹس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ دوبارہ بولی۔ ”ہم نے یہ تفییش بھی کر لی ہے کہ کہیں تم کسی خوست زدہ جادوئی وارکاش کا رتو نہیں ہو گئے مگر ہماری جانچ پڑتال کے بعد ہمیں ایسا کوئی سراغ نہیں ملا..... اس لئے میں تم سے نرمی سے پوچھ رہی ہوں کہ کیا میں تمہاری کسی قسم کی کوئی مدد کر سکتی ہوں تاکہ تمہیں پہلے جیسا بنایا جاسکے.....“

”اوہ نہیں، نہیں!“ اسکار پیٹس ہٹر بڑا کر بولا۔ ”آپ بس اتنا یقین کر لیجئے کہ یہ سب تو بس اتفاقی معاملہ ہے جو بس ہوا کے جھوٹکے کی طرح ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔“

”تو پھر کیا ہم دوبارہ مل کر اپنے امور جاری رکھیں؟“ ڈولرس امبرنج نے پوچھا۔

”بالکل..... ہم کر سکتے ہیں۔“ اسکا رپپیس نے جواب دیا۔

ڈولرس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اپنے سینے پر ضرب کی صورت میں باندھ لئے اور مسکرا کر بولی۔

”عظیم اوغری کے نقش قدم پر..... والدی مورٹ کی عظمت اور شجاعت کے نام!“

اسکا رپپیس نے بھی اس کی نقل اتارتے ہوئے ویسا ہی کرنے کی کوشش کی۔

”ہاں..... ام..... اس کے نام!“ اس نے خود کو یہ کہنے کیلئے مجبور کیا گما مگر وہ ایسا کہنے میں ناکام رہا.....



منظر 2

ہو گورلُس کا میدان

”کیسے ہوا سکارپیئس کنگ؟“ ایک شوخ اور چمکتی ہوئی آواز گونجی۔ اسکارپیئس نے چونکر اس کی طرف دیکھا۔ وہ کارل جنکنس تھا جو مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا کر اسے اشارہ کر رہا تھا اور اس کی طرف آر رہا تھا۔ جو ہی وہ اسکارپیئس کے پاس پہنچا تو اس نے اپنا ایک ہاتھ ہوا میں بلند کر دیا۔ اسکارپیئس نے لمحہ بھر کیلئے اس کی حرکت کے بارے سوچا پھر اسے سمجھ میں آگیا کہ کیا کرنا چاہئے؟ اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ پر ضرب لگادی۔

”تو پھر ہم تیار ہیں..... کل رات کیلئے؟“ اس نے چمکتے ہوئے کہا۔

اسکارپیئس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اس کا کیا جواب دے کیونکہ وہ بالکل نہیں جانتا تھا کہ کارل کس بارے میں بات کر رہا تھا؟

”کیوں نہیں! کل تو کچھ پکے بذاتوں سے چھٹکارے کا دن ہے، انہیں ان کے انجام تک پہنچانا ہے، ہے نا؟“
زان فریڈرک نے لطف اندوڑ ہوتے ہوئے کہا۔ اسکارپیئس نے اس کے چہرے کو گھور کر دیکھا۔ وہ خون بہانے کی باتیں یوں کر رہا تھا جیسے کوئی کھیل ہو رہا ہو۔

”اوہ سکارپیئس تم یہاں ہو!“ ایک چمکتی ہوئی مانوس آواز سنائی دی۔ اسکارپیئس نے غیر ارادی طور پر سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ پولی چاپمن تھی اور کچھ دور سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔ اسکارپیئس نے سوچا کہ اس کے پاس جا کر اس کا حال بھی معلوم کر لینا چاہئے۔ وہ آہستگی سے چلتا ہوا اس کے سامنے پہنچ گیا۔ اسے اس بات پر بھی نہایت حیرت ہو رہی تھی کہ اس نے بڑی شگفتگی کے ساتھ اس کا نام لیا تھا جبکہ وہ ایسا پہلے کبھی نہیں کرتی تھی۔

”پولی چاپمن کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟“ اسکارپیئس نے پوچھا۔

”کیا اب ہمیں حتیٰ بات کر لینا چاہئے؟“ پولی چاپمن نے بھرائی آواز میں کہا۔ ”مجھے معلوم ہے کہ ہر کوئی میری رضامندی کا انتظار کر رہا ہے مگر میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں کہ تم مجھ سے کب دریافت کرو گے؟ کیونکہ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ جب تک تم مجھے ساتھ چلنے کی دعوت نہیں دو گے تو میں کیسے ساتھ چل سکتی ہوں؟ مجھے اب تین لوگوں نے باقاعدہ دعوت دی ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں تنہ انہیں ہوں۔ اس لئے میں نے انہیں صاف منع کر دیا۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ میں صرف تمہارے ساتھ ہی جانا چاہتی ہوں..... کیا تم مجھے دعوت نہیں دینا چاہتے؟“

”ٹھیک ہے.....“ اسکارپیئس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا کہ پولی چاپمن اُسے کیا کہنا چاہ رہی تھی اور اس کا کیا جواب دینا چاہئے؟

”اگر ایسا ہو تو یہ نہایت شاندار ہے گا۔“ پولی چاپمن نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم واقعی دلچسپی لے رہے ہو تو..... افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ تم ایسا کر رہے ہو۔ میں تو بس معاملہ صاف کر لینا چاہتی ہوں..... میرا خیال ہے کہ وقت آگیا ہے کہ..... میں تمہیں بتادوں کہ مجھے بھی تم میں دلچسپی ہے اور یہ کوئی افواہ نہیں ہے..... یہ تو..... یہ تو حقیقت ہے.....“

پولی چاپمن کا چہرہ ہلاکا گلابی سا ہو گیا تھا۔ اسکارپیئس اس کی کیفیت دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا۔ وہ ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں پایا تھا کہ پولی چاپمن آخر اس سے کیا چاہتی تھی؟

”میں تو بس..... ام..... یہ شاندار ہے..... کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ ہم کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟“ اسکارپیئس نے بالآخر پوچھ لیا۔

”اوہ! خونی رقص کے بارے میں..... بلڈ بال! تم ٹھیک تو ہو اسکارپیئس کنگ! تم مجھ سے سوال کر رہے ہو؟ مجھ سے بلڈ بال کے بارے میں پوچھ رہے ہو.....؟“ پولی چاپمن نے عجیب نظر وہ سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم..... پولی چاپمن..... یہ چاہتی ہو کہ میں تمہیں لے کر جاؤں..... رقص میں؟“ اسکارپیئس نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے جملوں میں کہا۔

اسی لمحے کی دوسرے ایک تیز چیخ سنائی دی۔ اسکارپیئس ان پر اسرا رچنخوں سے بے حد پریشان ہو رہا تھا۔ اس بار وہ خود کو روک نہیں پایا اور لا شعوری پر پوچھ لیا۔ ”یہ کون چیخ رہا ہے؟“

پولی چاپمن نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

”ظاہر ہے کہ یہ بذات ہی ہیں جنہیں تمہے خانے میں بند کر رکھا ہے..... یہ تو تمہارا ہی خیال تھا، ہے نا؟..... مگر ٹھہرو!..... سچ سچ بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا گڑ بڑ ہے؟..... اور پوٹر..... اوہ نہیں! میرے جو توں میں ایک بار پھر خون لگ گیا ہے۔“ وہ تیزی سے نیچے جھک گئی اور اپنے جو توں سے نہایت محتاط انداز میں خون کے چھینٹے صاف کرنے لگی پھر وہ دوبارہ بولی۔ ”اوغری کے اصرار کی مانند..... ہم اپنے مستقبل خود بناتے ہیں..... اسی لئے میں بھی اپنا مستقبل بنانے کیلئے بہاں آئی تھی، صرف اور صرف تمہارے ساتھ..... والدی مورٹ کی عظمت اور شجاعت کے نام.....“

پولی چاپمن نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جیسے اس کے رد عمل سے مايوسی ہوئی ہو۔ وہ دھیمے انداز میں چلتی ہوئی اس سے دور چلی گئی۔

”والدی مورٹ کی عظمت اور شجاعت.....“ اسکا پیش آہستگی سے بڑ بڑا یا۔ اس کے لمحے میں حقارت اور نفرت جھلک رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کایا پلٹ نے اسے کس دُنیا میں دھکیل دیا تھا۔ یہ تو اس کی اپنی دُنیا جیسی بالکل نہیں تھی۔ اس دُنیا میں ہر پل ایک نئے انسٹاف اور ایک نئے اسرار کے دبیز پردوں میں لپٹا ہوا تھا۔ آخر یہ سب کب تک چلتا رہے گا؟ اس کی آنکھوں میں لبس کا مسکرا تا ہوا چہرہ اتر آیا مگر وہ توروز کی مانند اس دُنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا.....



منظر 3

شعبہ جادوئی نفاذِ قانون کا دفتر

”تمہیں دیر ہو گئی ہے!“ ڈریکو کی گرنج دار آواز گونجی۔

وہ ایک شاندار دفتر میں موجود تھا۔ سکارپیس نے اندر داخل ہوتے ہوئے نہایت حیرت سے دفتر پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔ ہر چیز نفسیں اور عمدہ تھی۔ میز پر کئی قسم کے جادوئی آلات بجے ہوئے تھے۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ اونگی جھنڈ لہرار ہے تھے جن پر ایک پھر پھڑاتا ہوا پرندہ چھک رہے تھے۔ فرش پر بیش قیمتی قالین بچھا ہوا تھا۔ ڈریکو ملفوائے بڑی میز کے پیچے ایک شاہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سکارپیس یہ سب منظر دیکھ کر دم بخود سارہ گیا۔

”کیا یہ آپ کا دفتر ہے.....؟“ اس نے لاشوری طور پر پوچھا۔

”تم دیر سے آئے ہو اور پھر معافی بھی نہیں مانگ رہے ہو۔“ ڈریکو نے غصیلے لمحے میں غرایا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ شاید تم یہ چاہتے ہو کہ تم کسی مصیبت میں پڑ جاؤ.....؟“

”آپ شعبہ نفاذ قانون کے منتظم اعلیٰ ہیں.....؟“ اسکارپیس اس نئی تبدیلی کو دیکھ کر واقعی چکرا گیا تھا۔

”تمہاری یہ جرأت کیسے ہوئی؟“ ڈریکو ہتھ سے اکھڑتا ہوا بولا۔ ”تمہاری یہ ہمت کیسے ہوئی کہ تم مجھے سب کے سامنے زچ کر دو..... مجھے انتظار کرو اور پھر اپنے بد تمیز انہ رویے پر معافی بھی مانگو.....؟“

”اوہ معاف کیجئے..... ڈیڈ!“ اسکارپیس اپنی جگہ پر سہم سا گیا۔

”ڈیڈ نہیں جناب کہو!“ ڈریکو غرا کر بولا۔

”معاف کیجئے گا جناب.....“ اسکارپیس پہلو بدلتے ہوئے بولا۔

”میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلوایا کہ وہ میرے سامنے یہ واحیات ادا کاری کرو۔ نہ ہی اس لئے بلوایا ہے کہ تم مجھے

ہو گولس میں سب کے سامنے ذلیل کرو۔” ڈریکو غصے سے بھر کتا ہوا بولا۔ اسکارپیئس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور وہ تعجب بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

”آپ کو ذلیل کرواؤ.....جناب؟“

”ہیری پوٹر کے متعلق سوال جواب کرنا ذلیل کروانے کے ہی مترادف ہے، اسکارپیئس! تمہاری جرأت کیسے ہوئی، اس گھٹیا پوٹر کا نام اپنی زبان پر لانے کی..... تم نے ملفوائے خاندان کا نام خاک میں ملا دیا.....“ ڈریکو نے گرج کر کہا۔

”اوہ نہیں..... اس کیلئے آپ ذمہ دار نہیں..... نہیں نہیں..... آپ تو بالکل نہیں.....“

”اسکارپیئس.....“ ڈریکو غراٹا ہوا چینا۔

”آج کے روز نامہ جادوگر میں یہ خبر چھپی.....“ اسکارپیئس نے کہا۔ ”تین جادوگروں نے ایک پل کو دھماکے سے اڑاڑا لمحض یہ دیکھنے کیلئے کہ ان کی اس حرکت سے کتنے مالکوؤں کی موت واقع ہو گئی..... کیا یہ سب آپ نے کیا؟“

”اپنی زبان کو لگا مدو.....“ ڈریکو نے غصے سے کہا۔

”اور وہ مہم بھی..... بد ذاتوں کو موت کے گھاٹ اتار دو، ان پر خونخوار تشدد کرو، انہیں زندہ جلا دو..... کیا یہ سب آپ کے اشارے پر کیا جا رہا ہے؟..... ممی ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ آپ ان سب چیزوں سے ہٹ کر نہایت شاندار اور حرم دل انسان ہیں مگر میں تو کچھ اور ہی دیکھ رہا ہوں۔ کیا آپ واقعی اپنی سب اچھائیوں کو چھوڑ کر ایک قاتل، ایک تشدد اور ظالم انسان نہیں بن گئے ہیں.....؟ کیا یہ سچائی نہیں ہے؟“ اسکارپیئس نے احتیاج کرتے ہوئے کہا۔

ڈریکو طیش کے عالم میں اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے میز کی دوسری طرف کھڑے اسکارپیئس کا گر بیان پکڑ لیا اور اسے میز پر اپنی طرف کھینچ لیا۔ اسکارپیئس کا رنگ فق پڑ گیا، اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اپنے باپ کا یہ تشدد روپ اس کیلئے بے حد دہشت ناک اور ڈراؤنا تھا، شاید کسی حد تک خطرناک بھی.....

”اپنی غلطیوں کو اپنی ماں کی آڑ میں چھپانے کی کوشش مت کرو، اسکارپیئس!“ ڈریکو نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی وجہ سے تم پر کوئی رعایت نہیں بر قی جائے گی۔ وہ تمہاری کوتا ہیوں کی بہ نسبت زیادہ بہتر حق رکھتی ہے، سمجھے!“

اسکارپیئس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کیلئے اپنے باپ کا یہ روپ اتنا خوفناک تھا کہ وہ بری طرح سہم گیا تھا، اس

کی رنگت سفید پڑھکی تھی۔ ڈریکونے اس کی طرف دیکھاتوا سے احساس ہو گیا کہ اس کا بیٹا تکلیف میں تھا۔ اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی کیونکہ وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا، وہ اس سے بے حد محبت کرتا تھا۔

”بس یہ جان لو کہ مالگوؤں کے پل کو دھماکے سے اڑانے والی بچگانہ اور بیہودہ حرکت سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔

البته یہ سچ ہے کہ میں نے اس واقعہ کیلئے اوغری سے پوچھ کر مالگوؤں کے وزیر اعظم کو منہ بند رکھنے کیلئے ڈھیر سارا سونا روشن میں دیا ہے..... کیا تمہاری ماں واقعی میرے بارے میں ایسا کہتی تھی؟“

”انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ دادا جی انہیں بالکل پسند نہیں کرتے تھے..... وہ تو اس جوڑ کے بھی خلاف تھے..... ان کا خیال تھا کہ یہ عورت مالگوؤں کی ہمدردی رکھتی ہے..... اس لئے اس میں جادوئی احساس فخر نہایت کمزور ہے..... لیکن انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیشہ ان کا ساتھ دیا، ان کے سامنے دیوار بن کر اپنے باپ سے مخالفت مول لی۔ ان کے مطابق یہ ایک جرأۃ مندانہ قدم تھا جو اس نے پوری زندگی میں آپ میں دیکھا تھا.....“ اسکا رپینس نے کہا۔

”یہ سچ ہے کہ اس نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے معمولی سے بہادر بنادیا..... یہ تمہاری ماں ہی تھی جس کی وجہ سے مجھ میں خود اعتمادی پیدا ہوتی گئی۔“ ڈریکو ملفوائے نے خلاء میں گھورتے ہوئے کہا۔

”مگر آپ کا وہ روپ بالکل الگ تھا.....“ اسکا رپینس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ڈریکونے چونک کراس کی طرف استغفار میں نگاہوں سے دیکھا۔

”میں نے کئی بڑی چیزیں کی ہیں، آپ نے تو اس سے زیادہ ہم یہ کیا بن گئے ہیں، ڈیڈ؟“ اسکا رپینس نے اُداسی کے عالم میں کہا۔

”ہم میں کوئی نئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی..... ہم ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں!“ ڈریکونے چڑھ کر کہا۔ وہ اپنے بیٹے کی طرف گھور کر دیکھ رہا تھا۔

”ملفوائے ایک ایسا خاندان جس کے بارے میں جادوئی دُنیا میں پورے وثوق سے کہا جاتا ہے کہ وہ دُنیا میں ہونے والے تمام فتنوں میں بڑھ چڑھ کر شریک رہتا ہے۔“

ڈریکو ملفوائے کو اپنے بیٹے کے منہ سے یہ بات کر جھٹکا لگا۔ اس نے محتاط نظر وہ سے اس کی طرف دیکھا۔

”اور وہ سب کچھ جو سکول میں کرتے رہے ہو، اس کا کیا مطلب ہے؟“

”میں ایسا کچھ نہیں چاہتا..... میں ایسا بننا نہیں چاہتا.....“، اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

”تو پھر..... اب تم کیا چاہتے ہو؟“ ڈریکونے الجھے ہوئے لبجے میں پوچھا۔

اسکارپیئس نے لمبے بھر کیلئے غور کیا کہ وہ اس تمام کہانی کو کیسے سمجھا سکتا ہے؟ اسے بے حد محتاط رہ کر حالات کو بدلتا ہوگا..... جو نہایت دشوار کام تھا۔ ”میں چیزوں کو الگ زاویے سے دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔“، اس نے مختصرًا کہا۔

”تم جانتے ہو کہ مجھے تمہاری ماں کی کون سی خوبی زیادہ پسند تھی؟“ ڈریکونے گھری سانس لے کر کہا۔ ”وہ ہمیشہ مجھے گھنگھوڑا ندھروں میں روشنی دکھا کر میری مدد کیا کرتی تھی۔ چاہے کتنا ہی اندر ہیرا کیوں نہ ہو؟..... اس نے میری دُنیا میں ٹمٹماقی ہوئی لوبن کرا لی۔ روشنی بھر دی تھیں..... جس سے میری دُنیا کم اندھیری ہو گئی تھی..... اس کیلئے میں کیا صحیح لفظ استعمال کروں..... اوہ! اس نے مجھے بد قسمتی کی دلدل سے باہر نکال دیا تھا.....“

”کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا؟“، اسکارپیئس نے بے یقینی سے پوچھا۔

ڈریکونے ایک بار پھر اپنے بیٹے کے چہرے کے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کی۔

”ہاں! میرے پاس جتنے الفاظ ہیں، وہ ان سے کہیں زیادہ اعلیٰ اور بہترین تھی۔“

دونوں خاموش ہو گئے۔ یہ ساعت طول پکڑنے لگی۔ ڈریکو اپنے بیٹے کی طرف نہایت محتاط انداز میں دیکھ رہا تھا۔
اس میں شاید اسے اسٹوریا کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

”ٹھیک ہے.....“ ڈریکونے فیصلہ کن لبجے میں کہا۔ ”تم جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو، کرو..... مگر نہایت احتیاط سے کیونکہ میں تمہیں ہرگز کھونا نہیں چاہتا.....“

”جی جناب.....“، اسکارپیئس نے فوراً کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سا سکون عود کر آیا تھا جسے دیکھ کر ڈریکو کا تمام غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا۔

”والدی مورٹ کی عظمت اور شجاعت کے نام!“ ڈریکونے بلند آواز میں کہا۔

اسکارپیئس نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور پھر اس کا جملہ دہرا دیا۔

”والدی مورٹ کی عظمت اور شجاعت کے نام.....“

وہ واپس مڑا اور دفتر کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

منظر 4

ہو گورٹس کی لا بھری

اسکار پینس ہو گورٹس میں واپس چلا آیا۔ یہ بات الگ تھی کہ اسے اپنے باپ یا الگ روپ دیکھ کر نہایت برا محسوس ہوا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ دنیا بدل چکی تھی، اس نے کایا پلٹ کا استعمال کر کے خود اپنی دُنیا بگاڑ دالی تھی۔ یہ تو والدی مورٹ کی دُنیا تھی جہاں اس کی حکومت تھی، اس کا خوف چھایا ہوا تھا۔ ہر کوئی ذات پات کا شکار ہو چکا تھا۔ بد ذاتوں کیلئے قیامت برپا تھی۔ ہر طرف انہیں گرفتار کیا جا رہا تھا، ان کے ساتھ کھلو نے جیسا سلوک ہو رہا تھا، جسے دل بھر جانے کے بعد توڑ دیا جاتا تھا۔ اسکار پینس کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا پایا تھا کہ آخر ایسا کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے ہیری پوٹر مارا گیا اور جیت والدی مورٹ کے حصے میں آگئی۔ اس نے اب تک جتنی بھی کوشش کی تھی، اس کا نتیجہ ڈانت اور پھٹکار میں ہی نکلا تھا۔ کوئی اسے یہ بتا نہیں پایا کہ آخر ہوا کیا تھا؟

اس نے ایک بار پھر کتابوں سے مدد لینے کا فیصلہ کیا۔ ہو گورٹس کی لا بھری ہمیشہ اس کی مدد کیا کرتی تھی، اس لئے وہ ایک بار پھر قسمت آزمائی کیلئے لا بھری میں چلا آیا۔ اسے جادوئی تاریخ کی کتاب کی تلاش تھی جس میں ہو گورٹس کی عظیم جنگ کا مفصل تذکرہ موجود ہو۔ اس نے کتابوں کے شلف دیکھنا شروع کئے، کافی تگ و دو کے بعد بالآخر وہ جادوئی تاریخ کی ایک کتاب تلاش کرنے میں کامیاب ہوئی گیا۔

”اب مجھے سب معلوم ہو جائے گا کہ آخر ہو کیا تھا؟“ اس نے خوشنی سے کہا۔

اس نے کتاب کے صفحات تیزی سے پلٹے، اچانک اسے ایک ایسی چیز دکھائی دی جس نے اسے بری طرح چونکا ڈالا۔

”سیدر ک ڈیگوری ایک مرگ خور؟..... وہ آخر مرگ خود کیسے بن گیا تھا؟ ہم سے کون سی غلطی سرزد ہوئی؟..... اوہ!

بھے یہ سب جاننا ہوگا..... تارکی کا راز جس نے اپس کو نگل لیا ہے، ہم نے حقیقت کو کیونکر کھو دیا.....؟، وہ کتاب کے صفحات پلٹتا ہوا بڑا رہا تھا۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ قریب سے ایک سہی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر جھٹکے سے مڑا۔ اسے وہاں ایک نجیف لڑکا دکھائی دیا جس کے چہرے پر پیشانی چھائی ہوئی تھی۔ وہ کر گیک باوکر جو نیز تھا۔ اس کے کپڑوں کی حالت اچھی نہیں تھی، ان میں کئی جگہ پر پیوند لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”کیوں؟ میں یہاں نہیں آ سکتا؟“ اسکار پیٹس نے مڑتے ہوئے کہا۔

”دیکھو! یہابھی پورا نہیں ہوا ہے..... میں اس پر کام کر رہا ہوں، پوری سرعت رفتاری سے، جتنا بھی مجھ سے ممکن ہو سکے..... پروفیسر سنیپ نے اسے کافی دشوار بنادیا ہے..... اس مقالے کو دو مختلف زایوں سے لکھنا..... یہ بے حد مشکل ہے..... اوہ نہیں دیکھو! میں کوئی شکایت نہیں کر رہا ہوں..... معاف کرنا اسکار پیٹس کنگ!“ کر گیک سہی ہوئے لمحے میں بولا۔

”اپنی بات دوبارہ سے کہو..... میں توجہ نہیں کر پایا..... کیا ابھی تک پورا نہیں ہوا؟“ اسکار پیٹس نے جلدی سے کہا۔
یہ حقیقت تھی کہ اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا تھا۔

”تمہارا جادوئی مرکبات والا ہوم ورک!“ کر گیک نے فوراً کہا۔ ”دیکھو! میں خوشی خوشی اسے کر دوں گا..... یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے..... اور میں یہ جانتا ہوں کہ تمہیں ہوم ورک اور کتابوں کے نام سے ہی نفرت ہے۔ میں تمہیں ناراض نہیں کر سکتا، تم یہ بات جانتے ہی ہو، ہے نا؟“

”میں ہوم ورک سے نفرت کرتا ہوں؟“ اسکار پیٹس نے سوالیہ لمحے میں دوہرایا۔

”تم تو اسکار پیٹس کنگ ہو، بالکل تمہیں ہوم ورک سے نفرت ہونا ہی چاہئے۔ یہ تم جادوئی تاریخ کی کتاب کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟ کیا اس پر بھی مقالہ لکھنے کیلئے ملا ہے..... تم فکر مت کرو۔ میں یہ کام بھی خوشی خوشی کر دوں گا.....“
کر گیک نے جلدی سے کہا۔

اسکار پیٹس نے غور سے کر گیک کی طرف دیکھا مگر وہ شاید اس سے ڈر گیا تھا اور اس نے فوراً اپنی کتابیں اور قلم سمیٹیے
اور گھبرائے ہوئے انداز میں وہاں سے نکل گیا۔

کچھ محوں کیلئے اسکا رپیئس گم صمکھڑا رہا۔ وہ اس تمام گفتگو پر تیزی سے غور کر رہا تھا۔ وہ یہ سمجھ چکا تھا کہ اسکا رپیئس کنگ کا روپ دراصل ایک غندے کا روپ تھا جس سے ہر کوئی دہشت زدہ رہتا تھا۔ اچانک اس کے دماغ میں ایک خیال کوندا۔

”کیا اس نے سنیپ کا نام لیا؟“

وہ بڑ بڑا یا اور پھر اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک نمودار ہو گئی جیسے اس نے بہت بڑی کامیابی پا لی ہو۔



منظر 5

جادوئی مرکبات کی کلاس

اسکار پیئس بے چینی سے دوڑتا ہوا سیڑھیاں اتر رہا تھا، اس کے چہرے پر عجیب سا جوش چھایا ہوا تھا۔ اس نے کئی راہداریاں عبور کیں، راستے میں دیکھنے والے طلباء و طالبات کو نظر انداز کیا جو اسے تعجب اور تھوڑا خوف بھرے انداز سے دیکھ رہے تھے۔ وہ تھہ خانے کی طرف جانے والی راہداری کی طرف مڑا۔ اسے معلوم تھا کہ پروفیسر سنیپ کا دفتر اسی گودام میں ہی ہوا کرتا تھا جہاں جادوئی مرکبات کی الماریاں رکھی گئی تھیں، وہ وہیں جادوئی مرکبات کی کلاس لیا کرتے تھے۔ اس نے بلاسوچ سمجھے دروازہ کھولا اور اندر جھانکا۔ اسے وہاں ایک سیاہ چمکدار چونے میں ملبوس شخص دکھائی دیا جس کے بال شانوں تک لمبے تھے اور اس کی رنگت بالکل سفید تھی۔ وہ چھوٹی چمکدار آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

”آپ؟.....“ اسکار پیئس کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا۔

”کیا تمہیں کسی نے یہ نہیں سکھایا کہ دروازے پر پہلے دستک دی جاتی ہے، لڑکے!“ سنیپ نے دھمی آواز میں کہا۔ ان کا لہجہ بے حد بارع بمحسوس ہو رہا تھا۔

سکار پیئس بے یقینی کے عالم میں پروفیسر سنیپ کو دیکھتا رہ گیا۔ وہ ایک ایسے شخص کو دیکھ رہا تھا جس کے بارے میں اس نے صرف کتابوں میں پڑھا تھا، اپنے ماں باپ کے منہ سے اس کا ذکر سنایا تھا، وہ اس کے سامنے بالکل صحیح سلامت اور زندہ کھڑا تھا۔

”سیور لیس سنیپ! یہ واقعی میرے لئے فخر کا مقام ہے۔“ اسکار پیئس مرعوب انداز میں بولا۔

”پروفیسر سنیپ کہنا زیادہ اچھا رہے گا۔“ سنیپ نے ہونٹ کا ٹتھے ہوئے دبے لجھے میں کہا۔ ”تم چاہے ایسا سمجھو کہ تم سکول کے بادشاہ بن چکے ہو، ملفوائے! مگر اتنا آگے کمٹ بڑھو کہ لوگ تمہارے لئے محض مذاق بن جائیں.....“

”لیکن آپ تو میرے ہر سوال کا جواب ہیں.....“ اسکارپیئس نے بے قراری سے کہا۔

”تمہارے منہ سے یہ سننا کافی مسرور کن ہے!“ پروفیسر سنیپ نے سپاٹ لبجے میں کہا۔ ”اگر تمہیں واقعی مجھ سے کچھ کہنا ہے تو جلدی کرو..... اگر ایسا نہیں ہے تو دروازہ بند کر دو اور اپنی شکل میری نظروں کے سامنے گم کرو.....“

”مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے!“ اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

”بالکل! ہمیں یہاں تمہاری خدمت کیلئے ہی تو تعینات کیا گیا ہے۔“ سنیپ نے ہیئت آواز میں کہا۔

”میں یہ تو نہیں جانتا کہ میں آپ سے مدد کیسے لے سکتا ہوں؟“ اسکارپیئس نے گھبرا کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”مگر مجھے واقعی آپ کی مدد کی ضرورت ہے..... کیا آپ اب بھی پوشیدہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ کیا آپ اب بھی خفیہ طور پر ڈیمبل ڈور کیلئے کام کر رہے ہیں.....“

”ڈیمبل ڈور.....؟“ سنیپ نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ ”ڈیمبل ڈور مرچکے ہیں۔ جہاں تک میرے کام کا تعلق ہے، وہ میں سب لوگوں کے سامنے کرتا تھا، یہ بات ہر کوئی اچھی طرح جانتا ہے کہ..... میں ان کے سکول میں پڑھاتا ہوں، ملفوائے!“

”نہیں! آپ نے صرف اتنا نہیں کیا تھا.....“ اسکارپیئس نے بے قراری سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ ”آپ نے ان کی ہدایت پر مرگ خوروں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی تھی..... آپ انہیں صلاح و مشورے دیا کرتے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر کوئی آپ کو ان کا قاتل سمجھتا ہے مگر حق تو یہ ہے کہ آپ نے ان کی معاونت کی تھی..... آپ نے ہی تو دنیا کو ان اندھیروں سے بچایا تھا.....“

”یہ نہایت سنگین ترین الزامات ہیں لڑکے!“ سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ”تم اپنی حد پھلانگ رہے ہو، یہ مت خیال کرنا کہ ملفوائے خاندان سے تعلق تھیں میری سزا سے بچا پائے گا۔“

”اگر میں آپ کو کوئی اور سچائی بتاؤں تو آپ کو کیسا محسوس ہو گا؟“ اسکارپیئس نے جلدی سے کہا، وہ اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ سنیپ ہی وہ آخری امید تھے جن سے اسے حقیقت معلوم ہو سکتی تھی، جن سے کوئی مدل سکتی تھی۔

”ایک الگ دنیا تھی، بالکل مختلف..... جس میں والڈی مورٹ کو ہو گرلیس کے میدان میں شکست ہوئی تھی اور ہیری پوٹر کے ساتھ ڈیمبل ڈور کے جانباز جیت گئے تھے..... ایک خوشیوں بھری فتح..... یہ سن کر آپ کو کیسا محسوس ہو گا؟“

”تو پھر میں یہی کہوں گا کہ ہو گورٹس میں پھیلی ہوئی وہ انفواہ سچ ہے کہ ان کا چھپتا اور مشہور اسکارپینس کنگ والقی اپنے ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے.....“ سنیپ نے دلچسپی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسکارپینس بوکھلا سا گیا۔ وہ سنیپ کو سمجھانا چاہتا تھا مگر اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی بات کو کیسے شروع کرے؟

”دیکھئے!“ اسکارپینس نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”ایک چوری کیا ہوا کا یا پلٹ..... میں نے اس کا یا پلٹ کو لبس کے ہمراہ چرایا تھا۔ ہم یہ کوشش کر رہے تھے کہ سیدرک ڈیگوری کو موت کے منہ بچا کرو اپس لا یا جائے کیونکہ وہ مرچکا تھا۔ ہم نے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں اس کی جیت کے امکانات کو مٹانے کی کوشش کی تاکہ وہ مقابلوں سے باہر نکال دیا جائے۔ اور پھر ہم ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہو گئے مگر اس کے نتیجے میں تمام دنیا یکسر بدل گئی.....“

”یہ سب جانتے ہیں کہ ہیری پوٹرسہ فریقی ٹورنامنٹ جیت گیا تھا۔“ پروفیسر سنیپ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

”بالکل..... مگر وہ تنہا جتنے والا فرد نہیں تھا۔ وہ سیدرک ڈیگوری کے ساتھ جیتا تھا۔ اس کے فوراً بعد وہ موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔ لیکن ہم نے اس تمام منظر کو بدل دیا تھا۔ ہم نے ایسا انتظام کیا کہ اسے ان مقابلوں میں ذلت و خواری اٹھانا پڑی۔ مجھے لگتا ہے کہ اسی ذلت و شرمساری کی وجہ سے وہ شاید مرگ خور بن گیا تھا..... میں ابھی یہ معلوم نہیں کر پایا کہ اس نے ہو گورٹس میں ہونے والی عظیم جنگ میں کیسا کردار نبھایا تھا؟..... مگر یہ یقینی بات ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہوئی تھی جس کی وجہ تمام دنیا ہی بدل گئی.....“

”سیدرک ڈیگوری نے صرف ایک ہی جادو گر کو موت کے گھاٹ اتارا تھا، اس کے علاوہ وہ کوئی اور کارنامہ نہیں سرانجام دے پایا..... صرف لا گنگ بامُم کو قتل کیا۔“ سنیپ نے بے زاری سے جواب دیا۔

”اوہ میں اب سمجھ گیا.....“ اسکارپینس نے طویل سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔ ”بالکل ایسا ہی ہوا ہو گا۔ پروفیسر لا گنگ بامُم نے اس جنگ میں ناگنی کو ہلاک کرنا تھا..... والدی مورٹ کے اکلوتے اژدہ ہے کو..... ناگنی کی موت کے بغیر والدی مورٹ کبھی نہیں مرسکتا تھا۔ آہ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ آپ نے تو میری تمام الجھن ہی سبلجھاڑا می ہے۔ ہم نے سیدرک کو موت کے منہ سے بچالیا، اس نے نیول لا گنگ بامُم کو قتل کر دیا، والدی مورٹ وہ جنگ جیت گیا..... کیا آپ یہ دیکھ سکتے ہیں؟ کیا آپ کو میری بات کی سمجھ آگئی ہے؟“ اسکارپینس کا چہرہ نہایت جوشیلا دکھائی دے رہا تھا۔

”بالکل! میں سمجھ رہا ہوں کہ ملفوائے میرے ساتھ کھیل تماشا کر رہا ہے۔“ پروفیسر سنیپ نے آہستنگی کے ساتھ غرا کر

کہا۔ ”اب تم یہاں سے دفع ہو جاؤ، اس سے پہلے کہ میں تمہاری باپ کو یہ سب بتا دوں اور تم کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ.....“

اسکار پیئس یوں ہمت نہیں ہار سکتا تھا۔ یہ اس کی بقا کا معاملہ تھا، وہ اس دُنیا میں اذیت بھری زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا اور پھر اسے یہی سمجھائی دیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے داؤ کا آخری پتہ بھی کھیل دے۔

”مجھے معلوم ہے کہ آپ اس کی ممی سے پیار کرتے تھے، میں اس بارے میں زیادہ تفصیل تو نہیں جانتا ہوں مگر مجھے یہ ضرور یاد ہے کہ آپ اس کی ماں سے بے حد محبت کرتے تھے، میرا مطلب ہے کہ ہیری کی ماں سے لیلی سے! مجھے معلوم ہے کہ آپ نے پوشیدہ رہ کروالڈی مورٹ کی مخالفت میں بہت سارے کام سرانجام دیئے تھے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس عظیم جنگ کو آپ کی معاونت کے بغیر بالکل نہیں جیتا جا سکتا تھا..... ذرا خود سوچئے کہ یہ سب مجھے کیسے معلوم ہے؟ اگر میں نے اس دُنیا کو دیکھا ہی نہیں ہے تو میں یہ سب کیسے جانتا ہوں؟“

سنیپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کی آنکھوں میں نمی کی چمک دکھائی دینے لگی تھی۔

”صرف ڈبل ڈورہی یہ بات جانتے تھے، کیا میں صحیح کہہ رہا ہوں؟ اور جب سے آپ نے اسے کھو دیا تو آپ کو تہائی کے احساس نے گھیر لیا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بے حد شاندار انسان ہیں۔ ہیری پوٹر نے اپنے بیٹے کو یہ بات بتائی تھی.....“

سنیپ نے سکار پیئس کی طرف غور سے دیکھا اور ان کے آنکھوں میں بے قینی کی جھلک پہلی بار دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ کہیں کوئی چال نہ ہو مگر اسکار پیئس کے چہرے پر انہیں ناقابل یقین سچائی محسوس ہو رہی تھی۔

”ہیری پوٹر مر چکا ہے، اس کا کوئی بیٹا نہیں“ وہ آہستگی سے بولے۔

”بالکل نہیں میری دُنیا میں ایسا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ بے حد بہادر انسان تھے جن سے وہ اپنی پوری زندگی میں ملا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ آپ کا راز کیا تھا؟ آپ نے ڈبل ڈور کیا کیا خدمات انجام دی تھیں، اسے یہ سب معلوم تھا..... اسی لئے وہ آپ کی بے حد عزت کرتا تھا..... آپ کے نام سنتے ہی وہ آپ کی بہادری اور عظمت کے گن گاتا

تھا.....اسی لئے، صرف اسی لئے اس نے اپنے بیٹے کا نام بھی آپ کے نام پر ہی رکھا تھا.....آپ دونوں کے نام پر.....البس سیورس پوٹر.....وہ میرا اکلوتا دوست تھا جسے میں نے کھو دیا۔“ اسکارپیئس جذباتی سا ہو گیا۔

سنیپ کا چہرہ پتھر اسا گیا تھا، وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے لگ رہے تھے۔

”براہ مہربانی.....لی کے لئے.....میری خوشیوں بھری دُنیا کیلئے.....میری مدد کیجئے!“ اسکارپیئس نے گڑگڑا کر فریاد کی۔

سنیپ نے کچھ لمحوں کیلئے سوچا اور پھر وہ چند قدم آگے بڑھ کر اسکارپیئس کی طرف آئے۔ انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی تھی۔ ان کا سپاٹ چہرہ بے حد ڈراونا اور خطرناک لگ رہا تھا۔ اسکارپیئس گھبرا کر ایک قدم پچھے ہٹ گیا۔ سنیپ کی چھڑی ہوا میں لہرائی اور پھر ایک دھماکے کے ساتھ کلاس روم کا یہ ونی دروازہ بند ہو گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی غبی قفل نے دروازے کو بند کر ڈالا تھا۔ اس کے بعد سنیپ نے عقبی دروازے کی طرف چھڑی لہرائی تو عجیب سی چڑھڑا ہٹ کے ساتھ وہ دروازہ کھل گیا۔ سنیپ نے اسکارپیئس کی طرف دیکھا۔

”ٹھیک ہے.....اندر چلو!“

”بس ایک سوال اور.....لیکن کہاں.....ہم اب کہاں جا رہے ہیں؟“ اسکارپیئس نے گھبرائے ہوئے لبجے میں کہا۔

”ہمیں کئی بار اپنی جگہیں چھوڑنا پڑی ہیں۔“ سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ ”ہر مرتبہ انہیں معلوم ہو جاتا رہا اور ہماری جگہوں کو بتا کر دیا گیا۔ یہ راستہ ہمیں اس پوشیدہ کمرے تک لے جائے گا جو جھگڑا اللود رخت کے بالکل نیچے بنایا گیا ہے۔“

”ٹھیک ہے.....مگر یہ ہم سے کون مراد ہے؟“ اسکارپیئس نے جلدی سے پوچھا۔

”تمہیں سب معلوم ہو جائے گا.....“ سنیپ نے مختصرًا کہا۔

منظر 6

ویران کمرے کی آفت

اسکارپیس جیرائی سے ایک چھوٹے سے کمرے کو دیکھ رہا تھا جہاں براۓ نام سامان تھا۔ ایک چھوٹی سی میز اور چند خستہ حال کرسیاں۔ دیواروں پر جگہ جگہ سے پلستر اکھڑا ہوا تھا۔ سنیپ ایک کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ چکے تھے۔ ان دونوں کے علاوہ وہاں اور کوئی نہیں تھا۔ اچانک اسکارپیس کی نگاہ ایک چیز پر پڑی، وہ چونک کراس کے پاس چلا گیا۔ وہ ایک متحرک تصویر تھی، ہیری پوٹر کی تصویر جسے روزنامہ جادوگر سے کاٹ کر تراشے کی صورت میں دیوار پر لگایا گیا تھا۔ تصویر کے نیچے ایک عبارت لکھی ہوئی تھی۔

”اول درجے کا مطلوب..... ہیری پوٹر!“

تصویر میں ہیری نوجوان دکھائی دے رہا تھا جو اس ہیری سے کافی کمزور تھا جسے اسکارپیس جانتا تھا۔ اچانک کوئی ناگہانی آفت ٹوٹ پڑی۔ کسی نے اس کے دونوں بازوں مروڑ کر اسے دیوار سے لگا دیا تھا۔ وہ کراہ اٹھا..... اس نے بمشکل گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہ انتہائی خطرناک دکھائی دینے والی ہر ماںی گر بیخ بر تھی۔ اس کے کپڑے میلے اور خاک آلو دھ تھے۔ اس کی آنکھوں میں خطرناک چمک دکھائی دے رہی تھی، البتہ آنکھوں کے گرد حلقوں سیاہ تھے۔ وہ انتہائی چوکنا، اڑاکا اور خطرناک جنگجو جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اسکارپیس کو تکلیف کے باوجود ہر ماںی کا یہ روپ بھلا لگ رہا تھا۔

”اگر تم نے ذرا سی بھی ملنے کی کوشش کی تو میں تمہارے دماغ کو ایک مینڈک بدل دوں گی اور تمہارے بازو ہمیشہ کیلئے ربوٹ کے بن جائیں گے.....“ ہر ماںی نے تیکھے لبھ میں کہا۔

”خطرے کی کوئی بات نہیں..... یہ ہمارے لئے خطرہ نہیں ہے!“ سنیپ نے آہستگی سے کہا۔ وہ اب بھی اپنی جگہ پر

پرسکون بیٹھے ہوئے تھے۔ ”مجھے معلوم ہے کہ تم کبھی کسی کی سنت نہیں ہو۔ ویسے تم اس وقت بھی اتنی ہی جلد باز اور بیزار طالبہ تھی جب تم سکول میں پڑھا کرتی تھی۔ خیر! تم میں کچھ زیادہ تبدیلی نہیں آئی ہے۔ تم اب بھی ویسے ہی ہو..... چاہے تم جو بھی ہو!“

”میں ایک انہائی ذہین اور سمجھدار طالبہ تھی۔“ ہر ماں نی نے فوراً تنک کر کہا۔

”میں جانتا ہوں کہ تم محض اوسط درجے کی طالبہ تھی..... خیر یہ ہماری طرف ہے!“ سنیپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کی طرف ہوں، ہر ماں نی!“ اسکار پیئس نے گھٹے گھٹے لبھے میں کہا۔

ہر ماں نی نے شک بھری نظروں سے اسکار پیئس کی طرف دیکھا۔ اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ ملفوائے لڑکا ان کی طرف کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کے چہرے پر اس کیلئے نفرت پھیلی ہوئی تھی۔

”ساری دنیا مجھے گریب نہ کرنے کے نام سے پکارتی ہے۔ اور کان کھول کر سن لو کہ مجھے تمہاری کسی بھی لفظ پر ذرا سا بھی یقین نہیں ہے، ملفوائے!“ ہر ماں نی نے غصیلے لبھے میں کہا۔

”یہ سب میری غلطی ہے، میری غلطی ہے..... میری اور لبس کی.....“ اسکار پیئس سکتنا ہوا بولا۔ اسے ہر ماں نی کے داؤ کے باعث اذیت ہو رہی تھی۔

”لبس؟“ ہر ماں نی غرائی۔ ”لبس ڈمبل ڈور؟ ان سب باتوں کا ان سے کیا تعلق؟“

”اس کے کہنے مطلب لبس ڈمبل ڈور نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پوری بات دھیyan سے سنو!“ سنیپ نے اپنی جگہ سے غراتے ہوئے کہا۔

ہر ماں نی نے اسکار پیئس کو چھوڑ دیا مگر اس کی چھٹری بدستور اس کی طرف تی ہوئی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور رون اندر داخل ہوا۔ اس کے بالوں کا انداز کافی چھپھورا تھا اور اس کے کپڑے صاف ستھرے تھے۔ وہ اس جیلے میں کافی شاندار دکھائی دے رہا تھا۔ مگر یہ بات طے تھی کہ وہ ہر ماں نی جیسا جنگجو بالکل نہیں لگ رہا تھا۔

”سنیپ! ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ ایک سرکاری دورہ ہونے والا ہے۔“ رون نے جلدی سے کہا اور پھر اس کی نگاہ اسکار پیئس پر پڑی اور وہ چونک پڑا۔ ”یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟“

اس نے پلک جھپکتے ہی اپنی چھڑی باہر نکال لی اور اسے اسکار پینس کی طرف تان کر گرا یا۔

”میں مسلخ ہوں اور..... میں تمہیں سنگین اور سنجیدہ مشورہ دیتا ہوں کہ.....“

وہ اچانک خاموش ہو گیا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس نے اپنی چھڑی الٹی پکڑ رکھی تھی۔ اس نے جھینپتے ہوئے جلدی سے اپنی چھڑی کو سیدھا کیا اور بے حد محتاط دکھائی دینے لگا۔

”وہ ہمارے لئے خطرہ نہیں ہے، رون!“ سنیپ نے دبی ہوئی آواز میں بولے۔

رون نے ہر ماں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو ہر ماں نے اپنا سرا اثبات میں ہلا دیا۔

”اوہ ڈمبل ڈور کی قسم!..... میں تو گھبرا گیا تھا.....“



منظر 7

تحریک کا ہیڈ کوارٹر

ہر ماں نی ایک کرسی پر سنجیدہ بیٹھی تھی اور اس کے ہاتھوں میں کایا لپٹ تھا جسے وہ نہایت دلچسپی سے دیکھ رہی تھی اور حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ اس کے قریب رون بھی موجود تھا جواب بھی ہونقوں کی طرح منہ پھاڑے، کبھی کایا لپٹ کوا رکھی اسکا پیس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا تھا کہ یہ سب کیا چل رہا تھا؟

”تو تم ہمیں یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہو کہ ہماری پوری تاریخ کا انحصار اس ڈرپوک لانگ باٹم کی موت سے وابستہ ہے؟ یہ بڑی عجیب بات ہے.....“ رون نے خاموشی کو توڑا۔

”یہ سچ ہے، رون!“ ہر ماں نے آہستگی سے کہا۔ ”وہ ڈرپوک ہرگز نہیں تھا.....“

”ٹھیک ہے، تمہیں اس پر اس لئے یقین ہے کیونکہ وہ.....“ رون نے کچھ اور کہنا چاہا۔

”کیا تمہیں اب بھی اندازہ نہیں ہو رہا ہے کہ وہ سنیپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے..... اور ہمارے بارے میں بھی..... وہ ساری باتیں جو کم از کم اس عمر کے بچے کو معلوم نہیں ہو سکتی ہیں۔“ ہر ماں نے تنک کر جواب دیا۔

”ممکن ہے کہ یہ قیاس لگانے کا ماہر ہو؟“ رون نے شک بھرے لبھے میں کہا۔

”میں قیاس لگانے کا ماہر بالکل نہیں..... کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟“ اسکا پیس نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔ یہ اس کیلئے بڑا مشکل تھا، کیونکہ وہ ان کے مقابلے میں محض ایک بچہ ہی تو تھا۔

”یہ بات تو طے ہے کہ صرف ہم ہی ہیں جو تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ ڈبل ڈور کے جانباز پہلے کی بہت زیادہ مختصر ہو گئے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اب کچھ ہی زندہ رہ گئے ہیں، ہمارے سمت! ہم اب بھی ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ چوری چھپے ان پر حملہ کرتے رہتے ہیں۔ ہر وہ کام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جس سے ان کی ناک میں دم آ

جائے۔ گرینجر کو لے لو، یہ انتہائی مطلوب لوگوں کی فہرست میں سب سے اوپر ہے اور میں بھی اسی فہرست کا حصہ ہوں.....“ رون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم اتنے بھی زیادہ مطلوب نہیں ہو، رون!“ سنیپ نے طنزیہ لمحے میں کہا۔

”مجھے ذرا صاف صاف بتاؤ.....اس دوسری دُنیا کے بارے میں.....جس کے بارے تم کہہ رہے ہو کہ تم نے اسے بکاڑا ڈالا ہے؟“ ہر ماں نے تیکھی آواز میں کہا۔

”والدی مورٹ مر چکا ہے، اسے ہو گوڑس میں ہونے والی عظیم جنگ میں ہیری نے قتل کر دیا تھا۔ میری دُنیا میں ہیری ملکہ جادو کے شعبہ نفاذِ قانون کا منتظم اعلیٰ ہے اور آپ جادوی دُنیا کی وزیر جادو ہیں.....“ اسکارپیئس نے آہستگی سے کہا۔

”میں وزیر جادو بن چکی ہوں؟“ ہر ماں نے چونک کر پوچھا، اس کے چہرے پر مسرت سی پھیل گئی تھی۔

”واہ.....شاندار.....اوہ میں کیا کرتا ہوں؟“ رون نے جوشیہ انداز میں کہا۔

”آپ ویزی جوک شاپ کے مالک ہو۔“ اسکارپیئس نے کہا۔

”ٹھیک ہے.....یعنی یہ وزیر جادو بن چکی ہے اور میںبس ایک جوک جوک شاپ کا مالک ہوں.....؟“ رون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسکارپیئس نے غور سے رون کی طرف دیکھا جس کا چہرہ ناخوش دکھائی دے رہا تھا۔ شاید اسے یہ جان کر اچھا نہیں لگا تھا۔

”دراصل آپ کی زیادہ تر توجہ اپنے بچوں کی تربیت پر مرکوز رہتی ہے۔“ اسکارپیئس بولا۔

”شاندار.....میں توقع کرتا ہوں کہ میری بیوی بھی نہایت حسین عورت ہو گی۔“ رون نے فوراً کہا۔ اس کا لمحہ ہی کچھ ایسا تھا کہ اسکارپیئس ہنس پڑا۔

”دراصل اس بات کا انحصار آپ کی سوچ پر ہے.....“ اسکارپیئس تھوڑا شرماتا ہوا بولا۔ ”آپ کی ذاتی زندگی میں میرا زیادہ عمل دخل نہیں رہا.....بہرحال، میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کے دونوں پچے ہیں۔ ایک لڑکی اور ایک لڑکا.....آپ دونوں کے!“

ہر ماں اور رون نے آنکھیں پھاڑ کر اس کارپیئس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔

”محبت کی شادی میں سب کچھ ہی ہوتا ہے۔ مجھے آپ کا یہ تعجب زدہ چہرہ دیکھ کر گذشتہ بار کی یاد آ رہی ہے۔ آپ دونوں ہی اس وقت بھی اتنے بھی ششد رکھائی دے رہے تھے جب میں نے آپ کو اپنی دُنیا کی سچائی بتائی تھی۔ وہ بھی الگ ہی دُنیا تھی جس میں والڈی مورٹ تو مر چکا تھا مگر آپ کی شادی آپس میں نہیں ہوئی تھی۔ اس دُنیا میں آپ ہو گورٹس میں تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی پروفیسر تھیں اور رون کی شادی پدمانامی عورت سے ہو چکی تھی۔ اس وقت بھی آپ میری بات سن کر ایسے ہی دم بخود رہ گئے تھے۔“ اس کارپیئس نے تفصیل سے بتایا۔

”پدم سے..... پدم پاپیل سے..... وہ بے زاری ایشیائی لڑکی.....“ رون نے چیختے ہوئے کہا۔

پھر ہر ماں اور رون کی نگاہیں آپس میں ملی اور وہ کئی پل تک ایک دوسرے کو یوہی دیکھتے رہے پھر شاید انہیں وہاں سنیپ اور اس کارپیئس کی موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔ اس لئے ان دونوں نے اپنے سرگھمائے اور الگ الگ سمتوں میں دیکھنے لگے۔ کوئی بھی کچھ نہیں بول رہا تھا۔ اچانک رون نے دوبارہ ہر ماں کی طرف دیکھا اور اس کے لب پھر پھڑائے۔ ”خبردار! کوئی بکواس نہیں اپنا منہ بند ہی رکھنا ویزی اور تم میری طرف اس طرح دیکھنا بند کرو۔“ ہر ماں نے تیکھی آواز میں اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

رون گھبرا سا گیا اور اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا حالانکہ وہ اب بھی کچھ کہنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہا تھا۔

”اور سنیپ وہ تمہاری دُنیا میں کیا کرتے ہیں؟“ ہر ماں نے تنک کر پوچھا۔

”میں مر چکا ہوں مجھے یہی امید ہے، ہے نا؟“ سنیپ نے فوراً کہا۔

اس کارپیئس کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے کیونکہ کسی کواس کی موت کی خبر دینا آسان بات نہیں تھی۔ سنیپ نے اس کے چہرے کو تغیر کو بھانپ لیا تھا۔ وہ دھیمی انداز میں مسکرائے۔

”تم ابھی چیزیں چھپانے کے معاملے میں کافی اندازی ہو۔“ سنیپ نے کہا۔ ”بھلا کیسے؟“

”بہادری اور جرأت کے ساتھ“ اس کارپیئس نے مختصرًا کہا۔

”کس کے ہاتھوں؟“ سنیپ نے پوچھا۔

”والڈی مورٹ“ اس کارپیئس نے جواب دیا۔

”یہ تو کافی غصہ دلانے والی بات ہے۔“ سنیپ نے کہا۔ کمرے میں گھری خاموشی چھا گئی تھی۔ کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ سنیپ نے کچھ دیر کے بعد خود کلامی کے انداز میں کہا۔ ”کم از کم یہ نہایت اعزاز کی بات رہے گی کہ تاریکیوں کے شہنشاہ نے خود اپنے ہاتھوں سے ہی مجھے موت کے گھاث اتارا ہوگا..... ہے نا؟“

”میں معافی چاہتی ہوں، سیپوس!“ ہر ماٹنی نے فوراً کہا۔

سنیپ نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور اپنے اندر اٹھنے والی درد کی لہر کو چھپا لیا۔ اس نے اپنا سر جھٹکا اور پھر رون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”خیر! کم از کم میری شادی تو اس طرح کے احمق سے تو نہیں ہوتی۔“ سنیپ نے ہونٹ دبا کر کہا۔

”تم نے کون سا جادوئی کلمہ استعمال کیا تھا؟“ ہر ماٹنی نے اسکار پینس سے پوچھا۔

”نہ ستم..... پہلے ہدف کے موقع پر ہم نے اس کی چھڑی غائب کر دی تھی اور دوسرا ہدف میں پھولانے والے جادوئی کلمے کا۔ جس سے وہ غبارے کی طرح پھول کر ہوا میں اڑ گیا تھا۔“ اسکار پینس نے جلدی سے بتایا۔

”ٹھیک ہے، یہ سادہ سی بات ہے، جادوئی حفاظتی حصہ رواںے جادوئی کلمے سے کام چل جائے گا۔ اس طرح ہم وقت کے ساتھ کئے گئے دونوں بگاڑ ٹھیک کر لیں گے۔“ رون نے جلدی سے کہا۔

”اور پھر تم وہاں سے واپس آگئے؟“ سنیپ نے پوچھا۔

”بالکل! کایا پٹ نے ہمیں واپس حال میں کھینچ لیا۔ یہ چیز..... یہ کایا پٹ، ہمیں ماٹنی میں ٹھہر نے کیلئے صرف پانچ منٹ کا وقت ہی فراہم کرتا ہے۔“ اسکار پینس نے کہا۔

”کیا تم نے اس کی مدد سے صرف وقت میں ہی سفر کیا تھا یا پھر کسی مختلف جگہ پر پہنچے تھے؟“ ہر ماٹنی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں! یہ صرف ہمیں وقت میں سفر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ہم اسی جگہ پر ہی موجود رہتے ہیں صرف زمانہ بدل جاتا ہے۔“ اسکار پینس نے جلدی سے بتایا۔

”یہ دلچسپ بات ہے.....“ ہر ماٹنی نے بڑھا کر کہا۔ پھر ہر ماٹنی اور سنیپ کی نگاہیں ملی اور وہ دونوں ہی سمجھ گئے کہ ان کے دماغ میں کیا کچھ ٹری پک رہی تھی۔

”تو..... صرف میں اور یہڑا کجائیں گے۔“ سنیپ نے آہستگی سے کہا۔

”نہیں..... میں آپ کو کوئی الزام نہیں دینا چاہتی مگر میں اس معاملے میں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی..... یہ انتہائی سنجیدہ نوعیت کا معاملہ ہے.....“ ہر ماں نے فوراً کہا۔

”ہر ماں! تمہیں معلوم ہے کہ تم جادوئی دنیا کی مطلوب فہرست میں سب سے اوپر رکھی گئی ہو۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے یقیناً تمہیں باہر نکلا ہو گا..... کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم آخری بار کھلی فضا میں کب گئی تھی؟“ سنیپ نے کہا۔

”مجھے یاد نہیں..... مگر کافی زمانہ بیت چکا ہے مگر.....“ ہر ماں نے کہنا چاہا۔

”اگر تمہیں باہر کسی نے پیچان لیا اور تم گرفتار کر لی گئی تو بلا تاخیر تمہیں روح کھڑروں کے حوالے کر دیا جائے گا..... جو تمہاری چبھن لینے کیلئے کافی بے تاب ہیں، انہیں تمہاری روح پا کر خوشی ملے گی.....“ سنیپ نے آہستگی سے کہا۔

”سیورس! میں اس نامکمل زندگی کو جی جی کر تھک چکی ہوں، ہم ہر بارنا پختہ منصوبہ بندی کرتے ہیں اور ناکامی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ ہماری زندگی کا سب سے اہم موقع ہے جسے میں کھونا نہیں چاہتی.....“ ہر ماں نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ اس نے رون کی طرف دیکھ کر اثبات میں سر ہلا کیا اور پھر ایک نقشہ کھول کر اپنے سامنے پھیلا لیا۔

”سے فریقی ٹورنا منٹ کا پہلا ہدف تاریک جنگل کے کونے میں منعقد ہوا تھا۔ ہم یہاں سے وقت کی منزل طے کر کے وہاں پہنچتے ہیں۔ مقابله میں بگاڑ پیدا کرنے والے جادوئی وارکروں کے ہیں اور پھر بحفاظت واپس لوٹ آتے ہیں۔ اگر یہ سب منصوبہ بندی کے ساتھ صحیح اور دیانتداری سے کام کریں گے تو یہ سب آسانی سے ہو جائے گا اور اس کام میں ہمیں کسی کے سامنے آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد ہم دوسری کوشش کریں گے، کایا پلٹ کے ذریعے ہم دوبارہ ماضی میں جائیں گے، ٹھیک اسی جگہ جہاں دوسرا ہدف ہوا تھا۔ یعنی کالی جھیل پر..... ہم وہاں بھی بگاڑنے والے جادوئی وارکروں کو دیں گے اور پھر واپس حال میں لوٹ آئیں گے.....“

”تم سب چیزوں میں ڈال رہی ہو!“ سنیپ نے ہونٹ دبا کر کہا۔

”ہم سب کچھ ٹھیک کر دیں گے۔ ہیری زندہ ہو جائے گا اور والڈی مورٹ سے ہمیشہ کیلئے پیچھا چھوٹ جائے گا۔ اونغری بھی جا چکی ہو گی۔ یہ سارا بگاڑ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گا۔ اس میں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ سب نہایت شاندار ہے..... مگر میں معافی چاہتی ہوں کہ ان سب کی قیمت چکانے کیلئے آپ کو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑیں

گے.....،” ہر ماں نے پچھا تے ہوئے کہا۔

”کبھی کبھی خوشیاں پانے کیلئے انہیں قیمت چکانا ہی پڑتی ہے۔“ سنیپ نے کہا۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ سنیپ نے آہستگی سے اپنے سر کو جنبش دی۔ ہر ماں نے گھری سانس لے کر کرسی سے ٹیک لگائی جبکہ سنیپ کا چہرہ سخت دکھائی دینے لگا۔

”یہ قول میرا اپنا نہیں..... یہ تو ڈمبل ڈور نے کہا تھا۔“ انہوں نے وضاحت کر دی۔

”نہیں..... مجھے پورا یقین ہے کہ یہ قول آپ کا ہی ہے، بالکل حقیقی سیورس سنیپ کا!“ ہر ماں نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

وہ اسکارپیئس کی طرف مڑی اور اس نے کایاپٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ملفوائے.....!“

اسکارپیئس نے اپنے ہاتھ میں کپڑا ہوا کایاپٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہر ماں کے چہرے پر عجیب سی سرشاری چھائی۔ وہ کافی جوشیلے انداز سے کایاپٹ کو دیکھ رہی تھی، اسے یہ بڑا چھالگ رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر کایاپٹ کا استعمال کرنے جا رہی تھی۔

”مجھے امید ہے کہ یہ صحیح کام کرے گا.....“

اس نے کایاپٹ کی سوئیوں کو گھما یا اور اس کی طرف دیکھنے لگی۔ کایاپٹ میں ارتعاش ہونے لگا اور وہ بڑی طرح کپکپا نے لگا۔ ایک دھماکہ ہوا اور وقت میں جیسے تلاطم پیدا ہو گیا۔ روشنی کا ایک چکا چوند جھما کا ہوا اور عجیب سا شور سنائی دینے لگا۔ سب لوگ نظروں سے او جھل ہو چکے تھے۔ وقت پیچھے کی طرف بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ پہلے اس کی رفتار دھیمی تھی اور پھر یہ نہایت تیز ہوئی چلی گئی۔



منظر 8

تاریک جنگل کے کنارے پر، 1994ء

وقت تھم گیا۔ وہ چاروں جھگڑا الودرخت کے نیچے کھڑے تھے۔ خفیہ کمرہ غائب ہو چکا تھا کیونکہ وہ اس دور میں بنا، ہی نہیں تھا۔ سنیپ نے انہیں فوراً وہاں سے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ جھگڑا الودرخت وہاں کسی کی موجودگی پا کر چراغ پا ہو رہا تھا۔ سنیپ نے اپنی چھڑی لہرائی تو وہ یوں ساکت ہو گیا جیسے وہ کبھی ہلا تک نہ ہو۔

”ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہو گا۔“ سنیپ نے کہا۔

اگلے ہی لمحے سنیپ نے اسکار پیس کو مضبوطی سے پکڑا اور ثقب اڑان بھری۔ رون اور ہر ماں نے بھی ویسا، ہی کیا۔ اسکار پیس کیلئے یہ پہلا موقع تھا کہ اس لئے اس کی حالت کافی بگڑی گئی تھی۔ اگلی ہی ساعت میں وہ جنگل کے اس کنارے پر پہنچ گئے تھے جہاں ایک دیوبیکل سٹیڈیم بنایا ہوا تھا اور ہزاروں بچوں کا شور گونج رہا تھا۔ اسی گونج میں ڈریگن کی چنگھاڑ بھی سنائی دے رہی تھی۔ رون بڑی دلچسپی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ وہ چاروں نہایت خاموشی سے سٹیڈیم کے سامنے میں پہنچ گئے جہاں کوئی انہیں دیکھنہیں سکتا تھا۔

اسکار پیس تیزی سے خود کو تلاش کر رہا تھا کہ وہ سٹیڈیم میں کہاں موجود تھے؟

”اگر یہ سب ہو گورٹس کے اندر ہو رہا ہوتا تو ہمیں وہاں وقت پر نہیں پہنچ سکتے تھے کیونکہ وہاں ہم ثقب اڑان نہیں بھر سکتے تھے۔“ ہر ماں نے اسکار پیس کو بتایا۔

”وہاں..... ہم وہاں موجود ہیں، ڈرم سڑاگ کے چوغوں میں.....“ اسکار پیس نے فوراً ایک سمت میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ رون، ہر ماں اور سنیپ نے اس سمت میں دیکھا جہاں بے شمار بڑے دکھائی دے رہے تھے انہی میں اسکار پیس کا چہرہ بھی نظر آ رہا تھا۔ ان کے قریب ہر ماں بھی دکھائی دے رہی تھی۔

”میں ایسی دکھائی دیتی تھی کیا؟“ ہر ماگنی نے خود کو ڈیکھ کر بے اختیار کہا۔

”خواتین و حضرات! لبجھ سے فریقی ٹورنامنٹ کا پہلا چمپئن سیڈر ک ڈیگوری میدان میں اتر آیا ہے۔“ لوڈو بیگ میں کی چمکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”اورا ب مقابلہ شروع ہوتا ہے۔ وہ ڈرا ہوا ہے مگر پر عزم بھی.....“ سیڈر ک خوف بھری مسکراہٹ کے ساتھ ڈریگن کے سامنے آ چکا تھا۔ وہ ادھرا دھر کو دکر ڈریگن کو چکمہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ ”وہ اب دائیں طرف جھکائی دے رہا ہے، وہ اب بائیں طرف جھکائی دے رہا ہے۔“ لوڈو بیگ میں کی کنٹری مسلسل سنائی دے رہی تھی۔

”اوہ یہ کافی دیر کر رہا ہے، کایا پلٹ میں ارتعاش ہونے لگا ہے.....“ سنیپ نے تیز آواز میں کہا۔

”اوہ! ہمارے ڈیگوری کو نقصان نہیں پہنچانا مسٹر ڈریگن“ لڑکیوں کی آہ بھری آواز سنائی دی۔

”کیا خوب رو نوجوان ہے، بہادر بھی، وجیہہ بھی..... یہ کیا کرنے والا ہے؟ اوہ اس نے اپنی بانیہیں چڑھالی ہیں اور چھڑی بھی نکال لی ہے.....“ لوڈو بیگ میں کی چمکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اسی لمحے ہر ماگنی کی چھڑی لہرائی۔ وہ پورے غور سے سٹیڈیم میں بیٹھے ہوئے اسکار پیس پر نگاہیں گاڑے ہوئے تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا لڑکا اپنی چھڑی باہر نکال رہا تو وہ سمجھ گئی کہ وقت آگیا ہے۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ”خلم.....“

ایک نادیدہ جادوئی حفاظتی حصار سیڈر ک ڈیگوری کے گرد بن چکا تھا۔ سٹیڈیم میں بیٹھا ہوا لڑکا اب پریشان دکھائی دے رہا تھا اور اپنی چھڑی کو عجیب انداز میں دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے اسکار پیس کو کچھ کہہ رہا تھا..... اسی لمحے کایا پلٹ کی ٹک ٹک کی آواز تیز ہونے لگی اور منظر میں کمپاہٹ سی پیدا ہو گئی۔ سب کچھ ہلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ روشنی کا ایک تیز جھما کا ہوا اور کایا پلٹ نے انہیں حال میں والپس کھینچ لیا۔

اسکار پیس کو جو آخری وہاں دکھائی دے پایا تھا، وہ یہ تھا کہ سیڈر ک ڈیگوری نے اپنی چھڑی لہرا کر ایک بڑے پھر کو کتے میں بدل ڈالا تھا اور لوڈو بیگ میں چیخ کر کہہ رہا تھا۔ ”کتے کا فریب وہ ڈیگوری تمہاری عقل کا کوئی جواب نہیں..... وہ کتے کا فریب وہ ڈیگوری!“

منظر 9

غیر محفوظ تاریک جنگل

وقت ایک بار پھر تھم سا گیا تھا۔ کایپٹ کیپا کر خاموش ہو چکا تھا۔ وہ چاروں تاریک جنگل کے اسی کنارے پر موجود تھے جہاں پچیس سال پہلے سہ فریقی ٹورنا منٹ منعقد ہوا تھا۔ وہاں اب گھری خاموشی چھائی تھی اور دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ گھنے درختوں کے نیچے میں وہ صرف چارہی گھری سانس لے رہے تھے۔ سنیپ نے چاروں طرف دیکھا، انہیں کسی خطرے کا احساس ہو رہا تھا جو ان کے قریب ہی موجود تھا۔

”آہ.....اووو.....“، اچانک رون کی کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”رون.....رون! کیا ہوا؟ تم کراہ کیوں رہے ہو؟“، ہر ماہی نے جلدی سے پوچھا۔

”اوہ نہیں! مجھے یہ معلوم تھا۔“، سنیپ کی دبی ہوئی آواز ابھری۔

”کایپٹ نے البس کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا، جب ہم پہلی بار واپس لوٹے تھے۔“، اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔

”شاندار.....اوو.....یہ بات بتانے کا..... صحیح وقت ہے، ہے نا؟ اوو.....“، رون بولا۔

”ہم کھلے آسمان کے نیچے ہیں..... ہمیں فوراً یہاں سے چل دینا چاہئے۔“، سنیپ نے ادھرا دھرد کہتے ہوئے کہا۔

”رون!..... چلو! ٹھوٹم چل سکتے ہو..... جلدی کرو۔“، ہر ماہی نے کہا۔

رون بمشکل اپنی جگہ پرانٹھ سیدھا کھڑا ہوا۔ درد کے مارے اس کی جان نکلے جا رہی تھی۔ وہ کراہ رہا تھا۔ سنیپ نے اپنی چھڑی نکال لی اور پوری طرح ہوشیار دکھائی دینے لگے۔

”کیا ہم نے اپنا کام پورا کر لیا؟“، اسکارپیئس نے پوچھا۔

”ہم نے بگاڑنے والا جادوئی وار روک ڈالا تھا۔ سیدر کی چھٹری اسی کے پاس ہی تھی، لگتا ہے کہ وہ کام صحیح طور ہو گیا ہے.....“ ہر ماں نے تیزی سے کہا۔

”لیکن ہماری واپس بالکل غلط مقام پر ہوئی ہے۔“ سنیپ نے کہا۔ ”ہم سب کھلی جگہ پر ہیں..... خاص طور پر تم ہر ماں.....“

”ہمیں کایا پلٹ کو دوبارہ استعمال کرنا چاہیے۔ ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں۔“ رون نے جلدی سے کہا۔

”اس سے پہلے ہمیں چھپنے کیلئے محفوظ جگہ کی ضرورت ہے۔“ سنیپ نے سپاٹ لیج میں کہا۔ ”ہم سنگین حالات سے دوچار ہیں.....“

اسی لمبے سر دھوا کے جھونکے چلنے لگے اور موسم میں خنکی بڑھنے لگی۔ عجیب سی سنسناہٹ چھاگئی اور کہیں دور سیاہ ہیوں لے منڈلاتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ جو تیزی سے ٹھوس بنتے جا رہے تھے۔ انہوں نے سیاہ لمبے چوغے پکن رکھتے تھے اور وہ ہوا میں کچھ فٹ اور پراڑ رہے تھے۔ وہ روح کھجڑتھے۔ انہیں ان کی وہاں موجودگی کا احساس ہو گیا تھا۔

”روح کھجڑ..... ہمیں دری ہو گئی!“ ہر ماں نے پریشانی کے عالم میں انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہم بتاہی میں بتلا ہو گئے۔“ سنیپ کی آواز سنائی دی۔

کہر تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا اور بر فیلی ہوا میں چلنے لگیں۔

”وہ یقیناً صرف مجھے پکڑنا چاہتے ہیں۔“ ہر ماں نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ کسی فصلے پر پہنچ گئی تھی۔ ”انہیں صرف میری ضرورت ہے، تم میں سے کسی دوسرے کی نہیں۔ رون! میں سے بے حد محبت کرتی ہوں اور یہ ہمیشہ باقی رہے گی لیکن اس وقت تمہیں یہاں سے نکلنے کی ضرورت ہے۔ فوراً یہاں سے بھاگ جاؤ۔“

”کیا مطلب؟“ رون لمبے بھر کیلئے اپنی درد کو بھول گیا تھا۔

”یا آپ کیا کہہ رہی ہو؟“ اسکا رپیس نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

”کیا ہم پہلی نظر کی محبت کے بارے میں بات کر سکتے ہیں۔“ رون نے کہا۔

”یہ والدی مورٹ کی دُنیا ہے اور میں اپنے حصے کا فرض نبھا چکی ہوں۔ جب تم لوگ دوسرے ہدف کے بگاڑ کو

درست کرلو گے تو یہ سب کچھ بدل جائے گا۔ ہر چیز صحیح ہو جائے گی۔ ”ہر ماں نے تھکے ہوئے لبھ میں کہا۔

”مگر وہ آپ کی چھن لے لیں گے، آپ کی روح کو چوس جائیں گے۔“ اسکارپیٹس نے دہشت میں آتے ہوئے کہا۔

”اور تم واپس جا کر تاریخ کو بدل دو گے تو پھر وہ یہ سب نہیں کر پائیں گے، ہے نا؟ چلو جاؤ یہاں سے فوراً..... اور وقت ضائع مت کرو۔“ ہر ماں نے سخت لبھ میں کہا۔

روح کھجڑوں نے انہیں محسوس کر لیا اور وہ چاروں طرف سے گھیرا ڈال کر ان کے قریب اور قریب آرہے تھے۔ کہر بڑھتا جا رہا تھا۔

”چلو..... ہمیں چلنا ہو گا۔“ سنیپ نے کہا۔

انہوں نے اسکارپیٹس کا بازو پکڑ کر کھینچا۔ اسکارپیٹس مجبوری کے عالم میں ان کے ساتھ بھاگنے لگا۔ اس کا ذرا سا بھی دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو وہاں مرنے کیلئے تنہا چھوڑ دیتا۔
ہر ماں نے رون کی طرف دیکھا اور کرب سے بولی۔

”میرا خیال ہے کہ تمہیں بھی ان کے ساتھ چلے جانا چاہئے.....“

”تم نے صحیح کہا۔..... تمہارے بعد وہ یقیناً مجھے تلاش کریں گے، مجھے بھی تمہاری طرح چھپ چھپ کر جینا پڑے گا۔ دوسرا میرے بدن میں اتنی شدید درد ہو رہی ہے کہ میرا بھاگنا مشکل ہے، جنگل کے کسی دوسرے حصے میں ان کا شکار بننے سے بہتر ہے کہ میں یہیں رہ کر مزاحمت کروں اور زندگی کی سانسوں کو بچاسکوں۔ مجھے معلوم ہے کہ کیا کرنا چاہئے.....؟“ رون نے جذباتی انداز میں کہا۔ ”پشت.....“

ہر ماں نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

”ٹھیک ہے! ہم انہیں بھیں الجھائے رکھتے ہیں اور لڑکے کو زیادہ سے زیادہ موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی دُنیا بچانے کیلئے ہر ممکن کوشش کر سکے۔“ ہر ماں نے کہا۔ رون نے اس کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف اُداسی بھرے انداز میں دیکھا۔

”ایک بیٹی.....“ ہر ماں نے آہ بھری۔

”اور ایک بیٹا..... مجھے یہ خیال کافی پسند آیا۔“ رون نے مسکرا کر کہا۔ انہوں نے چاروں طرف دیکھا۔ انہیں معلوم تھا کہ ان کی قسمت میں آگے کیا ہونے والا تھا۔

”مجھے ڈر لگ رہا ہے۔“ رون نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”مجھے گلے لگا لو.....“ ہر ماہی نے کاپنے ہوئے کہا۔

دونوں آگے بڑھے اور ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ سردی تیزی سے بڑھ رہی تھی، پھر کسی کے نادیدہ ہاتھوں نے انہیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ وہ دونوں دوہرے ہو کر زمین پر گرتے چلے گئے۔ سیاہ ہیولے ان کے اوپر جھکتے جا رہے تھے۔ ان کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانسوں کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ساری خوشیاں ایک دمٹی جا رہی تھیں۔ مایوسی اور دُکھ کے سامنے انہیں اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔ یہ منظر بے حد ڈراؤنا اور ہولنا ک تھا۔

اسکارپیئس دور بہت دور کھڑا یہ سب منظر دیکھ رہا تھا، اس کا پورا بدن دہشت کے مارے کانپ رہا تھا۔ سنیپ نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھا۔

”چلو! پانی کے نیچے چلو..... سکون سے چلو، دوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ سنیپ نے اسے سخنی سے کھینچتے ہوئے کہا۔ ”خود کو سنبھالو..... دل و دماغ کو پر سکون رکھو!“ سنیپ کی دبی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”وہ اندر ہوتے ہیں مگر وہ دل و دماغ کے خوف کو فوراً محسوس کر لیتے ہیں۔“

اسکارپیئس نے خوفزدہ نظروں سے سنیپ کی طرف دیکھا۔

”انہوں نے ابھی ابھی ان دونوں کی رو جیں چوں لی ہیں.....“ وہ کاپنی ہوئی آواز میں بولا۔ اس کا پورا بدن کا انپ رہا تھا۔

اسی لمحے ایک روح کھڑھڑاں دونوں کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا نشانہ اسکارپیئس تھا۔ اس کی کھڑکھڑاتی ہوئی سانس کی آواز اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کبھی خوش نہیں رہ پائے گا۔

”اپنے دل و دماغ کو کسی اور جانب لگانے کی کوشش کرو، اسکارپیئس! کسی مختلف اور خوشنگوار چیز کے متعلق سوچو!“ سنیپ نے غرأتی ہوئی آواز میں کہا۔

”مجھے شدید سردی لگ رہی ہے، مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ دھنڈ گہری دھنڈ، میرے اندر اترتی جا رہی

ہے..... میں عجیب سی دلدل میں دھنستا جا رہا ہوں۔ ”اسکار پیٹس کو یوں لگا جیسے اس کی آواز کہیں بہت دور سے سنائی دے رہی ہو۔

”تم ایک کنگ ہوا اور میں ایک پروفیسر۔ وہ ہم پر حملہ نہیں کر سکتے، انہیں اس کیلئے کسی مضبوط وجہ کی ضرورت ہوگی۔ کسی خوشی بھرے پل کے بارے میں سوچو۔ ان چیزوں کے بارے میں سوچو، جنہیں تم انجام دینا چاہتے ہو۔ ”سنیپ نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے اپنی ماں کی آواز سنائی دے رہی ہے..... وہ مجھ سے مدد چاہتی ہیں..... لیکن وہ جانتی ہیں کہ میں ان کی مدد نہیں کر سکتا..... ”اسکار پیٹس نے کراہتی ہوئی آواز میں کہا۔

”میری بات دھیان سے سنو اسکار پیٹس! ”سنیپ نے اسے جھنջوڑتے ہوئے کہا۔ ”تم البس کے بارے میں کچھ سوچو! تم اپناسب کچھ البس کیلئے داؤ پر لگا رہے ہو۔ کیا یہ صحیح ہے؟“

اسکار پیٹس کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ وہ گھری مایوسی میں ڈوبتا ہوا تھا۔ روح کھڑا اب اس کے گرد اپنا گھبرا بنا رہا ہے تھے، انہیں ایک اور شکار مل گیا تھا جس کا بدن خوف اور دُکھ سے بھرا ہوا تھا۔

”صرف ایک انسان کیلئے..... میں نے صرف ایک انسان کیلئے یہ سب بکھیرا اپنے سر لیا۔ میں لیلی کیلئے ہیری کو تو بچا نہیں پایا۔ لیکن میں نے محسوس کیا کہ تمہاری مدد کر کے میں ایسا کر سکتا ہوں۔ لیلی کی روح کو خوشی پہنچا سکتا ہوں مگر یہ سب کرنا میرے لئے اسی وقت ممکن ہوا جب میں نے اپنی ذات پر اعتماد کرنا سیکھ لیا۔ ”سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ سنیپ کے لمحے میں جانے کیا جادو تھا کہ اسکار پیٹس مسکرا دیا۔ اس نے اپنے قدم کو بڑھایا اور وہ روح کھڑا سے دور ہٹنے لگا۔

”یہ دنیا بدل جائے گی، ہمیں یہ تبدیلی لانا ہی ہوگی۔ اس دنیا سے جتنا جلدی ہو سکے، میں نکل جانا چاہتا ہوں لیکن دنیا کسی بھی طرح اچھی نہیں ہے، میں اس میں رہنا ہی نہیں چاہتا..... ”اسکار پیٹس نے فوراً کہا۔

اسی لمحے ایک اور مصیبت نازل ہو گئی تھی۔ جانے کہاں سے ڈولر امبر تج وہاں پہنچ گئی تھی۔ اس نے جب وہاں پروفیسر سنیپ اور اسکار پیٹس کو اکٹھے دیکھا تو وہ دنگ رہ گئی۔

”پروفیسر سنیپ.....“

”اوہ امبرتھ! آپ یہاں؟“

”کیا آپ نے وہ خبر سنی کہ ہم نے بالآخر اس بذات باغی ہر مائنگر کو پکڑ لیا۔ وہ ہمیں یہیں تاریک جنگل میں چھپی ہوئی ملی؟“ امبرتھ نے جو شیلے لبجے میں کہا۔

”اوہ واقعی یہ تو شاندار خبر ہے۔“ پروفیسر سنیپ نے سپاٹ لبجے میں کہا۔

اچانک ڈولرس امبرتھ کو احساس ہوا کہ وہ کیا دیکھ رہی تھی؟ وہاں پر سنیپ تنہ انہیں تھے بلکہ ان کے پہلو میں اسکار پیئس بھی موجود تھا۔

”وہ تمہارے ساتھ تھی؟ گریجوئر تمہارے ساتھ تھی، ہے نا؟“ ڈولرس امبرتھ نے عجیب لبجے میں غراتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز دھیمی ہو گئی تھی۔

”میرے ساتھ؟ آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔“ سنیپ نے جواب دیا۔

”ہاں، تمہارے ساتھ! اور یہ اسکار پیئس ملغوائے ایک ایسا طالب علم، جس کی عجیب و غریب حرکات کے باعث میں آج کل بے حد فکر مند ہوں ایک وقت میں، ایک ہی جگہ پر، ایک ساتھ“ ڈولرس امبرتھ نے گھورتے ہوئے کہا۔

”آپ میرے لئے فکر مند ہیں؟“ اسکار پیئس نے تعجب بھرے لبجے میں کہا۔

”ڈولرس! ہمیں کلاس کیلئے دیر ہو رہی ہے، اگر آپ اجازت دیں تو“ سنیپ نے پرسکون لبجے میں کہا۔

”اچھا!“ ڈولرس امبرتھ نے کھینچ کر کہا۔ ”اگر تمہیں کلاس کیلئے دیر ہو رہی ہے تو تمہارا رُخ سکول کی طرف ہونا چاہئے تھا مگر میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارا رُخ تو کالی جھیل کی طرف ہے“ ڈولرس امبرتھ نے طنزیہ لبجے میں کہا۔

چند پل کیلئے خاموشی چھا گئی اور پھر سنیپ نے ایک ایسی حرکت کی جو انہوں نے ڈولرس کے سامنے کبھی نہیں کی تھی۔ وہ مسکرا نے لگے، ڈولرس کی شک بھی آنکھیں سکڑسی گئیں۔

”تمہیں کب سے مجھ پر شک تھا، ڈولرس؟“ سنیپ نے پوچھا۔

اگلے ہی لمحے کچھ ایسا ہوا جو اسکار پیئس نے اپنی زندگی میں پہلے نہیں دیکھا تھا۔ ڈولرس امبرتھ زمین سے کئی قدم اوپر اٹھ گئی، وہ ہوا میں پرواز کرنے لگی، اس کے بازو پہلو میں کھلے ہوئے تھے، اس نے اپنی چھپڑی باہر نکال لی اور اس کا

رُخ سنیپ کی طرف کر دیا۔ یہ ظاہر تھا کہ وہ تاریک جادو کی زبردست طاقت کا استعمال کر رہی تھی۔ اسکا رپینس سہی ہوئی مگر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

”کئی سالوں سے..... مجھے تمہارا قصہ بہت پہلے تمام کر دینا چاہئے تھا۔“ ڈولس امبرٹج نے غراتے ہوئے کہا۔ سنیپ نے اس لمح پر ذرا بھی سستی سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے فوراً اپنی چھڑی باہر نکالی اور پلک جھپکتے ہی ڈولس امبرٹج پر جادوئی وار کر دیا۔

”دیپو لستم.....“

ڈولس امبرٹج اپنی جگہ پر ہی ہوا میں الٹ گئی اور کئی فٹ پچھے ڈھکیلتی چلی گئی۔

”وہ ہمیشہ اپنے لحاظ سے بڑے اور خود مختارانہ فیصلے کرتی آئی ہے، ہمیں پوری طرح ہوشیار رہنا ہوگا۔ اب واپس لوٹنے کا وقت باقی نہیں بچا.....“ سنیپ نے اسکا رپینس سے کہا۔

سنیپ کی کارروائی نے روح کھڑروں کو بھڑکا دیا تھا۔ وہ اب تیزی سے ان کی طرف لپکر رہے تھے۔ فضائیں خنکی کا احساس بڑھتا جا رہا تھا۔ آسمان پوری طرح سے سیاہ ہو چکا تھا۔ وہ سینکڑوں کی تعداد میں تھے اور ان کے سر پر دائرے انداز میں چکر کاٹ رہے تھے۔

سنیپ نے اپنی چھڑی لہرائی۔ ”پشت بان نمودارم.....“

چھڑی کی نوک سے روشنی کا ایک ہال نمودار ہوا اور پلک جھپکتے ہی ایک خوبصورت سفید ہرن میں بدل گیا۔ جوان کے چاروں طرف چوکڑیاں بھر رہا تھا۔ روح کھڑ پشت بانی تخیل سے گھبرا کر پچھے ہٹنے لگے۔ اسکا رپینس نے دلچسپی سے ہرن کی طرف دیکھا۔

”ایک ہرن..... لیلی کا پشت بانی تخیل.....“ اس نے چونک کر کہا۔

”یہ کچھ عجیب ہے، ہے نا؟ مگر اسے بنایا نہیں جاسکتا، یہ دل و دماغ سے تشکیل پاتا ہے۔“ سنیپ آہستگی سے بولے۔ روح کھڑ اب زیادہ تیزی سے قریب آنے کی کوشش کر رہے تھے، ان کی کھڑ کھڑاتی ہوئی سانسیں تیز تیز چل رہی تھیں۔ سنیپ کو اندازہ ہو چکا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے؟

”تمہیں یہاں سے بھاگنا ہو گا اسکا رپینس! تیز..... جتنا ممکن ہو سکے..... فوراً..... میں انہیں الجھائے رکھنے کی

کوشش کروں گا آخری دم تک.....، سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔

”آپ کا بے حد شکر یہ..... آپ میری زندگی کی تاریکیوں میں روشنی کی کرن بن کر آئے ہیں۔“ اسکارپیٹس نے جلدی سے کہا۔

سنیپ نے اس کی طرف دیکھا، اس کم عمر بچے میں انہیں ایک ایسا مسیح ادھاری دے رہا تھا جو جادوگری کی ساری مصیبتوں کو ختم کر دینا چاہتا تھا، وہ شیطانی قوتوں کو شکست دینے کا عزم کئے ہوئے تھا۔ وہ دھمکے انداز میں مسکرا دیئے۔ ”لبس سے کہنا..... لبس سیورس سے کہنا..... مجھے اس پر فخر ہے کہ اس نے میرے نام کو اپنی ذات سے جوڑ کر زندہ رکھا..... اب جاؤ..... وقت بر بادنہ کرو۔“ سنیپ نے کہا۔

سفید ہرن نے مڑکر اسکارپیٹس کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک طرف بھاگنے لگی۔ اسکارپیٹس نے ایک پل کیلئے سوچا اور پھر اس کے تعاقب میں دوڑ لگا دی۔ وہ پوری قوت سے بھاگ رہا تھا۔ اس کے ارد گرد کا ماحول بے حد دہشت ناک ہو چکا تھا۔ چاروں طرف چیخ و پکار گونج رہی تھی جیسے سینکڑوں چڑیں مل کر شور مچا رہی ہوں۔ سفید ہرنی تیزی سے چوکڑیاں بھر رہی تھی اور راستے میں آنے والے روح کھڑروں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر رہی تھی۔ پھر اسکارپیٹس کو جھیل دکھائی دینے لگی جس کا پرسکون پانی اس کا منتظر تھا۔ اس نے تشکر آمیز نظروں سے سفید ہرن کی طرف دیکھا اور اگلے لمحے جھیل کے پانی میں کوڈ گیا۔ پانی بے حد سر دھماکا اور اس کے بدن میں سوئیوں کی طرح چھپ رہا تھا۔

دوسری طرف سنیپ نے خود ڈھنی طور پر تیار کر لیا تھا۔ پشت بانی تنخیل کی عدم موجودگی میں روح کھڑروں نے ان پر حملہ کر دیا۔ انہیں زمین پر گھسیٹا گیا اور پھر ہوا میں اٹھا کر قلا بازیاں لگوائی گئیں۔ سنیپ کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ روح کھڑروں نے آسمان پر رہی ان کی چھین لے لی تھی اور ان کا بے جان بدن دھم کی آواز سے جنگل کی زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔ سفید ہرن نے مڑکر اسکارپیٹس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں عجیب سی اُداسی تھی جو اسکارپیٹس کو پریشان کر رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے روشنی کا ہالہ بھسا گیا اور ہرن ہوا میں تحلیل ہو کر غائب ہو گیا۔

روح کھڑتیزی سے اسکارپیٹس کی طرف لپکتے تاکہ اسے پانی میں نکال سکیں مگر اسکارپیٹس کو معلوم تھا کہ پل بھر کی تاخیر اس کے مقصد کو بتاہ و بر باد کر دے گی اور کچھ دیر پہلے تین انسانوں کی قربانی کو ہمیشہ کیلئے ضائع کر دے گی۔ اس نے کایا پل کی سوئیوں کو تیزی گھما یا اور پانیوں کی گہرائیوں میں غوطہ لگادیا۔

ایک زوردار دھماکے کی آواز گونجی۔ روشنی کا ایک بڑا جھما کا ہوا اور پھر اچانک گہری خاموشی چھا گئی۔ ہر طرف سیاہ اندھیرا پھیل گیا پھر گھم بیر خاموشی ہر پل بڑھنے لگی..... ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا بدن بالکل ساکست ہو چکا ہو، زندگی کی کوئی رمق باقی نہ رہی ہو۔ ہر طرف امن و سکون کی فضا چھائی ہو۔ کوئی دُکھ، کوئی پریشانی، کوئی فکر باقی نہ رہی ہو۔

پھر اچانک..... اسکار پیٹس کو احساس ہوا کہ وہ پانی کی گہرائی میں موجود ہے، وہ زندہ ہے، وہ اکیلانہیں تھا، کوئی اور بھی اس کے ساتھ تھا جو اسے پانی کی گہرائیوں میں اوپر دھکیل رہا تھا۔ مگر اس کے ہاتھ غیر انسانی تھے، اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔ اسے محسوس تو ہورہا تھا مگر جانے کیوں اس کا دماغ پوری طرح ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ پھر اسے ہوا کے جھونکے کا احساس ہوا۔ اس نے کھینچ کر ایک لمبی سانس لی اور ہوا کی بڑی مقدار کو اپنے پھیپھڑوں میں اتار لیا۔ اسی لمحے اس کے دل و دماغ میں روشنیاں جگمگا نے لگیں۔ وہ کھانسا اور پھر آنکھیں کھول دیں۔ وہ پانی کی لہروں کے اوپر تیر رہا تھا۔ جھیل کی تہہ میں رہنے والی مخلوق اسے بالائی سطح پر دھکیل کرو اپس جا چکی تھی۔

اسکار پیٹس نے کھلے آسمان کی طرف دیکھا جو نہایت روشن اور گہرائیلا دکھائی دے رہا تھا۔ اب وہاں روح کھڑک موجود نہیں تھے۔ کوئی جیخ نہیں رہا تھا، پانی کی لہروں کے شور کے علاوہ اور کچھ سمجھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسی لمحے اسے اپنے قریب پانی چھپا کے کی سی آواز سنائی دی جیسے کوئی اور بھی تھا جو پانی کی گہرائی میں سے باہر نکلا تھا۔ اسکار پیٹس نے چونکہ کراس کی طرف دیکھا۔

وہ لبس تھا، جو پانی سے باہر آ کر گہری سانسیں لے رہا تھا۔ اسکار پیٹس گنگ ہو کر اسے بس دیکھتا رہ گیا۔ دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں۔ وہ کئی پل تک ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔
”واہ.....“، لبس نے کلکاری بھری۔

”اوہ لبس تم.....“، اسکار پیٹس کے منہ لا شعوری طور پر نکلا۔

”اس بار تو کافی خطرناک معاملہ رہا، ہے نا؟“، لبس نے جو شیلے انداز میں کہا۔ ”وہ جل باسی عفریت تو میرے بالکل قریب آ گیا تھا۔ پھر اس نے وہ سب کیا تھا..... کیا تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا.....؟“

”اوہ شکر ہے، یہ تم ہی ہو.....“، اسکار پیٹس نے لمبی آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ابھی تک بے یقینی پھیلی ہوئی جھلک رہی تھی۔

”ہاں! میں ہی ہوں..... یہ کچھ عجیب رہا..... مجھے لگتا ہے کہ میں سیدر ک ڈیگوری کو غبارے کی طرح پھولتے ہوئے دیکھا تھا..... مگر پھر کچھ الگ سا ہوا..... وہ دوبارہ پانی کی گہرائی میں جانے لگا..... پھر میں نے تمہیں دیکھا..... تمہاری چھڑی تمہارے ہاتھ میں تھی.....“، لبس نے الجھے ہوئے انداز میں کہا جیسے وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ”تمہیں اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہے کہ مجھے تمہیں ایک بار پھر دیکھ کر کتنی خوشی ہو رہی ہے۔“، اسکارپیئس نے کہا، اس کا چہرہ اب دمکنے لگا تھا۔

”یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ ہم ابھی دو منٹ پہلے ہی تو ساتھ تھے،“ لبس نے کہا۔ اسکارپیئس نے تیزی سے لبس کو پکڑا اور پانی میں ہی اپنے گلے سے لگالیا۔ لبس کچھ سمجھ پایا اور وہ عجیب انداز میں اسے گھورنے لگا۔

”یہ ایک واقعی مشکل ہدف تھا.....“، اسکارپیئس نے بڑھا کر کہا۔ ”اس چند پلوں کے درمیان بہت کچھ ہو گیا تھا.....“

”سنبل کر..... تم مجھے پانی میں ڈبو ڈالو گے۔“، لبس نے خود کو الگ کرتے ہوئے کہا۔ ”مگر تم نے یہ کیا پہن رکھا ہے؟“، وہ اس کے لباس کی طرف جیرا نگی سے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ اس سے بالکل مختلف تھا جب وہ وہاں سے گئے تھے۔ ”اوہ میں نے کیا پہنچ رکھا ہے؟“، اسکارپیئس نے اپنے چوغے کو کھینچتے ہوئے کہا۔ ”اور تم نے یہ کیا پہن رکھا ہے، اوہ ہاں! تم ایک بار پھر سلے درن فریق کے طالب علم بن گئے ہو۔“

”کیا ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی؟ کیا ہم کچھ کر پائے؟“، لبس نے پوچھا۔

”نہیں..... مگر یہ سب دیکھنا بے حد زبردست ہے۔“، اسکارپیئس نے مسکرا کر کہا۔

لبس نے اس کی بے یقینی کے عالم میں دیکھا جیسے اسکارپیئس کی خوشی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

”کیا مطلب؟..... ہم ایک بار پھر ناکام ہو گئے؟“، لبس نے آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں..... بالکل..... اور یہ سب بڑا خوشنگوار رہا۔“، اسکارپیئس نے ہنس کر کہا اور چمکتے ہوئے اس نے جھیل کے پانی پر ہاتھ مارا۔ پانی کا چھپا کا اڑا۔ لبس نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ تیرتا ہوا کنارے کی طرف بڑھ گیا۔ اسکارپیئس بھی اس کے پیچھے تھا۔

”مجھے لگتا ہے کہ تم نے آج پھر بہت زیادہ مٹھائیاں کھالی ہیں، اسکارپیئس؟“، ابس نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

”ہاں یہ تم ہی ہو، جسے میں دیکھنا چاہتا تھا..... وہی بھونڈا مذاق، ابس کے انداز کا، واقعی مجھے اسی سے محبت ہے.....“، اسکارپیئس نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

”اب واقعی مجھے تمہارے بارے میں فکر ہو رہی ہے، اسکارپیئس!“، ابس اور پریشان دکھائی دینے لگا۔ اسے لگ رہا تھا کہ مااضی کے سفر نے اس کے ذہن پر براثر ڈالا تھا کیونکہ گذشتہ مرتبہ کے سفر نے ابس کے بازو کی ہڈی توڑ ڈالی تھی۔

اسی لمحے انہیں کسی کے بھاگنے کی آواز سنائی دی، جیسے کچھ لوگ اکٹھے بھاگ رہے ہوں۔ ابس نے سر گھما کر دیکھا تو پل بھر کیلئے اسے یقین نہیں آیا کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے؟ ہیری، جینی اور ڈریکو بھاگتے ہوئے ان کی طرف آرہے تھے۔ ان کے پیچھے پیچھے پروفیسر میک گوناگل بھی تھیں۔

”ابس..... ابس..... کیا تم ٹھیک ہو؟“، ہیری نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

”ہیری..... اوہ یہ تو ہیری پوٹر ہے!..... اور جینی..... پروفیسر میک گوناگل بھی..... اور میرے ڈیڈ..... واقعی میرے ڈیڈ..... اوہ ڈیڈ کیسے ہیں؟“، اسکارپیئس خوشی سے جھومتا ہوا بولا۔ ابس نے ایک بار پھر اسکارپیئس کے چہرے کو حیرانگی سے دیکھا۔ اسے اب یقین آنے لگا کہ کایا پلٹ نے اس باراں کے دم و دماغ پر براثر ڈالا تھا۔

”اوہ اسکارپیئس! تم ٹھیک تو ہو.....“، ڈریکو ملفوائے کی متکفر آواز گونجی۔

”آپ سب یہاں کیا کر رہے ہیں؟“، ابس نے انہیں ایک ساتھ دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔

”ہمیں مارٹل نے سب کچھ بتا دیا ہے.....“، جینی نے سخت لہجے میں کہا۔

”میں کچھ سمجھا..... آخر معاملہ کیا ہے؟“، ابس نے فوراً انجان بننے ہوئے کہا۔

”تم دونوں جو کسی اور زمانے کا سفر کر کے ابھی ابھی یہاں واپس لوٹے ہو، تم خود کیوں نہیں بتاتے کہ یہ سب کیا معاملہ چل رہا ہے، ہٹکو!“، پروفیسر میک گوناگل نے غصیلی آواز میں کہا۔

اسکارپیئس کو فوراً احساس ہوا گیا تھا کہ وہ لوگ ان کے بارے میں سب کچھ جان چکے ہیں۔ اس نے جلدی سے اپنے چونگے کو ہاتھوں سے ٹوٹا۔

”اوہ نہیں.....اوہ لبس.....وہ کہاں ہے؟“

”آپ کیا کہنا چاہتی ہیں پروفیسر.....ہم کہاں سے واپس آئے ہیں؟“، لبس نے اسکارپیس کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ لبس.....مجھے لگتا ہے کہ میں نے اسے کھو دیا.....ہم نے کایا پلٹ کھو دیا۔“، اسکارپیس نے جلدی سے کہا۔ لبس نے گھور کر غصیلی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ اسے ایک لمبے تک یہ یقین نہ آیا کہ اسکارپیس سب کے سامنے یوں اس کا بھانڈا پھوڑ دے گا۔ کیا واقعی اس کے دماغ پر برا اثر پڑا ہے؟

”تم نے کیا کھو دیا اسکارپیس؟ میں سمجھا نہیں.....“، لبس نے جلدی سے کہا۔

”ہمارے سامنے یہ ادا کاری بند کرو لبس!“، ہیری نے غصے سے کہا۔ ”تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟“

”میرا خیال ہے کہ تم دونوں کو کچھ سوالات کے جواب دینا ہوں گے۔“، پروفیسر میک گوناگل نے فوراً کہا اور انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ لبس نے اسکارپیس کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا اور خاموشی سے چل پڑا۔



منظر 10

ہیڈ مسٹر کا دفتر

پروفیسر میک گوناگل اپنی کرسی پر اکٹ کر بیٹھی ہوئی ان دونوں غصیل نظروں سے گھور رہی تھیں۔ ان کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں، ان کی عینک ناک پر ڈھلکی تھی۔ وہ دونوں ان کے بالکل سامنے شرمندہ انداز میں خاموش کھڑے تھے۔ ان کے پیچھے ہیری، جینی اور ڈریکو بھی موجود تھے۔ وہ بھی خاموش تھے۔ اسکا رپیئس نے تمام تفصیل پوری سچائی کے ساتھ بتا دی تھی۔ جب اسکا رپیئس اپنے کارناموں کے بارے میں بتا رہا تھا تو البس بس اپنی جگہ پر تیج تاب کھاتا رہا۔ پروفیسر میک گوناگل ان کے کارنامے سن کر آگ بگولا دکھائی دے رہی تھیں۔

”تو یہ واضح ہو گیا ہے کہ..... تم لوگوں نے سال کے آغاز میں کئی غیر ذمہ دارانہ اور ناپسندیدہ حرکتیں کی ہیں، تم لوگوں نے ہو گوڑس ایکسپریس سے غیر قانونی طور پر چھلانگ لگائی۔ وہاں سے نکل کر محکمہ وزارت جادو میں جا گھسے، وہاں موجود سرکاری سامان چرا یا۔ تم نے اپنے طور پر وقت کو بدلنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے دلوگ منظر سے ہمیشہ کیلئے ہو گا بے.....“ پروفیسر میک گوناگل غصیلے لمحے میں کہہ رہی تھیں۔

”مجھے اعتراض ہے کہ ہم ایسا نہیں چاہتے تھے اور ہمیں خود بھی یہ اچھا نہیں لگا.....“ البس نے فوراً کہا۔

”اور تم ہیو گو اور روزگر نجرویزی کے مٹنے کیلئے ذمہ دار تھے، لہذا تم ایک بار پھر واپس ماضی میں گئے اور وقت کے دھارے کو دوبارہ بدل ڈالا۔ اس کے نتیجے میں صرف دلوگ ہی گم نہیں ہوئے بلکہ پورے کا پورا منظر نامہ ہی بدل گیا۔ تمہاری وجہ سے لوگوں کی بڑی تعداد ہلاک ہو گئی جس میں خود تمہارا زندہ سلامت باپ بھی شامل تھا..... تمہاری اس غیر قانونی چھیڑ چھاڑ کے باعث ایک ایسی ڈراؤنی اور ہولناک دُنیا وجود میں آگئی، جس کا تصور ہم سب جادوگر اپنے خواب و خیال میں بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ ایک ایسی دُنیا جس میں تاریک جادو کی حکومت تھی، شیطانی قوتوں کا راج تھا،

لوگوں کی جان معمولی بن چکی تھی۔“ وہ لمبھ کیلئے خاموش ہوئیں اور پھر ابس کی طرف دیکھا۔ ”تم صحیح کہہ رہے ہو مسٹر پوٹر! تمہیں یہ سب اچھا بھی نہیں لگنا چاہئے تھا کیونکہ یہ سب کچھ تمہارا اپنا ہی کیا دھرا تھا..... مجھے لگتا ہے کہ تم لوگوں کو یہ احساس ہو ہی گیا ہو گا کہ وقت کے ساتھ چھیڑ خانی کرنا کتنا ہولنا ک ہو سکتا ہے اور تم کتنے زیادہ حمق ہو؟“

”جی پروفیسر.....“ اسکار پیئس نے فوراً سر جھکا کر کہا۔

ابس کو واقعی حالات کی سنگینی کا وہ احساس بالکل نہیں تھا جو اسکار پیئس کو ہوا تھا، اس لئے وہ کچھ ہچکار ہاتھا، اس نے ہمیں ہوئی نظروں سے ہیری کی طرف دیکھا اور پھر خاموشی سے اپنا سرا ثبات میں ہلا دیا۔

”پروفیسر..... میرا خیال ہے کہ.....“ ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔

”بالکل نہیں..... تم نجح میں کچھ نہیں بولو گے، پوٹر!“ پروفیسر میک گوناگل نے سخت آواز سے کہا۔ ”تم بحیثیت والد ہونے کے، اس معااملے کو کیسا دیکھتے ہو اور اپنے بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو، یہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے، مگر یہ سب کچھ، تمام غیر قانونی اور غیر ذمہ دار انہ حرکتیں چونکہ میرے سکول کی حدود میں کی گئی ہیں، اس لئے اس بات کا فیصلہ صرف میں ہی کروں گی کہ ان دونوں کی سزا کیا ہونا چاہئے؟“

”یہی زیادہ صحیح ہے.....“ ڈریکو نے آہستگی سے کہا۔

ہیری نے بے چینی سے چینی کی طرف دیکھا۔ اس نے اپنا سر ہلا دیا۔

”مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں کو سکول سے نکال دینا چاہئے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے ابس اور اسکار پیئس پر کڑی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا پھر انہوں نے ہیری کی طرف دیکھا جو نہایت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ”مگر تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ سوچتی ہوں کہ اس سے زیادہ بہتر یہ رہے گا کہ تم دونوں کو اپنی خاص نگرانی میں رکھا جائے، تمہاری سزا کیلئے..... خیر، تم دونوں کو معلوم رہنا چاہئے کہ یہ سزا تمہیں پورا سال بھگتنا ہو گی۔ کرسمس کی چھٹیاں منسون خ..... ہاگس مید کی تفریخ کو بھی بھول جاؤ..... تمام تفریخی سرگرمیاں بالکل بند..... پڑھائی صرف پڑھائی اور باقی وقت میں تمہیں کیا کیا بھگلتا پڑے گا، اس کیلئے انتظار کرو..... یہ تو بس شروعات ہیں اڑکو!“

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ہر ماہنی گرینجر دندناتی ہوئی اندر چلی آئی اور سب لوگ مڑکر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”اوہ! مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی؟“ ہر ماہنی نے پروفیسر میک گوناگل کی ناگوار نظروں کو بھانپتے ہوئے جلدی سے کہا۔

”جب کسی کے دفتر یا گھر میں داخل ہوتے ہیں تو پہلے دروازے پر دستک دے کر اجازت طلب کی جاتی ہے، ہر ماں گر بخبر!.....شايد آپ سے یہی غلطی ہوئی ہے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے خشک لبھ میں غراتے ہوئے کہا۔

”اوہ.....“ ہر ماں کے منہ بس اتنا ہی نکلا۔

”اگر میرے اختیار میں آپ کو سزا دینا ہوتا، وزیر جادو..... تو یقیناً مجھے بھرتا خیر نہ کرتی۔ آپ سے ایک کایا پلٹ کی حفاظت بھی نہیں ہو پائی۔ اس تباہ کن چیز کو فوراً ضائع کیوں نہیں کیا گیا؟..... مجھے آپ سے کم از کم ایسی غفلت کی امید ہرگز نہیں تھی۔“ پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے کہا۔

”میں اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہتی ہوں.....“ ہر ماں نے فوراً کہنا چاہا مگر پروفیسر میک گوناگل نے ہاتھ ہلا کر روک دیا۔

”کتابوں کی الماری میں اسے رکھ دیا..... آپ نے اسے کتابوں کی ایک الماری میں رکھ کر اسے محفوظ سمجھا..... اوہ یہ تو کافی مضجعہ خیز بات ہے.....“ پروفیسر میک گوناگل نے طنزیہ لبھ میں کہا۔

”پروفیسر..... پروفیسر میک گوناگل.....“ ہر ماں نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

”معمولی سی غفلت..... بلکہ سنگین غفلت! آپ اندازہ نہیں کر سکتی کہ اس کی وجہ سے آپ کے اپنے بچے صفحہ ہستی سے غائب ہو گئے تھے۔“ پروفیسر میک گوناگل نے تنفس سے کہا۔

ہر ماں نے بے چارگی سے ادھرا دھردیکھا۔ اس کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔

”بڑے افسوس کی بات ہے، یہ سب کچھ میرے سکول میں ہوا اور وہ بھی میری ناک کے بالکل نیچے۔ ڈبل ڈور کے کڑے انتظام کرنے کے بعد بھی میں کچھ نہیں کر پائی.....“

”میں سمجھ سکتی ہوں.....“ ہر ماں نے پھر کچھ کہنا چاہا۔

پروفیسر میک گوناگل نے ہر ماں کو نظر انداز کرتے ہوئے دونوں ٹرکوں کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھا۔

”سیڈر ک ڈیگوری کو بچانے کیلئے تمہارے جذبات یقیناً نیک تھے مگر اس کیلئے جو کچھ تم نے کیا، وہ بالکل غلط اور غیر حقیقی تھا۔ یہ سننا اچھا لگتا ہے کہ تم بہادر ہوا سکا پیس اور تم بھی لبس..... مگر وہ سب نصابی نتائج، جن میں تمہارا باپ بھی اکثر فیل ہو جاتا تھا، اس میں محض بہادری کو مد نظر رکھتے ہوئے تمہاری نالائقی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیشہ امکانات

کے بارے میں سوچنا چاہئے، ہمیشہ نتائج کو مدنظر رکھنا چاہئے، ایک ایسی دُنیا جس میں شیطانی جادوگروالدی مورث کی گرفت ہو، ایک ایسی دُنیا.....”

”ایک دل دہلا دینے والی خوفناک دُنیا.....“ اسکا رپیس غیر ارادی طور پر بول پڑا۔

”تم ابھی ناصبح ہو۔“ پروفیسر میک گوناگل نے کہا اور انہوں نے ہیری، جینی، ہر ماٹنی اور ڈریکو پر نظر دروڑائی۔ ”تم سب ابھی بچے ہی ہو۔ تمہیں اس بات کا کچھ اندازہ نہیں ہے کہ ہر طرف تاریکیوں کا کتنا سنگین قبضہ پھیلا ہوا ہے، شیطانی طاقتیں باقی ماندہ سب کچھ اپنے قبضے میں لے لینا چاہتی ہیں۔ تم نہایت لاپرواہ اور غافل ہو۔..... تم اندازہ نہیں ہے کہ دُنیا میں کتنے زیادہ لوگ، جن میں میرے اور تمہارے عزیز دوست و احباب بھی شامل تھے، انہوں نے تاریکیوں کو پھیلنے سے روکنے کیلئے اپنی جانیں گنو اچکے ہیں۔ شیطانی قوتوں کے سامنے دیوار بن کر کھڑے رہے اور اپنی قربانیاں دینے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ محض اس لئے کہ ان کے بعد ان کی نسلیں اور لوگ امن و سکون کی زندگی جی سکیں، ہر طرف خوشیاں پہنپ سکیں.....“

”جی پروفیسر.....“ البس نے سر جھکا کر کہا۔

”جی پروفیسر.....!“ اسکا رپیس نے بھی اس کی تقلید کی۔

”اب یہاں سے چلے جاؤ..... تم سب کے سب دفع ہو جاؤ!“ پروفیسر میک گوناگل نے غراتے ہوئے کہا۔ ”اور جیسے بھی ممکن ہو، وہ کایا پلٹ تلاش کر کے میرے پاس لاو۔“



منظر 11

سلے درن کا ہال

ہیری جھکلتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ ویسے وہ سلے درن ہال میں زیادہ مرتبہ نہیں آیا تھا مگر ہمیشہ یہاں آنا سے پریشان کر دیتا تھا۔ اس نے کمرے کے اندر جھانک کر دیکھا۔ البس ٹانگیں پسارے ہوئے بیٹھا دکھائی دیا۔ ہیری کے دل و دماغ میں غصے کی تیز آندھیاں چلنے لگیں مگر اس نے گہری سانس لے کر خود سنبھالا۔ البس کی حرکت کے باعث نہ صرف وہ پریشان ہوا تھا بلکہ اسے سب کے سامنے سبکی بھی اٹھانا پڑی تھی۔ ہیری نے دروازے پر دستک دی۔ البس نے گردن گھما کر دیکھا۔ دروازے میں کھڑے ہیری کو دیکھ کر اس نے لمجھ بھر سوچا اور پھر سر ہلا دیا۔

”شکریہ!“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ”تمہیں میرا یہاں آنا ناگوار نہیں گزرا۔“

البس نے ایک بار پھر لاپرواٹ سے سر ہلاایا اور اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا۔

”ہمیں ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ متعدد لوگ جھیل کی گہرائیوں میں کایا پٹ تلاش کر رہے ہیں۔ وہ جھیل کی تہہ میں رہنے والی مخلوق سے بھی پوچھ چکھ کر رہے ہیں.....“ ہیری نے کہا اور اپنے غصے کو دبانے کیلئے ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ ”ویسے یہ کمرہ اچھا ہے.....“

”سبز رنگ میں ایک الگ ہی بات ہے، یہ آنکھوں کو بھلا لگتا ہے، ہے نا؟“ البس نے کہا۔ ”میرا مطلب ہے کہ گری فنڈ فریق کے کروں کی رنگت بھی عمدہ ہے مگر اس کے سرخ رنگ سے تھوڑی سی مشکل رہتی ہے..... وہ دل و دماغ میں ہلکی سی دیوانگی طاری کر دیتا ہے..... آپ کو اپنے جذبات پر پورا قابو نہیں رہ پاتا..... ایسا نہیں ہے کہ میں کوئی ازمام تراشی کر رہا ہوں۔“

”کیا تم وضاحت دینا پسند کرو گے کہ تم نے یہ سب آخر کیوں کیا؟“ ہیری نے پوچھا۔

”میں نے سوچا کہ میں اس طرح..... چیزیں بدل دوں گا..... سیدرک کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا..... وہ ٹھیک نہیں تھا..... نا انصافی تھی!“، البس نے جھکتے ہوئے کہا۔

”یقیناً..... اس کے ساتھ نا انصافی ہوئی تھی..... البس کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے اس کا احساس نہیں تھا؟..... میں وہیں پر تھا، میں نے اپنی آنکھوں سے وہ سب منظر رونما ہوتے دیکھا تھا۔ اسے مرتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن..... یہ سب..... یہ سب کرنا، باقی چیزوں کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا۔“، ہیری نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
”ہاں! مجھے معلوم ہے.....“، البس نے سر جھکا کر کہا۔

”اگر تم ویسا کچھ کرنا چاہتے ہو، جو میں نے اپنی نو عمری میں کیا تو تم نے اس کیلئے غلط راہ چنی ہے۔“، ہیری کے اندر غصہ بڑھ رہا تھا کیونکہ البس کے چہرے پر لاپرواٹی جھلک رہی تھی، وہ ان سنگینیوں کا صحیح اندازہ نہیں کر رہا تھا مگر اس نے خود کو ٹھنڈار کھنے کی پوری کوشش کی۔ ”میں نے اس وقت جو کچھ بھی کیا تھا، وہ رضا کارانہ طور پر یا مہم جوئی کیلئے ہرگز نہیں کیا تھا، سچ تو یہ ہے کہ میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ سب مجھ پر ٹھوس دیا گیا تھا، مجھے مجبور کر دیا گیا تھا کہ میں خود کو بچانے کیلئے وہ سب کروں..... مگر تم نے جو کچھ بھی کیا، اس میں کوئی مجبوری نہیں تھی، اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی، جو گزر چکا تھا سو گزر چکا تھا..... تم نے انتہائی غیر ذمہ دارانہ حرکت کی، البس! جس کی وجہ سے تم نے اپنی اور اپنے دوست کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ تمام چیزیں اپنی جگہوں سے ہٹ گئیں اور سب کچھ بر باد ہو گیا تھا.....“

”میں جانتا ہوں..... ٹھیک ہے..... میں جانتا ہوں۔“، البس نے فوراً کہا۔

البس کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے اور ہیری کو لگا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی سختی بر قتی ہے، اس لئے وہ گھری سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ البس اپنے آنسو پوچھ رہا تھا۔

”یہ سچ ہے کہ میں نے غلط سوچا تھا..... مجھے ایسا نہیں سوچنا چاہئے تھا۔ مجھے لگا کہ اس کا رپیئس والدی مورٹ کا بیٹا ہے، اور وہی تمہارے لئے خطرے کا سیاہ بادل ہے، یہ سب میری کوتا ہی تھی۔“، ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”وہ والدی مورٹ کا بیٹا نہیں ہے.....“، البس نے فوراً کہا۔

”میں نے میوارڈ کے نقشے کوتا لے میں بند کر دیا ہے، ہمیشہ کیلئے..... تم اسے دوبارہ کبھی نہیں دیکھو گے۔ تمہاری ماں نے تمہارا کمرہ بالکل ویسا ہی رکھا ہے جیسا تم اسے چھوڑ گئے تھے..... تمہیں معلوم ہے کہ مجھے بھی اس میں نہیں جانے

دیتی..... بلکہ کسی کو بھی نہیں..... تم نے چیج مجھ سے ڈرادیا ہے اور مجھے بھی.....“ ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

”کیا واقعی؟..... آپ ڈر گئے تھے۔“، البس نے تعجب سے پوچھا۔

”ہاں، واقعی!“ ہیری نے جواب دیا۔

”مجھے تو لگا تھا کہ ہیری پوٹر کسی بھی چیز سے نہیں ڈرتا۔“، البس نے کہا۔

”یہ اندازہ تمہیں کیسے ہوا؟..... کیا میں نے تمہیں ایسا محسوس کرایا تھا؟“، ہیری نے چونک کر پوچھا۔ وہ اپنے بیٹھ کی

طرف دھیان سے دیکھنے لگا۔ البس نے بھی اپنے باپ کی طرف دیکھا جیسے وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

”نہیں! مگر مجھے ایسا لگا، اسکا پیش کہتا ہے مگر جب ہم پہلی مرتبہ اپنے ہدف کو حاصل کرنے میں ناکام رہے اور

واپس لوٹے تو میں نے خود کو گری فنڈ رفتار میں پایا۔ اس وقت کچھ بھی اچھا نہیں ہوا، ہمارے درمیان بھی اچھا نہیں رہا۔

چیز تو یہ ہے کہ میں سلے درن کا طالب علم ہوں..... سلے درن میں ہونا ان سب مشکلات کی وجہ بالکل نہیں ہو سکتا۔ مجھے لگتا

ہے کہ یہ وجہ تو ہرگز نہیں ہو سکتی.....“، البس نے کہا۔

”نہیں! مجھے معلوم ہے کہ یہ وجہ بالکل نہیں ہے.....“، ہیری نے جواب دیا۔ اس نے ایک بار پھر البس کی طرف

دیکھا۔ ”کیا تم ٹھیک ہو؟“

”شاید نہیں.....“، البس نے آہستگی سے جواب دیا۔

”اور شاید میں بھی نہیں.....“، ہیری نے سر ہلا تے ہوئے کہا۔



منظر 12

گوڑک ہالوگا قبرستان

نخاہیری اشتیاق بھری نظرؤں سے اس قبر کو دیکھ رہا تھا جو چھوٹے چھوٹے پھولوں سے ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں پھولوں کا ایک چھوٹا سا گلدستہ تھا جس میں پھول کم اور پتے زیادہ دکھائی دے رہے تھے۔ اور پھر کسی نے اس کی کمر پر دھپہ لگایا۔

”چلو جلدی کرو!“ پتو نیہ آنٹی کی تیکھی آواز سنائی دی۔ ”اب ان گھٹیا پھولوں کو نیچے رکھ دو اور یہاں سے چلو..... مجھے تو اس چھوٹے اور گندگی سے بھرے گاؤں سے گھن ہو رہی ہے۔ میں نہیں جانتی، یہ واحیات خیال مجھے کیوں آیا تھا کہ تمہیں یہاں لاوں..... گوڑک ہالوگاوں میں..... جو ہمیشہ سے ہی گندگی سے بھرا رہتا ہے اور یہاں کے لوگ بھی اسی کی طرح گندے، گنوار اور گھٹیا ہیں۔ چلو جلدی کرو..... مجھے یہاں زیادہ دیر رہنا بالکل پسند نہیں!“

نخاہیری چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا قبر کے پاس پہنچ گیا اور گلدستہ رکھنے کے بجائے ٹکٹکی باندھ کر قبر کو دیکھنے لگا۔

”ہیری، کیا کر رہے ہو؟“ پتو نیہ آنٹی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ”میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے، ڈڈلی کو اس کے پاتو جانور دکھانے کیلئے رات کو لے جانا ہے، تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ اسے دیر سے جانا بالکل پسند نہیں ہے.....“

”پتو نیہ آنٹی!“ ننھے ہیری نے مڑ کر معصومیت سے پوچھا۔ ”کیا ہم ان کے آخری زندہ رشتہ دار ہیں، ہے نا؟“

”ہاں..... میں اور تم..... ہاں!“ پتو نیہ آنٹی نے تنک کر جواب دیا۔

”اور وہ مشہور بھی نہیں تھے..... آپ کہتی ہو کہ ان کے زیادہ دوست بھی نہیں تھے؟“ ننھے ہیری نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا۔

”لی نے کوشش کی.....اس کی روح کو سکون ملے.....اس کی کئی بار کوشش کی تھی.....یا اس کی غلطی بالکل نہیں تھی مگر خود ہی لوگوں سے الگ تھلک رہتی تھی.....یا اس کی ذاتی فطرت تھی، اس کا جینے کا انداز تھا، اس کا رکھ رکھا تھا، اس نے خود اپنی راہ چنی تھی.....اور تمہارا باپ.....ایک او باش اور گھٹیا شخص تھا.....قابل نفرت شخص.....بہت زیادہ قابل نفرت شخص.....کوئی اسے دوست بنانا پسند نہیں کرتا تھا.....کوئی بھی نہیں!“ پتو نیا آنٹی نے ناک سکوڑ کر نفرت سے کہا۔

”مگر میرا سوال یہ ہے کہ تو پھر اتنے ڈھیر سارے پھول ان کی قبر پر کس نے رکھے ہیں؟ یہاں پر اتنے سارے پھول کیوں موجود ہیں؟“ ننھے ہیری نے پوچھا۔

پتو نیا آنٹی کا چہرہ بگڑ سا گیا۔ انہوں نے ار گرد نظر دوڑا۔ وہ ایسے پھولوں کی طرف یوں دیکھ رہی تھیں جیسے ان کی نظر پہلی بار ان پر پڑی ہو۔ وہ تیزی سے آگے بڑھیں اور کسی کو وہاں نہ پا کر جلدی سے اپنی بہن کی قبر کے پاس بیٹھ گئیں۔ ان کے چہرے پر زلزلے کے آثار جھلک رہے تھے جیسے وہ اپنے امدادی جذبات پر بند باندھنے کی کوشش کر رہی ہوں اور ساتھ ہی چڑھی بھی رہی ہوں۔

”اوہ ہاں! ٹھیک ہے.....“ پتو نیا آنٹی نے پھولوں کو گھورتے ہوئے کہا۔ ”میرا خیال ہے کہ ہاں کچھ ایسا ہی ہوا ہو گا.....کچھ پھول دوسری قبروں سے اڑ کر یہاں آگئے ہوں گے۔ یا پھر یہ شیطان بچوں کا کام ہو گا، ہاں یہی ہوا ہو گا۔ ان شیطان بچوں نے دوسری قبروں سے تمام پھول چن کر اس قبر پر رکھ دیئے ہوں گے۔ وہ یہاں کوئی بیہودہ کھیل کھیل رہے ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے۔ گندے گاؤں کے شیطان بچے.....!“

”مگر ان سب پر توانوں کے کارڈ لگے ہوئے ہیں.....“ ننھے ہیری نے معصومیت سے کہا۔ ”یہ دیکھئے! لی اور جیس، تم لوگوں نے جو کچھ کیا، ہم اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ لی اور جیس تمہاری قربانی.....!“

”مجھے یہاں جرم کی بوآری ہے، جرم کی عفونت بھری سڑاںد ہوا میں پھیلی ہوئی ہے.....“ کہیں سے ایک تجسسہ اور تیکھی آواز قبرستان میں گونجی۔

”وہاں سے دور ہٹو ہیری.....وہاں سے دور ہٹو!“ پتو نیا آنٹی نے جھٹکتے ہوئے کہا۔

انہوں نے ننھے ہیری کو پیچھے کی طرف کھینچا۔ اسی لمحے ہوا میں سے والڈی مورٹ کا استخوانی ہاتھ نمودار ہوا اور وہ لی اور جیس کی قبروں پر لہرا نے لگا۔ استخوانی ہاتھ جس کی لمبی لمبی سفید انگلیاں اور خوفناک ناخن صاف دکھائی دے رہے تھے،

اب قبر کے کتبے کو پکڑے ہوئے تھے۔ ہیری دہشت بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا رہا تھا۔ اس کا چہرہ اور بدن بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ایک سیاہ چوغہ ہوا میں بری طرح پھر پھر ارہا تھا۔

”اوہ مجھے پہلے سے ہی معلوم تھا کہ یہ جگہ نہایت خطرناک ہے۔ جتنا بھی جلدی ممکن ہو سکے، ہمیں گودرک ہالوگاؤں سے باہر نکل جانا چاہیے۔“ پتو نی آنٹی کی سہمی ہوئی آواز گونجی۔

وہ نئے ہیری کو کھینچتی ہوئی قبرستان کے بیرونی دروازے کی طرف لے جا رہی تھیں مگر نئے ہیری کی نظریں اسی استخوانی ہاتھ پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے یوں جیسے پتو نی آنٹی کا چہرہ والڈی مورٹ میں بدل گیا ہو۔

”کیا تم اب بھی مجھے میری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو، ہیری پوٹر؟“ والڈی مورٹ نے سرد لہجے میں پوچھا۔ نھا ہیری اب پوری طرح دہشت میں آگیا تھا اور وہ خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اچانک وہ رُک گیا کیونکہ والڈی مورٹ کے لہراتے ہوئے چوغے میں کوئی باہر نکلا تھا۔ وہ اسے جانتا تھا، پہچانتا تھا..... وہ البس تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلار کھے تھے اور وہ تیزی سے اس کے قریب آ رہا تھا۔

”ڈیڈ..... ڈیڈ.....“

اسی لمحے سانپ کی تیز پھنکا رسانی دینے لگی۔ کوئی مارباشی زبان میں کہہ رہا تھا۔

”وہ آرہا ہے..... وہ آرہا ہے..... وہ آرہا ہے.....“

خوف اور دہشت کی چادر دیز ہونے لگی۔ کسی تیز چیخ کی آواز سنانی دی، قبرستان میں ہر طرف عجیب سا شور ہونے لگا جیسے تمام قبریں پھٹ رہی ہوں، ان میں سے مردے باہر نکلنے کیلئے بے تاب ہو رہے ہوں۔ نھا ہیری انتہائی ڈراہوا سمٹ رہا تھا۔ پھر نجا نے کہیں سے ایک بار بھر والڈی مورٹ کی تخت بستہ اور سفاک آواز گونج اُٹھی۔

”ہیری یہی پوٹر.....“

منظر 13

پوٹر ہاؤس کا باور پچی خانہ

ہیری نے چونک کرا دگر دیکھا۔ وہ اپنے گھر کے باور پچی خانے کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ شاید وہیں بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔ اس کا پورا بدن لسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ ابھی ابھی دکھائی دینے والے خواب کے بارے میں سوچنے لگا۔ یہ سب کیا تھا؟ اس کے خواب اسے کیا بتانا چاہتے تھے۔ کوئی نہ کوئی ایسی چیز ضرور تھی جسے وہ سمجھنے میں پار ہاتھا۔

”ہیری..... ہیری..... کیا ہوا؟ تم چیخ کیوں رہے تھے؟“، جیتنی باور پچی خانے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔ پھر وہ ٹھٹک کر رُک گئی، اس نے پریشانی سے ہیری کی طرف دیکھا۔

”یہ رُک نہیں رہے ہیں، یہ عجیب و غریب ڈراؤ نے خواب“، ہیری نے کہا۔

”مجھے لگتا ہے کہ انہیں رُکنے میں تھوڑا وقت لگے گا شاید۔ میں جانتی ہوں کہ یہ بہت پریشان کن اور دباو بھرا وقت ہے اور.....“، جیتنی نے کہنا چاہا۔

”لیکن میں پتو نی آٹھی کے ساتھ گوڈرک ہالو بھی نہیں گیا تھا..... یہ ویسا بالکل نہیں ہے۔“

”ہیری! اب تمہیں واقعی دہشت زدہ کر رہے ہو۔“، جیتنی نے سہمے لبھے میں کہا۔

”وہ ابھی تک موجود ہے، جیتنی!“، ہیری نے پریشانی سے کہا۔

”کون موجود ہے؟“، جیتنی نے چونک کر پوچھا۔

”والڈی مورٹ!.....“، ہیری نے جواب دیا۔ ”میں نے اپنے خواب میں والڈی مورٹ اور لبس کو دیکھا۔“

”لبس کو.....“، جیتنی چھین۔

”وہ کہہ رہا تھا..... والڈی مورٹ کہہ رہا تھا..... اسے جرم کی بو آرہی ہے، ہر طرف ہوا میں جرم کی عفونت بھری

سرٹانڈ پھیلی ہوئی ہے.....شايد وہ مجھے بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔“

ہیری نے جینی کی طرف دیکھا جس کا چہرہ بے حد پریشان اور فک دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے ماتھے کے نشان کو چھووا۔

”کیا البس اب بھی خطرے میں ہے؟“ جینی کے منہ سے بمشکل نکلا۔

ہیری کا چہرہ ایک دم سفید پڑ گیا۔

”مجھے لگتا ہے کہ ہم سب بھی خطرے میں ہیں.....“



منظر 14

کا یا پلٹ مل گیا!

اسکار پیس چپکے سے البس کی خوابگاہ میں چلا آیا۔ البس گھری نیند سورہاتھا۔ وہ اس کے سرہانے پہنچا اور سرگوشی جیسی آواز میں بولا۔ ”البس.....البس.....ہو ہو البس!“

البس بدستور سوتا رہا جیسے اس نے کچھ سنایا نہ ہو۔

”البس.....“، اسکار پیس اچانک بری طرح سے گرجا۔ اس بار البس واقعی بیدار ہو گیا تھا۔ وہ ہٹ بڑا کرا دھرا دھر دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظر اسکار پیس پر پڑی جوہنس رہا تھا۔

”مزیدار..... یہ کتنا مزیدار ہے؟..... کسی سوئے آدمی کو یوں ڈرا کر جگانا، ہے نا؟“

”تمہیں معلوم ہے کہ یہ بات کتنی عجیب ہے، مگر جس عجیب اور ڈراؤنی جگہ سے میں پلٹ کروالپس آیا ہوں، اس کی دہشت انگیزی کا تمہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ مجھے اب خوف کے ساتھ جینے کی عادت سی ہو گئی ہے..... کیونکہ میں اب بن چکا ہوں، اسکار پیس نذر اور خطرناک..... ایک ایسا ملفوائے جو کسی بھی طرح حالات سے گھبرا نا نہیں جانتا.....“

اسکار پیس نے اپنے بازو پھیلا کر فخریہ انداز میں کہا۔

”یہ شاندار ہے.....“، البس نے منہ بسور کر کہا۔

”میرا مطلب ہے کہ ہم پر لگائی گئی پابندیاں، روزانہ سزا بھکتنے کی سردرد، ان سب چیزوں سے میں بھلا پریشان ہو جاؤں گا..... کم از کم اب تو بالکل نہیں..... وہ اس سے زیادہ اور میرے ساتھ کر بھی کیا سکتے ہیں؟ وہ والدی مورٹی کو والپس بلا کر اس سے مجھ پر تشدید کروانے سے تو رہے، بالکل نہیں، ہے نا؟“، اسکار پیس نے چہکتے ہوئے کہا۔

”کیا تم یہ جانتے ہو کہ تم اس وقت بے حد زیادہ ڈراؤنے دکھائی دیتے ہو جب بہت زیادہ خوشگوار حالت میں

ہوتے ہو؟، البس نے آہستگی سے کہا۔

”جب روز آج صحیح جادوئی مرکبات کی کلاس میں میرے پاس آئی اور اس نے مجھے بدھو کہہ کر پکارا تو میں خوشی سے جھوم اٹھا اور میں نے تقریباً اسے گلے لگایا.....اوہ تقریباً نہیں بلکہ مکمل طور پر گلے لگایا.....البتہ سچ تو یہ ہے کہ میں واقعی اسے گلے لگاینا چاہتا تھا مگر اس نے مجھے لات کر خود سے دور ہٹا دیا۔“ اسکارپینس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

”اوہ مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے.....کہیں یہ بے خوفی کا نشہ تمہاری اچھی بھلی صحت کو بر باد کر کے نہ رکھ دے، اسکارپینس!“ البس نے اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

اسکارپینس نے البس کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر مزید شرار特 نمودار ہو گئی۔

”تم نہیں جان سکتے کہ مجھے یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے کہ میں واپس لوٹ آیا ہوں، میری سب پسندیدہ چیزیں مجھے واپس مل گئی ہیں، البس! مجھے اس ماحول سے سخت نفرت تھی.....“

”پولی چاپکن کو چھوڑ کر جو تم پر فدا ہوئے جا رہی تھی، ہے نا؟“ البس نے کہا۔

”سیڈرک بھی وہاں ایک مختلف انسان کے روپ میں دکھائی دیا.....ایک شیطانی اور خطرناک روپ میں۔ میرے ڈیڈ.....وہ ایسی غیر قانونی اور نا انصافی والی حرکتیں کر رہے تھے، جو وہ شاید ہی کرنا چاہتے ہوںاور میںمیں نے وہاں اپنا ایک الگ ہی روپ دیکھا۔ ایک بالکل مختلف سکارپینسجود و سروں پر حکمرانی کر رہا تھا، کمزوروں کو دبارہ تھا، ایک غصہ و را اور شیطانی طاقت کا ساتھیلوگ اسے دیکھتے ہی کاپنے لگتے تھے، اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے تھے..... مجھے لگتا ہے کہ یہ ہم سب لئے ایک امتحان تھا..... جس میں ہم ناکام رہے۔“

”لیکن تم نے چیزوں کو بدل دیا۔“ البس نے کہا۔ ”تمہیں پورا پورا موقع ملا کہ تم چیزوں کو بدل کر واپس حال میں آسکوا اور تمام بگاڑ درست کر ڈالو، اپنی ذات کو بھی بدل لو۔“

”بالکل کیونکہ میں جانتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے!“ اسکارپینس نے کہا۔

البس کو عجیب سی جلن کا احساس ہونے لگا۔ اس نے اس کی بات کو ہضم کیا۔

”کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب میرے لئے بھی ایک امتحان تھا؟“ اس نے پوچھا۔

”نہیں..... بالکل نہیں!“ اسکارپینس نے صاف گوئی سے جواب دیا۔

”تم غلطی پر ہو، اسکارپیئس!“ لبس نے کہا۔ ”امقانہ چیز نہیں تھی کہ ہم ایک بار ماضی میں چلے گئے تھے..... ایسا تو کوئی بھی شخص کر سکتا ہے..... حقیقی حماقت یہ تھی کہ ہم دوسرا بار منہ اٹھائے ماضی میں چلے گئے تھے۔“

”یہ کام ہم دونوں میں اکٹھے کیا تھا، لبس!“ اسکارپیئس نے فوراً کہا۔

”اور میں نے ایسا کیوں کیا تھا؟ مجھے یہ اعتراف کر لینا چاہئے کہ یہ سب سیدر کڈیگوری کیلئے بالکل نہیں تھا۔ میں تو کچھ اور ہی ثابت کرنا چاہتا تھا۔ میرے ڈیڈھ صحیح کہتے ہیں..... انہوں نے اپنے دور میں جو کچھ بھی کیا وہ رضا کارانہ طور پر یا پھر ہم جوئی کے خیال سے بالکل نہیں کیا تھا۔ یہ میں ہی تھا..... یہ سب میری ہی غلطی تھی اور اگر تم میرے ساتھ نہ ہوتے تو یقیناً سب کچھ تاریکیوں میں کھو چکا ہوتا..... سچ مج!“ لبس نے سر جھکا کر کہا۔

”مگر میں بھی ایسا بالکل نہیں کر پاتا لبس! اگر تم نہ ہوتے۔“ اسکارپیئس نے جلدی سے کہا۔ ”یہ سچ ہے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ان میں سے کچھ بھی نہ ہو پاتا۔ تمہیں یقین نہیں آئے گا کہ جب روح کچھڑ میرے دماغ میں گھس رہے تھے، میری دُنیا اندھیری ہو رہی تھی میرا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا تو سیورس سنیپ نے مجھے بتایا کہ میں تمہارے بارے میں سوچوں۔ حالانکہ تمہارا اس دُنیا میں کوئی وجود بھی نہیں تھا لیکن تم میرے ساتھ مل کر ان حالات کا مقابلہ کر رہے تھے، میری مدد کر رہے تھے۔ تم میرے ساتھ تھے، میرے دل و دماغ میں میرے ساتھ.....“

لبس نے آہستگی سے سر ہلا کیا، یہ بات اس کے دل کو چھوگئی تھی۔

”اور سیدر کڈیگوری کو بچانا..... یہ خیال بھی اتنا برا نہیں تھا..... کم از کم میرے دماغ میں تو ایسا کوئی خیال نہیں تھا..... خیر تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ جو بھی ہوا..... وہ ہو چکا۔ اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اور ہم دوبارہ ایسی کوئی حرکت دوبارہ نہیں کریں گے، ہے نا؟“ اسکارپیئس نے کہا۔ لبس نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا اور نفی میں سر ہلا کیا۔

”میں بالکل کروں گا اور یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہو۔“

”بہت اعلیٰ!“ اسکارپیئس نے کہا۔ ”تب تو تم اسے تباہ کرنے میں میری مدد کر سکتے ہو۔“

اسکارپیئس نے چونگے میں ہاتھ ڈالا اور چمکتا ہوا کا یا پلٹ باہر نکلا۔ لبس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

”مجھے تو سچ مج پورا یقین ہو چکا تھا۔“ لبس نے تعجب بھرے لمحے میں کہا۔ ”تم نے ہر کسی سے یہی کہا تھا کہ تم اسے جھیل کی گہرائی میں گنو اچکے ہو۔“

”ماضی کے اس سفر کے باعث مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ ملفوائے کڑے حالات میں بھی فوراً گھبرا تے نہیں اور وہ آسانی سے جھوٹ بول سکتے ہیں۔“ اسکار پیئس نے مسکرا کر کہا۔

”اسکار پیئس ہم اس کے بارے میں کسی کو بتا دینا چاہئے۔“ البس نے کہا۔

”مگر کسے؟“ اسکار پیئس نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ”محکمے کے الہکاروں کو؟ جنہوں نے اسے پہلے بھی محفوظ رکھ لیا تھا۔ کیا تمہیں اب بھی بھروسہ ہے کہ وہ اسے دوبارہ نہیں رکھیں گے۔ صرف میں اور تم ہی اس کی ہولناکی کو سمجھ پائے ہیں کہ یہ کتنا خطرناک ہے؟ میرا مطلب ہے کہ مجھے اور تمہیں مل کر اسے تباہ کرنا ہو گا۔ یہ کام کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی نہیں۔“ اسکار پیئس نے رُک کر کایا پلٹ کو گھورا۔ ”اور اب وقت آگیا ہے کہ یہ کایا پلٹ خود تاریخ کا حصہ بن جائے۔“

”میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری جملہ ادا کرتے ہوئے تمہیں اپنے آپ میں نہایت فخر محسوس ہو رہا ہو گا، ہے نا؟“ البس نے کہا۔

”بالکل! اس جملے کو میں نے دن بھر کی محنت کے بعد پایا۔“ اسکار پیئس نے چہک کر کہا۔



منظر 15

سلے درن کی خوابگاہ

ہیری اور جینی نہایت پریشانی کے عالم میں سلے درن کے ہال میں موجود تھے اور وہ طلباء و طالبات کی خوابگاہ کی طرف جانا چاہتے تھے مگر ایک نوجوان لڑکا ان کی راہ رو کے کھڑا تھا۔

”کیا مجھے اب دوہرانا ہوگا؟ یہ قوانین کی سراسر خلاف ورزی ہے، دوسرا یہ کہ آدمی رات بیت چکی ہے.....“ کریگ
باڈ کر جونیئر نے سخت لمحے میں کہا۔

”مجھا اپنے بیٹے کو تلاش کرنا ہے، ابھی!“ ہیری نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ آپ کون ہیں، مسٹر پوٹر! لیکن آپ سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہ سکول کے قوانین کے بالکل خلاف ہے، والدین یا غیر متعلقہ اساتذہ کسی بھی فریق کی خوابگاہوں میں نہیں جاسکتے، جب تک ان کے پاس خصوصی اجازت نامے موجود نہ ہوں.....“

اچانک کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی جیسے کوئی جلدی جلدی قدم اٹھا رہا ہو۔ کریگ نے چونک کراس طرف دیکھا۔ پروفیسر میک گوناگل اپنا سلپینگ گاؤن پہنے ہوئے تھیں۔ ان کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں، شاید انہوں نے کریگ کی آواز سن لی تھی۔

”براہ مہربانی! الجھنے کی کوشش مت کرو، کریگ!“ انہوں نے سختی سے کہا۔

”اوہ آپ کو میرا پیغام بر وقت مل گیا..... یہ اچھا ہوا۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

”ہیڈ مسٹر س! میں تو بس..... صرف.....“ کریگ نے تعجب سے کچھ کہنا چاہا۔

ہیری نے فوراً ایک کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر جھا نک کر دیکھا۔ وہ تیزی سے ایک بستر کی بڑھا اور اس کے

پردے کھینچ دیئے۔

”کیا وہ جاچکا ہے؟“ عقب میں پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔

”ہاں!“ ہیری کو اپنی آواز ڈوبتی ہوئی محسوس ہوئی۔

”اور وہ نو عمر ملفوائے بھی.....“ پروفیسر میک گوناگل نے آہ بھرتے ہوئے پوچھا۔

جینی تیزی سے ایک اور بستر کی طرف بڑھی اور اس کے پردے بھی کھینچ دیئے۔ خالی بستر دیکھ کر وہ گھبرائے ہوئے انداز میں بولی۔ ”اوہ نہیں..... یہ بھی خالی ہے۔“

”تب تو اس سکول کو بند کر دینا چاہئے!“ پروفیسر میک گوناگل کی تنخ آواز گونجی۔ ”کر گیک! تمہیں فوراً یہ کرنا ہوگا سکول کا کونا کونا چھان مارو۔ اوپر سے لے کر نیچے تک..... ان دونوں کو تلاش کرو ابھی اسی وقت!“

ہیری اور جینی وہیں کھڑے خالی بستر کو گھور رہے تھے۔

”کیا ہم پہلے بھی یہاں آچکے ہیں؟“ جینی نے پوچھا۔

”مجھے اس بار کچھ اور بھی برا ہونے کا احساس ہو رہا ہے۔“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ جینی نے اپنے شوہر کی طرف تیکھی نظروں سے دیکھا جس کا چہرہ خوف سے فق پڑ چکا تھا۔

”تم نے اس سے کوئی بات کی تھی؟“ جینی نے پوچھا۔

”ہاں!“ ہیری نے اثبات میں جواب دیا۔

”یعنی تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم اس خوابگاہ میں پہلے بھی آئے تھے اور تم نے اس سے بات چیت کی تھی، ہے نا؟“ جینی نے ننک کر پوچھا۔

”تمہیں سب معلوم ہے جینی!“ ہیری نے کہا۔

”تم نے میرے بیٹے کو کیا کہا؟..... ہیری!“ جینی نے پوچھا۔

ہیری کو اس کی آواز میں تنگی اور بے اطمینانی کا احساس ہوا۔

”میں نے تو بس اسے ایمانداری سے سمجھا نے کی کوشش کی تھی، بالکل ویسے ہی جیسا تم نے کہا تھا..... اس کے علاوہ میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔“ ہیری نے جواب دیا۔

”اور تم نے خود پر قابو کھا..... تم اس پر کتنا گر بے تھے؟“ جینی نے پوچھا۔

”مجھے نہیں لگتا..... مجھے نہیں لگتا..... کہ میں نے اسے ڈرایاد ہمکایا تھا جس پر وہ دوبارہ چلا گیا۔“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”میں تمہیں ایک غلطی کیلئے معاف کر سکتی ہوں، ہیری!“ جینی نے تلخی سے کہا۔ ”شاید دوسری بار بھی ایسا کر سکتی ہوں مگر بار بار ایک جیسی غلطیوں کیلئے معاف کرنا میرے لئے مشکل ہو جائے گا۔“



منظر 16

ہو گورلُس کا الٰو گھر

ہو گورلُس کے بالائی مینار پر دو ہیوں لے موجود تھے۔ رات کا وقت تھا اور دھیمی دھیمی ہوا چل رہی تھی اور اس کی سنسناہٹ گونج رہی تھی۔ چاندنی کی نقری روشنی میں الٰو گھر بڑا ڈراؤن اندھائی دے رہا تھا۔ لبس اور اسکارپیس ہاتھ میں کایاپٹ لئے کھڑے تھے جو چاندنی میں دمک رہا تھا۔

”میرا خیال ہے کہ سادہ بھسم کرنے والے جادوئی کلمے کا استعمال ٹھیک رہے گا۔“ اسکارپیس نے سوچتے ہوئے کہا۔

”بالکل نہیں.....“، لبس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں کچھ نیا کرنا چاہئے جیسے کہ ڈورستم.....“
”ڈورستم؟“، اسکارپیس نے حیرت سے کہا۔ ”ڈورستم کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں کایاپٹ کے ٹکڑے اکٹھے کرنے میں پورا دن لگ جائے گا۔“

”تو پھر آتش ڈورستم کیسار ہے گا؟“، لبس نے فوراً کہا۔

”اس کے کان پھاڑ دھماکے سے پورا ہو گورلُس بیدار ہو جائے گا۔“، اسکارپیس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
”میرا خیال ہے ست ڈورستم زیادہ اچھا رہے گا۔ دراصل یہ جادوئی چیزوں کو تباہ کرنے کیلئے ہی بنایا گیا ہے.....“
”بالکل صحیح کہا، اس سے موزوں کوئی اور نہیں۔“، لبس نے جوشیلے لبجے میں کہا۔ ”مگر اس کے استعمال سے پہلے ہمیں کچھ اور سوچنا چاہئے..... بالکل الگ اور بالکل نیا..... مزیدار!“

”مزیدار؟“، اسکارپیس نے تعجب سے کہا۔ ”دیکھو! بے شمار جادوگر ہمیشہ اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ وہ اپنے معاملات کیلئے بالکل صحیح جادوئی کلمات کا ہی استعمال کریں تاکہ درست اور مطلوبہ نتائج پا سکیں مگر جہاں تک میں نے

مشابہہ کیا ہے، اس اہم اور ضروری نکتے کو آج کل کی نئی جادو گرنسٹ فراموش کر دیتی ہے۔“

”آج کل کی نئی نسل، کیا فراموش کر دیتی ہے؟.....“ ایک بلند اور مانوس آواز گونجی۔ ”تم دونوں ہی نہایت شاندار ہو، کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے۔“

دونوں نے چونک کر عقیقی جانب دیکھا۔ وہاں ڈلفی کھڑی تھی جو مسکرا رہی تھی۔ اسکار پیئس اسے یہاں دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔

”اوہ..... تم یہاں مگر تم یہاں کیا کر رہی ہو؟“ اسکار پیئس نے پوچھا۔

”مجھے یہ ضروری لگا کہ اسے الٰہ بھیجا جائے تاکہ اسے بھی معلوم ہو جائے کہ ہم یہاں کیا کرنے والے ہیں؟“، ابس نے فوراً کہا۔ اسکار پیئس نے تعجب بھری نظروں سے ابس کی طرف دیکھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ ابس ایسا بھی کر سکتا ہے۔

”کیونکہ ان سب چیزوں کا اس سے بھی تو تعلق ہے!“ ابس نے جلدی سے جھینپتے ہوئے انداز میں کہا۔ اسکار پیئس نے لمبے بھر کیلئے سوچا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کن چیزوں کا تعلق مجھ سے ہے؟“ ڈلفی نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔ ”تم لوگ یہاں کیا کرنے والے ہو؟“ ابس نے اپنے چوغے میں سے کایا پلٹ باہر نکالا اور اسے دکھایا۔

”ہمیں اس چیز کو تباہ کرنے کی ضرورت ہے، یعنی کایا پلٹ کو تباہ کرنا ہے۔“ ابس نے سنجیدہ لبھے میں کہا۔ ”اس چیز کی وجہ سے دوسرے ہدف کی تبدیلی کرتے ہوئے اسکار پیئس کو جن حالات سے گزرنا پڑا..... اوہ مجھے معاف کرنا ہم دوبارہ ماضی میں جانے کا بکھیرا نہیں جھیل سکتے۔ ہم تمہارے کمز کوزندہ بچانے کی کوشش نہیں کر سکتے.....“

ڈلفی نے دونوں کی طرف باری باری دیکھا۔

”تم اپنے خط میں اس بارے میں تھوڑا سا اشارہ تو دیتے.....“ ڈلفی نے آہستگی سے کہا۔

”ذرائع تصور کرو، ایک ایسی دُنیا کے بارے میں جوانہ تائی بری ہو!“ ابس نے خلامیں دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اپنے تصور میں سوچی ہوئی دُنیا کو دُنیا بڑھا لو۔ جہاں عام لوگوں پر تشدید کیا جا رہا ہو، فضا میں روح کھپڑ آزادی سے گھوم رہے ہوں، جہاں ایک ناقابل تسلیم والدُلی مورٹ ہو، میرے ڈیڈ مر چکے ہوں، میں کبھی پیدا ہی نہ ہوا ہوں۔ جہاں ہر طرف تاریک

جادو کی ہوا تھیں چلتی ہوں، صرف ہماری وجہ سے نہیں..... بالکل نہیں، ہم خود کو ایسے حالات پیدا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے، ڈلفی!.....“

ڈلفی کے چہرے پر گھبراہٹ سی پھیل گئی مگر یہ کچھ ہی پلوں میں گم ہو گئی۔

”ناقابل تسخیر والڈی مورٹ؟“ وہ تعجب سے بولی۔ ”کیا مطلب؟..... وہ زندہ تھا؟“

”وہ ہر چیز پر حکومت کر رہا تھا..... یہ نہایت دہشت ناک تھا۔“ اسکار پینس نے بتایا۔

”اور یہ صرف اس لئے ہوا..... یعنی جو ہم کر رہے تھے؟“ ڈلفی نے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

”ہم نے سیڈر ک کو زوج کیا اور اسے ہماری وجہ سے ذلت و خواری اٹھانا پڑی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ نوجوانی میں ہی ایک غصہ و راور ناراض شخص بن گیا، جو آگے چل کر مرگ خور کی صورت میں ظاہر ہوا..... اور پھر..... یہ سارا بکھیر اغلط نتائج لایا..... بہت زیادہ ڈراونے.....“ اسکار پینس نے ان ایام کا تصور کرتے ہوئے کہا۔

”ایک مرگ خور.....؟“ ڈلفی نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ اس کا چہرہ سکڑ سا گیا۔

”اور ایک قاتل بھی..... اس نے ہمارے پروفیسر لانگ بائٹم کو قتل کر ڈالا۔“ اسکار پینس نے جلدی سے کہا۔

”تب تو..... یقیناً..... ہمیں اسے تباہ کر دینا چاہئے۔“ ڈلفی نے فوراً کہا۔

”اوہ تمہیں سمجھ میں آ گیا؟“، لبس نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔

”میں تو اس کے آگے سوچ رہی ہوں..... میں تو کہوں گی کہ سیڈر ک بھی سمجھ جائے گا۔ ہم اکٹھمل کرا سے تباہ کریں گے اور پھر ہم انکل ڈیگوری کے پاس جائیں گے اور تمام حالات بتا کر ان کے سنگین نتائج سے انہیں مطمئن کریں گے.....“ ڈلفی نے سوچتے ہوئے کہا۔

”تمہارا شکر یہ ڈلفی!“، لبس نے ممنون نظر وہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔

ڈلفی مسکرا دی، اس کا چہرہ تھوڑا اُداس ہو گیا تھا، پھر اس نے ان کے ہاتھ کا یا پلٹ لے لیا اور اسے سر جھکا کر غور سے دیکھنے لگی۔ اگلے ہی پل اس کے چہرے پر عجیب سی سرشاری پھیل گئی اور آنکھوں میں چمک دکھائی دینے لگی۔

”اوہ! ڈلفی یہ نشان..... بہت اچھا ہے!“، لبس نے اٹکنے ہوئے کہا۔ وہ اس کی گردان کی پشت پر ایک کھدے ہوئے ٹیٹو کے نشان کو دیکھ رہا تھا جو چوغہ نیچے سر کنے کی وجہ سے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایک چھوٹا سا پرندہ تھا جو اپنے

پر پھر پھر اڑا تھا۔

”تمہاری گردن کی پشت پر۔ میں نے پہلے کبھی اس کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ مالگوا سے شاید ٹیٹو کہتے ہیں، ہے نا؟“، ابس نے اپنی بات بڑھائی۔

”اوہ ہاں..... یہ اچھا ہے..... یہ ایک اوغری ہے۔“ ڈلفی نے مسکرا کر کہا۔

”اوغری؟“، اسکار پیئس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

”کیا تم نے جادوئی حیوانات و مخلوق کی دیکھ بھال کے مضمون میں اسے کبھی نہیں دیکھا؟“، ڈلفی نے جیرانگی سے کہا۔

”اسے بدشگونی ظاہر کرنے والا سیاہ پرندہ کہا جاتا ہے، کہتے ہیں کہ جب یہ روتا ہے تو بارش ہونے والی ہوتی ہے جبکہ جادوئی دنیا میں اوغری کے رونے کو منہوس خیال کیا جاتا ہے، وہ اسے موت کی پیش گوئی قرار دیتے ہیں۔ جب میں اپنی سر پرست کے ہاں پرورش پار ہی تھی تو ان کے پاس ایک اوغری تھا جسے وہ پنجھرے میں بند رکھتے تھے۔“

”تمہاری سر پرست؟ تم نے کبھی بتایا نہیں!“، اسکار پیئس نے چونک کر پوچھا۔

ڈلفی نے اسکار پیئس پر طائرانہ نگاہ ڈالی اور وہ کایا پلٹ سے کھلیتے ہوئے لطف اندوڑ ہو رہی تھی، ایسا لگتا تھا کہ جیسے منہوس اوغری کے بارے میں بتانے میں اسے مزہ آ رہا تھا۔

”اسے اوغری رکھنا پسند تھا، اس نے مجھے بتایا کہ وہ اس کی مدد سے بآسانی یہ معلوم کر سکتی ہے کہ اس کے خاتمے کا وقت کب قریب آئے گا؟ ویسے تو وہ مجھے زیادہ پسند نہیں کرتی تھی..... یو فیما راؤ!..... اس نے مجھے محض اس لئے اپنی غنہداشت میں لیا تھا کیونکہ اسے میرے سونے سے غرض تھی.....“، ڈلفی نے بتایا۔

”مگر تم نے اس منہوس پرندے کا ہی ٹیٹو کیوں بنایا؟“، ابس نے پوچھا۔

”تاکہ یہ مجھے ہمیشہ یاد دلاتا رہے کہ میں نے خود اپنا مستقبل بنانا ہے!“، ڈلفی نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی مسرت پھیلی ہوئی تھی، جو تھوڑی خطرناک لگ رہی تھی۔

اسکار پیئس چونک سا گیا، اسے ایسا محسوس ہوا جیسے یہ جملہ کچھ سنانا ہے، مگر کہاں؟ اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔

”بہت اعلیٰ پھر تو مجھے بھی ایسا ہی ایک ٹیٹو اپنے بدن پر کھدو الینا چاہئے۔“، ابس نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

”جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔“، اسکار پیئس تھوڑا کھوئے ہوئے لبھ میں بولا۔ ”راوی خاندان کے لوگ تو انہیں

شدت پسند مرگ خور تھے۔ ”اس کا دماغ نہایت سرعت رفتاری سے کام کر رہا تھا، اونغری اور راؤل کے الفاظ اس کے دماغ کی دیواروں پر دستک دے رہے تھے۔ اور پھر اسے حالات کو سمجھنے اور نتیجہ اخذ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔

”چلو! باتیں بہت ہو گئیں..... اب ہم اسے تباہ کرتے ہیں۔“ البس نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ”سفوستم؟ آتشوستم؟..... یا پھر ڈورستم جو بھی چاہوا استعمال کر سکتی ہو!“

”ڈلفی! وہ مجھے واپس دو..... کا یا پلٹ مجھے واپس دو۔“ اسکار پیٹس گھمیسر لمحے میں بولا۔ ”کیا مطلب؟“ ڈلفی نے چونک کر کہا۔

”اسکار پیٹس! تم یہ کیا کر رہے ہو؟“ البس نے حیرت سے پوچھا۔

”مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں ہو رہا ہے کہ تم کبھی بیمار تھیں۔ تم ہو گورٹس میں پڑھنے کیلئے کیوں نہیں آئی تھی؟ تم یہاں کیوں موجود ہو؟“ اسکار پیٹس کا لہجہ شک سے بھرا ہوا تھا۔

”میں تو صرف یہ کوشش کر رہی تھی کہ میرا کزن واپس آجائے!“ ڈلفی نے جواب دیا۔

”اوہ ہاں! مجھے یاد آگیا۔“ اسکار پیٹس کو سچ مجھ یاد آگیا تھا۔ ”وہ تمہیں ہی اونغری کہہ کر پکارتے تھے..... اس دوسری دنیا میں..... وہ تمہیں ہی اونغری کہتے تھے۔“ اسکار پیٹس کو جیسے سب کچھ سمجھ میں آگیا تھا، اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خواب میں بیدار ہو گیا ہو۔

ڈلفی کے چہرے پر دھیمے دھیمے مسکراہٹ رینگنے لگی۔

”اونغری؟..... یہ سننا اچھا گا۔“

”ڈلفی! یہ کیا کہہ رہی ہو؟“ البس نے تعجب سے کہا۔

پھر سب کچھ بڑی سرعت میں ہو گیا۔ ڈلفی نے پھرتی سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور اسکار پیٹس کو دھکا دے کر دور کیا۔ اسکار پیٹس کو پہلی بار احساس ہوا کہ وہ نہایت طاقتور تھی مگر اس نے ہمت نہیں ہاری بلکہ فوراً سنبھل کر اسے پیچھے سے دبوچ لیا۔ ڈلفی حیران کن انداز میں پھسلی اور اس نے خود کو اسکار پیٹس سے کی گرفت آزاد کر لیا۔ اس سے پہلے اسکار پیٹس کچھ کر پاتا، ڈلفی کی چھڑی لہرائی۔ ”دست بند ہو تم!“

اگلے ہی لمحے اسکار پیٹس کے بازوؤں شیطانی گرفت میں بندھ گئے۔ ایک چمکدار رسمی نے اسے بری طرح باندھ

ڈالا تھا۔

”لبس بھاگو.....“ اسکارپیئس نے چخ کر کہا۔

لبس گم صم کھڑا تھا، اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ اس نے بندھے ہوئے اسکارپیئس کی طرف دیکھا اور پھر ڈلفی کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیلی ہوئی دیکھی تو اسے یہی صحیح لگا کہ اسے بھاگنا چاہیے، وہ تیزی سے سیڑھیوں والے دروازے کی طرف بھاگا مگر اسے دیر ہو چکی تھی۔

”دست بندھو تم.....“ ڈلفی کی آواز دوبارہ گونجی۔

لبس دھڑام کی آواز کے ساتھ زمین پر گر گیا۔ اس کے ہاتھ بھی بندھ چکے تھے، گرفت تھوڑی زیادہ سخت اور ظالمانہ محسوس ہو رہی تھی۔

”اور یہ میرا پہلا جادوئی کلمہ تھا جسے میں نے تم لوگوں پر استعمال کیا۔ مجھے لگتا تھا کہ اپنے مقصد کیلئے مجھے متعددوار کرنا پڑیں گے مگر تم میرے اندازے سے بھی کہیں آسان شکار ثابت ہوئے، یہاں تک کہ آموس ڈیگوری سے بھی زیادہ آسان شکار..... بچ، خصوصاً لڑکے، جو خود کو مضبوط اور طاقتور خیال کرتے ہیں، مگر سچائی تو یہ ہے کہ وہ بڑے دلش اور معصوم ہوتے ہیں، ہے نا؟ چلو! اب اس کہانی کو اختتام تک پہنچاتے ہیں.....“ ڈلفی نے سفا کانہ لبھے میں کہا۔

”مگر کیوں؟..... تم نے ایسا کیوں کیا؟..... آخر تم کون ہو؟“ لبس نے کراہتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”اوہ لبس! میں ہی تمہارا نیا ماضی ہوں.....“

ڈلفی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس کی چھڑی چھین لی اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر وہ اسکارپیئس کی طرف بڑھی۔

”میں ہی تمہارا نیا مستقبل ہوں.....“

ڈلفی نے استہزا ائیہ لبھے میں کہا اور اسکارپیئس کی چھڑی کھینچ لی۔ چک کی آواز گونجی اور اسکارپیئس کی چھڑی بھی دو ٹکڑوں میں ٹوٹ گئی۔ اسکارپیئس کا چہرہ متغیر سا ہو گیا تھا۔

”اوہ میں ہی وہ جواب ہوں جسے دنیا تلاش کر رہی ہے.....“

منظر 17

ہر ماں کا دفتر

رون ٹانگیں پسارے ہر ماں کی میز پر بیٹھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک بڑا پیالہ تھا، وہ مزے لے کر دلیہ کھارہ تھا۔ ہر ماں اس کے بالکل سامنے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی اسے گھور رہی تھی مگر رون کی اس کی قطعی پرواہ نہیں تھی، وہ اپنے کھانے میں مست دکھائی دے رہا تھا۔

”رون! اب بس بھی کرو، کیا پیالہ بھی کھاؤ گے؟“ ہر ماں نے چڑ کر کہا۔

”مجھے تو اس پر زرا بھی یقین نہیں آ رہا..... کیا واقعی؟ ایسا کبھی سچ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارا رشتہ قائم ہی نہ ہوا ہو..... تم جانتی ہو، میرا اشارہ شادی کی طرف ہے۔“ رون نے بے ڈھنگے انداز میں کہا اور اپنا خالی پیالہ ایک طرف رکھ دیا۔

”رون! بھول جاؤ، وہ چاہے جو بھی رہا ہو!“ ہر ماں نے لا پرواہی سے کہا۔ ”میرے پاس صرف دس منٹ باقی ہیں، غوبلن کا وفادا نے والا ہے، ہمیں آپس میں گرنگوں بینک کے حفاظتی اقدامات کے بارے میں بات چیت کرنا ہے۔“

”میرا مطلب ہے کہ ہم ایک طویل عرصے سے ساتھ ساتھ ہیں..... اور ہماری شادی کو بھی عرصہ بیت چکا ہے..... میرا مطلب ہے کہ کچھ زیادہ ہی.....“ رون نے کہنا چاہا۔

”اگر ایسا ہی ہے تو میں پھر یہ سمجھوں کہ تم مجھ سے علیحدگی لینا چاہتے ہو؟“ ہر ماں نے تنک کر کہا۔ ”سیدھی طرح بکواس کروتا کہ مجھے تمہارے بدن میں اس پنکھے قلم سے سوراخ کرنے میں آسانی ہو۔“

”اپنا منہ بندر کھو..... میں کہتا ہوں اپنا منہ بندر کھو!“ رون نے مصنوعی غصے سے کہا۔ ”میں تو بس اتنا چاہتا ہوں کہ کیوں نہ ہم اپنی شادی کو اس نوتازہ کریں۔ میں نے کسی جگہ پر اس بارے میں پڑھا ہے، شادی کو اس نوتازہ کرنا..... تم اس بارے کیا سوچتی ہو؟“

”یعنی تم چاہتے ہو کہ ہم دوبارہ دلہادوہن بنیں۔“ ہر ماٹنی نے نرم لبجے میں پوچھا۔
 ”بالکل!.....“ رون نے چلا کر کہا۔ ”دیکھو! جب ہم نے پہلی بار شادی کی تھی تو ہم کافی چھوٹے تھے اور ناسمجھ بھی.....شاپید میں نے اس موقع پر کچھ زیادہ ہی پی رکھی تھی۔ دیکھو! میں پوری ایمانداری سے بتا رہا ہوں کہ مجھے اس حسین پل کے بارے کچھ زیادہ یاد نہیں اور سچ تو یہ ہے کہ..... میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں، ہر ماٹنی کر خبر! اور زمانہ چاہے جو بھی کہے مگر اب میں یہ بات ایک بڑے ہجوم کے سامنے بتا دینا چاہتا ہوں..... کہ مجھے تم سے بے حد محبت ہے..... دوبارہ کھل کر!“

ہر ماٹنی کے چہرے پر مسکراہٹ کی تہہ گھری ہو گئی اور سرشاری پھیل گئی۔ اس نے رون کی ٹائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور محبت بھرا بوسہ لیا۔

”قسم سے تم بڑے شیریں ہو، رون!“ ہر ماٹنی نے کہا۔

”بالکل! اور تم سے ٹافی کا ذائقہ آرہا ہے۔“ رون نے ہنسنے ہوئے کہا۔

ہر ماٹنی اس کی بات سن کر کھلکھلا دی۔ اسی لمحے ہیری، جینی اور ڈریکو آگے پیچھے دفتر میں داخل ہوئے۔ ہر ماٹنی تیزی سے رون کو خود سے دور دھکیلتی ہوئی سن بھل گئی۔ رون بھی انہیں دیکھ کر میز پر گھوم گیا مگر نیچے نہیں اترا۔

”اوہ ہیری، جینی..... اوہ..... تم بھی ہو ڈریکو!..... تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔“ ہر ماٹنی نے فوراً کہا اور پھر تعجب سے ہیری کی طرف دیکھا جس کا چہرہ اتر اہوا دکھائی دے رہا۔

”خواب..... وہ ایک بار پھر سے شروع ہو گئے ہیں، ویسے تو وہ کبھی رُ کے ہی نہیں تھے۔“ ہیری نے بو جھل لبجے میں کہا۔

”اور لبس ایک بار پھر گم ہو گیا ہے۔“ جینی نے تیزی سے کہا۔

”اور سکارپیس بھی..... ہمارے اصرار پر پروفیسر میک گوناگل نے تمام سکول چھان مارا مگر وہ دونوں جا چکے ہیں.....“ ڈریکو ملفوائے نے عجلت سے کہا۔

”میں اس کام کیلئے ایریورز کو لگا دیتی ہوں، ابھی فوری احکامات جاری کرتی ہوں.....“ ہر ماٹنی نے چرمی کا غذا اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

”نہیں نہیں..... ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے، ابس کو..... میں نے کل ہی رات دیکھا تھا۔ وہ ٹھیک لگ رہا تھا۔“ رون نے پیچ میں کہا۔

”کہاں دیکھا تھا.....؟“ ڈریکو بے چینی سے بولا۔

سب لوگ رون کی طرف متوجہ ہو گئے، رون سر ہلاکر تفصیل بتانے لگا۔

”میں نیول کے ساتھ چند جام فائر و ہسکی کامزہ لینے کیلئے کل ہاگس میڈ میں ہی تھا..... بالکل اسی طرح جیسا ہم سب ماضی میں کیا کرتے تھے..... دنیا کے معاملات درست کرنے کیلئے..... ویسا ہی ہم بھی کر رہے تھے..... جب ہم اپنا وجود اچھی طرح سلاگا چکے تو ہم نے واپسی کیلئے نکلے..... باہر نکل کر ہمیں معلوم ہوا کہ ہمیں کافی دیر ہو چکی تھی..... کچھ زیادہ ہی دیر..... میں نے سفوف انتقال کو استعمال کرنے کی کوشش کی مگر مسئلہ یہ تھا کہ میں نے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی پی لی تھی۔ اس لئے مجھے ذرا بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ تم تو جانتے ہی ہو کہ نشے کی حالت میں انسان کے حواس معطل ہو جاتے ہیں، اس کا دماغ پوری طرح کام نہیں کرتا..... میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ میں سوچ میں پڑا کہ کون سا سفوف انتقال لینا چاہئے، وہ سخت والا صحیح رہے گا یا پھر کھر درا..... یا پھر.....“

”رون اگر تم فوراً اصل بات نہیں بتاؤ گے تو میں یقیناً تمہارا سر پھوڑ دوں گی۔“ جیسی چڑچڑے انداز میں غرا کر بولی۔

”ہاں! میں بتا رہا تھا کہ وہ کہیں بھی بھاگ کر نہیں گئے!“ رون نے جلدی سے کہا۔ ”مجھے لگتا ہے کہ وہ کچھ حسین مل گزار رہا تھا..... اس نے ایک نوجوان اڑکی کو اپنی دوست بنالیا ہے۔“

”ایک نوجوان اڑکی کے ساتھ.....؟“ ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

”اور ایک غیر معمولی چہرے والی..... شوخ نقری بال تھے۔ میں نے انہیں چھٹ پر ایک ساتھ دیکھا تھا، وہیں جہاں الوگر بھی ہے۔ سکارپیس بھی تھا، وہ انگوروں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ میرا تھے میں دیئے ہوئے عشقیاں کا وہ بالکل صحیح استعمال ہو رہا تھا.....“ رون نے شوخی بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری کا ذہن پوری رفتار سے متحرک تھا، وہ ابس کے گرد ممکنہ موجود لوگوں کے چہرے ٹوٹ رہا تھا، پھر اس کے چہرے عجیب ساتھی رونما ہوا۔

”اس کے بال..... نیلگوں چاندی جیسی رنگت کے تھے، ہے نا؟“ ہیری نے کہا۔

”بالکل..... نیلگوں چاندی جیسے..... واہ!“ رون نے کلاکاری بھر کر کہا۔

”وہ یقیناً ڈلفی ڈیگوری کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا..... وہ آموس ڈیگوری کی بھتیجی ہے۔“ ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”یعنی کہ..... سیڈر ک والا معاملہ..... دوبارہ.....“ جینی نے اٹکتے ہوئے کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ ہر ماہنی نے شاید حالات کی نزاکت کو بھانپ لیا تھا، اس نے کمرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور پھر دروازے کی طرف دیکھ بلند آواز میں چلا کر بولی۔

”اتھل..... غوبلن کی ملاقات منسون خ کردو۔“



منظر 18

سینٹ اسوالڈ ہوم کا کمرہ

ہیری اپنے ہاتھ میں چھڑی لئے تیزی سے ایک راہداری عبور کرتا ہوا ایک کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا، اس کے پیچے پیچھے ڈریکو ملفوائے بھی تھا۔ دونوں کے چہروں پر پریشانی اور غصے کے ملے جلنے والیات پھیلے ہوئے تھے۔ دھڑام کی آواز سے دروازہ کھولتا ہوا ہیری اندر گھس گیا۔ سامنے ایک بستر پر بوڑھا آموس ڈیگوری ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ ہیری نے جو نہیں اسے دیکھا تو اس کے اندر غصے کا الا و بھڑ کنے لگا۔

”وہ سب کہاں ہیں؟“ ہیری نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہیری پوٹر!.....“ آموس ڈیگوری نے پر سکون انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کہنے! میں آپ کیلئے کیا کر سکتا ہوں، جناب!“ پھر اس کی نظر ڈریکو پر پڑی۔ ”اوہ ڈریکو ملفوائے بھی ساتھ ہیں، یہ دیکھ کر مجھے بہت خوش ہوئی۔“

”مجھے معلوم ہے کہ تم نے میرے بیٹے کو بہکارا پنی غرض کیلئے استعمال کیا ہے۔“ ہیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے تمہارے بیٹے کو استعمال کیا؟“ آموس ڈیگوری نے ناگواری سے کہا۔ ”نہیں جناب..... بالکل نہیں.....“

حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے میرے خوب رو بیٹے کو استعمال کیا۔“

”ہمیں بتاؤ..... فوراً..... البس اور اس کا رپیس کہاں ہیں؟ ورنہ اس کیلئے تمہیں دردناک عذاب جھیلنا پڑے گا۔“

ڈریکو نے غراتے ہوئے کہا۔

”لیکن بستر پر پڑا ہوا میں بوڑھا بھلا یہ کیسے جان سکتا ہوں کہ وہ کہاں ہوں گے؟“ آموس ڈیگوری نے سہمہ ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہمارے ساتھ کھلیل کھینے کی کوشش مت کرو، بوڑھے آدمی! ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ تم انہیں یہاں سے الٰو بھیجتے رہے ہو۔“

”الٰو..... میں بھلا انہیں الٰو کیسے بھیج سکتا ہوں؟“ آموس نے جواب دیا۔ ”میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا۔“

”آموس! تم ابھی اتنے بھی بوڑھنے نہیں ہوئے ہو کہ تمہیں اڑقبان کی سیرنہ کرانی جاسکے۔“ ہیری نے خطرناک انداز میں کہا۔ ”انہیں آخری بار ہو گورٹس کے مینار پر دیکھا گیا تھا، وہ بھی تمہاری بھتیجی کے ساتھ..... اس کے بعد وہ لاپتہ ہو گئے۔“

”مجھے اس کا کچھ اندازہ نہیں.....“ آموس نے دھیمی آواز میں کہا، پھر جیسے وہ چونک پڑا۔ ”آپ نے کیا کہا؟..... میری بھتیجی؟“

”اب دُنیا میں کوئی بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں تم روپوش ہو سکو، آموس!“ ہیری نے کہا۔ ”تمہاری بھتیجی..... تم خود لاشعوری طور پر اب یہ اعتراف کر چکے ہو کر وہ تمہاری ہی ہدایات پر کام کر رہی ہے.....“

”میں نے ایسا کوئی اعتراف نہیں کیا جناب!“ آموس نے فوراً کہا۔ ”کیونکہ میری کوئی بھی بھتیجی نہیں ہے۔“

ہیری کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ خاموش کھڑا رہ گیا۔

”بکواس مت کرو..... وہی لڑکی جو یہاں تیمارداری کیا کرتی تھی..... تمہاری بھتیجی..... ڈلفینی ڈیگوری ڈریکو درشت لمحے میں غرایا۔

”میری کوئی بھی بھتیجی نہیں ہے کیونکہ میرے کوئی بہن بھائی نہیں تھے اور نہ ہی میری بیوی کے تھے۔ یہ بات تو سارا زمانہ جانتا ہے.....“ آموس ڈیگوری نے حیرت سے کہا۔

ڈریکو نے چونک کر ہیری کی طرف دیکھا۔ ہیری کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

”پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہو گا کہ آخر..... وہ کون ہے..... ابھی اسی وقت!“ ڈریکو نے کہا۔

منظر 19

کیوڈچ کامیدان

وہ تینوں ہوگورٹس کی بلند و بالا قلعہ جیسی عمارت کے باہر کھلے میدان میں موجود تھے۔ یہ کیوڈچ کا میدان تھا جہاں چاروں طرف شاندار سٹیڈیم تھا مگر وہ اس وقت بالکل خالی تھا۔ ہوا کے تیز جھونکے چل رہے تھے۔ البس اور اسکارپیئس دونوں کے چہروں پر کرب پھیلا ہوا تھا۔ ان کے ہمراہ ڈلفی بھی تھی جوانہیں الگھر کی چھت سے اتار کر زبردستی یہاں لے آئی تھی۔ ڈلفی کا چہرہ صورت حال سے محفوظ ہوا تھا۔ اب وہ پہلے جیسی معموم اور دلکش دکھائی نہیں دے رہی تھی، اس کے چہرے پر عجیب سی کرتنگی اور پختہ پن نمودار ہو گیا تھا۔ وہ پہلے جیسی کمزور اور نازک بھی نہیں لگ رہی تھی بلکہ اس میں بلا کا اعتنادا اور طاقت جھلک رہی تھی۔

”ہم یہاں کیوڈچ کے میدان میں کیا کر رہے ہیں؟“ البس نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔ اس کی حالت دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی تک حالات کو سمجھنہیں پایا تھا۔
ڈلفی نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

”سے فریقی ٹورنامنٹ..... تیسرا ہدف بھول بھلیاں ہاں مجھے یاد ہے کہ بھول بھلیوں کا منظر اسی میدان میں ہی سجا یا گیا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ پھر سیڈر ک کو بچانے کیلئے جانا چاہتی ہے۔“ اسکارپیئس نے سوچتے ہوئے کہا۔
”بالکل! اب وقت آچکا ہے کہ فالتو چیزوں کو فالتو چیزوں سے الگ کر دیا جائے۔ ہم ماضی میں جائیں گے صرف سیڈر ک کیلئے اور پھر ہم نئے سرے سے اسی دُنیا کی تغیر کریں گے، بالکل وہی دُنیا جسے تم نے دیکھا تھا، اسکارپیئس!“ ڈلفی نے پراسرار لبھج میں کہا۔
”اس جہنم کو کیا تم وہ جہنم تغیر کرنا چاہتی ہو؟“ اسکارپیئس نے سخن سے کہا۔

”میں ایک ایسی دنیا دیکھنا چاہتی ہوں، جہاں خالص اور طاقتور جادو کی حکومت ہو، میں تاریکیوں کے غلبے کا راج چاہتی ہوں۔“ ڈلفی نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک چکنے لگی۔

”لیعنی تم چاہتی ہو کہ والدی مورٹ واپس لوٹ آئے.....؟“ اسکا پیس چینا۔

”جادوئی دنیا کا ایک حقیقی حکمران وہ یقیناً واپس آئے گا۔“ ڈلفی نے سفا کا نہ لبھے میں کہا۔ ”اور اب، چونکہ تم پہلے دو اہداف کے تھوڑی بہت جادوئی چھیڑخانی کر رہی چکے ہو..... اور دوبار مستقبل کو بگاڑ اور سنوار چکے ہو تو مجھے لگتا ہے کہ یہ واضح بات ہو گی کہ یقیناً تم ماضی کے لوگوں کی نظروں میں آچکے ہو گے۔ تیسرا ہدف کافی محفوظ ہے، اس میں ہمیں لوگوں کی نظروں سے چھپنے کا پورا موقع مل گا اور اس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے، ہمیں یہیں سے شروعات کرنا چاہیں۔“

”ہم اسے جیتنے سے روک نہیں سکتے۔“، لبس نے ناگواری سے کہا۔ ”بے شک تم ہم پر جتنا بھی چاہے، دباؤ ڈال لو..... ہم جانتے ہیں کہ اسے ڈیڈ کے ساتھ ہی جیتنا چاہئے۔“

”مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم اسے جیتنے سے صرف روکو۔“ ڈلفی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”مجھے تو کچھ اور چاہئے، اس کی ذلت و خواری ایک ایسے زبردست تماشے کی کہ وہ خود کھیل چھوڑ کر ننگے بدن اپنے بہاری ڈنڈے پر بیٹھ کر بھول بھلیوں سے باہر نکلے اور اس کے بہاری ڈنڈے پر ارغوانی رنگت کے پنکھ پھر پھردار ہے ہوں۔ ایک ایسی شرمندگی اور ذلت، جو سارے منظر نامے کو بدل دے۔ اگر ویسا سب کچھ نہیں ہو گا، سیدر ک دوبارہ غصہ و راور نفرت کرنے والا شخص نہیں بنے گا تو پھر وہ پیش گوئی کیسے پوری ہو گی؟“

”میں نہیں جانتا ہوں کہ وہاں اس دنیا میں کوئی پیش گوئی بھی موجود تھی تم کس پیش گوئی کے بارے میں بات کر رہی ہوں؟“ اسکا پیس نے چکرائے ہوئے لبھے میں کہا۔

”ہمیں یہ یقینی بنانا ہو گا کہ ولیسی ہی دنیا تعمیر کی جائے جیسی تم نے دیکھی تھی، اسکا پیس!“ ڈلفی نے پر زور لبھے میں کہا۔ ”اوراج ہم اس امر کو یقینی بنانے جا رہے ہیں کہ وہ سب واپس لا یا جاسکے“

”ہم نہیں کر سکتے ہم تمہارے حکم کی تعییل ہرگز نہیں کریں گے چاہے تم جو بھی کرو اور تمہارے ارادے جو بھی ہوں۔“ لبس نے غصے سے کہا۔

”یقیناً تم یہ سب ضرور کرو گے!“ ڈلفی نے استہزا سے لبھے میں حقارت سے کہا۔

”ہاں! تمہیں جبر کٹ وار کا استعمال کرنا ہوگا، اگر تم مجھ پر قابو پانا چاہتی ہو.....“، لبس نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”بالکل نہیں..... پیش گوئی کے محکات ایسا کچھ بھی نہیں..... تمہیں اپنی رضامندی سے ہی سب کچھ کرنا ہوگا..... کٹ پتلیاں بن کر نہیں۔ تم ایک بار پھر اسی انداز میں سیڈر کو ذلیل کرو گے۔ جادوئی قبضے میں رہ کر تم اسے ذلیل نہیں کر سکتے..... جبر کٹ وار سے کام نہیں چل سکتا، اس کیلئے مجھے کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا۔ ہاں کوئی اور طریقہ.....“، ڈلفی نے سوچتے ہوئے کہا۔

وہ آگے بڑھی اور اس نے اپنی چھپڑی لباس کی ٹھوڑی میں چھبوئی۔

”تم ایک بدترین دوست ثابت ہوئی!“، لبس نے غصے سے کہا۔ ”تم نے مجھے فریب دیا ہے.....“

ڈلفی نے اپنی چھپڑی پیچھے ہٹائی اور مڑ کر اسکارپیس کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس نے اپنی چھپڑی اسکارپیس کی طرف تان لی تھی۔

”وہ تو میں ہوں.....“، اس نے گنگنا تے ہوئے کہا۔ ”تمہارا دوست اس کا زیادہ حق دار ہے۔“

”نہیں.....“، لبس نے کہا۔

”ہاں..... ویسا ہی ہے جیسا میں نے سوچا تھا..... تم اس سے زیادہ دہشت زدہ ہو جاؤ گے۔“، ڈلفی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”لبس! تم میری پرواہ مت کرو..... وہ چاہے جو بھی کرے، ہمیں اس کی بات ہرگز نہیں ماننا چاہئے.....“، اسکارپیس نے چیخ کر کہا۔

اسی لمحے ڈلفی کی چھپڑی لہرائی۔ ”اینگوریسم.....“

اسکارپیس بری طرح تڑپنے لگا اور اس کے حق سے چینیں نکلنے لگیں۔ لبس یہ دیکھ کر واقعی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ اسکارپیس اس کے سامنے تکلیف جھیل رہا تھا۔ سفاک کٹ وار کی سیگنی کے بارے میں اس نے سن رکھا تھا۔ وہ اسکارپیس کو تکلیف میں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

”میں تمہیں.....“، لبس کا نپتی ہوئی آواز میں غرایا۔

”کیا؟..... کیا؟“، ڈلفی حقارت بھرے انداز میں ہنسی۔ ”تم اس زمین پر رہ بھلا کیا کر سکتے ہو؟ کچھ بھی نہیں.....“

شاید تم ایسا سوچتے ہو کہ تم کچھ کر سکتے ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ تم جادوئی دُنیا میں ایک ناکام ترین جادوگر ہو۔ ایک ایسا جادوگر جس کے پاس صرف خاندانی شہرت ہے، ایک ناکارہ..... فال تو جادوگر!..... تم مجھے اپنے دوست کو اذیت دینے سے بھلا کیسے روک سکتے ہو؟..... ہونہہ بتاؤ تو ذرا..... تم کیا کرو گے؟ تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہے، اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے دوست کو اذیت نہ دوں تو جیسا میں کہہ رہی ہوں، بالکل ویسا ہی کرو..... سمجھے!

ڈلفی نے البس کی طرف غور سے دیکھا مگر البس کے چہرے پر مزاحمت اور انکار کی جھلک نمایاں تھی۔ اس نے اپنی چھڑی کو ایک بار پھر حرکت دی۔ ”اینگور یسم.....“

”رُکو..... رُکو..... ٹھیک ہے، میں کروں گا.....“، البس نے بے بسی سے کہا۔

ڈلفی نے زور دار قہقہہ لگایا۔ اس کی شیطانی آواز سٹیڈیم کے درود یوار سے ٹکرانے لگی۔ اسی لمحہ سٹیڈیم میں ایک نوجوان لڑکا بھاگتا ہوا داخل ہوا۔ وہ کریگ باہ کر جو نیر تھا۔ اس نے ان تینوں کو میدان کے بیچوں نیچ کھڑے دیکھا تو وہ ٹھٹک کر رُک گیا۔

”اس کا رپیس؟..... البس؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ ہر کوئی تمہیں ڈھونڈ رہا ہے.....“، کریگ نے چلا کر کہا۔

”کریگ..... یہاں سے بھاگ جاؤ..... ہمیں مدد چاہئے۔“، البس نے چیخ کر کہا۔

”مگر یہاں ہو کیا رہا ہے؟“، کریگ نے تعجب سے پوچھا۔

”اکیو دا اسم.....“، ڈلفی کی چھڑی کریگ کی طرف لہرائی۔ ایک سبز روشنی کی شعاع نکلی اور سیدھی اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔ کریگ حیرت زدہ نظر وہ سے دیکھتا ہوا زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ لمحہ بھر میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ پورے سٹیڈیم میں عجیب خوفناک سناٹا چھا گیا جو کافی دریتک برقرار رہا۔

”کیا تمہیں ابھی بھی سمجھ میں نہیں آیا لڑکو!“، ڈلفی نہایت سفاک لبھے میں غرائی۔ ”یہ کوئی بچوں کا کھیل نہیں جو ہم یہاں مل کر کھیل رہے ہیں۔ مجھے صرف تمہاری ضرورت ہے، البس! تمہارے دوستوں کی بالکل نہیں..... جو کوئی راہ میں آئے گا، اس کا انعام بھی ہو گا۔“

البس اور اس کا رپیس دہشت بھری نظر وہ سے کریگ کے مردہ جسم کو دیکھ رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ڈلفی نے جھٹ کٹ وار مارا تھا اور اس کا مطلب صاف تھا کہ کریگ مر چکا تھا۔ ان کا دماغ بالکل سن ہو گیا تھا۔

”مجھے یہ جاننے میں کافی طویل عرصہ لگا کہ تمہاری صحیح کمزوری کیا ہے، ابس پوٹر! مجھے لگا کہ یہ فخر کی بات ہے۔ پہلے میں نے یہ سوچا کہ مجھے تمہارے مشہور باپ کو اپنے قبضہ میں لینا ہو گا تبھی مجھ پر منکشف ہوا اور یہ حیرت انگیز بھی ہے کہ تمہاری کمزوری بالکل وہی ہے جو تمہارے باپ کی رہی تھی۔ ہاں! دوستی..... لہذا اب تم بالکل ویسا ہی کرو جیسا کہ میں تمہیں حکم دے رہی ہوں دوسرے الفاظ میں تم اسکا پیئس کو بھی مرا ہوا پاؤ گے بالکل اسی طرح جیسے وہ فالتو میں مارا گیا۔“ ڈلنی نے کریگ کے مردہ جسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس نے ان دونوں پر ایک بار پھر سفا کا نہ زگاہ ڈالی۔

”والدی مورٹ یقیناً واپس آئے گا اور اوغری اس کے پہلو میں بیٹھے گی۔ بالکل ویسے ہی جیسا کہ پیش گوئی میں کہا گیا ہے..... جب فالتو، فالتوں سے ہٹا لئے جائیں گے، تب وقت کا دھارا مڑ جائے گا۔ جب ان دیکھے پچھے اپنے باپوں کو قتل کر دیں گے تو تاریکیوں کا شہنشاہ لوٹ آئے گا..... یہی پیش گوئی میں لکھا ہے۔“

ڈلنی سفا کی کے ساتھ مسکرائی اور اس نے اسکا پیئس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے پاس کھینچ لیا۔

”سیدر ک تو بس ایک فالتو چیز ہے، جسے ہٹانا ہو گا.....!“

اس نے ابس کا بازو سخنی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

”اور لبس..... وہ ان دیکھا بچہ ہے جو اپنے باپ کو قتل کرے گا اور ایک نئی تاریخ رقم کرے گا، جس سے تاریکیوں کا شہنشاہ ہمیشہ کیلئے واپس لوٹ آئے گا.....!“

اس نے کایا پٹ کی سوئیوں کو گھما یا اور اس کی ناب کھینچ دی اور ان دونوں کے بازوں کو سخنی سے اپنے ساتھ لگالیا پھر..... وقت جیسے رُک سا گیا۔ ایک دھماکے کی سی آواز سنائی دی۔ روشنی کا زور دار جھما کا ہوا اور وقت واپس لوٹنے لگا۔ ارڈگر کا منظر بد لئے گا۔ وہ ماضی میں جا رہے تھے، ایک بار پھر..... پہلے وقت کی رفتار ہی رہی اور پھر تیز تر ہوتی چلی گئی۔ ان کے پیروز میں سے اوپر اٹھے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ سٹیڈیم میں کئی قسم کے منظر دکھائی دیتے رہے۔

منظر 20

سے فریقی ٹورنامنٹ، بھول بھلیاں، 1995ء

وقت یکدم ٹھہر گیا اور ان تینوں کو اپنے پیروں کے نیچے میں کا احساس ہوا۔ وہ رات کی تاریکی میں کھڑے تھے۔ کیوڈج کا کھلا میدان بالکل بدل چکا تھا۔ وہاں اوپھی اوپھی سیاہ باڑھ جیسی دیواریں دکھائی دے رہی تھیں جن کے درمیان تنگ راہداری جیسا راستہ تھا۔ ایک جیسا جو کچھ فاصلے پر مڑ جاتا تھا۔ ڈلفی نے ادھراً دھردیکھا۔ وہ بھول بھلیوں کے ایک کنارے پر موجود تھے، ڈلفی نے فوراً ان دونوں کو اپنی اوٹ میں کر لیا۔ سامنے ایک بلند سٹیڈیم دکھائی دے رہا تھا جہاں تماشا ٹیکس کی بڑی تعداد شور و غل مچا رہی تھی۔ ڈلفی نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں سرجھکائے اس کے تعاقب میں چل پڑے۔ ان کا بالائی دھڑا بھی تک چمکدار رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ وہ سب کی نظر وہ سچ کر خاموشی میں طلباء کے ہجوم میں داخل ہو گئے۔

”خواتین و حضرات..... لڑکو اور لڑکیو!“ لوڈو بیگ مین کی بلند آواز سنائی دی۔ میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں، جادوئی دُنیا کا مشہور و معروف اور اکلوتا منفرد مقابلہ..... سے فریقی ٹورنامنٹ!“

ہر طرف شور و غل بچ گیا اور ایسا لگا جیسے آسمان پھٹ جائے گا۔ ڈلفی تیزی سے باہمیں طرف مڑی اور بھول بھلیوں کے نزدیک جانے کی کوشش کرنے لگی۔ اسکا پیس اور البس خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے رہے۔

”اگر آپ ہو گورٹس کی طرف سے ہیں تو اپنے چمپین کا حوصلہ بڑھائیے۔“ لوڈو بیگ مین کی آواز گونجی اور ساتھی تالیوں، سیٹیوں اور نعروں کا کان پھاڑ شور ہونے لگا۔

”اگر آپ ڈرم سڑاگنگ کے چمپین کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو پوری آزادی ہے۔“ لوڈو بیگ مین نے چہکتے ہوئے کہا۔ ویسا ہی شور گونجا جیسا پہلے گونجا تھا۔

”واہ.....اگر آپ بیاؤ کس بیٹن کی طرف سے ہیں تو اپنی موجودگی کا احساس دلا یئے۔“ لوڈو بیگ مین نے بلند آواز میں کہا۔ ضرورت سے زیادہ ہی شور سنائی دیا۔ اسی لمحے ڈلفی ان دونوں بڑکوں کے ساتھ بھول بھلیوں کے دہانے کے پاس پہنچ گئی تھی۔

”شاندار..... بالآخر فرانسیسیوں نے رنگ جما ہی دیا۔ پہلی بار احساس ہو رہا ہے کہ وہ بھی یہاں موجود ہیں۔ تو خواتین و حضرات! میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں..... سہ فریقی ٹورنا منٹ کا فیصلہ کن فائنل..... ایک پراسرار بھول بھلیاں..... جس کی گہرا سیوں اور تاریکیوں میں لاعداد خطرات پوشیدہ ہیں، ایک ایسی بھول بھلیاں..... جسے آپ زندہ بھی کہہ سکتے ہیں، جو خود کو بدلنے کا فن جانتی ہیں.....“
اسی لمحے کلر کیرم سٹچ کو عبور کر کے بھول بھلیوں کے سامنے پہنچ گیا۔

”بھلا کوئی اس ڈراؤنے خواب میں کیوں اترے گا؟“ لوڈو بیگ مین کی ڈرامائی آواز سنائی دی۔ ” وجہ صاف ہے، اس بھول بھلیوں میں ہم نے چھپایا ہے ایک انعامی کپ یہ کوئی عام کپ نہیں ہے بلکہ یہ تو..... سہ فریقی ٹورنا منٹ کی جیت کا سنہرہ اعزاز ہے..... دیکھتے ہیں کہ یہ اعزاز کس کے حصے میں آتا ہے؟“

”وہ کہاں ہے؟..... سیڈر ک ڈیگوری کہاں ہے؟“ ڈلفی نے سخت لمحے میں پوچھا۔
اسی لمحے ایک باڑھ نے لپک کرالبس کو اسکارپیئس سے جدا کر دیا۔

” تو کیا یہ باڑھ بھی ہمیں مارنا چاہتی ہے؟ یہ تو براشا ندار ہے.....“ اسکارپیئس نے کہا۔

” منه بند کر کے چلتے رہو ورنہ نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔“ ڈلفی نے غرادر کہا۔

” یہ درست ہے کہ خطرات زیادہ ہیں مگر اس کا انعام تو اس سے بھی کہیں بڑا اور واضح ہے۔ ان پر خطر را ہوں پر کن کن مصیبتوں کا سامنا رہے گا؟ کون آخری منزل تک پہنچنے سے پہلے ڈھیر ہو جائے گا؟ ہمارے قیاس میں ان چمپیٹن میں سے کون فائز بنے گا؟ ان سب باتوں کا جواب تو وقت ہی دے گا..... خواتین و حضرات صرف وقت ہمیں بتائے گا!“
لوڈو بیگ مین کہہ رہا تھا۔

ڈلفی تیزی سے بھول بھلیوں میں دندناتی ہوئی چلی جا رہی تھی اور اپنے پیچھے ان دونوں کو بھی کھینچتی ہوئی لے جا رہی تھی۔ راستہ تنگ تھا۔ وہ سب ایک ساتھ مل کر آگے نہیں بڑھ سکتے تھے، اس لئے ایک موقع ایسا بھی آیا کہ اسکارپیئس اور

لبس اس سے تھوڑا اپنچھے رہ گئے۔

”لبس ہمیں کچھ کرنا ہوگا؟“ اسکارپیس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”میں جانتا ہوں مگر کیا کریں؟“ لبس نے کہا۔ ”اس نے تو ہماری چھڑیاں ہی توڑ ڈالی ہیں، دوسرا ہم بندھے ہوئے ہیں۔ ایسے میں تو ہم اب کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ساتھ ہی اس نے دھمکی بھی دی ہے کہ وہ تمہیں مار ڈالے گی۔“

”میں مرنے کیلئے خوشی خوشی تیار ہوں اگر اس سے والدی مورٹ کی واپسی کا امکان ہمیشہ کیلئے مت جائے۔“

اسکارپیس نے جلدی سے کہا۔

”کیا تم پا گل ہو گئے ہو؟“ لبس ہکابکا ہو کر بولا۔

”ویسے یہ بات تو یقینی ہے کہ تمہیں رو نے دھونے کا زیادہ موقع نہیں ملے گا، کیونکہ وہ مجھے مارنے کے بعد فوراً تمہیں بھی مار ڈالے گی۔“ اسکارپیس نے مسکرا کر کہا۔

”تم تو جانتے ہی ہو!“ لبس نے بے تابی سے کہا۔ ”کایاپٹ میں ایک خامی ہے کہ وہ ہمیں صرف پانچ منٹ کا، ہی وقت دیتا ہے۔ ہمیں کچھ ایسا کرنا ہوگا کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے.....“

”نہیں خالی اس سے کام نہیں چلے گا؟“ اسکارپیس نے جلدی سے کہا۔

اسی لمحے ایک شاخ نے لپک کر ان پر حملہ کرنا چاہا مگر ڈلفی زیادہ پھر تیلی نکلی۔ اس نے ان دونوں کا کھینچ کر اس کی زد سے بچالیا اور وہ ایک بار پھر ڈلفی کے حصار میں آگئے تھے۔ ان کی بات ادھوری ہی رہ گئی تھی۔

”تواب وقت آگیا ہے کہ میں آپ کو اپنے چمپیں کے سکونبرز بتا دوں۔ پہلے نمبر پر مسٹر ڈیگوری اور مسٹر ہیری پوٹر ہیں..... دوسرے نمبر پر وکٹر کیرم اور..... تیسرے نمبر پر مس فلیورڈ یلا کور ہیں.....!“ لوڈ و بیگ مین کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

اسی لمحے اچانک ایک موڑ پر لبس اور اسکارپیس کا داؤ لگ گیا اور وہ ڈلفی سے بازو چھڑا کر ایک راہداری میں بھاگنے لگے۔ ڈلفی ان کی نظرؤں سے او جھل ہو گئی تھی۔

”وہ کہاں گئی؟“ لبس نے پچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس کی پرواہ مت کرو؟ اب ہمیں کون سے راستے پر جانا چاہئے؟“ اسکارپیس نے ایک موڑ پر رُک کر ادھر ادھر

دیکھتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ڈلفی دوبارہ کسی مصیبت کی طرح نازل ہو گئی۔ وہ ہوا میں اڑ رہی تھی، وہ بھی بغیر بہاری ڈنڈے کے..... یہ منظر دیکھ کرو وہ دونوں ٹھنک گئے۔ ڈلفی نے ان دونوں کو دھکا دے کر بیدردی سے زمین پر گرا دیا۔

”تم حقیر کیڑے مکوڑے..... ایسا سمجھتے ہو کہ مجھ سے بچ نکلو گے!“ وہ غراتی ہوئی بولی۔

”تم اُڑ کیسے رہی تھی..... وہ بھی بغیر بہاری ڈنڈے پر بیٹھے.....“ ایس ابھی تک حیرت میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

”بہاری ڈنڈے.....“ ڈلفی استہزا سیہ انداز میں ہنسی۔ ”وہ غیر ضروری اور گھٹیا لکڑی کے ڈنڈے..... مجھے کبھی پسند نہیں رہے۔ تین منٹ گزر چکے ہیں اور ہمارے پاس صرف دو منٹ باقی بچے ہیں..... چلواب جلدی کرو جیسا میں کہہ رہی ہوں۔“

”نہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔“ اسکا رپیئس نے کہا۔

”تمہارا خیال ہے کہ تم مجھ سے مقابلہ کر سکتے ہو؟“ ڈلفی نے سفا کی سے کہا۔

”نہیں لیکن ہم اپنا دفاع ضرور کر سکتے ہیں چاہے ایسا کرنے میں ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔“ اسکا رپیئس نے مضبوط لمحے میں کہا۔

”پیش گوئی پوری ہو کر رہے گی اور ہم اسے پورا کر کے ہی رہیں گے۔“ ڈلفی غرائی۔

”پیش گوئی غلط بھی ہو سکتی ہے۔“ اسکا رپیئس نے جواب دیا۔

”تم غلطی پر ہونا داں بچو! پیش گوئی ہی درحقیقت مستقبل ہوتی ہے۔“ ڈلفی نے طنزیہ کہا۔

”لیکن اگر پیش گوئی ہی مستقبل کا معاملہ طے کرتی ہے تو پھر ہمیں اس میں دخل اندازی کرنے کی نوبت کیوں پیش آ رہی ہے؟ تمہارا برتاؤ، تمہارے الفاظ کی مخالفت کر رہا ہے..... تم ہمیں ساتھ گھسیٹی ہوئی ان بھول بھیلوں میں صرف اسی لئے لائی ہو کہ ماضی کو بدلا جائے، تمہیں یقین ہے کہ ماضی کو ہی بدل کر ہی تمہاری پیش گوئی پوری ہو سکتی ہے ورنہ نہیں..... یہ ثابت ہو گیا کہ پیش گوئی مستقبل طے نہیں کرتی ہے بلکہ یہ غلط بھی ہو سکتی ہیں.....“

”تمہاری زبان کچھ ضرورت سے زیادہ ہی چلتی ہے، لڑکے!..... انگور یسم.....!“ ڈلفی غصے سے تملماً اور

اسکارپیئس ایک بار درد کی شدت سے چینخنے لگا۔

”اسکارپیئس.....،“ لبس تڑپ کر چینا۔

”تمہیں امتحان سے گزرنے کا شوق تھا لبس! یہی وہ امتحان ہے، ہمیں اب اس میں سے کسی نہ کسی طرح کامیاب ہونا ہوگا.....،“ اسکارپیئس درد کی شدت سے کراہتا ہوا بولا۔

لبس نے اسکارپیئس کی طرف دیکھا اور پھر اسے سمجھ میں آگیا کہ ان باتوں کا کیا مطلب تھا؟ اس نے اثبات میں سر ہلاایا۔

”تیب تو تمہیں مرننا ہوگا.....،“ ڈلفی نے سفا کی سے کہا۔

”بالکل! جیسا تم چاہتی ہو، ہم بالکل ویسا ہی کریں گے۔ رضامندی اور خوشی کے ساتھ..... کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس سے تم رُک جاؤ گی۔“ لبس نے پورے اعتماد اور طاقت کے ساتھ کہا۔

ڈلفی اسی لمحے ہوا میں بلند ہو گئی اور اس نے اپنی چھڑی ان کی طرف تان لی۔

”اب ہمارے پاس ان سب باتوں کیلئے وقت نہیں ہے..... اینگو.....،“ وہ اپنا جادوئی کلمہ پورانہ کر پائی۔

”دنہستم.....،“ کسی کی گونج دار آواز سنائی دی۔ ڈلفی کی چھڑی ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اڑنے لگی۔ یہ دیکھ کر اسکارپیئس کا چہرہ تعجب سے کھل اٹھا۔

”بندھو اتم.....،“ آواز دوبارہ گنجی اور ڈلفی کا پورا جسم رسیوں سے بندھ گیا۔ لبس اور اسکارپیئس نے جمran و پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ نادیدہ آواز کو تلاش کر رہے تھے۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا، وہاں انہیں خوب رو، وجہیہ اور شاندار نو عمر نوجوان دکھائی دیا۔ وہ اسے پہچان نہیں پائے تھے، وہ سیڈرک ڈیگوری ہی تھا۔

”قریب مت آنا.....،“ سیڈرک گرجتا ہوا بولا۔

”لیکن تم تو.....،“ اسکارپیئس نے کہا۔

”ہاں! میں سیڈرک ڈیگوری ہوں۔ میں نے کسی کے چینخنے کی آواز سنی تھی یہاں چلا آیا۔ اپنی شناخت بتاؤ جلدی..... کیا مجھے تم سے مقابلہ کرنا ہے؟“
لبس کی آنکھیں گھوم سی گئیں۔

”سیدرک.....، لبس کی آنکھوں میں ابھی تک تعجب پھیلا ہوا تھا۔

”اوہ تم نے ہمیں بچالیا.....، اسکارپینس نے جلدی سے کہا۔

”کیا تم بھی ان بھول بھیلوں کا ہدف ہو؟ کسی قسم کی رکاوٹ ہو؟ جلدی بولو..... کیا مجھے تمہیں شکست دینا ہوگی؟“

سیدرک نے تیزی سے سانس لیتے ہوئے کہا۔

کچھ لمبے کیلئے خاموشی چھائی۔

”نہیں..... تمہیں ہمیں اس چڑیل سے آزاد کروانا تھا اور یہی ہدف تھا،“ اسکارپینس نے جلدی سے بات بناتے

ہوئے کہا۔

سیدرک خاموشی سے کھڑا ان دونوں کی طرف دیکھتا رہا۔ وہ گومکی کا شکار تھا کہ کہیں یہ کوئی فریب نہ ہو۔ پھر اس نے اپنی چھڑی ان کی طرف لہرائی۔

”خلاصتم.....،“

دونوں کے بدن سے بندھی ہوئی جادوئی رسیاں غائب ہو گئی اور وہ آزاد ہو گئے۔

”کیا اب میں آگے جاسکتا ہوں؟ بھول بھیلوں کے اختتام کی طرف.....،“ سیدرک نے جھکتے ہوئے پوچھا۔

ان دونوں نے سیدرک کی طرف دیکھا، اس کی خوبصورتی اور جوانی دیکھ کر ان کا دل بھر آیا تھا کیونکہ جانتے تھے کہ آگے کیا ہونے والا تھا؟

”مجھے اندر یشہ ہے مگر تمہیں ان بھول بھیلوں کو طے کرنا ہی ہوگا۔“ لبس نے کہا۔

”تو پھر میں جاؤں.....،“ سیدرک نے دوہرایا۔

انہوں نے سر ہلا کیا۔ سیدرک پھرتی سے ان کے قریب سے گزر کر آگے کی طرف دوڑا۔ لبس بس اسے دیکھتا رہا

گیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس سے کچھ کہے مگر اس سے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ اسے کیا کہے؟

”سیدرک.....،“ لبس نے لاشعوری طور پر آواز لگائی۔

سیدرک دوڑتا ہوا رُک گیا اور مڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

”تمہارا بابا پت میں سے بے حد محبت کرتا ہے.....،“ لبس کے منہ سے نکلا۔

”کیا مطلب؟“ سیدر ک نے جیرائی سے پوچھا۔

ان دونوں کے عقب میں ڈلفی کا بندھا ہوا بدن گھست کراپنی چھڑی کی طرف رینگ رہا تھا، یہ نہایت خطرناک تھا جسے وہ دونوں دیکھنے میں پار ہے تھے۔

”بس مجھے محسوس ہوا کہ تمہیں یہ جاننا چاہئے.....“، لبس نے کہا۔

”ٹھیک ہے..... ام..... ٹھیک ہے، شکریہ!“ سیدر ک نے کہا۔ اس نے لمجھ بھر کیلئے ان دونوں کی طرف دیکھا اور پھر چلا گیا۔ اسی لمجھ ڈلفی نے اپنے چونے سے کایا پلٹ باہر نکالا اور وہ اس کی سویاں گھمانے لگی۔ اسکا رپیس کی نظر اس پر پڑ گئی تو چیخا۔

”لبس.....“

”نہیں ٹھہر و.....“، لبس بھی چیخا۔

”کایا پلٹ کیپکا رہا ہے..... دیکھو وہ کیا کر رہی ہے؟..... وہ ہمیں یہاں چھوڑ کر اکیلا واپس نہیں جا سکتی.....“، اسکا رپیس نے عجلت سے کہا۔

لبس اور اسکا رپیس، دونوں نے دہشت زدہ ہو کر چھلانگ لگائی اور کایا پلٹ کا ایک کنارہ پکڑ لیا۔ اسی لمجھ ایک دھماکے دار آواز سنائی دی اور روشنی کا تیز جھما کا ہوا۔ شور بڑھ گیا اور وقت یکخت ٹھہر گیا۔ منظر بد لئے گئے، ملک ملک کا شور بڑھتا چلا گیا اور وقت گزرنے کی رفتار دھیمے دھیمے اور تیز تر ہوتی چلی گئی۔ پھر سب کچھ ٹھہر سا گیا۔

”لبس.....“

”یہم نے کیا کیا.....؟“، لبس نے جلدی سے پوچھا۔

”اوہ نہیں! ہمیں اسے روکنا ہوگا..... وہ کایا پلٹ کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ کر رہی ہے۔“، اسکا رپیس نے گھبرا کر کہا۔

”مجھے روکو گے؟“ ڈلفی کی آواز سنائی دی۔ ”تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ تم مجھے روک سکتے ہو؟ میں یہ سب کچھ ختم کر دوں گی۔“ تم نے میرا آخری موقع بھی ضائع کر ڈالا کہ میں سیدر ک کو استعمال کر کے اپنی تاریک دُنیا تشکیل دے سکوں۔ شاید تم صحیح کہہ رہے تھے اسکا رپیس کہ پیش گوئیوں کو روکا جا سکتا ہے، ممکن ہے کہ پیش گوئیاں غلط ثابت ہو

سکتی ہوں اور مجھے برملا اعتراف ہے کہ تمہارے ساتھ کی وجہ سے مجھے زحمت ہونے لگی ہے۔ اوہ ہاں! مجھے اب تمہارا مزید استعمال کرنے کی کوششیں ترک کر دینا چاہئیں۔ تم لوگ ناقابل استعمال اور بیکار جانور ہو جو کسی بھی کام کے نہیں۔ میں اپنا قیمتی وقت تم لوگوں پر ہرگز ضائع نہیں کروں گی۔ اب وقت آگیا ہے کہ میں کچھ نیالائجہ عمل بناؤں.....”

اس نے کایاپٹ کو اپنی طرف کھینچا اور زمین پر دے مارا۔ کایاپٹ سینکڑوں ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھر گیا۔ ڈلفی نے ان دونوں کو خود سے دور دھکیلा اور ہوا میں اُڑنے لگی۔ وہ تھقہے لگا رہی تھی، ان کی بے بسی پرنس رہی تھی۔ وہ دونوں اس کے تعاقب میں لپکے مگر زمین پر دوڑنا ہوا میں اُڑنے کی بہ نسبت زیادہ دشوار تھا۔ وہ تیزی سے دور جا رہی تھی اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی آنکھوں سے او جھل ہو گئی۔ وہ دونوں وہاں اکیلے کھڑے رہ گئے۔

”نہیں..... نہیں..... تم ایسا نہیں کر سکتی.....“، لبس نے اس کے عقب میں آواز لگائی۔

سکارپیس تیزی سے واپس آیا اور وہ زمین پر کایاپٹ بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو سمیئنے لگا۔

”کایاپٹ؟..... یہ تو واقعی تباہ ہو گیا ہے؟“، لبس نے حسرت بھری نظر وہ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

”مکمل طور پر..... ہم یہاں پھنس چکے ہیں..... وقت کے حصار میں..... معلوم نہیں یہ کون سا وقت ہے۔ نجانے اس کے دماغ میں اب کون سی نئی منصوبہ بندی پک رہی ہے؟“، اسکارپیس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”ہو گورٹس تو ویسا ہی لگ رہا ہے!“، لبس نے مڑ کر بلند عمارت کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں! ہمیں یہاں کسی کو بھی دکھائی نہیں دینا چاہئے۔ ہمیں یہاں سے فوراً باہر نکلنا ہو گا، اس سے پہلے کہ ہمیں کوئی پکڑ لے.....“، اسکارپیس نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہمیں اسے روکنا چاہئے اسکارپیس!“، لبس نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ ہمیں ایسا کرنا چاہئے مگر کیسے.....؟“، اسکارپیس نے کہا۔

منظر 21

سینٹ اسوالڈ ہوم، ڈلفی کا کمرہ

ہیری، ہر ماں، رون، ڈریکو اور جینی بے چینی سے اس کمرے میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ سینٹ اسوالڈ ہوم میں ڈلفی کے رہائشی کمرے کی تلاشی لینے کیلئے آئے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ ڈلفی کے بارے میں کوئی بھی تفصیل نہیں مل پائی تھی۔ یہ بڑی حیرت انگیز بات تھی۔ ہیری ان سب میں زیادہ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

”میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان پر جرکٹ وار کا استعمال کیا گیا ہوگا۔ اسی لئے وہ سب ویسا ہی کر رہے تھے جیسا وہ چاہتی تھی۔ اس نے مصنوعی تیاردار بننے کی اداکاری کی..... اور تو اور وہ آموس کی جعلی بھتی بھی بن گئی.....“ ہیری نے ادھرا درد دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں نے مکھے کا پورا ریکارڈ چھان مارا مگر اس کے بارے میں کسی بھی قسم کا کوئی اندر ارج نہیں مل پایا۔ ڈلفینی نام کی کوئی جادوگرنی میکھے کے علم میں ہی نہیں..... لگتا ہے، وہ کوئی سایہ ہے۔“ ہر ماں نے کہا۔

”ممکن ہے کہ اس کا نام کچھ اور ہو، ڈلفینی اس نے یہاں ملازمت کیلئے اختیار کیا ہو۔“ رون نے کہا۔

”خصوصیم پوشیدم.....“ عقب میں ڈریکو کی آواز سنائی دی۔

تمام لوگ مٹکر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”کچھ نہیں ہوا..... میں تو بس کوشش کر رہا تھا۔ تم لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہمیں ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ میں تو بس یہی امید کر سکتا ہوں کہ یہ لکڑی کا سادہ سا کمرہ خود ہی ہم پر کچھ منکشf کر دے۔“ ڈریکو نے جلدی سے کہا۔

”اس نے یہاں کوئی نہ کوئی چیز تو چھپائی ہی ہوگی؟ ویسے یہ کافی پراسرار خاموشی سے بھرا ہوا ہے۔“ جینی نے کمرے

کو طارہ نہ لگا ہوں سے ٹوٹ لے ہوئے کہا۔

”اتنے زیادہ لکڑی کے تختے..... ان غیر معمولی تختوں کی موجودگی یہی ظاہر کرتی ہے کہ یہاں واقعی کچھ نہ کچھ چھپا ہوا ہے.....“ رون نے ادھرا دھرد دیکھتے ہوئے کہا۔

”یا پھر پلنگ میں.....“ ڈریکو نے شک بھری نظروں سے بستر کی طرف دیکھا اور بغیر وقت ضائع کئے اس کی طرف پکا۔ وہ پلنگ کا ہر پہلو سے معاشرہ کر رہا تھا۔ جینی دیوار پر لگے ایک لیمپ کی طرف بڑھ گئی۔ ہر کوئی کسی نہ کسی چیز کو ٹھوک کر بجا کر دیکھ رہا۔

”تم میں کیا چھپا ہوا ہے؟“ تم اندر کیا ہے؟“ رون نے لکڑی کے تختوں کی دیوار پر زور دار ہتھوڑے جیسی ضرب لگا کر بولا۔

”مجھے لگتا ہے کہ ہمیں چند پل کیلئے بالکل خاموش ہو کر غور کرنا چاہئے کہ.....“ ہر ماں نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا مگر جینی نے اس کی بات کاٹ دی۔

”وہ لیمپ والی چمنی کے قبضے کھو لو۔ مجھے لگتا ہے کہ وہاں سے ہلاکا سا شور اٹھ رہا ہے جیسے کوئی پھنکا رجیسا سانس لے رہا ہو۔“

سب کے سب اس طرف متوجہ ہو گئے تھے اور خاموشی سے اس آواز کو سننے کی کوشش کر رہے تھے۔

”یہ کیا ہے؟“ ڈریکو نے اچانک پوچھا۔

”یہ..... جہاں تک میرا اندازہ ہے..... یا میں سمجھ پایا ہوں..... وہ مارباشی زبان میں کچھ بول رہا ہے۔“ ہیری نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”اور وہ کیا کہہ رہا ہے، ہیری؟“ ہر ماں نے عجلت میں کہا۔

”میں کیسے بتا سکتا ہوں.....؟ میں مارباشی زبان کو سمجھنے کی اہلیت کھو چکا ہوں، جب سے والڈی مورٹ مر گیا ہے۔“ ہیری نے مایوسی سے کہا۔

”اور اس بار تو تمہارے نشان میں بھی درد نہیں اٹھ رہا ہے نا؟“ ہر ماں نے چونک کر کہا۔
ہیری نے ہر ماں کی طرف مڑ کر دیکھا۔

”ہاں وہ کہہ رہا ہے، خوش آمدید اوغری! میرا خیال ہے کہ جواب دینے سے کچھ نہ کچھ ظاہر ہو جائے گا۔“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”تو تم اسے جواب دو.....“ ڈریکو نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

ہیری نے گھری سانس لی اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے لب پھر پھڑائے اور پھر پھنکار جیسی آواز نکالنے لگا۔ یہ دیکھ کر وہ سب سہم گئے تھے۔ اچانک کمرے کے خدوخال میں تبدیلی رونما ہونے لگی۔ روشنی بجھ گئی اور گھر اندر ہیرا سا چھا گیا۔ دیواروں پر ایک سانپ کا عکس نمایاں ہو گیا۔ ہلکی سی نیلگوں روشنی پھیل گئی۔ ہیری کا دل اچھل کر حلق میں آٹکا۔ یہ بالکل ویسا ہی منظر تھا جیسا اس نے والدی مورٹ کی آنکھوں سے دیکھا تھا جب وہ یکسلے پر تشدید کر رہا تھا۔ اسی طرح کا خوابیدہ نیم تاریک ماحول اور اسی جیسا کمرہ وہ دہشت زدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

”وہ کیا ہے؟“ جینی نے ڈری ہوئی آواز میں پوچھا۔

ایک دیوار پر چمکیلی سیاہی پر کچھ لکھا ہوا ابھر آیا تھا جیسے کوئی رباعی لکھی ہو۔

”جب فالتو، فالتوں سے ہٹا لئے جائیں گے، تب وقت کا دھارا مڑ جائے گا۔ جب ان دیکھے بچے اپنے باپوں کو قتل کر دیں گے تو تاریکیوں کا شہنشاہ لوٹ آئے گا.....“ رون ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا رہا تھا۔

”ایک پیش گوئی ایک نئی پیش گوئی؟“ جینی نے گھبراۓ ہوئے لبجے میں کہا۔

”سیدرک بار بار سیدرک کو بچانے کی کوشش!“ ہر ماں نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ”یعنی سیدرک کی موت فالتو میں ہوئی تھی، ہے نا؟“

”جب وقت کا دھارا مڑ جائے گا یعنی اس کے قبضے میں کا یا پلٹ ہے، ہے نا؟“ رون نے جلدی سے کہا۔ اس کا چہرہ سکرٹ سا گیا۔

”بالکل ایسا ہی ہے“ ہر ماں نے جلدی سے کہا۔

”لیکن اسے البس اور اس کا پیٹس کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت تھی؟“ رون نے کچھ سمجھتے ہوئے کہا۔

”کیونکہ میں اس کا باپ ہوں۔“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ”جس نے اپنے بیٹے کو صحیح طور پر دیکھا نہیں ہے اپنے بیٹے کو صحیح طور پر سمجھا نہیں ہے۔“

”مگر وہ ہے کون؟“ ڈریکو چھتہ ہوا بولا۔ ”ان سب چیزوں سے اس کا کیا تعلق ہے؟“
”مجھے لگتا ہے کہ مجھے اس کا جواب مل چکا ہے.....“ جینی نے آہستگی سے کہا۔ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے
لگے۔ جینی نے سنیک کے بالائی حصے کی طرف اشارہ کیا جہاں دیوار پر بے شمار فقرے لکھے ہوئے تھے، نہایت دہشت
ناک اور دل دہلا دینے والے جملے۔

”میں تاریکیوں کی دُنیا دوبارہ تشکیل دوں گی، میں اپنے باپ کو دوبارہ واپس لاوں گی۔“
”نہیں..... وہ ایسا نہیں کر سکتی.....“ رون ہکلایا۔

”کیسے؟..... یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟“ ہر ماٹنی نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

”والدی مورٹ کی ایک بیٹی بھی تھی.....“ ڈریکو کے منہ بس اتنا ہی نکلا۔ وہ منہ پھاڑے اس جملے کو گھور رہا تھا۔
ہر کوئی دہشت کی لپیٹ میں دکھائی دے رہا تھا۔ جینی کو تو اتنی گھبراہٹ ہوئی کہ اس نے مضبوطی سے ہیری کا ہاتھ
دبوچ لیا۔

”نہیں..... نہیں..... بالکل نہیں..... ایسا کچھ نہیں..... کچھ بھی ہو..... نہیں.....“ ہیری نے ٹوٹے پھوٹے انداز
میں کہا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیلنے لگا۔



چوتھا یکٹ

ہیری پوٹر اور بد بخت بچہ

منظر 1

بڑا جلاسی ہال، محکمہ وزارتِ جادو

محکمہ وزارتِ جادو کی نجی منزل کا بڑا ہال جادوئی دنیا کے معروف اور قابل جادوگروں اور جادوگرنیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جہاں ماضی میں کھلی عدالتیں لگائی جاتی تھیں۔ ہر ماہی ایک اونچے چبوترے پر موجود تھی۔ ہر کوئی چہ مگوئیوں میں مصروف تھا۔ ہال میں شور کی سی گونج اٹھ رہی تھی۔ ہر ماہی نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ گھرے تعب کا شکار ہو گئی کیونکہ لوگ محض ہاتھ کی معمولی اشارے سے ہی بالکل خاموش ہو گئے تھے۔ پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

”شکریہ! مجھے نہایت خوشی ہے کہ میری دعوت پر آپ سب نے یہاں آنے زحمت قبول کی اور ہمارے اس دوسرے اہم عام مگر خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔ مجھے یہاں آپ سے کچھ کہنا ہے..... میری بات سننے کے بعد آپ لوگوں کے ذہنوں میں سوالات کی بوچھاڑ ہو جائے گی..... اور میں واضح کر دوں کہ ان سوالوں کے جواب ضرور دینے جائیں گے..... مگر اس کیلئے میری درخواست ہے کہ آپ میری بات کو مکمل ہونے دیجئے گا.....“

جادوگروں اور جادوگرنیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سرا ثبات میں ہلا�ا۔

”جبیسا کہ آپ سبھی کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہو گوڑس میں ایک مردہ لاش پائی گئی ہے۔ اس طالب علم کا نام کر گیک باوکر جو نیز تھا۔ وہ ایک ہونہار لڑ کا تھا۔ ہمیں مکمل تفتیش کے بعد ابھی تک کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس کی بدولت ہمیں یہ اندازہ لگانے میں آسانی ہو کہ آخر یہ کام کس کا ہو سکتا ہے؟ مگر کل..... سینٹ اسوالڈ ہوم کے ایک کمرے کی باریک میں تفتیش کے بعد ہماری سامنے دو اہم سراغ سامنے آئے ہیں..... ان میں سے پہلا یہ ہے کہ ایک پیش گوئی..... جس میں تاریکیوں کے دور کو واپس لانے کا عندیہ دیا گیا ہے..... دوسرا یہ کہ ہمیں چھت پر ایک لکھی ہوئی تحریر ملی..... ایک اعلان

ملا..... کہ تاریکیوں کے شہنشاہ یعنی والڈی مورٹ کا ایک بچہ تھا.....“

یہ سن کر جادوگروں اور جادوگرنیوں میں کھلبی سی مج گئی اور ہر طرف شور سنائی دینے لگا۔

”ہم آپ کو اپنی تفتیش کی پوری تفصیل بتانے سے قاصر ہیں۔“ ہر ماں نے بلند آواز میں کہا۔ ”کیونکہ ہم ابھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے ہیں اور بستور محکمہ جادو اپنی چھان بین میں مصروف ہے۔ اس ضمن میں سابقہ مرگ خوروں سے بھی سختی سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے..... ہمیں ابھی تک کسی قسم کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا ہے کہ بچہ یا پیش گوئی کی کیا حقیقت ہے؟..... مگر کچھ چیزوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے مجھے اتنا اندازہ ضرور ہے کہ بچہ ہو یا پیش گوئی، ان میں کسی نہ کسی حد تک سچائی ضرور چھپی ہوئی ہے۔ اس بچے کو سب کی نگاہوں سے چھپا کر رکھا گیا تھا۔ جادوئی دُنیا کی پہنچ سے دور، بالکل الگ تھلگ..... اور اب وہ لڑکی.....“

”لڑکی؟..... یعنی بیٹی؟..... والڈی مورٹ کی ایک بیٹی تھی؟“ پروفیسر میک گوناگل کی تینکھی آواز ہال میں گونج اٹھی۔

”جی ہاں!..... میں قبل از وقت بتانا نہیں چاہتی تھی مگر یہ سچ ہے کہ اس کی ایک بیٹی ہے۔“ ہر ماں نے گھر اس انس لیتے ہوئے کہا۔ اسے اپنی غفلت کا احساس ہو گیا تھا۔

”اور کیا وہ اب حراست میں ہے؟“ پروفیسر میک گوناگل نے پوچھا۔

”پروفیسر! اس نے پہلے ہی کہا تھا کہ اسے بات مکمل کرنے دی جائے؟“ ہیری نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

”تمہارا شکر یہ ہیری!..... ٹھیک ہے!..... پروفیسر کے سوال کا جواب ہے نہیں، اور یہی ہمارے لئے سیگنی کی بات ہے۔“ ہر ماں نے فوراً کہا۔ ”مجھے اندازہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ ہم اسے حراست میں لے سکیں یا پھر اسے کسی بھی نوعیت کا جرم کرنے سے روک سکیں کیونکہ وہ محکمے کی پہنچ سے باہر ہے۔“

”کیا ہم اسے ڈھونڈ بھی نہیں سکتے؟“ پروفیسر میک گوناگل نہ رہ پائیں اور بول پڑیں۔

”ہمارے پاس یقین کرنے کی معقول وجہ ہے..... کیونکہ اس نے خود کو چھپا رکھا ہے..... وقت کے حصار میں.....“ ہر ماں نے آہستگی سے کہا۔

”اتی ساری غیر قانونی حرکات ہونے کے بعد بھی..... تم نے کایا پلٹ کو ابھی تک سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔“ پروفیسر

میک گوناگل نے غصیلے لبھ میں کہا۔

”پروفیسر! میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ.....“، ہر ماں نی نے جلدی سے کچھ کہنا چاہا۔

”تمہیں شرم آنا چاہئے، ہر ماں نی گریجنر.....“، پروفیسر میک گوناگل نے تلنخی سے کہا۔

ہر ماں نی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور بھڑک سی گئی۔

”اوہ نہیں پروفیسر!“، ہیری نے فوراً تیج میں مداخلت ضروری سمجھی۔ ”آپ اس کے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں، وہ اس ناراضگی کی مجرم نہیں ہے۔ آپ کو ناراض ہونے کا پورا حق ہے۔ آپ سب ایسا کر سکتے ہیں لیکن اس تمام معاملے میں ہر ماں نی گریجنر کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ہمیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو پایا کہ اس جادوگرنی کو کایا پلٹ کہاں سے ملا؟..... اس امکان کو بھی رنہیں کیا جا سکتا ہے کہ اس نے عیاری سے کایا پلٹ میرے بیٹے سے ہتھیا لیا ہو.....“

”ممکن ہے کہ ہمارے بیٹے نے خود اسے دے دیا ہو یا پھر اس نے موقع پا کر اسے اس سے چڑالیا ہو۔“، جینی نے تیز آواز میں کہا۔ وہ ابھی بھال میں داخل ہوئی تھی۔ وہ چلتی ہوئی ہیری کے پاس پہنچی اور اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

”تمہارا یوں کھلے عام اعتراض کر لینا بڑی جرأتمندی کی بات ہے مگر اس سے تمہاری غفلت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔“، پروفیسر میک گوناگل نے روکھے لبھ میں کہا۔

”اگر یہ غفلت ہی ہے تو میں بھی برابر کا حصہ ٹھہرتا ہوں۔“، ڈریکو نے کہا اور زینے طے کرتا ہوا جینی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ یہ منظر بڑا عجیب تھا کیونکہ ڈریکو ہمیشہ ہیری اور جینی کی مخالفت ہی کرتا ہوا دیکھا گیا تھا۔ یہ انہوں اتحاد دیکھ کر کئی جادوگروں اور جادوگرنیوں کے منہ سے آہ نکل گئی۔ ڈریکو نے مزید کہا۔ ”ہیری اور ہر ماں نی کوئی غلط کام نہیں کیا مگر یہ تیج ہے کہ وہ ہمیں تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ایسا کرنا ان کی غلطی ٹھہرتی ہے تو پھر میں بھی اسی میں شامل ہوں۔“

اسی لمحے کی کمی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ہر ماں نے جھک کر اس طرف دیکھا۔ وہاں رون تھا جو ہاں کے تیج میں چل رہا تھا۔

”میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں“، رون نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میں چونکہ ان سب معاملات کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا ہوں، اس لئے ان میں سے کسی بھی معاملے کی ذمہ داری نہیں لیتا ہوں۔ مجھے پورا یقین

ہے کہ میرے بچوں کا ان چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے..... لیکن اگر یہ سب یہاں اوپر ایک ساتھ کھڑے ہیں تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہوں.....“

”ہم میں سے کوئی بھی یہ بات نہیں جانتا ہے کہ وہ سب کہاں ہیں؟..... وہ سب ایک ساتھ ہیں یا پھر الگ الگ..... مگر مجھے اپنے بچوں پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ ایسا ضرور کر رہے ہوں گے جس سے اس کے عزائم کو روکا جا سکتا ہو۔“ جینی نے بلند آواز میں کہا۔

”آپ لوگ ایسا مت سوچئے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے ہیں۔ ہم دیوال کے پاس بھی جا چکے ہیں، عفریتوں کی وادی میں چھان بین کی گئی ہے۔ ہر جگہ اور ہر مکنہ مخلوق کے پاس ان کی تلاش جاری ہے۔ ایرورز کا دستہ پوری جانشنازی سے دن رات کام کر رہا ہے۔ ان لوگوں تک بھی رسائی کی گئی ہے جن کے پاس خفیہ معلومات مل سکتی ہیں۔ جن لوگوں کی سرگرمیاں مشکوک پائی گئی ہیں، ان کا تعاقب کیا جا رہا ہے، انہیں کڑی غرائب لے لیا گیا ہے۔ تمام ممالک میں تلاش کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے۔“ ہر ماہی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مگر ہمارے پاس صرف ایک ہی سچائی ہے جسے ہم قطعی طور پر رہنہیں کر سکتے ہیں۔“ ہیری نے کہا۔ ”ہمارے ماضی کے کسی گوشے میں ایک ایسی جادوگرنی موجود ہے جو ازر نو ایک نیا مستقبل لکھنے کی کوشش کر رہی ہے، آج تک ہم جتنا جانتے ہیں، وہ بس یہی ہے..... ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم سوائے انتظار کے اور کچھ کر پائیں..... ہمیں ان لمحات کا انتظار کرنا ہو گا کہ وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوتی ہے یا پھر ناکام.....“

”اگر وہ اپنے ارادوں میں واقعی کامیاب ہو گئی تو.....؟“ پروفیسر میک گوناگل نے پوچھا۔

”تب تو..... صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ..... اس ہال میں موجود لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہلاک ہو چکی ہو گی..... ہم میں کئی ایسے ہوں گے جو اپنا وجود ہی کھو بیٹھیں اور کبھی پیدا ہی نہ ہوں اور والدی مورث کی حکمرانی دوبارہ قائم ہو جائے.....“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

منظر 2

آڈیوریلوے اسٹیشن، اسکاٹ لینڈ، 1981ء

البس اور اسکارپیئس دونوں ایک پرانے اور بحال ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے، جہاں لوگوں کا کوئی خاص ہجوم نہیں تھا۔ انہیں ابھی تک کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں اور کس دور میں ہیں۔ وہ بے حد سہمے ہوئے تھے کیونکہ وہ بالکل نہتے تھے۔ ایک عام سے مالکوں طرح۔

”ہم میں سے کسی کو توبات کرنا ہی چاہئے۔ کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا.....؟“، البس نے منہ بنا کر اسکارپیئس سے کہا۔
 ”اوہ! اسٹیشن ماسٹر! آپ کیسے ہیں؟..... مسٹر مالکو! ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا آپ نے یہاں سے کسی جادوگرنی کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کہاں گئی ہو گئی؟ اور یہ بتائیے کہ یہ بھلا کون سا سال چل رہا ہے؟ ہم تو بس ہو گورٹس سے بھاگ کر یہاں آئے ہیں کیونکہ ہم بہت زیادہ ڈر گئے تھے..... گھبرا گئے تھے کہ ہم نے چیزوں کو بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے، لیکن اب سب کچھ ٹھیک ہے، ہے نا؟“ اسکارپیئس نے چھکتے ہوئے کہا۔

”کیا تم جانتے ہو کہ مجھے اس وقت کیا فکر ہو رہی ہے کہ ان سب چیزوں کی خرابی کیلئے ڈیڈ مجھے ہی الزام دے رہے ہوں گے کہ میں نے جان بوجھ کر یہ سب کیا ہے؟“، البس نے اسکارپیئس کے شوخی بھرے مذاق کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”البس کیا واقعی؟“، اسکارپیئس نے حیرانگی سے کہا۔ ”میرا مطلب ہے کہ کیا سچ چج؟ تمہیں یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ تمہارے ڈیڈ اس بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے؟ ہم بری طرح پھنس گئے ہیں..... ان دیکھے وقت میں گم ہو چکے ہیں..... ممکن ہے کہ ہمیشہ کیلئے..... اور تم ایسے میں کس چیز کی فکر کر رہے ہو؟ اپنے ڈیڈ کی ناراضگی کی..... سچ ہے کہ میں تم دونوں باپ بیٹوں کو کبھی نہیں سمجھ پاؤں گا۔“

”سمجنے کیلئے بے شمار چیزیں ہیں مگر ڈیڈ کو سمجھنا واقعی بہت پیچیدہ ہے۔“، البس نے کہا۔

”اور تمہیں نہیں؟“ اسکارپیس نے نہس کر کہا۔ ”سوال یہ نہیں کہ لڑکیوں کے معاملے میں تمہارا ذوق کیسا ہے؟ مگر تمہیں کوئی پسند بھی آئی تو وہ کیسی نکلی؟..... دیکھو تو ذرا!“، لبس فوراً سمجھ گیا کہ اس کا اشارہ کس کی طرف تھا؟ ”میں اسے واقعی پسند کرنے لگا تھا مگر جب اس نے سفا کی سے کریگ کو مارڈا لاتو مجھے اس سے نفرت ہو گئی۔“ لبس نے فوراً جواب دیا۔

”چلو اس قصہ کو بھول جاؤ.....“ اسکارپیس نے کہا۔ ”اب اس طرف توجہ مرکز کرو کہ ہمارے پاس چھڑیاں نہیں ہیں..... نہ ہی بہاری ڈنڈے..... نہ ہی کوئی ایسا ذریعہ جس کے ذریعے میں وقت میں سفر کر سکیں۔ ان سب چیزوں کی عدم موجودگی میں ہمارے پاس اگر کچھ باقی ہے، تو وہ ہماری عقل..... اور ہمیں اپنی اسی عقل سے ہی کام لینا ہو گا..... ہمیں اچھے انداز میں سوچنا ہو گا کہ ہم اسے اس کے عزم سے کیسے باز رکھ سکتے ہیں۔“

اسی لمحے اسٹیشن ماسٹر چلتا ہوا قریب آگیا اور نامانوس زبان میں کچھ بتانے لگا۔

”اوہ معاف کیجئے..... ہم آپ کی زبان سمجھ نہیں پار ہے ہیں۔“ اسکارپیس نے کہا۔

”اگر تم لوگ اونا تھوڑا یو لوڈ ٹرین کا انتظار تو تمہیں جان لینا وہ تاخیر سے لڑکو..... ٹرین ورکس اونا تھوڑا لین ہے۔ یہ اونا تھوڑا کا وقت چلا گیا ہے.....“ اسٹیشن ماسٹر نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں انہیں بتانے کی کوشش کی۔ اس کے لمحے میں اسکاٹ لینڈ کی زبان کا انداز زیادہ پھیلا ہوا تھا جس کی وجہ سے واقعی ان دونوں کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔

اسٹیشن ماسٹر نے ان کی طرف غور سے دیکھا اور اسے محسوس ہو گیا تھا کہ لڑکے اس کی بات کو سمجھ نہیں پار ہے ہیں۔ اس کی بھنوئیں سکڑ گئیں اور اس نے اپنے ہاتھ میں کپڑے ہوئے کلپ بورڈ کو ان کے سامنے کر دیا اور ایک سطر کی طرف اشارہ کرنے لگا اور ساتھ بولا۔ ”دیرے سے.....“

کلپ بورڈ پر ایک ریل گاڑی کا نام لکھا ہوا تھا اور اس کے آگے وقت کا اندر ارج تھا۔ لبس نے اس کے ہاتھوں سے کلپ بورڈ لے لیا اور اسے پڑھنے لگا۔ اسکا لش زبان کی تحریر تو اسے زیادہ سمجھ میں نہیں آپنی مگر جو کچھ انگریزی میں لکھا تھا، وہ اس کیلئے کافی تھا۔ اس کے چہرے کے ناثرات بدلنے لگے اور اس نے اسکارپیس کو اپنی طرف متوجہ کیا جو تجب بھری نظروں سے اسٹیشن ماسٹر کو گھور رہا تھا۔

”مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ کہاں گئی ہے؟“ لبس نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”تمہیں معاملہ سمجھ میں آگیا.....؟“، اسکارپیس نے پوچھا۔

”ہاں! ٹائم ٹیبل پر لکھی ہوئی تاریخ کو ذرا دیکھو!“، ابس نے سنجیدگی سے کہا۔

اسکارپیس ٹائم ٹیبل پر جھک گیا اور پڑھنے لگا۔

”30 اکتوبر 1981ء۔ ہیلووئین دن سے ٹھیک ایک دن پہلے کی تاریخ۔ اتنا لیس سال پیچھے مگر..... وہ یہاں کیا کر رہی ہے؟..... اوہ میں سمجھا.....“، اسکارپیس نے ما تھا ٹھوٹکتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ متغیر ہو گیا تھا کیونکہ اسے حقیقت کا ادراک ہو چکا تھا۔

”میرے دادا دادی کی موت کا دن..... جب ان پر حملہ ہوا تھا، میرے ڈیڈنخے بچ تھے۔ بالکل وہ لمحہ جب والدی مورٹ کا وار پلٹ کرائی کو جا لگا تھا..... وہ اپنی پیش گوئی کو بد لئے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی ہے..... بلکہ وہ تو اس سے بھی بڑی پیش گوئی کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔“، ابس نے پوری سنجیدگی سے کہا۔

”اس سے بڑی پیش گوئی؟“، اسکارپیس نے حیرانگی سے پوچھا۔

”وہی..... تاریکیوں کے شہنشاہ کو شکست سے دوچار کرنے کی غیر معمولی قوتوں بھرا شخص آنے والا ہے.....“، ابس نے کہا۔

سکارپیس نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔ ”وہ ان لوگوں کے گھر پیدا ہو گا جنہوں نے تین بار تاریکیوں کے شہنشاہ سے مقابلہ کیا ہوگا۔ جب ساتوں مہینہ ختم ہو گا تو وہ تب پیدا ہو گا.....“

سکارپیس کا چہرہ ہر لفظ کی ادائیگی کے ساتھ سیاہ پڑتا جا رہا تھا۔

”یہ سراسر میری ہی غلطی تھی!“، اسکارپیس نے اچانک رُک کر کہا۔ ”میں نے ہی اسے بتایا تھا کہ پیش گویاں غلط بھی ثابت ہو سکتی ہیں..... میں نے ہی اسے احساس دلا�ا کہ پیش گوئی کی تمام منطق ہمیشہ شک و بشے کا شکار رہتی ہے۔“

”ہمارے پاس چوبیس گھنٹے ہیں، والدی مورٹ اپنے جادوئی وار سے اس بچے کو قتل کرنے کی کوشش کرے گا یعنی ہیری پوٹر کو..... ڈلفی پوری کوشش کرے گی کہ وہ اس وار کو ہونے سے روک دے، وہ خود ہیری پوٹر کو اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہے گی۔ ہمیں فوری طور پر گودر ک ہالو پہنچنا ہو گا۔ فوراً..... چوبیس گھنٹوں کے بینے سے پہلے پہلے.....“، ابس نے متفکر لمحے میں کہا۔

منظر 3

گودرک ہالوگاؤں، 1981ء

وہ صاف سترے مکانات سے بھرا ہوا ایک خوبصورت گاؤں تھا جس میں کافی چھل پہل تھی۔ جادوگر اور جادوگرنیاں ادھر ادھر آجاتے تھے۔ ان کے چونے لہارے تھے اور پھر وہ پرشاد مانی چھائی ہوتی تھی۔ گودرک ہالوکی وسطی سڑک پر دوڑ کے ٹھیل رہتے تھے۔ وہ ابس اور اسکارپیئس ہی تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خاص کام نہ ہو، وہ صرف آوارہ گردی کرتے ہوں۔ وہ مختلف عمارتوں کو غور سے دیکھتے اور پھر ٹھیلتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔

”سب کچھ ٹھیک ہے، یہاں ایسی کوئی علامت نہیں دکھائی دے رہی ہے جس سے ہمیں یہ اندازہ لگانے میں آسانی ہو کہ یہاں حملہ ہو سکتا ہے۔“ اسکارپیئس نے آہستگی سے کہا۔

”کیا یہ گودرک ہالوگاؤں ہے؟“ ابس نے بے یقینی سے پوچھا۔

”کیا مطلب؟“ اسکارپیئس نے چونک کر کہا۔ ”تمہارے ڈیڈ تمہیں یہاں کبھی نہیں لائے؟“

”نہیں۔“ ابس نے کہا۔ ”انہوں نے کئی بار کوشش کی مگر میں نے ہمیشہ انہیں منع کر دیا۔“

”خیر! ہمارے پاس اتنا زیادہ وقت نہیں ہے کہ پورے گاؤں کی سیر کریں..... ہمیں اس بات پر توجہ مرکوز کرنا ہو گی اس جنوں پاگل جادوگرنی سے دُنیا کو کیسے بچایا جائے؟ لیکن کیا کیا کیا جائے؟ ہاں! وہ دیکھو سینٹ جیروم کا گرجا گھر.....“ اسکارپیئس نے کہا اور ایک سمت میں انگلی اٹھا کر اشارہ کیا۔ کچھ فاصلے پر ایک پھر وہ سے بچا ہوا گرجا گھر دکھائی دے رہا تھا۔

”واہ..... یہ تو نہایت شاندار ہے۔“ ابس نے خوشی سے کہا۔

”اور شاید وہاں سینٹ جیروم کا قبرستان موجود ہے، اس کے بارے میں مشہور عام ہے کہ یہاں آسی بھوت رہتے

ہیں۔“ اسکارپیس نے کہا اور ایک دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”اور اس چورا ہے میں ہیری اور اس کے ماں باپ کا مجسمہ نصب کیا گیا تھا..... اوہ نہیں! میرا مطلب ہے کہ جلد ہی نصب کیا جائے گا.....“

”کیا مطلب؟ میرے ڈیڈ کا ایک مجسمہ بھی ہے؟“، لبس نے حیرت سے پوچھا۔

”اوہ ابھی بالکل نہیں مگر بعد میں بنادیا جائے گا..... میں اس کی امید کرتا ہوں اور جہاں تک میرا اندازہ ہے، یہ گھر یقیناً بیتھ لیڈا بگ شاٹ کا ہی ہونا چاہئے، وہ بھیں رہتی تھیں یا پھر بھیں رہتی ہیں۔“ اسکارپیس نے بتایا۔

”بیتھ لیڈا بگ شاٹ؟“، لبس نے تعجب سے کہا۔ ”وہی جس نے جادوئی دُنیا کی تاریخ نامی کتاب لکھی ہے؟“

”ہاں ہاں وہی.....“ اسکارپیس نے کہا۔ ”اوہ میرے خدا یا، یہ اسی کا گھر ہے، واہ! تم بھی اب مان لو کہ میری جغرافیائی معلومات کتنی شاندار ہیں؟“

”اسکارپیس بازاً جاؤ.....“، لبس نے آنکھیں دکھا کر کہا۔

”اوہ وہ یہاں ہے.....“ اسکارپیس نے جلدی سے کہا۔

”جیس پوٹر کا گھر جہاں لی اور ہیری پوٹر رہتے ہیں.....“، لبس نے عجیب سی نظروں سے ایک خوبصورت عمارت کی طرف دیکھا، جس کے کھلے دروازے پر ایک نوجوان جوڑا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کے ساتھ ایک شیرخوار بچہ بھی تھا جسے انہوں نے پہیوں والی اوپنجی کرسی پر بٹھا رکھا اور خاتون اسے مسکراتے ہوئے دھکیل رہی تھی۔ وہ لی ایوان پوٹر، ہی تھی۔

لبس کے دل میں محبت کا طوفان ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ وہ اپنی دادی کی طرف تیزی سے بڑھا مگر اسی لمحے اسکارپیس نے اس کے بازو کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

”ہمیں ان کے سامنے نہیں آنا چاہئے لبس!“ اسکارپیس نے سختی سے تنہیہ کی۔ ”اس سے وقت کے دھارے میں گڑ بڑ ہو جائے گی اور پھر سب کچھ بدل جائے گا..... ہم ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے۔ اس وقت بھی نہیں!“

”تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ابھی تک کچھ نہیں کر پائی ہے..... مگر ہم صحیح مقام پر پہنچ چکے ہیں..... اور وہ ابھی تک نہیں پہنچی، ہے نا؟“، لبس نے کہا۔

”تو پھر اب ہم کیا کریں؟..... خود کو اس سے مقابلہ کرنے کیلئے تیار کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ پیاری..... میرا

مطلوب ہے کہ بہت زیادہ درشت ہے!“ اسکا رپپیش نے کہا۔

”ہاں! ہم نے ابھی تک اس بارے میں کچھ سوچا ہی نہیں، ہے نا؟“ البس نے چونکتے ہوئے کہا۔

”مگر اب ہم کیا کریں گے؟ ہم اپنے ڈیڈ کو اس کے خطرناک ارادوں سے کیسے بچائیں گے؟“



منظر 4

شعبہ نفاذِ جادویٰ قانون کا دفتر

ہیری اپنے دفتر میں بیٹھا تھا اور اس کی میز پر فائلوں کے انبار لگا ہوا تھا۔ ویسے تو وہ ان فائلوں کو شاذ و نادر ہی دیکھتا تھا مگر اب وہ کئی دن سے ان کے ایک ایک کاغذ کو نہایت غور سے پڑھ رہا تھا۔ اس کا زیادہ تر وقت اسی کام میں صرف ہو رہا تھا۔ اس کی حالت بھی کچھ اچھی نہیں تھی، نہ تو اسے اپنے کپڑوں کی پرواہ تھی اور نہ ہی بالوں کی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ بیدار ہونے کے بعد منہ ہاتھ دھوئے بغیر ہی کام پر جت گیا ہو۔ وہ جس فائل کو مکمل طور پر دیکھ لیتا، اسے زمین پر پھیک دیتا۔ یہی وجہ تھی کہ زمین پر فائلیں اور کاغذ بکھرے ہوئے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کا دفتر نہایت شاندار تھا۔ اس کی ترکیب میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں تھی مگر اس نے اس کی جو حالت بنارکھی تھی، وہ واقعی افسوس ناک تھی۔

”شام بخیر ہیری.....“، اچانک کمرے میں ایک آواز گنجی۔ ہیری چونک گیا اور اس کی نظریں سیدھی اس خالی فریم پر پڑی جو ایک دیوار پر آؤیزاں تھا۔ مگر وہ اب خالی بالکل نہیں تھا۔ وہاں ڈبل ڈور کھائی دے رہے تھے۔

”اوہ پروفیسر ڈبل ڈور! آپ میرے دفتر میں، یہ میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں۔ ویسے تو مجھے وہاں ہونا چاہئے جہاں کچھ ہونے والا ہو۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

”تم یہ کیا کر رہے ہو، ہیری؟“ ڈبل ڈور نے پر سکون آواز میں پوچھا۔

”کاغذات دیکھ رہا ہوں، یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں نے کسی بھی معمولی چیز کو کہیں نظر انداز تو نہیں کر دیا جو واقعی نہایت اہم ہو۔ مارشانگ دباو ڈال رہا ہے کہ ہم جنگ کو محدود رکھتے ہوئے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ یہ میدان ہمارے اندازوں سے بھی کہیں زیادہ پھیل رہا ہے، میں بھلا اس میں کیا کر سکتا ہوں؟“ ہیری نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر کیلئے خاموشی چھاگئی۔

”آپ کہاں تھے، پروفیسر ڈمبل ڈور؟“ ہیری نے پوچھا۔

”میں اب یہیں ہوں۔“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

”ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم جنگ ہار چکے ہیں یا آپ اس پر متفق ہیں کہ واقعی والدی مورٹ واپس لوٹ رہا ہے؟“ ہیری نے کہا۔

”ایسا ہو سکتا ہے..... یہ ممکن ہے!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔

”جائیئے یہاں سے چلے جائیئے! میں نہیں چاہتا کہ آپ یہاں موجود ہوں۔“ ہیری غصے سے بولا۔ ”مجھے آپ کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ ہمیشہ اس وقت میرا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، جب مجھے حقیقت میں آپ کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے..... میں تین بار اس کا مقابلہ کیا ہے، وہ بھی آپ کی مدد کے بغیر۔ میں ایک بار پھر اسے دیکھ لوں گا..... تھا!“

”ہیری ایسا مت سوچو!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”کیا تمہیں یہ محسوس نہیں ہوتا ہے کہ میں واقعی تمہاری جگہ لڑنا چاہتا ہوں؟ اگر میں تمہیں ان سب چیزوں سے دور رکھ سکتا تو میں ایسا ہی کرتا.....“

”محبت ہمیں انداز کر دیتی ہے!“ ہیری تلخی سے بولا۔ ”کیا آپ کو اس جملے کا مطلب بھی معلوم ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نصیحت کا کیا نتیجہ نکلا؟ میرا بیٹا..... میرا بیٹا اب ہمارے لئے اس جنگ کو لڑ رہا ہے جو کبھی میں نے آپ کیلئے لڑی تھی۔ میں بھی اس کیلئے اتنا ہی براباپ ثابت ہوا ہوں جتنا کہ کبھی مخصوص حالات میں آپ میرے لئے تھے۔ اسے اس مقام پر لا کر چھوڑ دیا جہاں اسے پیار کا ذرا احساس تک نہ ہو پائے..... ایک ایسے نفرت زدہ اور ناپسندیدہ ماحول میں نشوونما پانا جسے سمجھنے کیلئے اس کے متعدد قبیتی سال بر باد ہو جائیں گے.....“

”اگر تمہارا اشارہ پر ایسیویٹ ڈرائیور کی طرف ہے تب تو.....“ ڈمبل ڈور نے کہنا چاہا۔

”سالوں..... سالوں تک مجھے تھا رہنا پڑا۔“ ہیری نے کہا۔ ”یہ سب کچھ جانے بغیر کہ میں کیا تھا؟ اور وہاں کیوں موجود تھا؟ بغیر اس احساس کے کہ کوئی میری پرواہ کرتا بھی ہے.....“

”میری یہ خواہش تھی کہ تمہیں خود کی انسیت سے دور رکھوں.....“ ڈمبل ڈور نے کہنا چاہا۔

”تب بھی آپ کو اپنے تحفظ کی زیادہ فکر تھی۔“ ہیری نے جواب دیا۔

”نہیں ایسی بات نہیں ہے ہیری!“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ”مجھے اپنے تحفظ سے زیادہ تمہاری حفاظت کی فکر تھی۔ میں تمہیں بچپن کے ایام میں کوئی صدمہ نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔“

ڈمبل ڈور نے لاشوری پر فریم میں سے باہر نکلنے کی کوشش کی، مگر وہ ایسا نہیں کر پائے کیونکہ یہ ممکن نہیں تھا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو امداد آئے مگر انہوں نے انہیں چھپالیا۔

”لیکن بالآخر میں تم سے ملا..... گیارہ سال بعد! تم نہایت بہادر ثابت ہوئے، تمہارے اندر اچھائیاں پیدا ہوئیں، تم نے یہ تمام مسافت تہاہی طے کر لی تھی۔ تم نے بغیر کسی رہنمائی کے ان سب خوبیوں کو اجاگر کر لیا تھا جو شاید میں کوشش کے باوجود نمایاں نہ کر پاتا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ حالات نے تمہیں اپنے پاؤں پر کھڑا سکھا دیا تھا۔ یقیناً..... مجھے تمہیں سے محبت تھی اور مجھے اس بات کا پورا احساس تھا کہ یہ سب دوبارہ سے رونما ہو گا..... جہاں جہاں میں نے اپنی محبت پچاوار کی ہے، وہاں مجھے تکلیف دہ حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے، مجھے نقصان اٹھانا پڑا۔ مجھے لگتا ہے کہ میں محبت کیلئے موزوں شخص نہیں ہوں..... میں بغیر تکلیف پہنچائے کسی کو پیار کرہی نہیں سکتا۔“

ہیری نے سر جھکالیا، وہ گھری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ کافی دریک خاموشی چھائی رہی۔

”اگر آپ نے صحیح وقت پر مجھے تمام حقیقت بتا دی ہوتی تو شاید مجھے اس سے اتنی زیادہ تکلیف نہ پہنچتی۔“ ہیری نے کہا۔

”میں اندھا تھا، شاید یہی پیار ہوتا ہے۔“ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور ان کی ڈاڑھی کو بھگونے لگے۔ ”مجھے یہ کبھی دکھائی نہیں دے پایا کہ تمہارے کان یہ سننے کیلئے بے تاب تھے کہ یہ نزدیکی ہمدرد، چالباز مگر خطرناک بوڑھا آدمی اپنے منہ سے یہ کہے کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں، ہیری!“

ایک بار پھر خاموشی چھاگئی دونوں ایک دوسرے کی طرف جذباتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

”کیا یہ سچ نہیں ہے کہ میں نے پہلے کبھی نہیں شکایت کی؟“ ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”ہیری!“ ڈمبل ڈور نے گھرے لجھے میں کہا۔ ”اس ابڑا اور جذباتی دنیا میں ان سوالوں کا کوئی جامع جواب نہیں ہوتا۔ ٹھانیت، ہمیں انسانی ہمدردی اور اخلاق کی راہ تو دکھاتی ہے، مگر اسے پالینا انسانی پہنچ سے باہر ہے، بلکہ کسی بھی اعلیٰ

جادو کی پہنچ سے باہر..... خوشیوں بھرا ہر چمکتا ہوا الجہ دراصل زہر کی ایک بوند جیسا ہوتا ہے۔ اس بات کا یاد رکھنا کہ تکلیف پھر سے لوٹ کر آئے گی۔ اپنی محبت سے دیانتدار اور فادار رکھتا ہے۔ اپنی تکالیف کو دیکھنا ہی پڑتا ہے، انہیں برداشت کرنا ہی پڑتا ہے جب تک انسان کی سانس چلتی رہتی ہے۔“

”یہ سب کچھ آپ مجھے پہلے بھی بتا چکے ہیں۔“ ہیری نے کہا۔

”آج رات کیلئے تمہیں بتانے کیلئے میرے پاس صرف یہی ہے۔“ ڈمبل ڈور نے کہا اور مرکر واپس جانے لگے۔

”ٹھہریئے..... ابھی مت جائیے!“ ہیری نے فوراً کہا۔ ڈمبل ڈور نے رُک کر اس کی طرف دیکھا۔

”ہیری! جن سے ہم واقعی محبت کرتے ہیں، وہ ہمیں کبھی چھوڑ کر نہیں جاتے۔“ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

”اس دنیا میں کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جنہیں موت بھی چھوٹنہیں پاتی، اور وہ رنگ، یادیں اور محبت ہی ہیں.....“

”مجھے آپ سے بے حد محبت ہے، ڈمبل ڈور!“ ہیری نے گہری سانس لے کر کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔“ ڈمبل نے جواب دیا اور مسکراتے اور پھر وہ فریم سے نکل کر چلے گئے۔

ہیری خالی فریم کی طرف گھوتا رہا۔ اسی لمحے دروازے پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ ہیری نے چونک کر دیکھا، وہاں ڈریکو ملغوائے اکیلا کھڑا تھا۔ ہیری نے سر ہلا کیا، ڈریکو اندر چلا آیا۔ اس نے دفتر میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے جائزہ لیا۔

”کیا تمہیں معلوم ہے، اس دوسری دنیا کی سچائی کے بارے میں..... وہی سچائی جسے اسکار پیس نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا..... اس میں میں شعبہ نفاذ جادوئی قانون کا منتظم اعلیٰ تھا؟ ممکن ہے کہ اس دفتر کے دروازے پر جلد ہی میرے نام کی تختی لگ جائے.....“ ڈریکو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نگاہیں ہیری کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئیں۔

”اوہ! ہیری کیا ہوا؟ تم ٹھیک تو ہو۔“

ہیری کا دل و دماغ تاسف اور مایوسیوں کے ہنور میں ہمکو لے کھا رہا تھا۔ اسے ڈریکو کا یہ بھونڈ انداق ذرا بھی برانہیں لگا۔

”بیٹھ جاؤ ڈریکو..... میں تمہیں اس شعبے کی تفصیلات سے آگاہ کر دوں۔“

ڈریکو نے چاروں طرف ایک بار پھر دیکھا، اس بار اس کی آنکھوں میں ناپسندیدگی کا غصہ جھلک رہا تھا۔ اس نے

کرتاتے ہوئے دوبارہ ہیری کے چہرے پر نظر ڈالی۔

”یہ ذمہ داری کچھ مشکل لگتی ہے۔“ ڈریکو نے کہا۔ ”ویسے سچ تو یہ ہے کہ ملکے نے کبھی بھی مجھے یہاں کام کرنے کی دعوت نہیں دی، یہاں تک کہ جب میں بچتا تھا۔ البتہ ڈیڈ کو ہمیشہ ان چیزوں کی طلب رہی تھی..... مجھے کبھی نہیں.....“
”تمہیں کس چیز کی طلب تھی، ڈریکو؟“ ہیری نے پوچھا۔

”کیوڑچ!..... مگر میں اس میں کچھ زیادہ اچھا ثابت نہیں ہوا، لیکن پھر بھی مجھے اس میں خوشی ملتی۔“ ڈریکو نے کہا۔
ہیری نے اثابت میں سر ہلا�ا۔ ڈریکو نے اس کی طرف دوبارہ دیکھا۔

”معاف کرنا ہیری! میں بات کو مختصر کرنے کا قابل تو نہیں، لیکن اگر تمہیں برانہ لگے تو کیا ہم ادھرا دھر کی باتیں چھوڑ کر براہ راست ضروری سنجیدہ بات نہ کر لیں۔“ ڈریکو نے کہا۔

”یقیناً..... بولوم کون سی ضروری سنجیدہ بات کرنا چاہتے ہو؟“ ہیری نے سنبھل کر کہا۔

تحوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ ایسا لگا جیسے ڈریکو اپنی بات کیلئے الفاظ کا انتخاب کرنے میں مصروف ہو۔ ہیری نے انتظار کرنا مناسب سمجھا۔

”تمہیں کیا لگتا ہے کہ تھیوڑوناٹ کے قبضے میں صرف ایک ہی کایا پلٹ تھا؟“ ڈریکو نے دھیمے لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب؟“ ہیری نے چونک کر بولا۔

”ملکہ جادو نے اس کے قبضے سے جو کایا پلٹ ضبط کیا تھا، وہ ایک لحاظ سے ناقص اور نقلی نمونہ تھا جو عام اور سستی دھات سے بنایا گیا تھا۔ وہ کام تو ضرور کرتا تھا..... یقینی طور پر مگر وہ کسی بھی انسان کو پانچ منٹ سے زیادہ وقت کے دھارے میں ٹھہر نے کی اجازت نہیں دیتا تھا..... یہی اس کی سب سے سنگین خامی تھی..... یہ ایک ایسی ناقص چیز تھی جو تاریک جادو کے نوادرات جمع کرنے والے کو نہیں دی جاسکتی تھی۔“ ڈریکو نے بتایا۔

ہیری مشکوک نظروں سے ڈریکو کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔

”تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تھیوڑوناٹ تمہارے لئے کام کرتا تھا۔“ ہیری نے کہا۔

”میرے لئے نہیں! مگر ڈیڈ کیلئے ضرور!“ ڈریکو نے مسکرا کر کہا۔ ”اسے ہمیشہ سے ایسے نادر نوادرات جمع کرنے کا شوق تھا جو کسی دوسرے کے پاس نہ ہوں۔ پروفیسر کروکر کی مہربانی سے ملکے کے پاس متعدد کایا پلٹ جمع ہو گئے تھے،

اسے ان کی مہک میں ہمیشہ دلچسپی رہی تھی۔ پھر ایسا وقت بھی آیا کہ وہ ان جیسا ایک حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سے یہ چاہتا تھا کہ وہ ماضی میں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت کیلئے والپس جا سکے..... وہ گذشتہ کئی سالوں سے اس صلاحیت کو پانا چاہتا تھا مگر اس نے کبھی اس کا استعمال نہیں کیا، خفیہ طور پر بھی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ والدی مورٹ کے وجود سے پاک دُنیا ہی پسند کرتا تھا لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ کایا پلٹ اسی کیلئے ہی بنایا گیا تھا۔“

”اور اب وہ تمہارے قبضے میں ہے؟“ ہیری نے پوچھا۔

ڈریکو نے اپنے چونے میں ہاتھ ڈال کر ایک چمکدار کایا پلٹ باہر نکال کر ہیری کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ ”اس میں پانچ منٹ والی خامی موجود نہیں ہے اور یہ خالص سونے کا بنا ہوا ہے۔ بالکل ویسے معیار کا جیسا محفوظ خاندان ہمیشہ سے پسند کرتا آیا ہے۔“ ڈریکو نے کہا۔ ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ ڈریکو الجھ سا گیا۔ ”تم مسکرا رہے ہو؟“

”ہر ماں کی رنج پر ہنسی آرہی ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس نے اسے ضائع کرنے کے بجائے سنبھال کر رکھ دیا تھا کہ ممکن ہے کہ اس کا جڑواں بھی کوئی ہو۔ بہر حال، تمہیں اتنی سکنیں چیز قبضے میں رکھنے کے جرم میں اڑ قبان بھی بھیجا جا سکتا ہے، ڈریکو!“ ہیری نے جواب دیا۔

”تم اس کے متوازی دوسری صورت حال پر نظر ڈالو، ہیری!“ ڈریکو نے سنجیدگی سے کہا۔ ”ذراسو چو! اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ میرے پاس ایک کایا پلٹ ہے اور میں وقت میں سفر کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہوں، تو ان افواؤں پر دھیان دو جو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی، جو سراسر غلط ہیں اور اب لوگوں کو یقین ہونے لگا ہے کہ وہ محض افواہیں ہی تھی، وہ یقیناً حقیقت کا روپ دھار لیتیں۔“

ہیری نے ڈریکو پر طائرانہ نظر ڈالی، وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا؟

”تمہارا اشارہ اسکا پیس کی طرف ہے؟“ ہیری نے کہا۔

”ہم میں بچے پیدا کرنے کی پوری صلاحیت موجود تھی، مگر اسٹور یا اس معاملے میں بیماری کا شکار تھی۔ خونی و راشت کی وجہ سے، اس کے اجداد کسی نخوت کا شکار تھے جو اس میں بھی پائی جاتی تھی، یہ تو ظاہری بات ہے اور تم بھی جانتے ہی ہو کہ ایسی نخوتیں نسل درسل سفر کرتی رہتی ہیں۔“ ڈریکو نے بتایا۔

”اوہ میں معافی چاہتا ہوں، ڈریکو!“ ہیری نے فوراً کہا۔

”میں اس کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔“ ڈریکو نے آگے کہا جیسے اس نے ہیری کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ”میں نے اسے سمجھایا کہ یہ کوئی اہم بات نہیں ہے کہ میرے بعد ملفوائے خاندان کا نام و نشان ختم ہو جائے گا۔ میرے ڈیڈ چاہے جو بھی کہیں، ہم ایسا نہیں کریں گے لیکن اسٹوریا نہیں مانی۔ اسے صرف اس لئے بچے کی چاہت نہیں تھی کہ ملفوائے خاندان کا سلسلہ جاری رہے، خالص خون یا خاندانی وقار اور عظمت باقی رہے بلکہ ہم دونوں کیلئے بچہ چاہتی تھی پھر جب اسکا پیئس پیدا ہوا..... وہ دن ہم دونوں کی زندگی کا سب حسین ترین دن تھا۔ اس پیدائش کے بعد اسٹوریا سننجھل نہیں سکی، وہ دن بدن کمزور ہونے لگی۔ میں اس کی یماری کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا، اس کا برا اثر اسکا پیئس پر بھی پڑ سکتا تھا۔ میں نے ان دونوں کو چھپا لیا۔ ان کی تیمارداری اور علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مگر اس کا نتیجہ کچھ اور نکلا۔ لوگوں میں چہ مگوئیاں ہونے لگیں، افواہیں پھیلنے لگیں اور میری اور میرے بیٹے کی زندگی اجیرن سی ہو گئی۔“

”میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ سب کتنا مشکل اور تکلیف دہ رہا ہو گا۔“ ہیری نے کہا۔

”اسٹوریا ہمیشہ سے یہ بات جانتی تھی کہ اس کی قسم میں بڑھا پا نہیں لکھا تھا۔ وہ بس یہ چاہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی ایسا ہو جو اس کے بعد میرے پاس رہ سکے..... کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈریکو ملفوائے ہونے کی وجہ سے میں ہمیشہ تنہائیوں میں گھر ارہا تھا۔ ہر غلط چیز کا الزام میرے ہی کندھوں پر ڈالا گیا تھا۔ کوئی بھی اپنے گزرے کل سے بھاگ نہیں سکتا، ایسا ہونا ہی ناممکن ہے۔ مجھے کبھی اس چیز کا ادراک ہی نہیں ہو پایا کہ اسے چہ مگوئیوں اور دنیاوی فیصلوں سے الگ تھلک چھپا کر رکھنا کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا؟ مجھے یقین ہے کہ میرے بیٹے کو بھی اس شک و شبہ کے خود ساختہ اسرار سے نبردا آزمائہو کرو۔ سب کچھ برداشت کرنا پڑا جو بھی میں نے برداشت کیا تھا.....“ ڈریکو نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”محبت اندر ہوتی ہے، ہم دونوں نے ہی اپنے بیٹوں کو وہ سب دینے کی کوشش کی جو ہمارے خیال سے ان کی ضرورت تھی، مگر اس حقیقت سے نظریں چرالیں کہ وہ دراصل ہم سے کیا لینا چاہتے تھے، انہیں کس چیز کی ضرورت تھی؟ ہم اپنے ماضی کی ناکامیوں اور حسرتوں کو از سرنو منٹا نے میں اتنے مصروف ہو گئے کہ ہمیں یا احساس ہی باقی نہیں رہا کہ ہمارا حال بھی ہم سے کچھ طلب کر رہا ہے..... اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے!“ ہیری نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی لئے تمہیں اس کی ضرورت ہے، ہیری!“ ڈریکو نے کہا۔ ”شاید اسی لئے میں نے اسے سنبھال کر رکھا تھا اور میں نے اسے کبھی استعمال نہیں کیا حالانکہ میں خود کو بچنے سے بھی دربغ نہ کروں، اگر مجھے اسٹوریا کے ساتھ پیتا نے کیلئے ایک پل اور مل جائے۔“

”اوہ ڈریکو..... ہم ایسا نہیں کر سکتے..... ہم اسے استعمال نہیں کر سکتے۔“ ہیری بولا۔

ڈریکو نے ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال پہلی بار اس انداز سے دیکھا، زندگی میں پہلی بار اتنی محبت اور خلوص کے ساتھ دیکھا جیسے وہ واقعی گھرے دوست ہوں اور کسی خوفناک گڑھے کے دہانے پر ایک ساتھ کھڑے ہوں۔

”ہمیں انہیں ڈھونڈنا ہوگا..... چاہے اس کیلئے ہمیں صدیوں کی مسافت کیوں نہ طے کرنا پڑے..... ہمیں اپنے بیٹوں کو تلاش کرنا ہی ہوگا، ہیری!“ ڈریکو نے جذباتی انداز میں کہا۔

”ہمیں اس بارے میں کچھ بھی تو معلوم نہیں ہے کہ وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں؟ اور کس زمانے میں ہیں؟ جب اس بات کا کوئی اندازہ نہ ہو تو دیوانوں کی طرح وقت میں خاک چھاننا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ اندھی محبت سے یا کاپلٹ جیسی چیزوں سے ہم وقت کو مات نہیں دے سکتے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اب تمام چیزوں کا انحصار ہمارے بیٹوں پر ہی ہے۔ صرف وہی ہیں جو ہمیں بچا سکتے ہیں یا پھر ہمیشہ کیلئے اندر ہیروں میں دھکیل سکتے ہیں.....“ ہیری نے کہا۔



منظر 5

گورڈک ہالوگاول، پوٹر ہاؤس کے باہر، 1981ء

”ٹھیک ہے کہ ہمیں اپنی دادی اور دادا کو ساری حقیقت بتا دینا چاہئے۔“، البس نے جلدی سے کہا۔ اسکار پیٹس نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا جیسے اس کی یہ بات قطعی پسند نہ آئی ہو۔ وہ پچھلے کئی گھنٹوں سے گودرک گاؤں کی خاک چھان رہے تھے اور ابھی تک کچھ بھی طنہیں کر پائے تھے کہ انہیں دراصل کیا کرنا چاہئے؟

”یعنی یہ تم کہنا چاہتے ہو کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنے سامنے بڑا ہوتا ہوا انہیں دیکھ پائیں گے۔“، اسکار پیٹس نے تنک کر کہا۔

”وہ کافی مضبوط ہیں..... مجھے معلوم ہے کہ وہ بہادر خاتون ہیں..... ذرا ان کی طرف دیکھو تو سہی.....“، اسکار پیٹس نے گہری نظر سے لیلی پوٹر کی طرف دیکھا جو ایک بار پھر اپنے گھر کے باہر دکھائی دے رہی تھی، شاید وہ کسی کام کیلئے باہر نکلی تھی۔

”وہ واقعی شاندار خاتون دکھائی دے رہی ہیں، البس!“، اسکار پیٹس نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔ ”اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو یقیناً میں ویسا ہی کرتا۔ میں بھی ان سے بات کرنے کیلئے بے تاب ہوتا..... مگر انہیں والدی مورٹ سے گڑگڑا کر ہیری کی جان کیلئے بھیک مانگنا ہو گی۔ انہیں یہ یقین ہونا ہی چاہئے کہ ہیری مر جائے گا..... مگر تم واقعی دُنیا کے احمق ترین انسان ہو جو انہیں اس بات کا ادراک دے سکتا ہے کہ ہیری نہیں مرے گا اور اس کے بچے بھی ہوں گے۔ یہی وہ واحد حماقت ہے جو دُنیا کا تمام نقشہ بدل ڈالے گی۔“

”اوہ ہاں! ڈمبل ڈور..... ڈمبل ڈور بھی تو ابھی زندہ ہیں۔“، البس نے جلدی سے کہا۔ ”ہم اس معاملے میں ڈمبل ڈور کو تو شامل کر سکتے ہیں، ان سے مدد لے سکتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے تم نے سنی پ کو کیا تھا۔“

”کیا تم اس بات کا خطرہ مول لے سکتے ہو کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ تمہارے ڈیڈنچ جائیں گے اور ان کے بچے بھی ہوں گے۔“ اسکا رپینس نے اس کا خیال رد کرتے ہوئے کہا۔

”وہ ڈمبل ڈور ہیں..... وہ سب نشیب و فراز سمجھ سکتے ہیں!“، البس نے فوراً کہا۔

”البس! ہمارے زمانے میں ان کی شخصیت پر سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ ڈمبل ڈور کیا کچھ جانتے تھے، وہ یہ سب کیسے جانتے تھے؟“، اسکا رپینس نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ”وہ کیا کرتے تھے یا وہ کیا تھے؟“ مگر بلاشبہ یہ حقیقت ہے کہ جو جو کچھ انہوں نے کیا..... انہیں ویسا ہی کرنا تھا..... یہی وقت کی ضرورت ہے۔ اور میں کسی بھی چیز کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا جو وقت کے دھارے کو بدل ڈالے۔ اگر تم میری مدد کی مثال دیتے ہو تو تمہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ دُنیا بالکل الگ اور غلط تھی، ایک نیا مستقبل وجود میں آچکا تھا جو ویسا بالکل نہیں جیسا کہ حقیقت میں تھا۔ اسے مٹانے کیلئے متبادل مدد لی جاسکتی تھی تاکہ وہ ہمیشہ کیلئے مت جائے۔ مگر یہ سچ ہے کہ ہم اپنے حقیقی ماضی میں موجود ہیں، جو کوئی الگ یا نئی دُنیا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ذرا سی چھپڑ پھاڑ ہمیں کسی دوسرے مستقبل میں پھینک سکتی ہے، یہ سب ہماری مشکلات کو اور زیادہ پیچیدہ اور بڑھادے گا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے سابقہ وقت کے سفروں نے جو چیز ہمیں سکھائی ہے، وہ یہ ہے کہ ماضی میں کسی سے معمولی سی بات تک کرنا بھی خطرہ پیدا کر سکتا ہے..... اس کا وقت پر گہرا اثر پڑتا ہے..... نہایت ہی بھی انک اثر!“

”تو پھر ہم صرف مستقبل سے بات کر سکتے ہیں..... مجھے ڈیڈ کو مستقبل میں پیغام بھیجننا چاہئے۔“، البس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”مگر ہمارے پاس ایسا کوئی الونہیں ہے جو وقت میں ساتھ سفر کر سکے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی کایا پلٹ ہے۔“، اسکا رپینس نے سوچتے ہوئے کہا۔

”اگر ہم ڈیڈ تک پیغام پہنچا دیں تو پھر ڈیڈ خود ہی کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لیں گے کہ ہمیں واپس کیسے لے جایا جاسکتا ہے؟ یہاں تک کہ وہ ایک نیا کایا پلٹ بھی بنو سکتے ہیں۔“، البس نے کہا۔

”ہم صرف ایک یاد بھیجیں گے..... جسے تیشہ یادداشت میں دیکھا جاسکتا ہو..... اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ صرف یہی امید کر سکتے ہیں کہ ہماری یاد صحیح وقت پر ان کے پاس صحیح سلامت پہنچ جائے۔ میرا مطلب ہے کہ یہ کام ذرا مشکل ہے۔“

مگر ناممکن بالکل نہیں.....بس بچے کے پاس جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور زور زور سے چلاتے ہیں مدد کیجئے مدد کیجئے اس سے بچہ تھوڑا پریشان ہو جائے گا اور اس کی یادداشت میں ہم رہ جائیں گے۔ ”اسکار پیٹس نے کہا۔
”صرف تھوڑا سا پریشان ہوگا؟“، لبس نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

”کچھ دیر کی پریشانی اٹھا بھی لے تو ان سنگین حالات کے مقابلے میں یہ قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے ممکن ہے کہ جب وہ پچھلی عمر کے بارے میں گہرائی سے سوچ تو اسے یہ منظر یاد آجائے اور ہمارے چہرے بھی ہم کسی وقت اس کے پاس کھڑے ہو کر چلا رہے تھے“

”مدد کیجئے“، لبس طنزیہ لہجے میں غرایا۔ اسکار پیٹس نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔

”اوہ تم ٹھیک کہتے ہو، یہ واقعی بکواس خیال ہے۔“، اسکار پیٹس نے جلدی سے کہا۔

”یہ وہ اکلوتا بکواس خیال ہے، جو آج تک تم نے سوچا ہے۔“، لبس نے کہا۔

”ہاں! یہ ٹھیک رہے گا“، اسکار پیٹس نے فوراً کہا۔ ”ہم یہ ساری بات خود انہیں بتا دیں گے ہم اگلے چالیس سال تک انتظار کرتے ہیں اور پھر اپنا پیغام ان تک پہنچا دیتے ہیں۔“

”اس بات کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا“، لبس نے کہا۔ ”لفی ایک بار اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تو وہ اپنی پوری فونج ہمارے پیچے لگادی گی۔ ہمیں تلاش کر لے گی اور پھر آسانی سے قتل کر دے گی قصہ ختم۔“

”تو پھر ہمیں کسی گڑھے میں پناہ لے لینا چاہئے۔“، اسکار پیٹس نے کہا۔

”اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میں اگلے چالیس سال تک تمہارے ساتھ ایک گڑھے میں چھپا رہوں اور پھر وہ ہمیں تلاش کر لیں گے، اس کے بعد ہم مارے جائیں گے اور تمام چیزیں اس غلط دنیا میں ہمیشہ کیلئے معدوم ہو جائیں گی۔ ہمیں کچھ ایسا سوچنے کی ضرورت ہے جس میں چیزوں کو گڑھ سے بچانے کیلئے ہمارا اختیار محفوظ رہے۔ ہمیں کچھ ایسا انتظام کرنا ہوگا جس پر ہمیں پورا یقین ہو کہ وہ صحیح وقت پر صحیح ہاتھوں میں پہنچ جائے گی۔ ہمیں کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے جو“، لبس سوچنے لگا۔

”یہاں ایسا کچھ ممکن نہیں ہے، لبس!“، اسکار پیٹس نے کہا۔ ”لیکن پھر بھی، اگر مجھے اس تاریک دنیا میں رہنے کیلئے کسی کے ساتھ کی ضرورت محسوس ہوتی تو میں تمہارا ہی انتخاب کرتا۔“

”برامت ماننا..... مگر میں اسے ترجیح دیتا جو تھوڑا قوی ہوتا اور جادوئی صلاحیت میں زیادہ عمدہ ثابت ہوتا۔“، لبس نے منہ بسور کر کر کہا۔

اسی لمحے لیلی پوٹر ایک بار پھر باہر نکلی۔ اس کے ساتھ نہما ہیری بھی تھا جو حکلینے والے کرسی پر لیٹا ہوا تھا۔ لیلی نے اسے تھوڑا سیدھا کیا اور اسے اچھی طرح ایک کمبل میں لپیٹ دیا۔ لبس نے غور سے کمبل کی طرف دیکھا اور پھر جیسے اسے کچھ یاد آگیا۔

”ان کا کمبل..... وہ انہیں کمبل میں لپیٹ رہی ہیں۔“، لبس نے جلدی سے کہا۔

”وہ صحیح کر رہی ہیں کیونکہ باہر کافی سردی ہو رہی ہے۔“، اسکار پیئس نے کہا۔

”وہ ہمیشہ کہتے ہیں..... یہی وہ اکلوتی چیز ہے جو ان کی ماں کی نشانی ہے۔“، لبس نے جو شیلے انداز میں کہا۔ ”دیکھو تو ذرا! وہ انہیں کتنے پیار سے اس میں لپیٹ رہی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ڈیڈ کو یہ بات بتانا چاہئے..... اودہ کاش میں انہیں یہ بتا سکتا.....“

”اور میں بھی اپنے ڈیڈ کو بتا پاتا..... سچ تو یہ ہے کہ مجھے اس بات اندازہ نہیں ہے کہ میں بھلا انہیں کیا بتاتا؟ مجھے لگتا ہے کہ انہیں یہ بتانا اچھا رہتا ہے کہ میں کبھی کبھار اتنی زیادہ بہادری دکھاتا ہوں، جتنا کہ وہ سوچتے ہیں کہ میں دکھا سکتا ہوں۔“

لبس کو اسکار پیئس کی اوٹ بٹانگ باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی، اس کا دماغ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ وہ صحیح سمت میں سوچ رہا ہے۔

”اسکار پیئس! کیا تم جانتے ہو کہ وہ کمبل میرے ڈیڈ کے پاس اب بھی ہے۔“، اس نے کہا

”تم جو کچھ سوچ رہے ہو، وہ کام نہیں کرے گا۔“، اسکار پیئس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اگر ہم اس پر کوئی پیغام لکھ بھی دیں، بے شک نہایت چھوٹے چھوٹے حروف میں بھی، تو اسے آسانی سے جلد ہی پڑھ لیا جائے گا۔“

اس سے ایک بار پھر وہی سب ہونے کا احتمال ہے جو ہم نہیں کرنا چاہتے..... وقت میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔“

”تمہیں جادوئی مرکبات سے کتنی دلچسپی ہے کیا تم جانتے ہو کہ عشقیاں کے مرکب میں کون کون سے جزو ڈالے جاتے ہیں؟“، لبس نے اچانک پوچھا۔ اس کا دماغ سر پٹ گھوڑے کی طرح بھاگ رہا تھا۔

”بہت سی چیزیں شامل کی جاتی ہیں جیسے سچ موتیوں کی گرد۔“ اسکارپیئس نے کہا۔

”مگر موتیوں کی گرد تو نسبتاً کافی کمیاب جزو ہے، ہے نا؟“ لبس نے کہا۔

”کسی حد تک، کیونکہ وہ نہایت قیمتی ہوتی ہے..... مگر اس وقت ان بیکار چیزوں کے ذکر کی بھلا کیا ضرورت ہے، لبس؟“ اسکارپیئس نے جیرانگی سے پوچھا۔

”ڈیڈ اور میرے درمیان بد مرگی ہو گئی تھی، جب ہم سکول جانے والے تھے، اس سے ایک دن پہلے۔“ لبس نے کہا۔

”ہاں میں جانتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ایک لحاظ سے وہی بد مرگی ہی ان سب چیزوں کی جڑ ہے جن میں ہم آج بتلا ہیں.....“ اسکارپیئس نے کہا۔

اسکارپیئس نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی۔ اس کا دماغ اس منظر کو تخلی کی آنکھ سے دیکھ رہا تھا، وہ اس کی تمام جزئیات کو بغور پر کھر رہا تھا۔

”میں نے غصے سے وہ کمبل اٹھا کر کمرے میں پھینک دیا تھا اور وہ عشقیاں کی اس بوتل سے الجھ گیا جو مجھے انکل رون نے تھے میں دی تھی، از راہ مذاق۔“ لبس نے سوچتے ہوئے کہا۔

”ہاں مجھے معلوم ہے کہ وہ کافی مزاہیہ فطرت کے انسان ہیں۔“ اسکارپیئس نے کہا۔

”عشقیاں بوتل میں سے نکل کر کمبل پر پھیل گیا۔“ لبس نے کہا۔ ”اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ میں نے ڈیڈ کو میرے کمرے میں جانے سے منع کر دیا ہے، وہ میری کسی چیز کو انہیں چھو نے نہیں دیتی ہیں.....“

”تو.....“ اسکارپیئس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

”عجیب اتفاق کی بات ہے کہ یہاں بھی ہیلووئین کا دن آر رہا ہے اور وہاں بھی۔ دونوں زمانوں میں وقت ایک سا ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ہیلووئین کے دن وہ اس کمبل تلاش کر لیتے ہیں۔ وہ اپنا تمام دن اسی کمبل کے ساتھ گزارتے ہیں..... کیونکہ یہی وہ واحد چیز ہے جو ان کی ماں کی آخری نشانی ہے..... جب وہ اس بار تلاش کر کے دیکھیں تو یقیناً انہیں ہمارا لکھا ہوا پیغام مل جائے گا۔“ لبس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”نہیں..... مجھے اب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟“ اسکارپیئس نے چڑ کر کہا۔

”ایسی کون ساجزو ہے جو سچے موتیوں کی گرد سے مل کر جل جاتا ہے؟“، لبس نے پوچھا۔

”ٹھیک ہے، ایسا کہا جاتا ہے کہ اگر سچے موتیوں کی گرد کو آتشی سندور کے محلول ساتھ ملا دیا جائے تو وہ جلنے لگے ہیں۔“، اسکارپینس نے سوچتے ہوئے کہا۔

”اور اگر آتشی سندور کا محلول کسی چیز پر خشک ہو جائے تو کیا وہ عام آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے؟“، لبس نے پوچھا۔

”سوکھنے کے بعد بھلا اسے کیسے دیکھا جاسکتا ہے؟“، اسکارپینس نے بتایا۔

”اگر ہم کسی طرح کمبل تک رسائی کر لیں اور پھر اس پر آتشی سندور کے محلول سے کچھ لکھ دیں تو تب.....“، لبس نے سوچتے ہوئے کہا۔

”اس سے کچھ بھی نہیں ہو گا کیونکہ جب تک اس کا مlap سچے موتیوں کی گرد سے نہیں ہو گا، تب تک وہ بالکل نہیں جلنے گا۔“، اسکارپینس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس کی آنکھیں چوڑی ہوتی چلی گئیں۔ ”تم کیا کہا تھا؟..... عشقیاں کی پوری بوتل کمبل پر گرگئی تھی۔ اوہ ڈمبل ڈور کی قسم! یہ تو نہایت شاندار تر کیب ہے.....“

”ہمیں اب اپنے کام کیلئے جس چیز کی ضرورت ہے، وہ صرف آتشی سندور کا محلول ہے۔“، لبس نے مسکرا کر کہا۔

”یہ بات میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔“، اسکارپینس نے جوشیلے لبھ میں کہا۔ ”کتابوں میں یہ افواہ مشہور ہے کہ بیٹھ لیڈا بگ شاٹ کو کبھی اس وجہ کی سمجھنہیں آپائی تھی کہ جادوگر اور جادوگر نیاں اپنے گھروں پرتالا کیوں لگاتے ہیں؟ حالانکہ تالا کھونے کیلئے ایک آسان جادوئی کلمہ ہر کسی کو یاد رہتا ہے.....“

وہ ایک دروازے کی طرف بڑھا اور اسے دھکیل کر کھوں دیا۔

”مگر میں یہ کہتا ہوں کہ افواہ درست ہی تھیں..... وقت آگیا ہے کہ ہمیں کوئی چھڑی اور محلول تلاش کر لینا چاہتیں۔“،

اسکارپینس نے لبس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

منظر 6

پوٹر ہاؤس، البس کا کمرہ

ہیری نہایت خاموشی سے البس کے کمرے میں اس کے بستر پر اکیلا بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ اتر اہوا تھا اور وہ اس خالی کمرے کو بے بسی کے عالم میں گھور رہا تھا۔ البس کی چیزیں اب بھی سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں اور ان پر تھوڑی سی دھول بھی جم گئی تھی۔

اچانک دروازے کھلنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا وہاں جینی کھڑی تھی۔

”میرے لئے تعجب کی بات ہے کہ تم یہاں موجود ہو،“ جینی نے کہا۔

”پریشان ہونے کی ضرورت نہیں!“ ہیری نے کہا۔ ”میں نے کسی بھی چیز کو چھوپا نہیں۔ تمہارا مقبرہ پوری طرح محفوظ ہے۔“ ہیری کو احساس ہو گیا کہ اسے ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔ وہ بولا۔ ”معاف کرنا جینی! میں غلط الفاظ کا انتخاب کر لیا.....“

جینی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے زندگی میں کئی ناگوار ہیلووئین کی شامیں گزاری ہیں..... مگر بلاشبہ ہیلووئین کی یہ شام ان سے سب سے بڑھ کر بدتریں ہے.....“

”میں غلطی پر تھی..... ہمیشہ تم پر ازالام دھرتی رہی۔“ جینی نے آہستگی سے کہا۔ ”مجھے ہمیشہ ایسا محسوس ہوا کہ تم معاملات میں جلد بازی کا شکار ہو جاتے ہو اور خود پر ضبط کھو بیٹھتے ہو۔ اور وہ میں ہی تھی جس نے البس کی گمšدگی میں جلد بازی سے کام لیا اور اس کیلئے تمہیں ملزم ٹھہرایا۔ میں تم سے اپنے بر تاؤ کیلئے معافی مانگتی ہوں۔“

”اور اب تم سمجھتی ہو کہ میں قصور و ارنبیں ہوں؟“ ہیری نے پوچھا۔

”ہیری! اسے ایک طاقتوں جادوگرنی نے انغو کر لیا ہے..... اس میں بھلا تمہارا کیا قصور ہے؟“ جینی نے جلدی سے کہا۔

”نہیں! وہ میری ہی وجہ سے دور بھاگ کھڑا ہوا..... اس نے اس کے دامن میں پناہ لینے کی کوشش کی..... صرف میری وجہ سے.....“ ہیری نے کہا۔

”کیا ہم ایسا برتاب کرنا بند نہیں کر سکتے جیسے ہم سچ مجھ ہم جنگ ہار کے ہیں۔“ جینی نے تھوڑا نرم لبجے میں کہا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہیری کا ضبط ٹوٹ سا گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

”میں معافی چاہتا ہوں جینی.....“

”کیا تم مجھے سن نہیں رہے ہو؟..... مجھے بھی معاف کر دو۔“ جینی نے کہا۔

”مجھے زندہ نہیں رہنا چاہئے تھا..... میری قسمت میں یہی لکھا تھا کہ میں مر جاؤں..... حتیٰ کہ ڈمبل ڈور بھی اس بات سے آگاہ تھے..... اور پھر بھی میں نجح گیا۔ میں نے والدی مورٹ کو شکست دے دی۔ وہ تمام لوگ..... وہ سب لوگ..... میرے والدین، فریڈ، سیریس بلیک، لوپن، سینکڑوں لوگ سب موت کے گھاٹ اتر گئے..... اور میں تھا کہ پھر بھی زندہ نجح گیا؟ ایسا کیوں ہوا؟ یہ تمام نقصان..... صرف اور صرف میری ہی غلطی ہے۔“ ہیری نے اُداسی سے کہا۔

”ان سب کو والدی مورٹ نے قتل کیا تھا۔“ جینی نے فوراً کہا۔

”اگر اس تمام جھمیلے کو بروقت روک دیتا..... میرے ہاتھ جو خون میں رنگے ہوئے ہیں اور اب ہمارے بیٹے کو بھی اس میں گھسیٹ لیا گیا ہے.....“

”وہ مر انہیں ہے، ہیری!“ جینی نے ترڑپ کر کہا۔ ”کیا تم مجھے سن رہے ہو، ہیری! وہ مر انہیں ہے۔“ جینی نے آگے بڑھ کر ہیری کو اپنی بانہوں میں لے لیا۔ ماحول سو گوار ہو گیا تھا۔ پورا کمرہ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہیری کی آنکھوں میں آنسو جھملارہے تھے۔

”وہ لڑکا جوز ندہ نجح گیا..... کتنے ہی لوگ مر گئے، اس لڑکے کیلئے جوز ندہ نجح گیا۔“ ہیری نے تلخی سے کہا۔ پھر اس نے غم و غصے کو اپنے اندر دبائے کیلئے اپنی آنکھیں موند لیں۔ اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔ دماغ پوری طرح سن ہو رہا

تھا۔ جب اس نے دوبارہ آنکھیں کھولی تو ان کے سامنے ایک چیز دکھائی دی۔ ایک پرانا کمبل..... اس کی ماں کی آخری نشانی..... وہ لاشوری طور پر اٹھا اور اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے نیچے جھک کر کمبل کو اٹھایا اور اسے جھٹک کر دھول اڑای۔

”بس میرے پاس صرف یہی ایک کمبل ہے..... جو مجھے اس ہیلو و مین کی شام کی یاد دلاتا ہے، جب وہ دونوں مجھے بچار ہے تھے..... ارے یہ کیا.....؟“ ہیری بولتے بولتے رُک گیا۔ اس کی نگاہ ایک سیاہ دھبے جیسے نشان پر جسمی گئی تھی۔ اس نے کمبل کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔

”اس میں سوراخ ہو گیا ہے، اوہ! رون کے اس بیہودہ مرکب نے اسے جلا ڈالا۔“ ہیری بگڑتے ہوئے بلند آواز میں بولا۔ ”ذراد کیھوتو سہی..... تمہارے بھائی کا کارنامہ..... یہ بر باد ہو گیا ہے، بر باد!“
ہیری نے تیزی سے پورا کمبل کھول دیا اور اس کا معاشرہ سا کرنے لگا۔ اسے کچھ عجیب سی چیز کا احساس ہوا۔ ”یہ کیا ہے.....؟“

جینی تیزی سے اس کے قریب آگئی اور وہ بھی کمبل کے اس عجیب سے نشان کو غور سے دیکھنے لگی پھر وہ آہستگی سے بولی۔ ”ہیری! یہاں..... مجھے لگتا ہے..... کچھ لکھا ہے!“

”ڈیڈ.....“، لبس نے قلم کو کمبل پر گھستیتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا؟..... ہم ڈیڈ کے لفظ سے پیغام شروع کر رہے ہیں۔“، اسکا رپیس نے کہا۔

”اس سے انہیں بآسانی معلوم ہو جائے گا کہ یہ میری طرف سے ہے۔“، لبس نے کہا۔

”ان کا نام ہیری ہے اور تمہیں تحریر کا آغاز ہیری سے ہی شروع کرنا چاہئے۔“، اسکا رپیس نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

”ہمیں ڈیڈ سے ہی آغاز کرنا ہے، سمجھے!“، لبس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

”ڈیڈ..... کیا یہ واقعی ڈیڈ ہی لکھا ہے..... ذراد کیھوتو جینی!“، ہیری نے کہا۔

”ہاں ٹھیک ہے..... ڈیڈ ہیلپ!“ اسکاریں نے کہا۔

”ڈیڈ ہیلو..... کیا وہ ہیلو کہنا چاہتا ہے؟..... اور یہ گذھی ہے، ہے نا؟“ جینی نے کہا۔ وہ دونوں کمبل کونزدیک لا کر اس جلی ہوئی تحریر کو پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

”ڈیڈ ہیلو، گذھیلو..... یہ تو کوئی مذاق جیسی بات لگتی ہے۔“ ہیری نے منہ بنایا کہا۔

”ڈیڈ ہیلپ، گوڈرک ہالو.....“ البس نے جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ ”ہاں! یہ ٹھیک ہے۔“

”ادھر دو..... میری نظر تم سے زیادہ اچھی ہے۔“ جینی نے کمبل اپنی آنکھوں کے سامنے کر لیا۔ ”ہاں! ڈیڈ ہیلو گذھی..... ذرا رُکو..... یہ مجھے ہیلو نہیں لگتا۔“ جینی نے دوبارہ جھک کر اسے دیکھا۔ ”یہ تو ہالو یا پھر ہولوجیسا کچھ ہے؟ اور یہاں لگتا ہے جیسے کچھ عدد لکھے گئے ہیں..... یہ صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ تین، ایک، ایک، صفر، آٹھ، ایک..... یہ مالکوں کے ٹیلی فون نمبرز کی طرح لگتا ہے یا پھر یہ کسی کمپنی کا حوالہ نمبر ہے شاید.....“

ہیری نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سراور پڑھا کر سوچنے لگا۔ اس کا دماغ تیزی سے اس عجیب سی تحریر کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر اس کے دماغ میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور دوبارہ کمبل کی جلی ہوئی تحریر کو گھور کر دیکھا۔

”نہیں یہ تاریخ ہے..... 31 اکتوبر 1981ء۔ جب میرے ماں باپ کو قتل کیا گیا تھا۔“ ہیری نے کہا۔ جینی نے ہیری کی طرف دیکھا اور دوبارہ کمبل کی تحریر کو دیکھنے لگی۔

”اور مجھے لگتا ہے کہ یہ ہیلو نہیں لکھا ہے، بلکہ یہ تو ہیلپ لکھا ہے۔“ جینی نے جلدی سے کہا۔

”ڈیڈ ہیلپ، گوڈرک ہالو، 81-10-31۔“ ہیری نے جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ ایک پیغام ہے۔ ذہین اور چالاک لڑکے نے ہمیں پیغام بھیجا ہے، وہ جانتا تھا کہ کمبل پر عشقیاں گرے گا.....“

ہیری نے بے خود سا ہو کر جینی کو اپنی بانہوں میں بھر لیا اور چوم لیا۔

”یہ ایس نے لکھا ہے؟“ جینی نے غیر یقینی انداز سے پوچھا۔

”اور وہ مجھے بتا رہا ہے کہ وہ کہاں پر موجود ہے اور کس وقت میں؟ تو اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ وہ خطرناک جادوگرنی کہاں چھپی ہوئی ہے؟ اب ہم آسانی سے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔“ ہیری نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے سرشاری کے عالم جینی کو دوبارہ چوما۔

”مگر ہم اسے اپنے پاس دوبارہ کیسے لاسکتے ہیں؟“ جینی نے پریشانی سے کہا۔

”میں اسی وقت ہر ماہی کو اتو بھیج رہا ہوں۔ تم ڈریکو کو پیغام بھیجو کہ وہ مجھے گوڑک ہالوگاؤں میں ملے، ساتھ کا یا پلٹ بھی لیتا آئے.....“ ہیری نے کہا۔

”اویہ معاملہ ہم سے جڑا ہے!“ جینی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ”مجھے ساتھ لئے بغیر جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت، ہیری!“

”یقیناً!“ ہیری نے کہا۔ ”تم بھی ہمارے ساتھ آ رہی ہو۔ بس یہی ایک موقع ہے جینی! ڈبل ڈور کی قسم! مجھے صرف اسی موقع کی ہی تلاش تھی..... صرف اسی موقع کی!“



منظر 7

گودرک ہالوگاؤں، 2020ء

رون، ہر مائی، ڈریکو، ہیری اور جینی، طے شدہ وقت پر گودرک ہالوگاؤں میں پہنچ گئے تھے، ہیری ان سب سے پہلے وہاں آیا تھا۔ یہ گاؤں اب پہلے جیسا بالکل نہیں تھا بلکہ یہ اچھا خاصاً مصروف شہربن چکا تھا۔ ہر طرف لوگوں کا ہجوم دکھائی دے رہا تھا۔ دکانیں اور سٹور کی بہتات ہو چکی تھی۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اتنی بھیڑ میں ان کا کایا پلٹ کو استعمال کر کے گم ہونا دوسروں چونکا نہ بغیر نہیں رہ سکے گا۔

”گودرک ہالو.....“ ہر مائی نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”مجھے یہاں آئے ہوئے کم از کم بیس سال ہو چکے ہیں۔“

”یہ صرف مجھے ہی لگتا ہے یا پھر واقعی یہاں پر مالگلوؤں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔“ جینی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ پہلے کی بہبست کافی مشہور ہو گیا۔ اب مالگلو یہاں سیاحت کیلئے آتے ہیں اور زیادہ تراپی ہفتہواری چھٹی بیہیں گزارتے ہیں۔“ ہر مائی نے مسکرا کر بتایا۔

”میں دیکھ سکتا ہوں..... دیکھو وہاں بھوسے کی چھت دکھائی دے رہی ہے، کیا یہاں اب کسانوں کی منڈی بھی ہے؟“ ڈریکو نے کہا۔

ہر مائی، کچھ فاصلے پر موجود ہیری کی طرف متوجہ ہوئی جو اپنے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ کچھ مایوس ساد کھائی دے رہا تھا۔

”ہیری! تمہیں یاد ہے ہم یہاں پچھلی بار کب آئے تھے؟ یہ تو بالکل پرانے دنوں کی یادوں جیسا لگ رہا ہے، ہے

نا؟“ ہر ماں نے کہا۔

”بالکل پرانے دنوں کی طرح.....“ رون نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ ”بس اس میں کچھ غیر ضروری چیزیاں اے لوگ بھی شامل ہو چکے ہیں۔“

”کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں؟“ ڈریکو نے پوچھا۔

”ملفوائے! بے شک تمہاری ہیری کے ساتھ میٹھی میٹھی بن گئی ہے مگر زیادہ بہتر ہو گا کہ تم اپنا منہ بندھی رکھو۔“ رون نے فوراً کہا۔ ”تمہاری نسبت تمہارا بیٹا اچھے اخلاق اور تمیز کا مظاہرہ کرتا ہے جس کی تمہیں توفیق نہیں..... تم نے میرے اور میری بیوی کے متعلق کئی نازیبایا تیس کی ہیں اور ناپسندیدہ حرکتیں بھی۔“

”اور تمہاری بیوی کو یہ قطعی پسند نہیں ہے کہ اس کا شوہر، اس کے معاملات میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑاتا پھرے۔“ ہر ماں نے سختی سے کہا اور رون کی طرف شعلہ بار نظر وہن سے گھورا۔

”اچھی بات ہے، لیکن اگر تم نے ایک بات اور بھی اس کے بارے میں کہی تو.....“ رون بولا۔

”تو پھر تم کیا کرو گے ویزی.....“ ڈریکو نے سخت لمحے میں کہا۔

”وہ تمہیں گلے سے لگا لے گا کیونکہ ہم سب اس وقت ایک ہی کشتی میں سوار ہیں، ہے نارون؟“ ہر ماں فوراً تلخی مٹاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے!“ رون نے اپنے چہرے پر اڈنے والی ناگواری کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ”اچھی بات ہے! مجھے لگتا ہے کہ تمہارے بال سچ مج شاندار ہیں.....“

ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی نہ پڑا۔

”شکر یہ میرے شوہر!“ ہر ماں نے کہا۔ ”اب ہمیں اپنے کام کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیے۔ وقت آگیا ہے کہ ہمیں چلنا چاہئے۔“

ڈریکو نے کایا پلٹ باہر نکالا۔ اس کی سوئیوں کو گھما یا۔ کایا پلٹ میں ارتعاش پیدا ہو گیا اور وہ بری طرح کیپکا نے لگا۔ وقت ایک لمحے کیلئے ٹھہر گیا اور پھر پچھے کی سمت بھاگنے لگا۔ پہلے اس کی رفتار ڈھیمی رہی اور پھر بڑھنے لگی۔ تیز اور تیز..... ایک گونج دار آواز سماعت میں اتر رہی تھی جیسے وہ کسی گھرے کنوئیں میں کوئی مشین چل رہی ہو۔ روشنی کے جھما کے ہو

رہے تھے۔ شور بڑھتا جا رہا تھا۔ پھر ایسا لگا جیسے وقت کی رفتار میں کمی ہونے لگی ہو۔ اور وہ لمب آگیا جب انہیں اپنے پاؤں تنے زمین کا احساس ہونے لگا۔ انہوں نے اپنے ارد گرد دیکھا۔ بے شمار دکانیں غائب ہو چکی تھیں اور گودر کے ہالوگا وؤں سکر سما گیا تھا۔

”کیا ہم پہنچ گئے ہیں؟“ رون نے ادھر ادھر دیکھ کر پوچھا۔



منظر 8

گودرک ہا لوگا وں، 1981ء

ایک سایہ دار پر چھتی کے نیچے کھڑے البس کی نگاہ گاؤں کی وسطی سڑک پر پڑی۔ جہاں کچھ لوگ ابھی ابھی نمودار ہوئے تھے۔ اس کا دل اچھل کر حلق میں آن اٹکا۔ چہرے پر سرت سی پھیل گئی۔ اس نے اسکارپیس کو ٹھوکا مارا اور اشارہ کیا۔ اسکارپیس کی حالت بھی ویسی ہی ہو گئی۔ وسطی سڑک پر ہیری، جینی، ہرمانی، رون اور ڈریکو کھڑے ادھرا دھرد کیکھ رہے تھے۔

”اوہ ممی!“ البس نے آواز لگائی اور بھاگتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔
 ”البس سیورس پوٹر!“ ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”تم سے دوبارہ ملاقات پر خوشی ہوئی۔ تمہیں دیکھنا اچھا لگا۔“

البس دوڑتا ہوا جینی کی بانہوں میں سما تھا۔ جینی کے چہرے پر خوشی کی دمک پھیل گئی۔

”آپ کو ہمارا پیغام مل گیا تھا.....؟“ البس نے چمکتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں! ہمیں مل گیا تھا؟“ جینی نے اسے چوتے ہوئے کہا۔

اسکارپیس بھی جھمکتا ہوا آگے بڑھا۔

”ہم بھی گلے گلے سکتے ہیں، اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو.....“ ڈریکو نے بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔ اسکارپیس نے اپنے باپ کی طرف ابھی نظروں سے دیکھا جیسے اسے لمحہ بھر کیلئے یقین نہ آیا ہوا اور پھر وہ آگے بڑھ کر ڈریکو کے گلے لگ گیا۔ مگر اس کے انداز میں خالی پن جھلک رہا تھا۔ ڈریکو مسکرا نے لگا۔

”اب یہ بتاؤ کہ وہ ڈلفی چڑیل کہاں ہے؟“ رون نے ادھرا دھرد دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ ڈلفی کے بارے میں بھی جانتے ہیں؟“ اسکا رپیئس نے تجھ سے کہا۔

”وہ یہیں کہیں ہے..... اس نے کایا پلٹ توڑ دیا تھا جس کی وجہ سے ہم یہاں پھنس گئے۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ آپ کو مارنے کی کوشش کر رہی ہے، تاکہ والدی مورٹ اپنے وار کے پلنے سے بچ سکے۔ وہ آپ کو مارنے والی ہے تاکہ وہ پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے اور.....“ لبس بولتا چلا گیا۔

”ہاں! ہمیں بھی کچھ ایسا ہی اندازہ ہو رہا ہے۔ کیا تم اس بارے میں جانتے ہو کہ وہ کس خاص جگہ پر چھپی ہوئی ہے؟“ ہر ماہنی نے پوچھا۔

”وہ ہمیں چھوڑ کر غائب ہو گئی تھی..... مگر آپ سب یہاں کیسے پہنچے؟..... آپ کے پاس تو کایا پلٹ بھی نہیں تھا.....“ اسکا رپیئس نے جلدی سے پوچھا۔

”یہ ایک لمبی اور پیچیدہ کہانی ہے۔“ ہیری نے مسکرا کر کہا۔ ”اور ہمارے اسے سنانے کیلئے زیادہ وقت بھی نہیں ہے۔“

ڈریکو شکر آمیز نظروں سے ہیری کی طرف دیکھتا ہوا مسکرا یا۔

”ہیری صحیح کہہ رہا ہے، وقت بہت قیمتی ہے۔“ ہر ماہنی نے فوراً کہا۔ ”ہمیں لوگوں کو صحیح مقام پر واپس پہنچانا ہے کیونکہ اب گودرک ہالوگاں کچھ زیادہ وسیع جگہ نہیں ہے، اس لئے وہ کسی بھی سمت میں یہاں آسکتی ہے۔ ہمیں یہاں ہر سمت کی نگرانی کرنا ہوگی۔ ہر سمت سے آنے والوں پر نظر رکھنا ہوگی۔ ہمیں کسی ایسی جگہ کی ضرورت ہے جہاں رہ کر پورے گاؤں پر نظر رکھی جاسکے۔ وہاں سے ہمیں تمام سمعتیں اور مناظر صاف صاف دکھائی دیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری امر ہے کہ ہم بھی کسی کی نگاہ میں نہ آئیں کیونکہ ہمارے پاس کسی قسم کا خطرہ مول لینے کا وقت نہیں ہے۔“

وہ سب اس بارے میں سوچنے لگے۔

”میں تو کہتی ہوں کہ سینٹ جیروم کا گرجا گھر ہی اس کام کیلئے زیادہ مناسب رہے گا..... مجھے تو ایسا لگتا ہے۔“

منظر 9

سینٹ جیروم کا گرجا گھر، 1981ء

البس ایک کرسی پر ٹانگیں لٹکائے ہوئے سورہاتھا جبکہ باقی تمام لوگ چونا انداز میں اپنی اپنی جگہوں پر جمے ہوئے تھے۔ یہ وقت صد یوں جیسا طویل لگ رہا تھا۔ جینی نے متفرگانہ نظروں سے البس کی طرف دیکھا اور پھر ہیری کی طرف دیکھا جو ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا بہر دیکھ رہا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ جینی اس کی طرف دیکھ رہی تو اس نے گردن گھمائے بغیر اسے مخاطب کیا۔

”کچھ بھی نہیں..... دور دور تک کوئی آثار نہیں کہ وہ یہاں کہیں ہو؟“ ہیری بڑ بڑا یا۔

”فلکر کی کوئی بات نہیں!“ جینی نے کہا۔ ”ہم یہاں سب اکٹھے ہیں۔ تمہاری ممی اور ڈیڈی بھی ابھی تک زندہ ہیں..... ہم وقت کو آگے پیچھے پلٹ سکتے ہیں مگر اسے تیز رفتاری سے بھاگنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ وہ یقیناً آئے گی، جب وہ خود کو اس کام کیلئے تیار کر لے گی اور ہم بھی اس کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہوں گے.....“ جینی نے ایک بار پھر سوئے ہوئے البس کی طرف دیکھا۔ ”یا پھر ہم میں کچھ لوگ تیار ہیں گے.....“

”کمزور لڑکا!..... اسے لگا کہ وہ دُنیا کو بچالے گا۔“ ہیری نے البس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں کمزور لڑکا!..... اسی نے ہی دُنیا کو بچایا۔“ جینی نے فوراً کہا۔ ”اس کا کمبل والا خیال واقعی کمال کا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ وہ دُنیا کو تباہ و بر باد بھی کر سکتا تھا مگر زیادہ اچھا یہ رہے گا کہ ہم اس وقت تمام چیزوں کے بارے میں آپس میں انجھنے سے گریز کریں۔“

”تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ راہِ راست پر آجائے گا۔“ ہیری نے پوچھا۔

”ہاں مجھے لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس میں تھوڑا بہت وقت لگے گا اور..... شاید تمہیں بھی ثبت سوچ کیلئے

تھوڑا بہت وقت لگے۔ ”جینی نے کہا۔

ہیری اس کی طرف دیکھ کر مسکرا یا۔ جینی دوبارہ البس کی طرف دیکھنے لگی۔ ہیری کی نظریں بھی اس کے تعاقب میں البس پر جم گئیں۔

”تم جانتے ہو، جب میں نے وہ پراسرار تھہ خانہ کھولا تھا..... والڈی مورٹ کی یاد نے مجھے اپنے قبضے میں لے لیا تھا، اس شیطانی ڈائری کے ذریعے..... تو میں تقریباً تمام چیزیں بر باد کر ڈالی تھیں.....“ جینی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔
”ہاں مجھے سب یاد ہے۔“ ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اور جب میں ہسپتال سے فارغ ہو کر واپس لوئی۔..... ہر کوئی مجھے نظر انداز کر رہا تھا، مجھ سے بات نہیں کر رہا تھا..... میں ندامت کی سمندر میں غرق ہو رہی تھی تو اس وقت ایک لڑکا میرے پاس چلا آیا جس کے پاس سب کچھ تھا..... وہ گری فنڈر ہال سے میرے پاس آیا اور مجھے چیلنج کرتے ہوئے پوچھا کہ میرے ساتھ دھماکے دار پانے کھیلو گی جینی؟۔
لوگ ہمیشہ یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں مگر تمہارا سب سے خوبصورت روپ جس کا تم نے مظاہرہ کیا..... وہ کسی بہادر مسیحًا جیسا ہے۔ میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب یہ سب معاملہ ختم ہو جائے اور اگر تمہارے گرد کچھ لوگ رہ جائیں..... بلکہ خاص طور پر بچے..... تو صرف ان کے ساتھ دھماکے دار پانے کھیلنے جیسا سلوک کرنا۔“ جینی نے کہا۔

”تم ایسا سوچتی ہو کہ ہم نے بس یہی بھلا کیا ہے..... دھماکے دار پانے کھیلنا؟“ ہیری نے کہا
”نہیں بلکہ پیار!..... وہی پیار جو تم نے اُس دن میرے ساتھ جتا یا تھا، میں نہیں جانتی کہ وہ مجھ جیسا محسوس کرتا ہے یا نہیں۔“ جینی نے کہا۔

”میں اس کیلئے سب کچھ کرنے کیلئے تیار ہوں۔“ ہیری نے کہا۔

”ہیری! تم ہر کسی کیلئے سب کچھ کرنے تیار رہتے ہو۔“ جینی نے کہا۔ ”تم نہایت خوشی سے اس دُنیا تک کیلئے اپنی قربانی پیش کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہو۔ اسے ایک خاص محبت کی ضرورت ہے، اس سے وہ مضبوط ہو جائے گا اور تم بھی مضبوط ہو جاؤ گے۔“

”تم جانتی ہو کہ تب تک اس حقیقت کا ادراک نہیں ہوا تھا جب تک ہم نے یہ نہیں محسوس کیا کہ ہم البس کو کھو چکے

ہیں۔ مجھے پہلی بار اس سچائی کا احساس ہوا کہ میری ماں میرے لئے کس حد تک جانے پر تیار ہو گئی تھی۔ اس کی متا کے جذبے میں اتنی طاقت کیسے پیدا ہو گئی کہ ایک معمولی ساختہ حصار بھی اس قدر طاقتور بن گیا کہ اس نے اس جھٹکٹ جیسے وار کو واپس پلٹنے پر مجبور کر ڈالا جس سے آج تک کوئی زندہ نہیں نجح پایا.....، ہیری نے کہا۔

”اور جو جادوئی وار، والڈی مورٹ کو زندگی بھر سمجھ میں نہیں آپایا، وہ صرف یہی تھا..... پیار! صرف پیار!“ جینی نے اس کی بات کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔

”میں اس سے بے حد پیار کرتا ہوں، جینی!“ ہیری نے فوراً کہا۔

”مجھے معلوم ہے مگر اس کا احساس دلانے کی ضرورت ہے، ہیری!“ جینی نے کہا۔

”میں خوش قسمت ہوں، کہ مجھے تمہارا ساتھ ملا۔“ ہیری نے کہا۔

”انہائی..... اور میں زیادہ خوش ہوں گی کہ میری خوش قسمتی کن کن چیزوں میں ہے، مگر پھر کسی وقت..... اس ہمیں اپنی توجہ ڈالنی کو روکنے پر مر تکز کرنا ہوگی۔“ جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمارے بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے۔“ ہیری نے ایک بار پھر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمجھے جینی کے ذہن میں ایک نیا خیال کوندا۔

”جیرت انگیز..... ہیری کیا ہم میں سے کسی نے یہ سوچا بھی ہے کہ..... اس نے خاص طور پر آج کا ہی دن کیوں منتخب کیا؟“ جینی نے سوچتے ہوئے کہا۔

”کیونکہ یہی وہ دن ہے جب سب کچھ بدل جانے والا ہے۔“ ہیری نے جواب دیا۔

”بالکل صحیح کہا..... تم اس وقت تقریباً ایک سال کے تھے، ہے نا؟“ جینی بولی۔

”ایک سال تین ماہ کا.....“ ہیری نے تصحیح کی۔

”بالکل..... وہ اس ایک سال تین مہینوں میں تمہیں کسی بھی وقت مار سکتی تھی، حتیٰ کہ اب بھی اس کے پاس پورا پورا موقع ہے..... وہ پچھلے چوبیس گھنٹوں سے گودرک ہالو میں موجود ہے۔ پھر اسے کس چیز کا انتظار ہے؟“ جینی نے کہا۔

”مجھے ابھی تک تمہاری بات سمجھ میں نہیں آئی۔“ ہیری نے جھنجلا کر کہا۔

”کچھ تو ایسا ہے جس کا وہ انتظار کر رہی ہے..... کیا ہو گا کہ اگر وہ تمہارا انتظار نہ کرے؟ مجھے لگتا ہے کہ وہ اُس کا

انتظار کر رہی ہے..... وہ اسے روکنا چاہتی ہے! ”جینی نے کہا۔

”کیا مطلب؟“ ہیری نے چونک کر پوچھا۔

”ڈلفی نے خاص طور پر اسی رات کو اسی لئے منتخب کیا ہے کیونکہ وہ یہاں آئے گا..... کیونکہ اس کا باپ یہاں آنے والا ہے..... وہ یقیناً اس سے ملنا چاہتی ہے، اس کے پاس جانا چاہتی ہے، وہ اس سے محبت کرتی ہے۔ والدی مورٹ کی مشکل کا آغاز اسی وقت سے ہوتا ہے جب وہ تم پر حملہ کرتا ہے..... اگر وہ ایسا بالکل نہ کرے تو.....“

”وہ یقیناً زیادہ طاقتور اور مضبوط ہو جائے گا..... تاریکیوں کی حکمرانی سے صرف تاریکی ہی پھیلتی ہے،“ ہیری نے کہا۔

”یہی ایک راستہ ہے کہ پیش گوئی کو باطل کر دیا جائے۔ اگر وہ ہیری کو نہیں مارتا ہے تو پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے گی..... یقیناً وہ والدی کو اس اقدام سے روکنے کی ہر ممکنہ کوشش کرے گی۔“



منظر 10

فیصلہ کن چال

وہ سب اپنی اپنی جگہوں کو چھوڑ کر ایک بار پھر اکٹھے جمع ہو گئے تھے۔ گفتگو میں ایک نئی جہت پیدا ہو گئی۔ جیسی کا نقطہ نظر سب کے سامنے رکھ دیا گیا تھا اور نئے سرے سے منصوبہ بندی تشکیل دینے کی ضرورت پر غور کیا جا رہا تھا۔

”ٹھہرو! مجھے اس بات کو اچھی طرح سمجھنے دو..... ہم لوگ صرف اس لئے آپس میں جھگڑر ہے ہیں کہ والدی مورٹ کو تحفظ دیا جاسکے۔“ رون نے تھوڑا اونچی آواز میں کہا۔

”والدی مورٹ میرے دادا دادی کو قتل کرے گا اور پھر میرے ڈیڈ کو بھی قتل کرنے کی کوشش کرے گا۔“ لبس نے جلدی سے کہا۔

”جیسی کا نظریہ بالکل صحیح ہے۔ ڈلفی ہیری کو مارنے کی کوشش بالکل نہیں کر رہی ہے..... بلکہ وہ تو والدی مورٹ کو ہیری کے قتل کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔“ ہر ماں نے کہا۔

”تو کیا ہمیں اس بات کا انتظار کرنا چاہئے کہ والدی مورٹ یہاں پہنچ جائے؟“ ڈریکو نے کہا۔

”کیا وہ یہ بات جانتی ہے کہ والدی مورٹ کب یہاں پہنچے گا؟ وہ یہاں گذشتہ چوبیں گھنٹوں سے موجود ہے میرا خیال ہے کہ اسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہ کب اور سمت میں وارد ہو سکتا ہے؟ جادوئی تاریخ کی کتابوں میں..... اگر میں غلط ہوں تو مجھے ٹوک دینا اسکا پیہنس..... اس بارے میں کوئی بات نہیں لکھی گئی کہ والدی مورٹ اس دن کب اور کس سمت سے گوڑک ہالوگاں میں داخل ہوا تھا؟“ لبس نے سوچتے ہوئے کہا۔

”تم کچھ غلط نہیں کہہ رہے ہو۔“ اسکا پیہنس اور ہر ماں نے ایک ساتھ کہا۔

”اوہ خدا یا! کیک نہ شد، دوشد.....“ رون نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

”تو ہم اس علمی کافائے کیسے اٹھا سکتے ہیں؟“ ڈریکو نے پوچھا۔

”کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ مجھے کس چیز مہارت میں حاصل ہے؟“، لبس نے پوچھا۔

”تم بہت سی چیزوں میں شاندار ہو، لبس!“ ہیری نے جواب دیا۔

”بھیس بدل مرکب بنانے میں..... اور مجھے لگتا ہے کہ بیچھے لیڈا بیگ شاٹ کے پاس تھے خانے میں ایسے تمام اجزاء موجود ہیں جس سے ہم بھیس بدل مرکب تیار کر سکتے ہیں اور پھر آسانی سے والدی مورٹ میں بدل سکتے ہیں.....“، لبس نے جوشیلے انداز میں کہا۔

”بھیس بدل مرکب میں جب تک متعلقہ شخص کے بال نہ ڈالے جائیں، وہ کار آمد نہیں ہو سکتا، نادان لڑکے..... ویسے بھی مجھے نہیں لگتا کہ والدی مورٹ کے پاس بال ہو سکتے ہیں۔“ رون نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

”لیکن مجھے یہ چال پسند آئی..... چوبابن کر بلی کو جال میں پھانسننا،“ ہر ماںی مسکرائی۔

”ضروری نہیں بھیس بدل مرکب، ہی استعمال کیا جائے..... ہم تبدیلی ہیئت سے بھی کام چلا سکتے ہیں، ہر ماںی تم تو اس مضمون میں بہت زیادہ لاکچ تھی، ہے نا؟“ ہیری نے کہا۔

”ہم سب جانتے ہیں کہ وہ کیسا دکھائی دیتا تھا؟“ ہر ماںی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہمارے پاس کچھ کمال کے جادوگر اور جادوگر نیاں بھی ہیں.....“

”تم یہ چاہتی ہو کہ تبدیلی ہیئت سے والدی مورٹ کا روپ اختیار کر لیا جائے؟“ جینی نے چھتے ہوئے لمحے میں پوچھا۔

”یہی ایک راستہ ہے۔“ لبس نے فوراً کہا۔

”ہاں یہی واحد راستہ ہے، ہے نا؟“ ہر ماںی نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
رون سینہ پھیلا کر کچھ قدم آگے بڑھا۔

”تب تو یہ کام کرنا میں پسند کروں گا..... میرا خیال ہے کہ یہ کام مجھے ہی کرنا چاہئے، میرا مطلب ہے کہ مجھے ایسا کرنا بالکل پسند نہیں ہے..... خصوصاً کہ والدی مورٹ جیسا دکھائی دوں..... لیکن بغیر کسی خواہش کے میں اپنے جذبات پر قابو رکھ سکتا ہوں..... مجھ میں خود پر ضبط رکھنے کی قوت تم سب لوگوں سے زیادہ ہے..... تو اگر میں اس کا روپ اختیار کرتا

ہوں..... یعنی تاریکیوں کے شہنشاہ کا..... تو اس چیز سے مجھے تم لوگوں کی بہ نسبت سب سے کم نقصان پہنچنے کا احتمال ہے..... دوسرے لوگوں کی شدت پسندی کا..... جوز یادہ گرم مزاج ہوں! ” رون نے مسکراتے ہوئے کہا۔
ہیری ایک قدم پہنچپے ہٹ گیا۔

” رون! یہ تم نے شدت پسند اور گرم مزاج والا کسے کہا ہے؟ ” ہر ماٹی نے اس کی طرف شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

” میں خود کو رضا کار انہ طور پر پیش کرنا پسند کروں گا ” ڈریکو نے کہا۔ ” مجھے لگتا ہے کہ والدی مورٹ بننے کی پھر تیلا صحت مندا انسان ہونا ضروری ہے..... ٹوکنے کی کوشش مت کرو، رون! اس کیلئے تاریک جادو کا علم بے حد ضروری ہے اور..... ”

” اور میں بھی اس کام کیلئے تیار ہوں۔ ” ہر ماٹی نے ڈریکو کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ” بطور وزیر جادو..... یہ میری ہی ذمہ داری بنتی ہے اور حق بھی..... ”

” میرا خیال ہے کہ ہمیں قرعہ اندازی کر لینا چاہئے..... ” اسکا پیس نے کہا۔

” تم اس معاملے میں ٹانگ مت اڑاؤ، کیونکہ تم شامل نہیں ہو، اسکا پیس! ” ڈریکو نے تختی سے کہا۔

” دراصل..... ” البس نے کچھ کہنا چاہا۔

” خبردار..... نہیں بالکل نہیں البس! ” جینی نے غراتے ہوئے کہا۔ ” مجھے لگتا ہے کہ تم سب لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ وہ آواز دماغ پر کیسا برا اثر ڈالتی ہے..... میں دوبارہ اس آواز سننے کی تاب بھی نہیں رکھتی ہوں..... ”

” چاہے کچھ بھی ہو..... یہ کام مجھے ہی کرنا چاہئے! ” ہیری نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

سب لوگ مرکر ہیری کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کی آنکھوں میں عجیب سا ڈر اور حیرت دکھائی دے رہا تھا۔

” تم.....؟ ” ڈریکو کے منہ بس اتنا ہی نکل پایا۔

” اگر ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ یہ منصوبہ واقعی تکمیل تک پہنچے! ” ہیری نے سنجیدہ لبھ میں کہا۔ ” تو اس کیلئے اسے بل سے نکالنا ہوگا، اسے کسی بھی اضطراب و بناؤٹ کے بغیر ہی یقین دلانا ہوگا..... مجھے پورا یقین ہے کہ وہ مار باشی زبان کا

استعمال ضرور کرے گی اور اب مجھے ادراک ہو چکا ہے کہ میں ابھی تک مارباشی زبان سمجھ اور بول سکتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ میرے پاس یہی ایک ٹھوس اہلیت ہے جو تم لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ مجھ میں اب تک یہ صلاحیت موجود ہے اور میں یہ بات بھی جانتا ہوں کہ اس کے محسوسات کیسے تھے؟ اور میں بالکل اسی کی طرح محسوس کر سکتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کام کو کیسے جائے گا؟ اور یہ مجھے ہی کرنا ہے“

”شاندار بکواس دوسروں کو راہ سے ہٹانے کیلئے شاندار بکواس تمہیں یہ سب کرنے دیا جائے، سوال نہیں پیدا ہوتا“ رون نے پاؤں پڑھتے ہوئے کہا۔

”مجھے اندیشہ ہے کہ تم صحیح کہہ رہے ہو، میرے دیرینہ دوست!“ ہر ماں نے آہنگ سے کہا۔ ”ہر ماں تم دھوکا کھارہی ہو والڈی مورٹ میں کچھ بھی ویسا نہیں ہیری بالکل نہیں“ رون شدید احتیاج کرتا ہوا بولا۔

”مجھا اپنے بھائی کی ہاں میں ہاں ملا ناگوار نہیں مگر“ جینی نے کہنا چاہا۔ ”وہ اس چال میں خود پھنس سکتا ہے ممکن ہے کہ وہ والڈی مورٹ بن جائے ہمیشہ کیلئے!“ رون نے جینی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”اس طرح تو ہم میں سے کوئی بھی پھنس سکتا ہے تمہارا خدشہ کسی حد تک درست ہے مگر“ ہر ماں نے کہنا چاہا۔

”ذر اٹھرو ہر ماں جینی!“ ہیری نے فوراً کہا۔ جینی اور ہیری کی نگاہیں آپس میں ملیں، ہیری نے اسے غیر محسوس انداز میں اشارہ کیا۔ ”اگر تم لوگ ایسا نہیں چاہتے ہو کہ میں یہ سب نہ کروں تو میں رُک جاتا ہوں، مگر مجھے لگتا ہے کہ ہمارے پاس یہی ایک طریقہ ہے، کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟“ ہیری نے کہا۔ اس نے سب کی طرف دیکھا، جینی کچھ پل کیلئے چھکی اور اس نے بے چارگی سے ہیری کی طرف دیکھا۔

”تم صحیح کہہ رہے ہو،“ جینی نے تائید کی۔ ”تو پھر اسے کر دینا چاہئے۔“ ہیری نے کہا۔

”کیا ہمیں اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم پہلے یہ طے کر لیں کہ تمہارا لائجِ عمل اور راستہ کیا ہو گا؟“ ڈریکو نے کہا۔

”وہ یقیناً اس کا انتظار کر رہی ہے..... وہ میرا تعاقب ضرور کرے گی۔“ ہیری نے کہا۔

”اس کے بعد کیا ہو گا؟“ ڈریکو نے چڑھ کر کہا۔ ”جب وہ تمہارے ساتھ ہو گی، اس بات امکان ہو سکتا ہے کہ وہ تم پر بھاری ثابت ہو..... کیا مجھے تمہیں یاد دلانا ہو گا کہ وہ تاریک جادو کا استعمال کرنے والی طاقتور جادوگرنی ہو سکتی ہے۔“

”یہ نہایت آسان ہے۔“ رون نے کہا۔ ”وہ جب اسے یہاں لائے گا تو ہماری اس پر عقب سے ناگہانی ضرب لگا کر پکڑ لیں گے۔“

”پکڑ لیں گے.....؟“ ڈریکو نے طنزیہ لمحے میں کہا۔

”اطمینان رکھو ڈریکو!“ ہرمائی نے کہا۔ ”ہم سب یہاں دروازوں کی آڑ میں چھپے ہوں گے، اگر تم اسے ایک مقام پر تک لے آؤ، ہیری!“ ہرمائی نے ایک روشنی کے ہالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کھڑکی کے راستے اندر آ رہی تھی اور فرش پر دائرہ سا بنارہی تھی۔ ”اسی وقت ہم سب آڑ سے باہر نکل آئیں گے، اور سب مل کر یہ یقینی بنائیں گے کہ وہ نج کر نکلنے نہ پائے۔“

”ہاں!..... تب ہم اسے پکڑ لیں گے۔“ رون نے ڈریکو کی طرف دیکھتے ہوئے لقمہ دیا۔

”ہیری!..... آخری بار پوچھ رہی ہوں..... کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ تم یہ سب کر سکتے ہو؟“ ہرمائی نے تیکھی آواز میں کہا۔

”ہاں! میں یہ کر سکتا ہوں۔“ ہیری نے اعتماد بھرے لمحے میں کہا۔

”نہیں! اس میں کئی خدشات ہیں۔“ ڈریکو نے کہا۔ ”کئی ایسی چیزیں ہیں جو غلط ثابت ہو سکتی ہیں..... تبدیلی ہیئت میں پکڑے جانے کا امکان بھی ہے، ممکن ہے کہ وہ ہیری کو پہچان جائے..... اگر وہ ہمارے ہاتھوں سے پھسل گئی تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کتنا سنگین نقصان اٹھانا پڑے گا..... وہ کچھ بھی کر سکتی ہے..... ہمیں تمام چیزوں کو دھیان میں رکھ کر بالکل موزوں منصوبہ بنندی کرنے کی ضرورت ہے.....“

”مسٹر ڈریکو! میرے ڈیڈ پر بھروسہ کیجئے..... وہ ہمیں کسی کھائی میں گرنے نہیں دیں گے۔“ البس نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے چونک کر ابس کی طرف دیکھا جیسے اسے اپنی سماعت پر یقین نہ آ رہا ہو کہ ابس ایسا بھی کہہ سکتا ہے؟

”ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے..... اپنی چھڑیاں نکالو!“ ہر ماں نے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے کہا۔

سب لوگوں نے اپنی چھڑیاں باہر نکال لیں اور دائری انداز میں سب نے ہیری کو اپنے نشانے پر رکھ لیا۔ ان کی چھڑیوں سے شعاعوں کی اہریں نکلیں اور وہ سب مل کر ایک مقام پر جمع ہو گئیں اور سیدھی ہیری کے بدن پر پڑنے لگیں۔ تبدیلی ہیئت کا عمل شروع ہو گیا۔ ہیری آہستہ آہستہ پراسرار اور خوفناک ہونے لگا۔ اس کا قد لمبا ہو گیا اور رنگت سفید ہو گئی۔ اس کی انگلیاں لمبی اور استخوانی ہو گئیں اور نوکیلے ناخن دکھائی دینے لگے۔ کچھ ہی دیر میں وہ بالکل والڈی مورٹ میں بدل چکا تھا..... اور یہ سب سے زیادہ ڈراونا لمحہ تھا۔ اس نے گھری سانس لے کر سر اٹھایا اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ وہ کسی خوفناک بھوت جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ سب کے چہروں پر عجیب سی دہشت پھیل گئی۔

”اوہ..... میں یہ دیکھنا نہیں چاہتا!“ رون نے ناگواری سے کہا۔

”کیا کام پورا ہو گیا؟“ ہیری نے پوچھا۔ اس کی آواز والڈی مورٹ جیسی تجسسی اور سرد تھی۔ سب کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ کا احساس ہوا۔

”ہاں..... ہو گیا؟“ جینی نے آہستگی سے کہا۔ اس کی آواز لرز رہی تھی۔



منظر 11

بُلی جال میں پھنس گئی؟

رون، ہر ماہنی اور ڈریکو کھڑکی کے پاس کھڑے باہر دیکھ رہے تھے، ان کے چہروں پر انجانے تفکرات کی سلوٹیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ ہیری کو سیاہ چونے میں ملبوس وسطی سرٹک پر دور جاتا ہوا دیکھ سکتے تھے۔ ان کے قریب ہی اسکا رپیس اور البس بھی موجود تھے۔ جن کے چہروں پر عجیب سا جوش اور سرشاری دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ کوئی مہم جو فلم دیکھنے میں مشغول ہوں۔ جینی ان کے ساتھ نہیں تھی بلکہ وہ کمرے کے وسط میں ایک کرسی پر نڈھاں سی بیٹھی ہوئی تھی اور اس کا دل و دماغ نادیدہ جنگ لڑ رہا تھا۔ البس کو اس بات احساس ہوا کہ اس کی ماں کچھ زیادہ ہی پریشان ہو گئی ہے تو وہ کھڑکی چھوڑ کر اس کی طرف بڑھ آیا۔

”ممی! سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ سب جانتی ہی ہو!“، البس نے جینی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”میں جانتی ہوں اور ایسی ہی امید رکھتی ہوں!“، جینی نے بوجھل لبھے میں کہا۔ ”میں تو بس..... انہیں اس روپ میں دیکھنا نہیں چاہتی۔ وہ آدمی جس سے میں ٹوٹ کر محبت کرتی ہوں، اسے اس آدمی کے روپ میں دیکھو جس سے میں بے حد نفرت کرتی ہوں۔“

البس جینی کی کرسی کی ہتھے پر ٹک کر بیٹھ گیا۔

”وہ مجھے بے حد پسند تھی ممی!“، اس نے اُداسی بھرے لبھے میں کہا۔ ”کیا آپ جانتی ہیں کہ مجھے سچ میں اس سے محبت ہو گئی تھی، ڈلفی سے..... اور وہ والدی مورٹ کی بیٹی نکلی.....“

”وہ لوگ اس کام میں بڑے ماہر ہیں، البس!“، جینی نے ناگواری سے کہا۔ ”معصوموں کو جال میں پھنسایا کیسے جاتا ہے؟“

”یہ سب میری غلطی ہے، می!“، لبس نے سر جھکا کر کہا۔

جینی نے لبس کی طرف دیکھا اور پھر محبت سے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

”یہ کتنا حسین اتفاق ہے؟..... تمہارے ڈیڈ بھی ایسا ہی سوچتے ہیں کہ یہ سب ان کی غلطی ہے۔ تم دونوں کی جوڑی کتنی عجیب ہے!“، جینی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ وہی ہے..... یہ وہی ہے..... اس نے انہیں دیکھ لیا ہے۔“ اسکا رپیس کی جوشی آواز گونجی۔ سب اپنی اپنی جگہ پر ہوشیار ہو گئے اور اس سیاہ پوش لڑکی کی طرف دیکھنے لگے جو ہیری سے کچھ فاصلے پر موجود تھی اس کا تعاقب کر رہی تھی۔

”سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر پہنچ جاؤ جلدی.....“ ہر ماہی نے تحکمانہ لبھ میں کہا۔ ”اور سب لوگ یہ بات دھیان میں رکھنا کہ کوئی بھی اتنی دریتک حرکت نہ کرے جب تک وہ مقررہ مقام یعنی اس روشنی کے ہالے تک نہ پہنچ جائے.....“ ہر ماہی نے روشنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سخنی سے کہا۔ ”ہم سب اس پر ایک ساتھ وار کریں گے، ہمیں اسے کوئی ایسا موقع نہیں دینا ہوگا کہ وہ حقیقت سمجھ جائے اور ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے.....“

تمام لوگ تیزی سے اپنی اپنی طے شدہ جگہوں کی طرف چلے گئے۔

”ہر ماہی گر بخبر! مجھے اب ہر ماہی گر بخبر کے احکامات کی اطاعت کرنا ہوگا؟“ ڈریکو ملفوائے نے بلند آواز میں کہا۔

ہر ماہی نے مڑکرا سکرایا۔ ”اوہ مجھے ایسا کرتے ہوئے لطف آرہا ہے.....“

”ڈیڈ..... یہ مذاق کا وقت نہیں ہے!“ اسکا رپیس نے منہ بنا کر کہا۔ وہ دونوں مسکراتے ہوئے دو بڑے دروازوں کی آڑ میں جا کر چھپ گئے۔

ہیری، والڈی مورٹ کے روپ میں دھیسے دھیسے قدم اٹھاتا ہوا گرجا گھر میں داخل ہوا۔ اس نے دروازے کی طرف اپنی استخوانی انگلیاں لہرائیں، دروازہ خود بخود کھل گیا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کے لمبی استخوانی انگلیوں کے پیچ میں اس کی چھڑی چھپی ہوئی تھی۔ وہ چلتا ہوا کمرے کے وسط میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسے احساس ہو چکا تھا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے، اور وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ تعاقب کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ چند پل بعد ایک نوجوان لڑکی

بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہو گئی مگر وہ دروازے کے قریب ہی رُک گئی تھی۔
ہیری کی پشت اس کے سامنے تھی، اس کا لمبا سیاہ چونہ بالکل ساکت تھا۔

”جادوئی دنیا کو ایسی جرأت کب سے ہو گئی کہ تاریکیوں کے شہنشاہ کا یوں چوری پیچھے تعاقب کر سکے؟ تم جو کوئی بھی ہو، میں واضح کر دینا چاہتا ہوں، اس حماقت کیلئے تمہیں کڑی اذیت اٹھانا پڑی گی۔“ ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کی تختہستہ اور سرد آواز بالکل والدی مورٹ جیسی تھی اور اس کی گونج خالی کمرے میں نہایت خوفناک تھی۔ سب پیچھے ہوئے لوگوں کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی حالانکہ وہ جانتے تھے کہ یہ حقیقت نہیں تھی۔

ڈلفی نے اپنا چونہ پیچھے سر کایا اور چہرہ کھول دیا۔ وہ بہوت دکھائی دے رہی تھی، اپنے باپ کے ساتھ ملاقات کرنا جتنا حسین پل تھا، وہیں اتنا ہی ناقابل یقین بھی تھا۔ یہی وہ لمحہ تھا جس کیلئے اس نے برسوں انتظار کیا تھا۔ جسے پانے کیلئے اس کیلئے وقت کی طویل دلیزیں پار کی تھیں۔

”لارڈ والدی مورٹ!“ ڈلفی کی لزرتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”وہ میں ہی ہوں، جو آپ کا تعاقب کر رہی تھی۔“
ہیری آہستگی سے اپنی جگہ پر گھوما اور اس نے غور سے ڈلفی کی طرف دیکھا۔

”میں تمہیں نہیں جانتا..... دفع ہو جاؤ یہاں سے!“ وہ کڑک دار آواز میں بولا۔

ڈلفی نے بھکی جیسی زور دار سانس لی۔

”میں آپ کی بیٹی ہوں.....“ وہ سکنے ہوئے بولی۔

”ہمیں مذاق بالکل پسند نہیں ہے، لڑکی!“ ہیری نے خونخوار لہجے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہی ہوں، میں آپ کی بیٹی ہوں.....“ وہ دوبارہ سکنے ہوئے بولی۔

”اگر ہماری کوئی بیٹی ہوتی تو کیا ہمیں معلوم نہ ہوتا؟“ ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ڈلفی نے اس کی طرف ملتبايانہ نظر ہوں سے دیکھا۔

”میں ابھی پیدا ہی نہیں ہوئی..... میں مستقبل سے ماضی میں آئی ہوں۔“ وہ کانپتے ہوئے لہجے میں بولی۔ ”میں آپ کی وفادار پیلا ٹرکس لسٹر تھ کیطن سے پیدا ہوئی ہوں، میری پیدائش ملفوائے کی حوالی میں ہوئی تھی..... ہو گورٹس کی اس عظیم جنگ سے تھوڑا عرصہ پہلے..... وہ عظیم جنگ جس میں مستقبل میں آپ کو شکست اٹھانا پڑی اور میں نے آپ

کوہمیشہ کیلئے کھو دیا..... میں یہاں آپ کو بچانے کیلئے آئی ہوں!“

”ہاں! تمہاری آنکھیں اس سے ملتی ہیں، لڑکی!“ ہیری نے خشک لبجے میں کہا۔

دونوں کی آنکھیں آپس میں ملی، انہوں نے غور سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

”روڈ ولفس اسٹریچ..... جو بیلا ٹرکس کا وفادار شوہر تھا، اسی نے اٹھ قبان سے رہائی کے بعد واپس لوٹ کر مجھے اس حقیقت سے آگاہ کیا تھا کہ میں کون ہوں؟..... اور وہ پیش گئی بھی، جو انہیں محسوس ہوا تھا کہ میں ہی پوری کرسکتی ہوں یقین کیجئے، میں ہی آپ کی بیٹی ہوں، لا رڈ!“ ڈلفی نے پرزور لبجے میں کہا۔

”بیلا ٹرکس!..... میں اسے اچھی طرح سے جانتا ہوں، اور کافی حد تک تمہارا چہرہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے..... مگر اس کی خوبیاں تم میں دکھائی نہیں دیتیں..... پھر بھی تمہارے پاس اپنے دعویٰ کا کیا ثبوت ہے، لڑکی؟“ ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ڈلفی نے پھنکا رہی اور پھر اس کے ہونٹوں سے سانپ جیسی پھنکا رہنائی دینے لگی۔ وہ مار باشی زبان بول رہی تھی۔

ہیری نے زور دار تھہہ لگایا بالکل والدی مورٹ کی طرح شیطانی تھہہ۔

”کیا بس صرف یہی ثبوت ہے؟“ وہ غراتا ہوا بولا۔

پھر اگلے لمحے جو ہوا، اسے دیکھ کر ہیری لمبے بھر کیلئے ہر کا بکارہ گیا تھا۔ اس کے چہرے کے عضلات کھج گئے اور وہ لاشعوری طور پر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ ڈلفی نے اپنے بازو پھیلائے اور بغیر کسی سہارے سے ہوا میں بلند ہو گئی۔ وہ پرواز کر رہی تھی.....

”میں اوغری ہوں..... آپ کی اوغری، تاریکیوں کے شہنشاہ!“ ڈلفی نے عجیب مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ”میں آپ کیلئے کچھ بھی کرنے کیلئے تیار ہوں کیونکہ مجھے آپ کو بچانا ہی ہے.....“

ہیری نے تیزی سے خود پر قابو پایا کیونکہ وہ اسے اپنے متjur ہونے کا ذرا بھی احساس نہیں دلانا چاہتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کے واقعی اوسان خطاب ہو چکے تھے۔

”تم نے یہ اڑنا..... کہاں سے سیکھا؟..... کیا مجھ سے؟“ وہ گڑ بڑا سا گیا تھا۔

”میں نے تو بس آپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی ہے.....“ ڈلفی نے جواب دیا۔

”میں پہلے کبھی ایسے جادوگر یا جادوگرنی سے نہیں ملا جو یہ ایسا دعویٰ کر سکے کہ وہ میری ہمسری کر سکتا ہے یا وہ مجھے بچا سکتا ہے، ناقابل تنسیخ لارڈ والڈی مورٹ کو.....“ ہیری نے تلخی سے کہا۔

”مجھے غلط مت سمجھئے!“ ڈلفی نے فوراً ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا۔ ”میں آپ کی ہمسری کی دعویدار نہیں ہوں، لارڈ! لیکن میں اپنی زندگی کا ہر پل صرف اسی خواہش میں خرچ کیا ہے کہ میں ایک ایسی اولاد بن سکوں جسے دیکھ کر آپ کا سفر خر سے بلند ہو جائے!“

”ہاں..... میں نے سب دیکھ لیا کہ تم کیا ہو؟ اور جان لیا ہے کہ تم کیا کیا کر سکتی ہو؟، مجھے یقین آگیا ہے کہ تم میری بیٹی ہو سکتی ہو.....“ ہیری نے نرم لمحے میں کہا۔

ڈلفی نے محبت بھری نظر وہ سے اس کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

”فادر..... وہ کراہتے ہوئے بولی۔

”اکٹھے..... رہ کر ہماری قوتیں ناقابل تنسیخ ہو جائیں گی۔“ ہیری نے کہا۔

”اوہ فادر.....“ ڈلفی دوبارہ سسکی۔

”یہاں روشنی میں میرے پاس آؤ..... میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرا خون کیسا ہے؟“

”آپ جس کام کیلئے آج یہاں آئے ہیں، یہ ایک بھی انک غلطی ہے، ایسا مت سمجھئے، وہ آپ کو بر باد کر ڈالے گا.....“ ڈلفی نے فوراً اصل بات کی طرف آتے ہوئے کہا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انج بھی آگے نہیں بڑھی تھی۔

اسی لمحے ایک خطرناک بات ہوئی۔ ہیری کا لمبی استخوانی انگلیوں والا ہاتھ یکدم بدل گیا اور اپنی اصلی حالت میں آگیا۔ اتفاق سے ہیری نے یہ دیکھ لیا تھا۔ تبدیلی ہیئت اپنا اثر کھور ہی تھی۔ اس نے سرعت سے اپنے ہاتھ کو آستین کے اندر کھینچ کر چھپا لیا۔ اسے احساس ہو گیا کہ وہ اس اداکاری کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ پائے گا۔ اب جلدی اس کھیل کو انجمام تک پہنچانا ہو گا۔

”وہ دودھ پیتا پچھے.....؟“ ہیری استہزا سیہ انداز میں ہنسا۔

”اس کے پاس اس کی ماں کا پیار ہے۔ آپ کا اوار پیار سے ٹکرایا کر پلٹ جائے گا۔ آپ بر باد ہو جائیں گے، آپ کی اپنی قوتیں اسے بے حد طاقتور بنادیں گی اور آپ کو بے حد کمزور..... آپ کو اپنی قوتیں واپس لینے میں اور واپس لوٹنے

میں اگلے سترہ برس لگ جائیں گے۔ اور پھر ہو گورٹس میں ایک عظیم جنگ ہو گی، جسے آپ ہار جائیں گے..... میں آپ کو ان سب چیزوں سے بچانا چاہتی ہوں.....“ ڈلفی نے چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ہیری کو احساس ہوا کہ اس کے سر پر بال نکل رہیں۔ اس نے غیر محسوس انداز میں اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنے سر کو سیاہ چونگ سے ڈھانپ لیا اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

”یعنی تم چاہتی ہو کہ میں اس بچے کو نہ ماروں..... کیا یہ صحیح رہے گا۔“ ہیری نے کہا۔

”بالکل فادر..... یہی میں چاہتی ہوں۔“ ڈلفی نے تیزی سے کہا۔

اگلے ہی لمحے ہیری کو احساس ہوا کہ اس کا بدن سمت رہا تھا۔ اس کا قد چھوٹا ہونے لگا تھا۔ اس نے پوری کوشش کی ڈلفی اسے دیکھنے پائے۔

”فادر.....؟“ ڈلفی کی آواز میں بے قینی سی پیدا ہونے لگی۔

”تمہارا منصوبہ میرے لئے اچھا ہے کہ میں یہ ارادہ چھوڑ دوں۔ تم مجھے بچانا چاہتی ہو، ٹھیک ہے، اب تم میرے پاس آؤتا کہ میں تمہیں روشنی میں اچھی طرح دیکھ سکوں۔“ ہیری نے اس بار پوری کوشش سے اپنی آواز کو تخت بستہ اور سرد بنانے کی کوشش کی کیونکہ وہ مکمل طور پر ہیری میں بدل چکا تھا۔ تبدیلی ہیئت کا اثر بالکل ختم ہو چکا تھا۔

اسی لمحے ڈلفی کی عقابی نظرؤں نے بھانپ لیا تھا کہ ایک دروازے میں ہلکی سی حرکت ہوئی تھی۔ کسی نے دروازہ اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ اس کا ذہن پوری رفتار سے کام کر رہا تھا۔ اسے اپنے ارڈر کسی خطرے کا احساس ہو چکا تھا۔ کچھ نہ کچھ غلط تھا جو اسے ابھی تک سمجھ میں آپایا تھا۔

”فادر.....؟“ ڈلفی نے پکارا اور کچھ فاصلے پر رہ کر اس کے سامنے جانے کی کوشش کی۔ ہیری کو اس کا احساس ہو گیا اور وہ تیزی سے دوسری طرف گھومتا چلا گیا۔ وہ ایک طرح سے کمرے میں دائری انداز میں گھوم رہے تھے۔ ڈلفی کی پوری کوشش تھی کہ وہ اس کا چہرہ دیکھ سکے مگر ہیری اس سے بچ رہا تھا۔ ڈلفی روشنی کے اس ہال میں آنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھی، جہاں اسے لانا بے حد ضروری تھا۔

”تم لا رڈ والڈی مورٹ بالکل نہیں ہو.....؟“ ڈلفی زور سے چیخنی۔

اس نے اپنی چھڑی نکال کر ہیری کی طرف لہرائی۔ ہیری سمجھ چکا تھا کہ اب وقت نکل چکا ہے، اسے اس کا مقابلہ کرنا

ہی ہوگا، اس نے بھی اپنی چھڑی نکالنے میں سستی نہیں کی۔

”آتشوستم.....“ دونوں کی ایک ساتھ آواز گونجی۔

دونوں کی چھڑیوں سے آگ جیسے شعلے ایک دوسرے کی طرف لپکے اور کمرے کے وسط میں آپس میں ٹکرایا اور دھڑام کی کے ساتھ ختم ہو گئے۔ اسی لمحے کو دروازے میں کسی قسم کی حرکت محسوس ہوئی۔ اس نے اپنا دوسرا ہاتھ لہرایا اور دھڑام کی آواز کے ساتھ تمام دروازے بند ہو گئے۔ ہیری نے چونک کران کی طرف دیکھا۔ وہ اب کھل کر سامنے آچکا تھا۔

”اوہ ہیری پوٹر!“ ڈلفی طنزیہ لمحے میں غرائی۔ ”میرے ساتھ کھیل رہے تھے، ہے نا؟“

ہیری نے ایک بار پھر دروازوں کی طرف دیکھا۔ ان پر سنہری تالے لگے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”کیا تم ایسا سوچتے ہو کہ تمہارے ساتھی تمہاری مدد کر پائیں گے، ہیری پوٹر؟“ ڈلفی نے طنزیہ لمحے میں کہا۔

”ہیری..... ہیری.....“ ہر ماں کی چیختی ہوئی آواز دروازے کے پیچھے سے سنائی دی۔

”اوہ نہیں! اس نے تمام دروازوں کو تالہ بند کر ڈالا ہے، انہیں اندر سے ہی کھولا جاسکتا ہے۔“ جینی کی پریشان آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے! مجھے تم سے تنہا ہی نہیں ہوگا.....“ ہیری نے خود کو تیار کرتے ہوئے کہا۔

وہ اپنی جگہ پر گھوما اور اس نے وار مارا۔ وہ ہیری کے وہم و گمان سے زیادہ پھر تیلی ثابت ہوئی اور نہ صرف اس نے خود کو بچالیا بلکہ اس کی چھڑی ہوا میں لہرائی۔ اگلے ہی لمحے ہیری کی چھڑی اس کے ہاتھ سے نکل دور جا گری۔ ہیری حیرت زدہ رہ گیا۔

”تم نے کیسے کیا؟..... تم کیا چیز ہو؟“ ہیری کے منہ لاشعوری طور پر نکلا۔

اسے اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ وہ نوجوان بڑی کی اس کی سوچ سے کہیں زیادہ طاقتور ثابت ہوئی تھی۔

”میں نے تمہارے بڑے کے انداز کو ایک طویل عرصہ تک پر کھا ہے، ہیری پوٹر! میں تمہیں اپنے باپ کے مقابلے میں بہت زیادہ اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔“ ڈلفی نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تمہیں میری سب کمزوریاں معلوم ہیں!“ ہیری نے چونک کر پوچھا۔

”میں نے بہت ساری چیزیں ان سے وراثت میں پائی ہیں! وہ بلاشبہ جادوئی دُنیا کے اکلوتے اور عظیم جادوگر

ہیں..... میں نے بہت ساری چیزوں کا مطالعہ کیا ہے اور وہ سب سیکھا جس کی مجھے ضرورت تھی..... یقیناً انہیں مجھ پر بے حد ناز ہوگا! ڈلفی نے متکبرانہ لمحے میں کہا۔

”آ تشنستم.....“

ڈلفی کی چھپڑی سے ایک سرخ شعاع ہیری کی طرف کو ندی۔ ہیری ہر طرح کی صورتحال کیلئے تیار تھا۔ وہ بے شک نہ تھا تھا مگر اس سے خود کو اس سے بچانا ہی تھا۔ اس کا دماغ اب پوری طرح متحرک تھا۔ وہ صحیح وقت پر دوسرا طرف کو دیکھا۔ روشنی کی لہر کمرے کے فرش پر پڑی اور ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ فرش میں ایک گڑھے جیسا سوراخ ہو گیا تھا۔ ہیری پھسلتا ہوا ایک کرسی کے نیچے گھس گیا اور یہ سوچنے لگا کہ وہ اس طاقتور جادوگرنی کا سامنا بغیر چھپڑی سے کیسے کر سکتا ہے؟

”کیا تم کیڑے مکوڑوں کی طرح رینگ کر مجھ سے چھپنا چاہ رہے ہو، ہیری پوٹر!“ ڈلفی غرا کر بولی۔ ”ہونہہ ہیری پوٹر، جو وہ جادوئی دُنیا کا عظیم بہادر سو رہا ہے..... حقیر پچوے کی طرح رینگ رینگ کر چھپنے کی کوشش کر رہا ہے..... ڈیگور ستم.....“

اگلے لمحے کمرے میں موجود تمام کر سیاں ہوا میں بلند ہو گئیں۔ ہیری زمین پر سماں ہوا کھائی دینے لگا۔

”اب میرے سامنے سوال یہ ہے کہ کیا تمہیں مارڈالنا قسمی وقت کی بر بادی نہیں ہے؟“ ڈلفی نے سفا کی سے کہا۔

”یہ جانتے ہوئے کہ اگر میں اپنے باپ کو ویسا کرنے سے روک ڈالوں تو تم سب ویسے بھی نیست ونا بود ہو جاؤ گے..... تو فیصلہ کیسے کیا جائے؟..... اوہ مجھے ان سب چیزوں سے بے حد کوفت ہو رہی ہے، مجھے تمہیں مارڈالنا ہی چاہئے.....“

اس نے اپنی چھپڑی لہرائی اور تمام کر سیاں ایک دھماکے ساتھ فرش پر گر گئیں اور بری طرح سے ٹوٹ پھوٹ گئیں مگر ہیری نے خود کو ان کی زد میں آنے سے بچا لیا تھا۔ اسی وقت فرش کے گڑھے میں البس باہر نکلا۔ کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

”ایکو دا.....“ ڈلفی کے لب پھر پھرائے۔

”ڈیڈ.....“ البس کی آواز گونجی۔ ڈلفی کا جادوئی کلمہ ادھورا رہ گیا، اس نے تعجب سے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

”البس نہیں..... تمہیں یہاں نہیں.....“ ہیری تڑپ کر چینجا۔

”اوہ..... تم دونوں دو دو پوٹر..... ایک ساتھ..... یہ زیادہ مزیدار رہے گا۔“ وہ سفا کی سے بولی۔ اس کے

آنکھیں خطرناک انداز میں چمک رہی تھیں۔ ”ایک بار پھر..... انتخاب کا مسئلہ پہلے کسے؟ میرا خیال ہے کہ پہلے لڑکے کو مار ڈالا جائے۔“ ڈلفی نے لاپرواٹی سے کہا۔ اس کی چھڑی لہرائی۔ ”ایکو د اسم“

ڈلفی کی چھڑی سے سبز رنگ کی چمکیلی شعاع نکلی اور البس کی طرف لپکی۔ ہیری نے پوری قوت سے البس پر چھلانگ لگادی، وہ کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے دماغ میں غصے کی لہریں بری طرح جھنجھنھنارہی تھیں۔ اس نے البس کو دھکا دے کر دور پھینک دیا۔ شعاع سیدھی فرش پر پڑی جہاں کچھ لمحے پہلے البس موجود تھا۔

”تمہارا خیال ہے کہ تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو؟“ ڈلفی مسکراتے ہوئے بولی۔ جیسے وہ اس چوہے بلی کے کھیل سے لطف اندوڑ ہو رہی ہو۔

”نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔“ ہیری نے زمین پر گرے ہوئے کہا۔ اسے اپنی چھڑی دکھائی دے گئی تھی جو کچھ ہی دورز میں پر پڑی تھی، ہیری نے بحث کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا اور فلا بازی کھا کر چھڑی اٹھائی اور اگلے ہی لمحے ایک زوردار وار ڈلفی پر مارا۔ ڈلفی نے خود کو بچالیا۔ ان دونوں کے درمیان شعلوں کا کھیل شروع ہو گیا تھا۔ ہیری اب کسی قسم کی کوئی سستی نہیں دکھانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں البس موجود تھا، اسے ڈلفی کو کوئی موقع نہیں دینا تھا کہ وہ البس پر وار پائے۔ دوسری طرف البس نے پھرتی سے اپنا کام کر دکھایا۔ اس نے اپنی چھڑی سے تمام دروازوں سے تالے اڑاڑا لے تھے۔

”ایلو مورسِم ایلو مورسِم“

”میں کبھی تنہا نہیں اڑا..... تم دیکھ سکتی ہو..... اور نہ ہی تنہا اڑوں گا۔“ ہیری نے غصے سے کہا۔ جینی، ہر ماںی، رون اور ڈریکو اندر داخل ہو چکے تھے۔ سب کی چھڑی ڈلفی کو نشانہ بنائے ہوئی تھیں، وہ سب شعلے اگل رہی تھیں۔ ڈلفی تنہا ان سب کا مقابلہ کر رہی تھی، وہ واقعی بہادر اور طاقتور تھی، اس نے نہایت پھرتی سے سب کو سنبھال رکھا تھا مگر یہ سب زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتی تھی۔ اسے اس جنگ سے نکلا تھا..... کیونکہ وہ یہاں اڑنے بھڑنے کیلئے نہیں آئی تھی، اس کا مقصد تو اس پیش گوئی کو باطل کرنا تھا جو تھوڑی دیر بعد ہی رونما ہونے والی تھی۔

کمرے میں سرخ، سبز روشنیوں کے جھماکے ہو رہے تھے جن سے آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں۔ ڈلفی اڑنے کے بعد میں اس کا نتیجہ اس کے حق میں اچھا ثابت نہیں ہوا اور پھر وہ فرش پر نڈھاں ہو کر گرگئی، اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔

”نہیں.....نہیں.....ڈلفی کراہی۔

”بندھو اتم.....، ہر ماں کی چھڑی لہرائی۔ اگلے ہی لمحے ڈلفی کا پورا بدن چمکیلی رسیوں سے جکڑ گیا۔ وہ اب حرکت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں بے بسی جھلک رہی تھی۔

ہیری محتاط انداز میں اپنے قدم ڈلفی کی طرف بڑھانے لگا۔ اس کی آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔ سب لوگ چوکنا انداز میں اپنے اپنی جگہوں پر کھڑے تھے، ان کی چھڑیاں ابھی تک ڈلفی پر تنی ہوئی تھیں۔

”البس تم ٹھیک ہو.....؟“ ہیری نے اپنی نظریں ڈلفی سے ہٹائے پوچھا۔

”ہاں ڈیڈ! میں ٹھیک ہوں!“، لبس نے جواب دیا۔

ہیری نے اپنی نظریں ڈلفی سے بالکل نہیں ہٹائی تھیں، وہ اس سے خوف محسوس کر رہا تھا۔

”جینی! اسے چوت تو نہیں لگی..... تم اسے اچھی طرف دیکھ کر بتاؤ، وہ واقعی ٹھیک ہے۔“ ہیری نے سخت لمحے میں کہا۔ وہ ڈلفی سے اپنی نگاہیں ہٹانا نہیں چاہتا تھا۔

”اس نے ضد کی..... کہ وہ ہم سب میں سب سے چھوٹا ہے اور وہ چھوٹے گڑھے میں چڑھ کر دوسری طرف نکل سکتا ہے اور اندر سے دروازے کھول سکتا ہے..... میں نے اسے بہتی راروکنے کی کوشش کی مگر وہ نہیں مانا.....“ جینی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”صرف یہ دیکھ کر بتاؤ..... وہ واقعی ٹھیک ہے۔“ ہیری غصے سے دہاڑا۔

”میں بالکل ٹھیک ہوں، ڈیڈ!..... میں سچ کہہ رہا ہوں۔“، لبس نے کہا۔

ہیری ڈلفی کے بالکل پاس پہنچ چکا تھا۔

”لوگوں کی بڑی تعداد نے مجھے ہمیشہ چوت پہنچانے کی کوشش کی مگر مجھے کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔“ ہیری غصیلے لمحے میں چھینتے ہوئے کہا۔ ”مگر میرے بیٹے کو..... میری آنکھوں کے سامنے..... تمہیں یہ ہمت کیسے ہوئی کہ تم میرے بیٹے کو چوت پہنچا سکو..... اس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟..... تم گھٹیا جادو گرنی!“، ہیری غصے سے دہاڑا۔

”میں صرف اپنے باپ سے ملنا چاہتی تھی۔“ ڈلفی نے سسکتے ہوئے کہا۔

ہیری کو اس کے معصوم چہرے پر ذرا بھی ترس نہیں آ رہا تھا کیونکہ وہ اس کا سفا کانہ روپ کچھ لمحے پہلے دیکھ چکا تھا۔

”تم اپنی دُنیا کو دوبارہ نہیں بناسکتی..... تم ہمیشہ یتیم ہی رہو گی، اور تم اس حقیقت سے کبھی پیچھا نہیں چھڑا سکتی۔“ ہیری نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”مجھے بس ان کی ایک جھلک دیکھ لینے دو.....“ ڈلفی نے کہا۔

”نہیں..... بالکل نہیں! میں ایسا نہیں کر سکتا اور نہ ہی کرنا چاہتا ہوں!“ ہیری نے فیصلہ کرنے لمحے میں کہا۔

”براہ کرم..... ہیری پوٹر! تم ایک اچھے انسان ہو.....“ ڈلفی گڑ گڑائی۔

”تم جیسے لوگ ہمیشہ میری اچھائیوں کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔“ ہیری نے نفرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تو پھر مجھے مار ڈالو.....“ ڈلفی چھپنی۔

ہیری نے اس کی طرف دیکھا اور لمحے بھر کیلئے سوچا۔

”میں ایسا نہیں کر سکتا..... نہ ہی کسی کو کرنے کی اجازت دوں گا۔“ ہیری نے کہا۔

”کیا مطلب ڈیڈ؟..... وہ انتہائی خطرناک ہے۔“ لبس نے فوراً کہا۔

”بالکل نہیں لبس.....“ ہیری نے سخنی سے کہا۔

”مگر وہ قاتل ہے..... میں نے خود اسے قتل کرتے ہوئے دیکھا ہے!“ لبس بولا۔

ہیری نے اپنا سر گھما کر لبس کی طرف دیکھا اور اس کی نظریں جینی سے میں۔

”ہاں لبس! وہ ایک قاتل ہے..... مگر ہم قاتل نہیں ہیں۔“ ہیری نے جواب دیا۔

”ہمیں ہمیشہ ان سے بہتر بننا چاہئے۔“ ہر ماہی نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

”بالکل..... یہ تکلیف دہ ضرور ہے، مگر ہم نے یہی سیکھا ہے۔“ رون نے منہ بنانا کر کہا۔

”میرے دماغ کو بدل ڈالو!“ ڈلفی نے بے بسی سے کہا۔ ”میری یادیں مٹا ڈالو..... مجھے بھلا دو کہ میں کون ہوں؟“

”نہیں! ہم تمہیں واپس اپنے وقت میں لے کر جائیں گے۔“ رون نے کہا۔

”تم اپنے مقدمے کا سامنا کرو گی اور پھر ہمیشہ کیلئے اڑقابن بھیج دی جاؤ گی، بالکل اپنی ماں کی طرح!“ ہر ماں نے فیصلہ کرنے لبھے میں کہا۔

”وہاں تم ہمیشہ اپنے کئے پر پچھتا وہ گی.....“ رون نے کہا۔

”صرف ایک بار..... ایک بار..... مجھے انہیں دیکھ لینے دو!“ ڈلفی نے کراہتے ہوئے کہا۔ ”میں وعدہ کرتی ہوں، میں کچھ نہیں کروں گی..... خود کو تمہارے حوالے کر دوں گی۔“

”شاپید میں..... شاپید میں تمہارے لئے کوئی نرم گوشہ پیدا کر پاتا..... مجھے لوگوں کو مارنا یا تکلیف دینا کبھی اچھا نہیں لگا۔ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہ برا راستہ چھوڑ دیں اور پر امن زندگی جینا سیکھیں..... مگر ایک معصوم لڑکے کو بلا وجہ اور جس درندگی سے تم نے مار ڈالا۔ اس کے بعد تو کسی نرمی کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔“ ہیری نے تاسف بھرے لبھے میں کہا۔

ڈلفی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس نے سرفش پر ڈال دیا۔

اسی لمحے ایک پھنکارتی ہوئی آواز گوئی۔ سب کے چہروں پر عجیب ساخوف نمودار ہو گیا۔

ایک ایسی آواز جس میں موت جھلک رہی تھی۔ ہیری کو اپنے سر میں ٹیکسی سی اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ آواز جسے وہ برسوں سے صرف خوابوں میں ہی سن سکتا تھا۔ وہ بیداری کے عالم میں اس کے سر میں گونج رہی تھی۔

”ہیری یہی پوٹر.....“

”یہ کیسی آواز ہے؟“ اسکا رپینس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں..... ابھی نہیں..... نہیں!“ ہیری نے اپنے سر کو تھامتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا ڈیڈ.....؟“ البس نے تیزی سے ہیری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”اوہ والدی مورٹ.....“ رون کے منہ بے اختیار نکلا۔

”وہ..... یہاں..... اب؟“ ہر ماں نے پریشانی سے کہا۔

”فادر..... مدد..... فادر.....“ ڈلفی پوری قوت سے چھپنی۔

”خاموشتم.....“ ڈریکو نے اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ ڈلفی کی آواز بند ہو گئی تھی، وہ اپنی جگہ کر بری طرح سپٹا

رہی تھی۔ شدید مزاحمت کے باعث اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

”ڈوریم لیوستم.....“ ڈریکو کی چھڑی ایک بارہ رائی اور فرش پر گری ہوئی ڈلفی کا جسم تیزی سے اٹھا اور اپر جا کر چھت سے جاگا۔

”وہ آرہا ہے..... وہ آرہا ہے، اسی وقت.....“ ہیری نے خود کو سنبھالنے ہوئے کہا۔

کھڑکی سے دور سڑک پر سیاہ ہیولا آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ اس کا رُخ چیمس پوٹر کے گھر کی طرف ہی تھا۔ والڈی مورٹ آرہا تھا اور اپنے ساتھ موت لا رہا تھا..... جسے وہ سمجھی اچھی طرح سے جانتے تھے۔



منظر 12

ان دیکھا حادثہ، 1981ء

ہیری پوٹر اذیت بھرے انداز میں والدی مورٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عجیب سی دہشت اس کے بدن پر بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ ان کے سامنے سے گزر اور جیس پوٹر کے گھر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دروازے پر چند لمحوں کیلئے رُکا اور پھر آہستگی سے صدر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ وہ سب اسے دیکھ سکتے تھے۔ ان کے چہروں پر گھر اضطراب پھیلا ہوا تھا مگر ہیری کی حالت زیادہ ہی بدتر ہو رہی تھی۔ اس کیلئے اس اذیت ناک لمحے کو برداشت کرنا بے حد دشوار ہو رہا تھا۔

”والدی مورٹ میری ممی اور ڈیڈی کو مارنے جا رہا ہے..... اور میں اسے روکنے کیلئے کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں۔“ ہیری نے درد بھری آواز میں کہا۔

”وہ سچ نہیں ہے.....“ ڈریکو نے آہستگی سے کہا۔

”ڈیڈ! یہ صحیح نہیں.....“ اسکا پیس نے فوراً کہا۔

”میں جانتا ہوں کہ آپ ایسا کر سکتے ہیں..... اُسے روک سکتے ہیں مگر آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔“ ابس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ خدا یا..... یہ نہایت ڈراونا منظر ہے.....“ ڈریکو ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔

جنی نے ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا۔

”تمہیں یہ سب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، ہم واپس گھر چلتے ہیں۔“ وہ بولی۔

”میں یہ سب ہونے دوں گا..... یقیناً میں اسے اپنی نظروں سے دیکھوں گا۔“ ہیری نے کہا۔

”ہاں! یہی بہادری ہے.....؟“ ڈریکو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تب تو ہم سبھی اس کے گواہ بن جائیں گے۔“ ہر ماں نے کہا۔

”ہم یہ سب ضرور دیکھیں گے۔“ رون نے ٹھوس لبھ میں کہا۔

دور سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی جو مدمض ضرور تھی مگر سنائی دے رہی تھی۔

”لیلی ہیری کو لو اور یہاں سے نکل جاؤ..... وہ آگیا ہے.....“ بھاگ جاؤ..... جلدی کرو، بھاگ جاؤ..... میں اسے سنبھالتا ہوں.....“ وہ آواز یقیناً ہمیں پوٹر کی ہی تھی۔ اس میں خوف صاف جھلک رہا تھا۔

ایک دھماکے کی آواز گونجی اور پھر کسی مکروہ قہقہہ کی آواز سنائی دی۔

”تم اس سے دور رہو..... تم سمجھے..... تم اس سے دور رہو!“

”ایکو دا سم.....“ والڈی مورٹ کی آواز گونجی۔

ایک سبز روشنی کی چمک ہوئی اور ہیری نے اسے کھڑکی کھڑکیوں میں چمکتے ہوئے دیکھا۔ ابس نے بھی ہیری کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ہیری کا بدن کانپ رہا تھا۔ اس نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے ابس کی گرفت کو سخت کر دیا۔

”اس نے وہ کر دیا..... وہ کر سکتا ہے!“ ابس نے آہستگی سے کہا۔

جینی نے اپنا بازو ہیری کی کمر میں ڈال دیا تھا۔ ہیری کو کھڑا رہنے میں دشواری ہو رہی تھی، وہ اسے سہارا دے رہی تھی۔

”کھڑکی کے پاس وہ میری ممی ہیں..... میں انہیں صاف دیکھ سکتا ہوں۔ وہ نہایت خوبصورت دکھائی دے رہی ہیں.....“ ہیری لرزتی ہوئی آواز میں بولا۔

دروازہ کھلنے کے دھماکے دار آواز گونجی۔

”ہیری کو نہیں..... ہیری کو نہیں..... مہربانی کرو..... ہیری کو نہیں.....“ لیلی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دینے لگی۔ ہیری کو اپنادل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ یہی وہ آواز تھی جو اسے سکول کے تیسرے سال میں پہلی بار سنائی دی تھی۔

”راستے سے ہٹ جاؤ..... تم احمق لڑکی..... میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔“ والڈی مورٹ کی سفا کانہ آواز اس چھوٹے سے گاؤں میں گونخ رہی تھی۔

”ہیری کو نہیں..... مہربانی کرو..... میں بھیک مانگتی ہوں..... ہیری کو نہیں! اس کی جگہ مجھے قتل کر دو۔“ لیلی کی آواز

دبارہ سنائی دی۔

”میں تمہیں آخری بار تنبیہ کر رہا ہوں لڑکی.....“، والدی مورٹ غصیلے لبھے میں دھڑا۔

”نہیں ہیری کو نہیں..... مہربانی کرو..... ہم پر حم کھاؤ..... میں حم کی بھیک مانگتی ہوں..... میرے بیٹے کو نہیں..... مہربانی کرو..... میں کچھ بھی کروں گی.....“، لی گڑ گڑا رہی تھی اور ہیری کے دل پر چھریاں سی چل رہی تھی۔ اس کا بدن بری طرح کپکپار پاتھا۔ جینی کی گرفت اور مضبوط اور سخت ہو گئی تھی۔ لبس کے چہرے پر عجیب ساخوف نمودار ہو گیا تھا۔

”ایکو دا سم.....“، والدی مورٹ کی سفا کانہ آواز گونجی۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے والدی مورٹ کی چھڑی سے نکلنے والی سبز شعاع صرف لی پوٹر کو ہی نہیں لگی تھی بلکہ اس نے ہیری کے بدن کو چیرڈا لاتھا۔ وہ رو نے لگا اور ہچکیاں بھرتا ہوا فرش پر بیٹھ گیا۔ غم سے چور، صدمے سے ٹھہرنا۔ اسے ایک ڈوبتی ہوئی چیخ نے اپنے حصار میں گھیر کھا تھا جو اپنا گھیر انگ سے نگ کرتی ہوئی اس کے بدن کو چھپتی چلی جا رہی تھی۔ اس کے وجود کے اندر کی گھرائیوں میں اترتی چلی جا رہی تھی۔

دور سبز چمک کی روشنی ایک بار پھر چمکی اور کسی کی ہولناک چیخ گونجی اور مکان میں دھماکہ ہوا۔ مکان کا بلائی حصہ نصف سے زیادہ گر گیا تھا۔ والدی مورٹ اس انجام کا شکار ہو چکا تھا جو اس کے مقدر میں لکھا تھا۔ وہ پیش گوئی پوری ہو گئی تھی جو اس کی تباہی و بر بادی کیلئے کی گئی تھی.....



منظر 13

پوٹر ہاؤس، 1981ء

وہ ایک آدھے گرے ہوئے مکان کے سامنے گنگ سا کھڑا تھا۔ اس کا حلیہ بڑا عجیب تھا۔ وہ عام آدمی کی نسبت دو گناہ بڑا تھا۔ اس کا چہرہ دہشت اور خوف سے بگڑا ہوا تھا۔ کندھوں تک لمبے بال اور کھڑی ڈاڑھی الجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگا جیسے اسے ہوش آگیا ہو۔ وہ دیوانگی کے عالم میں دوڑا اور دھڑ دھڑاتا ہوا گھر کے اندر کی طرف بھاگا۔ وہ پا گلوں کی طرح سیڑھیاں طے کرتا ہوا جارہا تھا۔ آگے ہر طرف ملبہ ہی ملبہ بکھرا ہوا تھا۔ اس نے اپنے دیوہیکل ہاتھوں سے بلے کو دور پھینکا اور آگے بڑھا۔

”جیس..... جیس.....“ وہ دیوانگی کے عالم میں چینجا اور جلدی جلدی ملے دور ہٹانے لگا۔ ”لی..... لی.....“ اس کی نظریں چاروں طرف تلاش کر رہی تھیں۔

ایسے لگتا تھا جیسے اس کی ہمت ٹوٹ رہی ہو۔ اس کی چال سست پڑ گئی تھی۔ اسے اس حقیقت کا ادراک ہو گیا ہو کہ جنہیں وہ تلاش کر رہا ہے، وہ اب نہیں رہے۔ مگر اس نے اپنی کوشش ترک نہیں کی۔ وہ انہیں تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ کئی چیزوں کو ہٹانے کے بعد اسے جیس اور پھر لی دکھائی دے گئے۔ اس کا جسم یکدم ساکت ہو گیا اور وہ آنکھیں پھاڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

”اوہ نہیں..... نہیں!“ اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز لگی۔ ”ایسا نہیں ہو سکتا..... میں یہ دیکھ نہیں سکتا..... انہوں نے مجھے بتایا تھا..... مگر مجھے اس سے بہتر کی امید تھی.....“

اس نے ان کی طرف دیکھا اور پھر اپنا سرخ کر لیا۔ وہ کچھ بڑ بڑا رہا تھا جو سنائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر اس نے اپنی جیب سے کچھ پھول نکالے اور انہیں زمین پر ان کے قریب رکھ دیا۔

”مجھے معاف کر دینا..... انہوں نے مجھے ہدایت کی تھی..... ڈمبل ڈور نے مجھے حکم دیا تھا..... مگر میں ان کا انتظار نہیں کر سکتا..... مالگوؤں آرہے ہیں، میں انہیں دیکھ سکتا ہوں، ان کی جلتی بجھتی نیلی روشنیاں محسوس کر سکتا ہوں۔ وہ بیہاں مجھ جیسے کندڑ ہن کی موجودگی کوشک کی نظر وہ سے دیکھے بغیر نہیں رہیں گے..... میں بیہاں رُک نہیں سکتا.....“، وہ بڑھا۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

”میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ جان لو..... تمہیں کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا..... کم از کم ہم تو ایسا نہیں کر سکتے..... اور نہ ہی کوئی اور.....“

وہ روتے روتے چونک گیا۔ اسے کوئی دھیمی سی آواز سنائی دی تھی۔ ایک بچے کی آواز جو سبک رہا تھا۔ وہ تیزی سے اس طرف متوجہ ہوا۔ اور تیزی سے ملے میں اسے تلاش کرنے لگا۔ مگر وہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر اسے احساس ہوتا ہے کہ آواز کہاں سے آرہی تھی، اس نے تیزی نیچے کی طرف دیکھا۔ اس کے قدموں قریب ایک تابکاری جیسی روشنی آرہی تھی اور ایک معصوم بچہ اپنے ماں باپ کی طرف دیکھ کر سبک رہا تھا۔

”اوہ تم ننھے گڈے..... تم ضرور ہیری ہو۔ تم کیسے ہو ہیری پوٹر؟ ہم رو بیس ہیگر ڈھیں، اور ہم ہی اس وقت تمہارے اکلوتے دوست ہیں، چاہے تم یہ دوستی پسند کرو یا نہ کرو۔ تم نے یہ سب مشکل کیا ہے مگر تم شاید یہ بات نہیں جانتے..... اور اب تمہیں ایک دوست کی ضرورت ہے، اب تم آرام سے ہمارے پاس آ جاؤ..... ہمارے ساتھ چلو! پریشان مت ہونا، ہیری پوٹر!“

جلتی بجھتی نیلی روشنیاں تیزی سے قریب آرہی تھیں۔ سنائے میں تیز سائز گونج رہے تھے، مالگو پولیس جائے قوعہ پر پہنچنے والی تھی۔ ہیگر ڈریک وہاں ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ اس نے اپنے دیوبیکل ہاتھوں میں ننھے ہیری کوزنی سے پکڑا اور اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا۔ پھر اس نے پیچھے دیکھے بنادوڑ لگا دی۔ وہ پھلانگتا ہوا دوڑ رہا تھا۔ جائے قوعہ سے دور جانے کی کوشش کر رہا تھا۔

منظر 14

ہو گورٹس کا کلاس روم

اسکار پیئس اور البس دونوں بھاگتے ہوئے کلاس روم سے باہر آئے اور انہوں نے اپنے پیچھے دروازہ دھڑام سے بند کر دیا۔ ان کے چہروں پر سرشاری اور بشاشیت پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے لپک رہے تھے۔ بالآخر سکار پیئس ایک خالی بیٹھ پر بیٹھ گیا اور گھری گھری سانسیں لینے لگا۔

”میں تو یقین بھی نہیں کر سکتا ہے کہ میں وہ کر دکھایا۔“ اسکار پیئس نے پھولی ہوئی سانس سے کہا۔

”مجھے بھی یقین نہیں ہو رہا ہے کہ تم واقعی وہ سب کیا؟“ البس نے اس کے قریب دھرم سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

”روزگر بخراویزی..... میں نے روزگر بخراویزی سے پوچھ ہی لیا۔“ اسکار پیئس جوشیلے لبجے میں بولا۔

”اور اس نے صاف منع کر دیا، ہے نا؟“ البس نے جلدی سے کہا۔

”مگر پھر بھی میں نے اس پوچھا تو سہی!“ اسکار پیئس نے جھٹ سے کہا۔ ”میں نے ابتدا تو کر دی، پودا تو بودیا..... وہ پودا بہت جلد نشوونما پا کر ایک پیڑی میں بد لے گا اور پھل دے گا۔“

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم ضرورت سے زیادہ ہی توقعات لگا رہے ہو، ایک شاندار خواب دیکھنے کی کوشش کر رہے ہو۔“ البس نے منہ بنائے کہا۔

”اور میں تم سے تتفق ہو سکتا تھا کیونکہ صرف پولی چاپمن نے ہی مجھ سے رقص میں ساتھ جانے کیلئے پوچھا تھا.....“ اسکار پیئس نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”اس دوسری حقیقت میں جہاں تم نہایت نمایاں تھے..... تمہاری مقبولیت ہر طرف پھیلی ہوئی تھی، اس دُنیا میں بھی ایک مختلف لڑکی نے تم سے پوچھا تھا..... ذرا اس دُنیا والی پولی چاپمن کے رویے کو دیکھو! یعنی اس کا مطلب ہے کہ.....“

لبس بول رہا تھا۔

”بالکل واقعی..... حالات کا تقاضا تو یہی ہے کہ مجھے پولی چاپکن سے ہی پوچھنا چاہئے یا پھر اسے اجازت دوں کہ وہ مجھے پوچھے وہ نہایت پرکشش ہے مگر روز، روز ہی ہے۔“ اسکارپیٹس چہکتے ہوئے بولا۔

”اگر منطق کو دیکھا جائے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم پاگل ہو گئے ہو کیونکہ روز تم سے نفرت کرتی ہے۔“ لبس نے چڑ کر کہا۔

”اپنی صحیح کرو لبس!“ اسکارپیٹس شکایت بھرے لبجھ میں بولا۔ ”وہ مجھ سے نفرت کرتی تھی مگر کیا تم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا، جب میں نے اس سے پوچھا تو وہاں نفرت نہیں، تاسف تھا۔“

”اور کیا تاسف صحیح ہوتا ہے؟“ لبس نے پوچھا۔

”تاسف سے تو شروعات ہوتی ہیں میرے دوست!“ اسکارپیٹس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”یہ ایک بنیاد ہے، جس پر ایک شاندار محل تعمیر ہونے والا ہے ہماری لازوال محبت کا محل!“

”ایمانداری کی بات تو یہ ہے کہ مجھے ہی پہلے گھری دوست ملنے کا امکان ہے۔“ لبس نے سینہ پھیلاتے ہوئے کہا۔

”اوہ! بلاشبہ تم ایسا کر سکتے ہو۔ ممکن ہے کہ وہ نیشنل آنکھوں والی مرکبات کی پروفیسر یہ کچھ بڑی ہے، مگر تمہارے لئے چلے گی، ہے نا؟“ اسکارپیٹس نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔

”مجھے عمر دار عورتیں بالکل پسند نہیں ہیں!“ لبس نے جلد بھنے انداز میں کہا۔

”ویسے تمہارے پاس بہت زیادہ وقت ہے کثیر وقت اسے بہکا اور ورغلہ کر متاثر کرنے کیلئے کیونکہ روز کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے ابھی مجھے اس سے بھی زیادہ وقت لگے گا۔“ اسکارپیٹس نے ہنستے ہوئے کہا۔

”مجھے تمہارے اعتناد کی داد دینا چاہئے۔“ لبس نے کہا۔

اسی لمحے روز گرینجر سٹرھیاں ہوئی ان کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ دونوں اسے دیکھ کر سنجیدہ اور خاموش ہو گئے۔ روز قریب آئی اور اس نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔

”کیسے ہو؟“ روز نے مختصر آ کہا۔ وہ دونوں گم صم بیٹھے رہے کیونکہ انہیں سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ اسے کیا جواب دیں؟

روز نے اسکارپینس کی طرف دیکھا۔

”یہ بہت پریشان کن ہوگا اگر تم اسے مزید پریشان کن بناؤ گے!“ وہ آہستگی سے بولی۔

”ہاں! میں نے پالیا اور اچھی طرح سے سمجھ بھی لیا۔“ اسکارپینس نے آہستگی سے کہا۔

”ٹھیک ہے، میں چلتی ہوں، اسکارپینس کنگ!“ روزگر بیجر نے مسکرا کر کہا اور قدم اٹھاتی ہوئی دوسری طرف چلی گئی۔ اسکارپینس اور لبس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ لبس نے جوشیلے انداز میں اسکارپینس کے بازو پر مکا مارا۔

”شاپید تم صحیح کہہ رہے تھے..... تاسف سے ہی شروعات ہوتی ہیں!“

”کیا تم کیوڈج کا کھیل دیکھنے چلو گے؟ آج سلے درن ہفل پپ کے خلاف کھیل رہا ہے..... یہ ایک کائنے دار مقابلہ ہے.....“ اسکارپینس نے پوچھا۔

”مجھے لگتا ہے کہ ہمیں کیوڈج سے نفرت ہے۔“ لبس نے کہا۔

”لوگ بدل جاتے ہیں..... دوسری بات یہ ہے میں آج کل مشقیں بھی کر رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میں خود کو جلد ہی تیار کر لوں گا تاکہ مجھے ٹیم میں شامل کر لیا جائے..... چلواب آجائو۔“ اسکارپینس نے کہا۔

لبس نے اس کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کیا لوگ اور ان کے خیالات واقعی اتنا بدل بھی جاتے ہیں۔

”اوہ میں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا کیونکہ ڈیڈ آنے والے ہیں.....“ لبس نے کہا۔

”وہ اپنی محکماتی مصروفیات چھوڑ کر اور وقت نکال کر یہاں آنے والے ہیں؟“ اسکارپینس نے حیرت سے پوچھا۔

”ہاں! وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ سیر پر چلوں..... وہ مجھے کچھ دکھانا چاہتے ہیں..... اور میرے ساتھ کچھ باٹنا بھی چاہتے ہیں..... معلوم نہیں مگر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ لبس نے بتایا۔

”سیر پر.....؟“ اسکارپینس نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔

”ہاں! مجھے معلوم ہے کہ وہ چیزوں کو سنوارنا چاہتے ہیں یا پھر کچھ ابکائی کی ترغیب دینے جیسی چیز..... حسب سابق گرتم جانتے ہی ہو کہ مجھے لگتا ہے کہ میں جاؤں گا۔“ لبس نے کہا۔

اسکارپیس نے اسے اپنی طرف کھینچا اور گلے گالیا۔

”یہ کیا ہے؟“، لبس نے مصنوعی غصے سے کہا۔ ”میرا خیال تھا کہ ہم نے فصلہ کیا تھا کہ ایک دوسرے کو گلنہیں لگائیں گے۔“

”مجھے پورا یقین نہیں ہے پھر بھی ہمیں ایسا کرنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارا نیا روپ ہے..... لبس ایسے ہی میرے دماغ میں آ گیا کہ ایسا کرنا چاہئے.....“، اسکارپیس نے ہنس کر کہا۔

”ایسے خیالات سوچنے کے بجائے بہتر پہی ہو گا کہ تم روز سے پوچھ لو..... اگر تم واقعی کوئی صحیح کام کرنا چاہتے ہو،“ لبس نے چڑ کر کہا۔

”ہاں..... یہ زیادہ صحیح ہے!“، اسکارپیس نے چہک کر کہا۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ ریگنے لگی۔

”میں تمہیں رات کے کھانے پر ملوں گا.....“، لبس نے کہا۔



منظر 15

ایک دلکش پہاڑ

ہیری اور البس ایک خوبصورت اور دلکش پہاڑ کے دامن میں ٹھہل رہے تھے۔ سرسبز وادی میں ایک کھلامیدان تھا جہاں بے شمار کتبے لگے ہوئے تھے۔ وہ ایک قبرستان تھا۔ کہیں کہیں درخت بھی دکھائی دے رہے تھے۔ البس حیران تھا کہ ڈیڈ نے سیر کیلئے یہ کیسی جگہ منتخب کی ہے؟ مگر اس نے پوچھنے کی کوشش نہیں کی۔ سنہری دھوپ کی روشنی ان کے چہروں پر پڑ رہی تھی اور ہوا کے نرم جھوٹکے ان کے بالوں کو اڑا رہے تھے۔ ہیری بھی البس کی طرح خاموش تھا۔

”کیا تم تیار ہو.....؟“ ہیری نے اچانک کہا۔

”کس چیز کیلئے.....؟“ البس نے چونک کر پوچھا۔

”ٹھیک ہے، تمہارے چوتھے سال کی پڑھائی کے امتحان کیلئے..... اور پھر پانچویں سال کی پڑھائی..... ایک اہم سال..... میں نے اپنے پانچویں سال میں.....“ ہیری نے البس کی طرف دیکھا اور مسکرا یا۔ ”میں نے بے شمار کام کئے تھے، کچھ بہت اعلیٰ اور کچھ نہایت برے..... اور بہت سارے عجیب، مضطرب کردینے والے.....“

”یہ جان کر خوشی ہوئی۔“ البس نے مختصرًا کہا۔

ہیری ایک بار پھر مسکرا یا۔

”میں نے کچھ دیر کیلئے انہیں بغور دیکھا تھا..... آپ جانتے ہیں..... آپ کے کمی ڈیڈی کو..... آپ سب ایک ساتھ بے حد خوش تھے، لطف اندوز ہورہے تھے۔ آپ کے ڈیڈ محبت بھرے انداز میں آپ کیلئے دھوئیں کے کچھ دائرے بناتے تھے..... اور آپ ان کی طرف دیکھ کر خوشی سے کھلکھلا اٹھتے تھے۔“ البس نے کہا۔

”واقعی؟“ ہیری نے دلچسپی سے کہا۔

”مجھے لگتا ہے کہ آپ انہیں بے حد پسند کرتے تھے اور میرا خیال ہے کہ لیلی اور جیمس کو بھی ایسا کرنا پسند تھا۔“،لبس نے کہا۔

ہیری نے اپنا سرا ثبات میں ہلا�ا۔ دونوں کے درمیان کچھ پل کیلئے عجیب سی اُداسی بھری خاموشی چھا گئی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب آنا چاہتے تھے مگر ان میں سے کسی کو بھی یہ بند توڑنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

”تم جانتے ہو، مجھے محسوس ہوا کہ میں نے اسے ہمیشہ کیلئے فراموش کر دیا تھا..... والڈی مورٹ کو..... میں نے اسے بھلا دیا تھا..... اور پھر میرے نشان میں ٹیکیں اٹھنے لگی، درد کی لہریں ہونے لگیں، مجھے پھر سے ڈراؤ نے خواب دکھائی دینے لگے اور میں مار باشی زبان دوبارہ بولنے اور سمجھنے لگا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ میں بالکل نہیں بدلا تھا..... اور وہ مجھے خود کو فراموش نہیں کرنے دے گا۔“

”اور وہ تھا؟“،لبس نے حیرت سے پوچھا۔

”والڈی مورٹ کا وہ حصہ جو میرے بدن میں تھا وہ طویل عرصے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتر چکا تھا لیکن یہ جسمانی طور پر اس سے چھکا را پانے کیلئے کافی نہیں تھا..... مجھے تو اس سے ذہنی طور پر بھی چھکا را پانا تھا اور یہ..... چالیس سال کی عمر والے آدمی سے سیکھنے والی بات ہے۔“

اس نے لبس کی طرف دیکھا۔

”وہ تکلیف دہ بات جو میں نے تم سے کہی تھی..... حالانکہ ناقابل تلافی چیز ہے اور میں تم سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ تم اسے بھلا دو گریں یہاں میں ایمید کر سکتا ہوں کہ ہم اسے نظر انداز کر سکتے ہیں اور ماضی کو بھلا کر آگے بڑھ سکتے ہیں..... میں پوری کوشش کروں گا کہ ایک اچھا باپ بن سکوں، لبس! میں اس بات کی کوشش کروں گا کہ..... پوری ایمانداری کے ساتھ تمہارے ساتھ رہوں اور.....“، ہیری سر جھکا کر بول رہا تھا۔

”ڈیڈ آپ کو ضرورت نہیں.....“، لبس نے کہنا چاہا۔

”تم نے مجھے کہا تھا کہ مجھے کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا اور میں نے اس کا جواب دیا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ میں ہر چیز سے سہم جاتا ہوں۔ میرا مطلب ہے کہ مجھے تاریکی سے خوف آتا ہے، کیا تم یہ بات جانتے ہو؟“، ہیری نے کہا۔

”ہیری پوٹر تاریکی سے ڈرتا ہے؟“، لبس نے حیراگی سے پوچھا۔

”مجھے تنگ و تاریک جگہیں بالکل پسند نہیں اور میں نے یہ بات کبھی کسی کو نہیں بتائی لیکن یہ سچ ہے کہ مجھے کبوتر کبھی پسند نہیں رہے۔“ یہ کہتے ہوئے ہیری کے چہرے پر ناگواری سی پھیل گئی۔

”آپ کو کبوتر پسند نہیں ہیں؟“، لبس کی حیرت اور بڑھ گئی۔

”بدخو، عجیب اور گندے، مجھے ان سے گھن محسوس ہوتی ہے۔“ ہیری نے کہا اس کے چہرے پر ناپسندیدگی نمایاں ہونے لگی۔

”مگر کبوتر کو بے ضرر ہوتے ہیں۔“، لبس نے کہا۔

”میں جانتا ہوں مگر جو ڈرمجھے سب سے زیادہ خوفزدہ کئے رکھتا ہے، وہ لبس سیورس پوٹر کا باپ ہونا ہے کیونکہ میں بغیر تسلسل کے معاملات کو بھگانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ زیادہ تر لوگوں کے پاس باپ ہوتے ہیں، اور وہ ان کی تربیت سے انہی کے نقش قدم پر چلانا سیکھ جاتے ہیں۔ وہ بہت ساری چیزوں کو اپنے ڈھب سے کرتے رہتے ہیں، وہ پوری کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد سے ویسا سلوک بالکل نہ کریں جیسا ان کے باپ کیا تھا..... مگر میں نے اپنے بچپن میں ایسا کچھ نہیں پایا..... تھوڑا سا بھی نہیں۔ شاید اسی لئے میں اب بھی سیکھنے کی قطار میں ہی کھڑا ہوں، اور میں سب کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہوں گا جو کچھ بھی میں نے سیکھا..... تاکہ تمہارے حق میں ایک اچھا باپ ثابت ہو سکوں۔“ ہیری نے گھری سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اور میں بھی ایک اچھا بیٹا بننے کی کوشش کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ میں جیسے جیسا بالکل نہیں ہوں، ڈیڈ..... اور نہ ہی آپ جیسا۔“

”جیسے میرے جیسا بالکل نہیں ہے۔“ ہیری نے فوراً کہا۔

”وہ آپ جیسا نہیں ہے؟“، لبس نے چونک کر پوچھا۔

”میرے مقابلے میں جیسے کو وہ سب آسانی سے مل گیا جس کیلئے مجھے اپنے بچپن میں جدوجہد کرنا پڑی تھی۔“ ہیری نے کہا۔

”اور میرا بھی..... تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ..... میں..... آپ جیسا ہوں۔“، لبس نے پوچھا۔
ہیری دھیمے انداز میں مسکرا یا اور لبس کی طرف دیکھا۔

”درالصل، تم زیادہ تراپنی ماں جیسے ہو..... جرأت مند، کچھ پریشان، مصکلہ خیز..... جسے میں پسند کرتا ہوں..... جس سے مجھے احساس ہوتا ہے کہ تم ایک شاندار بیٹے ہو۔“ ہیری نے کہا۔

”میں تو ایک طرح سے یہ دُنیا بھی تباہ کر ڈالی تھی، میں ایک بدخت بچہ ثابت ہوا، ہے نا؟“ البس نے خجالت بھرے لمحے میں کہا۔

”ڈلفی کہیں نہیں جا رہی تھی، البس!“ ہیری نے کہا۔ ”وہ اور اس کے عزائم دُنیا کی نگاہ سے پوشیدہ تھے، تم نے اسے سب کے سامنے لانے کا کارنامہ انجام دیا ہے اور تم نے ہی اپنی ذہانت وہ راستہ ڈھونڈا جس سے اس کا مقابلہ کیا جاسکے۔ تمہیں شاید یہ سب دکھائی نہیں دے پایا کہ تم نے ہم سب کو محفوظ کر لیا۔“

”لیکن کیا مجھے اس سے بہتر نہیں ہونا چاہئے تھا؟“ البس نے پوچھا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے کبھی خود سے یہ سوال نہیں پوچھا؟“ ہیری نے کہا۔

البس کو اپنے پیٹ میں مروڑ سما اٹھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ ویسا نہیں تھا جیسا اس کے ڈیڈ نے کیا تھا۔ ”اور تب..... جب ہم نے اسے کپڑلیا..... میں اسے قتل کر دینا چاہتا تھا۔“

”تم نے دیکھا تھا کہ اس نے کریگ کو بلا وجہ مار ڈالا۔ تمہارے اندر غصہ بھرا ہوا تھا، البس! ایسا سوچنا صحیح تھا اور پھر جب تمہیں ایسا کرنا پڑتا تو تم یقیناً ایسا نہ کر پاتے.....“ ہیری نے کہا۔

”آپ یقین سے یہ کیسے کہہ سکتے ہوں؟“ البس نے کہا۔ ”ممکن ہے کہ یہی وہ وجہ ہو جس کے باعث مجھے سلے درن میں منتخب کیا گیا تھا، بولتی ٹوپی نے میرے اندر اسی جذبے کو محسوس کیا ہو؟“

”میں تمہارے دماغ کو سمجھ نہیں پایا، البس!“ ہیری نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ”درالصل، تم جانتے ہی ہو کہ تم ایک نوجوان ہو، اور میں کوشش کے باوجود تمہارے دماغ کو نہیں سمجھ سکتا مگر میں تمہارے دل کو ضرور محسوس کر سکتا ہوں۔ میں ایسا ایک طویل عرصے تک نہیں کر پایا لیکن اس شرارت کا شکر یاد کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم کہیں بھی رہو، گری فنڈر میں یا پھر سلے درن میں یا پھر کوئی سی بھی شاخت لے لو، میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس ایک اچھا دل موجود ہے۔ حتیٰ کہ تمہیں میری یہ دلیل پسند آئے یا نہ آئے مگر یہ سچ ہے کہ تم اپنی طرز کے ایک اچھے جادوگر ہو۔“

”اوہ میں اچھا جادوگر ہرگز نہیں بن پاؤں گا، مجھے تو لگتا ہے کہ میں تو کبوتروں کی فہرست میں شامل ہو جاؤں گا.....“

میں اس بارے خاصا جوشیلا ہوں۔“، لبس نے کہا۔

ہیری نے ہلکا ساق تھہ لگایا۔

”تم جانتے ہو کہ تمہارے نام میں جو دو جزو شامل ہیں..... وہ کوئی بانیہیں ہیں، لبس ڈمبل ڈور کے کارنا مے سب کے سامنے ہیں اور تم بھی جانتے ہو۔ اور سیورس سنیپ کی خوبیاں بھی تم پوشیدہ نہیں ہیں.....“، ہیری نے کہا۔

”وہ اچھے لوگ تھے۔“، لبس نے کہا۔

”وہ عظیم لوگ تھے، ان میں کچھ بھاری خامیاں تھیں، اور تم جانتے ہو کہ وہ کیا تھیں؟..... وہی خامیاں ہی انہیں عظیم تر بناتی ہیں۔“، ہیری نے کہا۔

لبس نے ارد گرد نظر دوڑا کر دیکھا۔

”ڈیڈ!..... ہم یہ کہاں ہیں؟“، لبس نے پوچھا۔

”وہ جگہ ہے جہاں میں اکثر آتا رہتا ہوں۔“، ہیری نے جواب دیا۔

”مگر یہ تو ایک قبرستان ہے۔“، لبس نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

”اور یہیں سیدر کی قبر بھی ہے۔“، ہیری نے آہستگی سے کہا۔

”ڈیڈ.....؟“، لبس نے چونک کر کہا۔

”وہ لڑکا جو قتل ہو گیا..... کر گیک با و کر..... تم اس کے بارے کتنا جانتے ہو؟“، ہیری نے پوچھا۔

”کچھ زیادہ نہیں.....“، لبس نے آہستگی سے کہا۔

ہیری اپنی جگہ سے اٹھا اور ایک پرانی قبر کے سامنے جا کھڑا ہوا جس ہر سیدر ک ڈیگوری کے نام کا کتبہ لگا ہوا تھا۔

”میں بھی سیدر کے بارے میں تمہارے جتنا ہی جانتا تھا۔ وہ انگلینڈ کی کیوڈج میں کھیل سکتا تھا یا پھر ایک شاندار اسپر بن سکتا تھا یا پھر وہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ آموس ڈیگوری صحیح کہتا ہے..... اسے چرا لیا گیا تھا..... تو میں جب بھی یہاں آتا ہوں تو صرف اس سے معافی مانگنے کیلئے آتا ہوں، میں شاید اب یہی کر سکتا ہوں.....“، ہیری نے آہستگی سے کہا۔ اس کی آواز کرب کی جھلک نمایاں تھی۔

”یہ تو آپ اچھا کام کرتے ہیں۔“، لبس نے کہا۔

لبس اپنے باپ کے پاس سیدر کی قبر کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ ہیری نے مسکرا کر اپنے بیٹے کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں۔

”میرا خیال ہے کہ کافی سہانا دن ہے۔“ ہیری نے کہا۔

اس نے اپنے بیٹے کے کندھے کو چھووا۔ اور دونوں میں احساس بیدار ہوا..... صرف تھوڑی سی دونوں میں حائل دیوار پکھل گئی۔

”مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔“ لبس نے مسکرا کر جواب دیا۔

